کتاب الحاوی
چھٹا حصہ
اردو ترجمہ
چھٹا حصہ
استفراغ، فربہی اور دبلاپن
تالیف
ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸۶۵ — ۹۲۵

امراض، اسباب امراض اور معالجات کی
شہرۂ آفاق تالیف "الحاوی الکبیر فی الطب" کا اردو ترجمہ

کتاب الحاوی

موسوم بہ

حاوی کبیر

چھٹا حصہ

استفراغ، فربہی اور دبلاپن

تالیف

ابوبکر محمد بن زکریا رازی
۸٦۵ء ــــــــ ۹۲۵ء

شائع کردہ
سینٹرل کونسل فار ریسرچ اِن یونانی میڈیسن
(وزارت صحت و خاندانی بہبود، حکومت ہند) نئی دہلی

ناشر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

۶۵۔۶۱۔انسٹی ٹیوشنل ایریا بمقابل ڈی بلاک

پنکھا روڈ، جنک پوری

نئی دہلی ۱۱۰۰۵۸

تعداد اشاعت	:	ایک ہزار
سن اشاعت	:	۱۹۹۹ء
قیمت	:	روپے

طابع — علی کارپوریشن انڈیا دہلی۔۶

فہرست مضامین

پیش لفظ

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن کے لٹریری ریسرچ پروگرام کے تحت قدیم طبی کتابوں اور مخطوطوں کی تدوین وتراجم کے کاموں کو بڑی اہمیت دی گئی ہے۔ اس پروگرام کے تحت اب تک بہت اہم کتابیں شائع ہوئی ہیں۔ کتاب الکلیات از ابن رشد (عربی اور اردو ترجمہ الگ الگ) کتاب العمدہ فی الجراحۃ از ابن القف مسیحی (اردو ترجمہ)، کتاب التیسیر از ابن زہر (اردو ترجمہ) معالجات بقراطیہ از ابوالحسن احمد ابن محمد طبری (اردو ترجمہ)، کتاب الجامع لمفردات الادویہ والاغذیہ از ضیاء الدین ابن بیطار (اردو ترجمہ۔ چار جلدوں میں سے تین شائع ہو چکی ہیں۔ چوتھی زیر اشاعت ہے) وغیر چندوہ اہم طبی ماخذ ہیں جو پہلی بار کونسل نے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کئے۔

ارباب نظر واقف ہیں کہ طبی تاریخ میں ابو محمد بن زکریا رازی (۸۶۵۔۹۲۵ء) کا شمار طب کے اساتین میں ہوتا ہے۔ یہ جالینوس اور ابن سینا کے پایہ کا طبیب تھا بلکہ معالجات کے میدان میں تو عموماً اسی کو فوقیت دی جاتی ہے۔ اس نے طویل عرصہ تک معالجانہ خدمات انجام دینے کے ساتھ ساتھ تصنیف وتالیف کا شغل بھی جاری رکھا اور اپنے بیشتر معالجانہ تجربات کو قلم بند کیا اس کی تصانیف کی تعداد میں اختلاف ہے مگر معتبر طبی مورخ ابن ابی اصیبعہ نے اس کی تصانیف کی تعداد ۲۲۴ بتائی ہے اس کی سب سے زیادہ ضخیم اور مشہور کتاب 'الحاوی' ہے اس کا اصل نام 'الحاوی الکبیر فی الطب' ہے۔ جس کے اردو ترجمے کا عظیم پروجیکٹ کونسل نے اپنے ہاتھ میں لے رکھا ہے۔ کونسل نے اب تک رازی کی
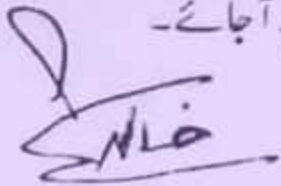
جن کتابوں پر کام کیا ہے اس میں کتاب الابدال اور کتاب المنصوری بھی شامل ہیں۔ کتاب الابدال (عربی متن، اردو ترجمہ اور تشریحات) بہت پہلے شائع ہو چکی ہے اب اسے انگریزی میں بھی شائع کیا جارہا ہے۔ کتاب المنصوری کا اردو ترجمہ بھی شائع کر دیا گیا ہے۔ مزید براں رازی کی ایک مشہور تصنیف 'کتاب الفاخر' پر جس کے مخطوطے مختلف لائبریریوں میں محفوظ تھے۔ حکیم عبدالحمید مرحوم (جو کونسل کے نائب صدر بھی تھے) کی ایما پر کونسل نے کام شروع کیا تھا۔ ان مخطوطوں سے تقابل کر کے کتاب الفاخر، کی از سر نو تدوین ہوگئی ہے اور انشاء اللہ جلد ہی شائع ہو گی۔ یہ تدوین شدہ عربی متن شائع کرنے کے بعد اس کے اردو ترجمے کا کام بھی کونسل کے آئندہ پروگراموں میں شامل ہے۔

مقام شکر ہے کہ اب کتاب الحاوی کی چھٹی جلد کا ترجمہ آپ کے پیش نظر ہے پانچ جلدیں پہلے شائع ہو چکی ہیں۔ جیسا کہ اس سے پہلی جلدوں کے پیش نظر میں اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔ کتاب الحاوی، دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد کے زیر نگرانی ترتیب و تدوین کے بعد ۱۹۵۸ اور ۱۹۷۱ کے درمیان ۲۳ جلدوں میں شائع کی گئی تھی۔ اسی کی بنیاد پر کونسل اس کا اردو ترجمہ کر رہی ہے۔

کتاب الحاوی کی چھٹی جلد کا موضوع بہت اہم ہے۔ طب یونانی کی مبادیات میں اسباب ستہ ضروریہ کی اہمیت مسلم ہے ان اسباب میں ایک سبب استفراغ واحتباس ہے اس چھٹی جلد میں بیشتر استفراغات پر بحث کی گئی ہے۔ استفراغات کی جملہ اقسام قئے، اسہال، پسینہ وغیرہ، ان کے قوانین، ان کا استعمال، ان کی ضرورت، مختلف مرضی حالات کے تحت ان کی اصلاح، استفراغ کے مقصد سے استعمال ہونے والی غذائیں اور دوائیں، حقنے، ضمادات، طلا وغیرہ۔ مرضی استفراغ، اسہال غیر دموی، زلق الامعاء، اسہال مزمن ان کے اسباب وعلاج اور ان کے لئے مختلف دوائی نسخے غرض اس سلسلہ میں کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جسے تشنہ چھوڑا گیا ہو۔ اس جلد کے ایک باب میں ایک اور بحث بھی بہت تفصیلی اور دلچسپ ہے جو لاغر جسم کو فربہ کرنے اور اعتدال سے زائد فربہی کو کم کرنے سے متعلق ہے اور اسی میں نامکمل اعضاء کی تکمیل کے امکانات بھی بیان کئے گئے ہیں مثلاً ناقص ہونٹ، ناقص ناک کا کنارہ۔ اس کے علاوہ زائد یا چپکی ہوئی انگلیوں وغیرہ سے بھی بحث کی گئی ہے۔

زکریا رازی نے اپنے تجربات کے ساتھ ساتھ بار بار قدیم اطباء کے نظریات و تجربات کے حوالے دیئے ہیں جو اس کا خاص انداز ہے اور جس سے کتاب کی معتبریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ معالجات کے مختلف موضوعات پر تحقیق کرنے والوں کے لئے کتاب الحاوی کا مطالعہ انتہائی ضروری ہے۔ طب

کے طلبہ کو اس سے بے نیاز نہیں ہونا چاہئے۔ یہ وہ بحر ذخار ہے جس میں معلومات کے خزانے چھپے ہوئے ہیں عام اطباء اور معالجین کے لئے بھی اس کتاب کا مطالعہ یقیناً فائدہ پہنچانے والا ہے۔

امید ہے سابق پانچ جلدوں کے ترجموں کی طرح اس چھٹی جلد کے ترجمے کی بھی پذیرائی کی جائے گی۔ باقی جلدوں کے ترجمے کا کام تیزی سے ہو رہا ہے ہماری کوشش ہے کہ یہ عظیم پروجیکٹ جلد مکمل ہو اور زکریا رازی کا یہ پورا کام اردو میں منتقل ہو کر منظر عام پر آجائے۔

خالد

(حکیم محمد خالد صدیقی)

ڈائریکٹر

سنٹرل کونسل فار ریسرچ ان یونانی میڈیسن

نئی دہلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلا باب

تمام استفراغات مثلاً اسہال، قئے، فصد، پیشاب، پسینہ وغیرہ اور ان کے استعمال کے طریقے، ان کے قوانین اور حمیّات میں ان کا استعمال

ایک شخص نے اپنے جسم کا تنقیہ سقمونیا سے کیا تو تیسرے دن سوزش اور حدت کے ساتھ اسے بہت زیادہ دست آئے، بعد ازاں مختلف اوقات میں باری باری سے یہی کیفیت پیش آتی رہی، شروع میں سوزش اور درد ہوتا پھر بہ کثرت پاخانہ ہوتا۔ اس شخص کو قولنج کی شکایت تھی۔ چنانچہ مجھے اندازہ ہوا کہ اس کی آنتیں اصلاً کمزور ہیں اور سقمونیا کے استعمال سے آنتوں نے جسمانی فضلات کو قبول کرنا شروع کر دیا ہے۔ میں نے اسے خندروس اور دانہ انار کا حریرہ دیا۔ چنانچہ درد میں سکون ہوا، صرف تھوڑا رہ گیا۔ پھر عصارۂ سماق دیا تاکہ آنتوں کو طاقت پہونچے اور اگر آنتوں کی سطح پر کچھ زخم آچکا ہو تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ مریض کو شراب قابض کے ہمراہ روٹی کھانے کا حکم دیا اور یہ تاکید کی کہ تھوڑے قابض فواکہات بھی استعمال کرے۔ چنانچہ وہ مکمل طور پر صحتیاب ہو گیا۔ (جالینوس)

جسم کا استفراغ کرنے کے بعد مریض کو ہرگز اس بات کی اجازت نہ دیں کہ وہ شکم کو یکبارگی غذا سے پر کرے۔ اس سے جسم کے اندر ایسے اخلاط کھنچ کر جمع ہونے لگتے ہیں جو بعد میں امراض پیدا

کر دیتے ہیں۔ مریض کو غذا تھوڑی دیں، استفراغ کے بعد اور بالخصوص استفراغ کے دن معدہ کو پر نہ کریں۔ اس کی دلیل یہی ہے کہ یہ بات ہمارے نزدیک بارہا تجربہ سے ثابت ہو چکی ہے۔
(جالینوس)

جو شخص قئے کا عادی ہو تا ہے اسے قئے کرانا ہی زیادہ سہل اور کسی تکلیف کے بغیر اس کے جسم کا استفراغ ممکن ہو تا ہے۔ مگر جو اس کا عادی نہیں ہو تا اس کے لئے قئے بالخصوص خربق کے ذریعہ قئے کرانا خطرناک ہو تا ہے۔ قئے سے سب سے زیادہ نقصان ان لوگوں کو پہونچتا ہے جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں، تمام لوگوں کے مقابلہ میں ان لوگوں کو قئے کرانا زیادہ دشوار ہو تا ہے۔ خربق کے ذریعہ انہیں قئے کرادی جائے تو بالعموم آلات تنفس کی رگیں پھٹ جاتی ہیں۔ لہٰذا خاص کر ایسے لوگوں کو قئے نہ کرائی جائے۔ کشادہ سینہ والے حضرات قئے کے زیادہ متحمل ہوتے ہیں۔ قئے کرانا زیادہ آسان بھی ہو تا ہے اور محفوظ بھی۔ (جالینوس)

امتلائی کیفیت رونما ہو پھر بھی جسم کے اندر کوئی آفت لاحق نہ ہو تو فصد کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ اس کیفیت کو غذا روک کر یا ریاضت میں اضافہ کر کے کم کیا جاسکتا ہے۔ شروع میں بس یہی کافی ہے۔ آخر میں فقط اسہال شکم یا تلیین شکم سے کام لیا جاسکتا ہے۔ بالعموم حمام اور دلک پر انحصار کیا جاتا ہے۔ ہر جگہ خون کا نکالنا ضروری نہیں ہو تا، ضروری تب ہو تا ہے جب کیفیت بڑھی ہوئی اور مریض بڑا ہو تا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب جسم کے اندر ردی اخلاط کی کثرت ہو جاتی ہے اور مرض شدت کا ہو تا ہے تو ہم قئے اور اسہال کا طریقہ استعمال نہیں کرتے ہیں۔ (جالینوس)

امتلائی کیفیت کو کم کرنا

تمام ادویات اور غذائیں نیز اشیاء جو امتلاء کو بڑھاتی ہیں وہ گرم ہوتی ہیں۔ باقی سرد چیزیں امتلاء کو کم کر کے اسے اپنی حالت پر محفوظ رکھتی ہیں۔ (جالینوس)

امتلاء کا علاج دموی استفراغ، حمام، دلک کے التزام، قلت غذا اور محلل ادویات سے کیا جاتا ہے۔ بخار کے مریض کی امتلائی کیفیت کا استفراغ صرف فصد، اسہال اور ترک غذا ہی سے ہو سکتا ہے۔ (جالینوس)

اخلاط کا استفراغ، میلان، موافقت، عمروں، اوقات اور عادتوں کے مطابق کریں۔ مثلاً صفراء تیرتا ہو تا ہے اس لئے اس کا استفراغ قئے کے ذریعہ کریں، سوداء تہہ نشین ہو تا ہے اس لئے اس کا استفراغ ہمیشہ مسہل سے کریں۔ بلغم کا استفراغ دونوں تدبیروں سے کریں۔ بایں ہمہ صفراء کبھی

معدہ اور آنتوں کے نیچے بیٹھ جاتا ہے لہٰذا ایسی حالت میں استفراغ اسہال سے کریں یا اگر پیشاب کی جانب مائل ہو تو پیشاب کے ذریعہ کریں۔ موسم گرما میں اخلاط کا میلان اوپر کی جانب ہوتا ہے کیونکہ وہ رقیق ہو جاتے ہیں اس لئے انہیں قئے کے ذریعہ خارج کریں۔ اس موسم میں صفراء اوپر چڑھ جاتا ہے۔ اس لئے قئے کے ذریعہ اس کا استفراغ کریں گے۔ خلط اگر پورے جسم میں پھیلی ہوئی اور غالب ہو تو اس کا استفراغ تمام راہوں سے کریں۔ مثلاً استسقاء لحمی میں بلغم کا استفراغ اسہال، قئے اور بول کے ذریعہ کریں۔ اسی طرح یرقان میں صفراء کا استفراغ انہیں راہوں سے کریں۔ خلط کسی عضو کے ساتھ چپکی ہوئی ہو تو اس مخصوص عضو کی نالیوں سے اس کا استفراغ کریں۔ مثلاً مقعر کبد کے اندر پختہ ورم ہو تو استفراغ اسہال کے ذریعہ اور محدب کبد میں ہو تو پیشاب کے ذریعہ کریں گے۔ عادتوں کے باب میں اصول یہ ہے کہ قئے کرنا جس مریض کے لئے آسان ہو، قئے کے ذریعہ ہی اس کا استفراغ کریں۔ مگر جس کے لئے مشکل ہو یا تو قئے کے ذریعہ استفراغ نہ کریں یا مریض کو قئے کا عادی بنائیں۔ جس مریض کا سینہ تنگ ہو قئے کرانا بالخصوص طاقتور ادویات کے ذریعہ قئے کرانا اس کے لئے ردی ہوتا ہے، کیونکہ یہ خطرناک ہوتی ہے۔ کشادہ سینہ کا مریض قئے کا زیادہ متحمل ہوتا ہے۔

(جالینوس)

امالہ و جذب مادّہ

مادہ کا امالہ اور جذب دو طرح سے ہوتا ہے۔ ایک جذب برعکس کے ذریعہ اور دوسرے منتقل کرنے والے استفراغ کے طور پر۔ مثلاً خون منہ کے بالائی حصہ سے آرہا ہو تو خون کو اُسی مقام سے منتقل کر کے سب سے قریب تر مقام ناک کے ذریعہ زائل کیا جائے گا اور مخالف جانب جذب کرنے کیلئے جریان خون کا امالہ نیچے کی جانب کریں گے۔ خون کا اخراج مقعر کبد سے ہو رہا ہو تو اسے رحم کی جانب منتقل کر دیں گے اسی طرح مخالف جانب جذب کرنے کے لئے خون کو چھاتیوں کی جانب کھینچیں گے۔ اسی طرح اترنے والے تمام مادوں کے باب میں یہی دو طریقے اختیار کریں گے۔ انہیں یا تو مخالف جانب جذب کریں گے یا قریب تر اور موزوں تر مقام کی جانب منتقل کریں گے۔ جو مواد شکم تک پہونچ کر براز کے ذریعہ خارج ہو رہے ہوں ان کا راستہ بدل کر پیشاب اور رحم کی راہ کر دیں۔ بر عکس حالت میں برعکس صورت اختیار کریں۔ اسی طرح جو مادہ رحم کی جانب مائل ہو اسے پیشاب کا راستہ دے دیں۔ مادہ کا انصباب آنکھوں اور کان کی جانب ہو رہا ہو تو اسے نتھنوں کی جانب منتقل کریں گے۔ مخالف گوشہ کی جانب جذب کرنے کا جہاں تک تعلق ہے، جو مادہ بھی نیچے کی جانب آرہا ہو اسے

اوپر کی جانب جذب کریں، اسی طرح اوپر والے مادہ کو نیچے کی جانب جذب کریں۔ بنابریں داہنی جانب اترنے والے مادہ کو بائیں جانب اور بائیں جانب اترنے والے مادہ کو داہنی جانب جذب کریں۔ اسی طرح جسم کی بیرونی سطح سے اندرونی سطح اور اندرونی سطح سے بیرونی سطح کی جانب جذب کریں۔ گرم ادویات اور ادویات کے بغیر نیز سخت باندھنے کی وجہ سے دلک مخالف جہت واقع ہو جائے تو مادہ کو مقابل جانب سے ہٹا کر اس عضو کی جانب لائیں جس کا دلک ہو رہا ہو۔ اسی طرح ان نالیوں کو کھولیں جن کا انصباب مخالف گوشہ میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جسم کے اندر عضو کے ذریعہ عام اور مفید فعل ہو رہا ہو تو محض اس کی عظمت اور فعل کی وجہ سے اس کی طاقت کی حفاظت کریں۔ استفراغ کی ضرورت ہو تو اس حد تک نہ کریں کہ طاقت کمزور ہو جائے۔ مثال کے لئے جگر اور معدہ کو پیش نظر رکھیں۔

ریہ اور قصبۃ الریٔہ اور سینہ کے فضلات کا استفراغ جلد از جلد کر دیں، مقعر کبد کا استفراغ اسہال اور محدب کبد کا بول کے ذریعہ کریں۔ البتہ خلط بہت زیادہ ہو تو استفراغ اسہال کے ذریعہ کریں۔ گردہ، مثانہ وغیرہ کے فضلات کا استفراغ بول کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس)

اولین گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ ورم کبد یا ورم معدہ کا استفراغ کرنا ہو تو تھوڑا تھوڑا کریں، اس طرح طاقت تحلیل نہ ہو سکے گی۔ مگر تجویف کبد یا تجویف معدہ کی کسی خلط کا استفراغ پیش نظر ہو تو پوری طاقت سے کریں، مگر یاد رکھیں کہ استفراغی دوا کے ہمراہ تھوڑی ایسی چیز بھی دیں جو عضو کو طاقت بخشے خواہ وہ چیز اس کے حق میں خراب کیوں نہ ہو۔ (مؤلف)

جسم کمزور ہو اور استفراغ کی ضرورت ہو تو رفتہ رفتہ استفراغ کریں۔ دو استفراغوں کے درمیان مریض کو عمدہ غذائیں دیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ ردی خلط خواہ خون ہو یا کچھ اور، کا استفراغ ہو جائے گا اور اس کی جگہ عمدہ خلط آجائے گی۔ (جالینوس)

جسم میں خلط غالب کو دیکھتے ہوئے جیسا کہ جذام اور سرطان میں، اس کے غلیظ اور مشکل سے خارج ہونے کے معاملے میں، تو سودا کا اسہال ایک یا دو بار نہیں بلکہ کئی بار کیا جانا چاہئے۔ خلط غالب کے بارے میں نیز بیماری کے مرکز کے بارے میں غور کریں اس طرح یہ طے کیا جا سکے گا کہ استفراغ کس چیز کا، کہاں سے اور کس وقت کرنا ہے۔ اخلاط کو اس لحاظ سے بھی دیکھیں کہ استفراغ کے لئے تیار خلط اگر رقیق ہے تو اس کا استفراغ کریں گے، مگر لیسدار اور پختہ ہونے پر گاڑھی ہو جانے والی ہو تو اس کا انتظار کریں گے۔ یہ خلط بلغم اور سوداء کی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

خلق کا تعلق عضو رئیس سے ہو تو استفراغ میں عجلت سے کام لیں۔ (جالینوس)

مادہ کا امالہ تالو سے نتھنوں کی جانب یوں ہو گا کہ نتھنوں پر ایسی تیز گرم ادویات لگائیں جو ہیجان اور اضطراب پیدا کر دیں تا کہ مادہ اس مقام کی جانب مائل ہو جائے۔ (جالینوس)

جس مریض کے اندر مادہ منہ کی جانب بالخصوص کوّے اور حلق کی جانب مائل ہو تو اسے نتھنوں کی جانب جذب کرنے کا حکم دیں، آنکھوں اور کان کی جانب مائل ہو تو فقط ناک کی جانب جذب نہ کریں بلکہ ایسے غرغرے کرا کے منہ کی جانب بھی مائل کریں جو فودنج کو ہی، رائی، مسور، منقی کو ہی، اور عاقر قرحا سے تیار کئے گئے ہوں۔ یہ ساری دوائیں استعمال ہونے کے بعد آنکھوں کے فضلات کو منہ کی جانب مائل کر دیتی ہیں۔ اسی طرح قصبۃ الریہ سے مری کی جانب بھی مادہ کا امالہ کر دیتی ہیں۔ یہ زیادہ موزوں طریقہ ہے۔ بواسیری خون ایک مدت تک جاری ہو تو اس کا امالہ رحم کی جانب کر دیں۔ یہی موزوں تر ہے۔ خود سر کے اندر فضلہ ہو تو اس کی تحلیل مشاطگی، چونا اور گرم ادویات کے ذریعہ طلاء کرنے سے ہو سکتی ہے۔ سر کے فضلات کو نتھنوں اور منہ کی جانب جذب کر لینا ممکن ہے۔ (بقراط)

خصوصیت سے کسی چیز کا امالہ اس طرح ہوتا ہے کہ مادہ کو مقابل پہلو کی طرف جذب کر لیا جائے۔ (بقراط)

کسی بھی مقام پر اخلاط کا میلان پوری طاقت سے ہو تو جذب کر کے اسے روک دیں۔ جذب کرنے کی کچھ شکلیں حسب ذیل ہیں:

اخلاط کا میلان سینہ اور معدہ کی جانب زوروں پر ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو باندھیں۔ ان کا میلان نیچے کی طرف ہو تو قئے کرائیں۔ شدت کی قئے ہو رہی ہو تو تیز حقنے استعمال کریں۔ ادرار بول کو پسینہ اور پسینہ کو ادرار بول کے ذریعہ جذب کریں۔ اسہال شکم کو بول اور بول کو اسہال شکم اور بول و اسہال شکم دونوں کے ذریعہ جذب کریں۔ اعضاء مشترک پر پچھنے لگائیں اور تیز دوائیں رکھیں، جیسا کہ سر اور احشاء کی جانب فضلات کا میلان ہوتا ہے تو ہاتھوں اور پیروں میں تیز دوائیں لگائی جاتی ہیں۔

(جالینوس)

مادہ کا میلان نیچے کی جانب ہو تو امالہ اوپر کی جانب اور اوپر کی جانب ہو تو نیچے کی جانب کریں گے۔

(بقراط)

جذب کا عمل بالضد کرنا ضروری ہے۔ جسم کے بالائی حصوں کی جانب جس مادہ کا میلان اسے نیچے کے حصوں کی جانب، اور نیچے کے حصوں کی جانب جس کا میلان ہو اسے اوپر کے حصوں کی جانب، بائیں جانب مائل ہونے والے مادہ کو داہنی جانب، داہنی جانب میلان رکھنے والے مادہ کو بائیں جانب، اندرونی جانب مائل مادہ کو بیرونی جانب، آگے کی طرف مائل مادہ کو پیچھے کی طرف جذب کریں، جیسا

کہ آنکھوں کے مادہ کو زیر گدی پچھنہ لگا کر اور گدی کے درد میں پیشانی کی رگ کو بہا کر مادہ جذب کرتے ہیں۔

ایک لڑکے نے بوجھ اٹھایا اور اسے ایک ہاتھ میں لیکر چلا، چنانچہ ہاتھ میں ورم آ گیا۔ طبیبوں نے اسے حکم دیا کہ دوسرے ہاتھ پر بھی بوجھ اٹھا کر چلے اور پہلی مسافت کی طرح دور کی مسافت طے کرے۔ چنانچہ ورم میں فوراً سکون ہو گیا۔ میں بھی اسی طرح عمل کرتا ہوں، چنانچہ ماؤف پیر کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیتا ہوں اور صحیح پیر کے اوپر گرم ادویات لگاتا ہوں تاکہ مادہ کھنچ کر دوسرے پیر میں آ جائے۔

طاقت موجود ہو تو مقابل کے ہاتھ کی فصد کھولیں، خون کو دوسرے پیر کی جانب جذب کرنا اور ماؤف پیر کو باندھنا یہ مقابل پیر کے مادہ کو جذب کرنا نہیں ہے بلکہ ایک طرح سے نالی کو مسدود کرنا اور مادہ کو دوسری جانب زائل کر دینا ہے۔ کبھی جو کچھ مادہ اس کے اندر ہوتا ہے اس کا استفراغ کر دیا جاتا ہے۔ حرکت سے استفراغ مادہ میں مدد ملتی ہے۔ سکون کی تاثیر برعکس ہوتی ہے۔ لہٰذا زیادہ مقئ اور مسہل دوا استعمال کرنا ہو تو حرکت کو لازم کریں، نیند کو نہیں۔ کسی خراب بیماری میں مریض کو قئے اور دوا مسہل دینا چاہیں تو رفتہ رفتہ اسے حرکت کا عادی بنائیں۔

مواد کو طاقت سے جذب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ماؤف عضو کے مقابل عضو کو سخت اذیت پہونچائیں۔ مادہ اس جانب کھنچ کر چلا آئے گا۔ جسم سے موذی خلط کا استفراغ ہو رہا ہو اور مریض کو بہ کثرت قئے آ جائے تو اسے غنیمت سمجھیں۔ قئے کم آئے تو اسے مدد پہونچا دیں۔ علامت یہ ہے کہ اخلاط کا غلبہ ہو گا اور استفراغ کو جسم بہ آسانی برداشت کر رہا ہو گا۔ (جالینوس)

ایک شخص پر خلط دموی غالب تھی۔ ریاضت کرانے والے نے سخت ریاضت کے ذریعہ خون کم کرنے کی ضمانت دی۔ مریض نے ریاضت کی تو فوراً مرگی آ گئی۔ ایسا کریں کہ جہاں دموی مواد کا شدید میلان ہو اور طاقت زیادہ ہو تو خون کا استفراغ جہت مخالف سے کریں اور غشی آنے دیں۔ گرم ادویات اور بند حسن کے ذریعہ مخالف جانب کا دلک کریں کیونکہ فصد کھول دینا اور مخالف جانب سے بہ کثرت خون کا اخراج جذب مادہ کے لئے سب سے زیادہ موثر ہوتا ہے۔ یہی حال سخت مالش اور گرم ادویات کا بھی ہے۔ استفراغ کے لئے سب سے بہتر سوداء، پھر بلغم ہے بشرطیکہ پختہ ہو کر نیچے آ چکا ہو۔ باریوں اور بحران کے دنوں میں مسہل دینے سے اجتناب کریں کیونکہ جو اخلاط یہاں موجود ہوتے ہیں وہ اوپر کی جانب مائل ہوتے ہیں لہٰذا اسہال آنا دشوار ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں قئے کرائیں۔ مسہل ادویات بالعموم فم معدہ کے لئے مضر ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان ادویات کے ساتھ عطریاتی

دواؤں کو شامل کرنا لازم ہے تا کہ ان کی اصلاح ہو جائے۔ مسہل ادویات کی ترکیب میں سب سے بڑا فساد یہ ہے کہ ان کے اجزاء زمانہ اسہال میں مختلف ہو جائیں۔ مثلاً کوئی سریع الاسہال اور کوئی بطی سہال ہو۔ ایسی صورت میں کہیں اسہال تیز اور کہیں سست ہو گا۔ اس طرح اضطراب پیدا ہو گا۔ سریع الاسہال دوا دوسری قسم کی دواؤں کے ساتھ خارج ہو جائے گی اور اپنا اثر نہ کر سکے گی۔ اس کے بعد سست دوا کا عمل شروع ہو گا۔ جو نہایت مشقت اور تاخیر کے ساتھ ہو گا۔ جب ہم ایسی ادویات کا مرکب تیار کرتے ہیں جو مختلف اخلاط کا مسہل ہوتی ہیں اور اسی کے ساتھ وہ زمانہ اسہال کی مقدار میں بھی مختلف ہوتی ہیں تو اس طرح کی ترکیب میں کوئی مضائقہ نہیں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

دوسرا باب

ہرقسم کے استفراغات، ان کے استعمال کی جہت، قانونِ مسہل اور استفراغ کی اصلاح

مدتِ اسہال کے اختلاف سے بچنے کی ترکیب یہ ہے کہ مسہل ادویات کے ایک ایک جزء کو نگاہ میں رکھیں۔ جو دوائیں عصاروں اور صمغیات کی صورت میں ہوتی ہیں ان کی طاقتیں ان ادویات کے مقابلہ میں تیزی سے تحلیل ہوتی ہیں جن کے اثرات وقوی جڑوں اور بیجوں کے اندر ہوتے ہیں۔ اس طرح کا مرکب تیار کرنے کا ارادہ کریں تو مؤخر الذکر ادویات کے جوہروں کو نکال کر مقدم الذکر ادویات کے جوہروں میں شامل کریں تاکہ زمانہ کے اعتبار سے تحلیل کے اندر مساوات پیدا ہو جائے نیز اس بات کی کوشش کریں کہ ادویات باہم اچھی طرح گھل مل جائیں۔ ایسا کرنے کے بعد ان کے اثرات ایک ہی وقت میں طاری ہوں گے۔ (مؤلف)

مسہل ادویات کے مزاج ہمارے مخالف اور مہلک ہوتے ہیں۔ البتہ تھوڑی مقدار مفید ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ ان دواؤں کے ساتھ ایسی ادویات شامل کریں جو معدہ اور فم معدہ کی دباغت کر سکیں۔ افاویہ ان کے نقصانات کا ازالہ، معدہ اور اسہال میں مدد دیتی ہیں کیونکہ ان کے مزاج میں لطافت ہوتی ہے۔ اسہال کے بعد ماء الشعیر پینے سے دوا کا اثر زائل ہو جاتا ہے اور کیفیت کی اصلاح ہو جاتی ہے کیونکہ دوا مری، آنتوں اور معدہ سے گذرتے وقت چمٹ جاتی ہے اور اس کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اسہال کے بعد کوئی چیز لینے سے یہاں دھلائی ہو جاتی ہے۔ بوقت اسہال اسے پینا لازم نہیں

ہے۔ دواء مسہل کے بعد مریض کو زیادہ نہیں تھوڑی غذا دیں تاکہ ہضم میں قوت پیدا ہو اور فساد سے دور رہے کیونکہ اسہال سے ضعت پیدا ہوتا ہے۔ بعد ازاں طبیعت حسب معمول واپس آتی ہے۔
(جالینوس)

حمام سے اسہال کا اثر اس طرح ٹوٹتا ہے کہ اس سے اخلاط جسم کے باہر کھنچ جاتے ہیں۔ (جالینوس)
جسم کا استفراغ ہمیشہ خلط غالب سے کریں۔ علامت جسم کے رنگ سے معلوم کریں۔ کیموس اندر کی جانب گھس گئے ہوں تو علامت تدبیر، عمر، بیماری، مزاج اور بقیہ تمام چیزوں سے حاصل کریں۔
جملہ استفراغات کسی دوا کے ذریعہ یا خود اپنے تئیں ہوتے ہیں، بشرطیکہ بایں ہمہ جسم پر ہلکے ثابت ہوں اور ان کا جذب کر لینا آسان ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائے گی۔ (بقراط)
استفراغ کی جانے والی شئے کا استفراغ زیادہ نہ کریں۔ بس وہ اس حد تک ہو کہ ضعف پیدا نہ کرے۔ ضعف پیدا ہو رہا ہو تو رک جائیں۔ استفراغ کے لئے کوئی چیز باقی رہ جائے تو بھی استفراغ نہ کریں، کیونکہ یہ بیحد خطرناک ہے۔ مناسب خلط کا استفراغ ہو رہا ہو تو جو کچھ خارج ہو جائے اگر وہ زیادہ بھی ہو تو اسے غنیمت سمجھیں، بشرطیکہ مریض متحمل ہو سکے۔ جہاں مناسب ہو وہاں استفراغ اس حد تک کریں کہ غشی طاری ہو جائے۔ (بقراط)
مناسب استفراغ ہو جانے کے بعد جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ خواہ استفراغ زیادہ ہو مگر برداشت کی حد میں رہے۔ اگر قوت قوی ہو تو استفراغ غشی کی حد تک کیا جا سکتا ہے۔ بالخصوص گرم ورموں اور حمیات لازمہ میں کیونکہ تکلیف دہ دردوں کے اندر اس علاج سے زیادہ مؤثر علاج میرے علم میں نہیں ہے جس میں استفراغ خون کی وجہ سے غشی تک طاری ہو جائے بہ شرطِ کہ قوت مدد کر رہی ہو۔ ہمیں اس کا تجربہ ہے۔ اس کے بعد اسہال بھی ہو جاتے ہیں۔ پسینہ خارج ہوتا ہے، بخار بالکل جاتا رہتا ہے۔ ورم کی تکلیف بالکل جاتی رہتی ہے۔ (جالینوس)
مسہل اور مقئ دوا سے پہلے جس خلط کا اخراج مقصود ہو اسے لطیف بنانا اور ان نالیوں کو کشادہ کر دینا ضروری ہے جن سے ہو کر خلط کو خارج ہوتا ہے۔ اس طرح یہ زیادہ سے زیادہ بہ آسانی خارج ہو جائے گی اور جسم کو کوئی زیادہ تعب لاحق نہ ہوگا۔ برعکس ازیں مریض کو مسہل دیا جائے مگر خلط کو لطیف اور نالیوں کو کشادہ نہ کیا جائے تو اسہال نہایت دشوار اور سخت ہوگا۔ بالعموم مروڑ، چکر، کرب، غشی اور شدید مشقت لاحق ہوگی۔ اسہال سے قبل ملطف دوا کا استعمال میرا معمول ہے چنانچہ اسکے بعد اسہال کسی مشقت کے بغیر اور بہت جلد ہوتا ہے۔ سب سے عمدہ اسہال اور قئے وہی ہے جو اخلاط کو لطیف بنانے اور نالیوں کو کشادہ کر دینے کے بعد آئے۔ اخلاط غلیظ ہوں تو انہیں لطیف بنایا جائے اور

توڑا بھی جائے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ بقراط نے جو یہ کہا ہے کہ جس مریض کو کوئی کسی طاقتور دوا دیکر اسہال اور قئے کا عادی بنانا ہو تو اسے زیادہ لطیف تر اور آسان دوا دیں، حتی کہ وہ اس کا عادی ہو جائے۔ تو اس سے یہی مراد ہے۔ پہلا مقصود زیادہ عظیم ہے۔ مؤخر الذکر شئے کو استعمال کرنا بھی لازم ہے۔
(جالینوس)

اخلاط کو لطیف بنانے اور نالیوں کو کشادہ کرنے کی ضرورت بالعموم تب ہوتی ہے جب کہ جسم سے خارج کی جانے والی خلط وہ بلغمی اور لیسدار ہو۔ رقیق صفراوی اخلاط کو اس طرح کی زیادہ ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قوی مسہل سے پہلے شکم کو چکنا اور ملین کریں کیونکہ دواء مسہل جب آنتوں اور معدہ کے اندر پہونچتی ہے اور خشک اور سخت ہوتی ہے تو اسہال میں بیحد مشقت ہوتی ہے۔ اسی کے ساتھ مروڑ اور کرب بھی ہوتا ہے۔ جسم میں اس کا اکثر اثر باقی رہتا ہے اور خارج ہونے والی خلط کم ہوتی ہے۔ شکم کو زیادہ نرم کرنا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ مسہل کا اثر ایسی صورت میں زیادہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اسہال کثرت سے آئیں گے۔ چکنی مائیت کو نرم کرنے کے لئے حمام اور تمریخات استعمال کریں۔ قطع خلط کا کام سکنجبین اور زوفا وغیرہ ماء العسل اور نالیوں کو کھولنے والی دواؤں کے ہمراہ انجام دیا جاسکتا ہے۔ مسہل سے پہلے جب بھی ان چیزوں کا استعمال کریں گے فضلہ تیزی سے اور بہ آسانی جاری ہوں گے زوفا، فودنج اور ماء العسل کا استعمال لازم نہیں ہے کہ اس کے بعد مسہل دیں۔ صفراء کا اسہال مقصود ہو تو پالک، چقندر، لبلاب جیسی سبزیوں کے شوربے، روغن، شکر کے ساتھ تیار کردہ ماء العسل، اور جلاب وغیرہ پہلے دیں۔ اعتدال کے ساتھ شکم نرم ہو جائے تو اس کے بعد مسہل دیں۔ (جالینوس)

اخلاط کا استفراغ مسواک، حمام اور ترک غذا کے ذریعہ کریں۔ (جالینوس)

معتدل طور پر جسم کا استفراغ مقصود ہو تو استفراغ فصد کے ذریعہ کریں۔ تنقیۂ خلط مقصود ہو تو اس خلط کا اخراج کرنے والی دوا کے ذریعہ مسہل دیں۔ امتلاء کا استفراغ اسی چیز سے ہوتا ہے جس سے جسم کا استفراغ ہوتا ہے کیونکہ امتلاء نام ہے حفظ تناسب کے تحت تمام اخلاط کے اندر اضافہ کا۔ جن لوگوں کے جسم تندرست اور ردی اخلاط سے پاک وصاف ہوتے ہیں، مسہل اور مقئ دوا کے استعمال سے انہیں چکر، مروڑ، اور کرب لاحق ہوتا ہے۔ خارج ہونے والی شئے بمشکل خارج ہوتی ہے۔ متلی سے فائدہ پہونچتا ہے کیونکہ جسم کے اندر ردی اخلاط موجود نہیں ہوتیں جو دوا سے خارج ہوں لہذا یہ دوا صالح خون کو کھینچتی ہے۔ مگر طبیعت اس کی اجازت نہیں دیتی اس طرح مذکورہ اعراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ پردۂ مراق کے لاغر ہونے کے ساتھ دستوں کا آنا خطرناک ہے۔ قئے کرنا اور زیادہ برا

ہے۔ قئے اور اسہال کے لئے پردہ مراق کو فربہ ہونا چاہئے تاکہ معاونت ہو سکے۔ مریض کمزور ہو گا تو قئے اور اسہال کی دشواری ہو گی۔ (بقراط)

مساوی طور پر تمام اخلاط کے اندر بیشی یعنی امتلائی کیفیت ہو تو فصد کھولیں گے۔ کوئی ایک خلط بیش ہو جائے تو مسہل دیں گے۔ دواء مسہل کی ضرورت وہاں ہوتی ہے جہاں کسی کو شدید استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ مسہل لمبے وقفوں کے درمیان دیا کریں۔ جسم کے اندر روزانہ جو فضلات بنتے ہیں وہ دواء مسہل کے فعل سے کم تر ہوتے ہیں۔ کوئی شخص مہینہ میں ایک یا دو بار مسہل یا مقئی دوا اس خیال کے استعمال کرتا ہو کہ مبادا جسم کے اندر فضلات زیادہ اکٹھا نہ ہوں تو وہ جسم کو نقصان پہونچاتا ہے۔ بایں ہمہ خود کو ایک خراب عادت میں مبتلا کر دیتا ہے۔ (بقراط)

طبیعت کی اقتدا کرنا لازم ہے۔ وہ یہ ہے کہ ہر بیماری کے اندر اخلاط کی اسی نوعیت کا استفراغ کیا جائے جس کا استفراغ بذات خود مفید نظر آئے۔ (جالینوس)

یعنی وہ نوعیت جس سے طبیعت کو فائدہ پہونچے اور جس کے نکل جانے کے بعد مریض ہلکاپن محسوس کرے۔ کیونکہ طبیعت کے غالب ہونے کی صورت میں بیماریوں کے اندر جس چیز کو طبیعت دفع کرتی ہے وہ وہی ہوتی ہے جس کے دفع ہو جانے کے بعد جسم ہلکا ہو جاتا ہے۔ (مؤلف)

ہر استفراغ کا مقصود ایک ہی ہوتا ہے اور وہ یہ جسم پر غالب شدہ خلط کی جانب فصد کرنا۔ کون سی خلط غالب ہے۔ اس کا اندازہ باب الاخلاط سے ہو گا۔ اسہال اور قئے سے پیشتر جس چیز پر غور کرنا چاہئے وہ خلط غالب ہے۔ بیماری کی نوعیت، مزاج، تدبیر، رنگ، رقت اور ان تمام باتوں سے خلط غالب کو معلوم کیا جاسکتا ہے جن کا تذکرہ باب الاخلاط میں آچکا ہے۔

باقی طبیعت جسے خود دفع کر رہی ہو اسے بلا تکلف دفع کر دیا جائے، کیونکہ یہ غلبۂ خلط اور کثرت خلط کی علامت ہوا کرتی ہے۔ استفراغ کے بعد مرض دور ہو کر جسم ہلکا ہو جائے گا اور استفراغ کو خواہ زیادہ ہو برداشت کرلے گا۔ کیونکہ کسی بھی حالت میں اپنے تئیں خود جسم کا استفراغ مذکورہ کیفیت کے بعد نہایت خراب ہوتا ہے۔ لہٰذا معلوم رہے کہ جسم پر اس خلط کا غلبہ نہیں ہے کیونکہ مذکورہ کیفیت غلبۂ خلط کے نتیجہ میں نہ ہو گی۔ بلکہ جسمانی ضعف اور اس خلط کے اندر ہیجان پیدا ہو جانے کی وجہ سے ہو گی۔ گرمی میں قئے کرائیں کیونکہ موسم گرما میں اخلاط اوپر تیرتے ہوتے ہیں۔ صفراء کا غلبہ ہوتا ہے جو نہایت لطیف اور ہلکا ہوا کرتا ہے۔ سخت گرمی میں استفراغ نہ کریں کیونکہ اس وقت جسم ہوا کی سخت گرمی سے گرم رہتا ہے۔ لہٰذا مسہل اور مقئی کی حدت برداشت نہ کر سکے گا۔ کیونکہ اکثر مسہل اور مقئی ادویات گرم اور تیز ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ایسے وقت جو لوگ مسہل اور مقئی لیتے

ہیں وہ بالعموم بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم گرم ہوتا ہے۔ دواؤں کی حدت اور گرمی مزید اضافہ کردیتی ہے۔ نیز طاقت بھی کمزور ہوتی ہے۔ استفراغ سے ضعف اور استرخاء بڑھ جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہوا کی گرمی دوا کو کھینچ کر باہر خارج کررہی ہوتی ہے اور حمام کی طرح اثر کی راہ میں حائل ہوتی ہے۔ گرم پانی سے حمام کرنا جس طرح اسہال کو توڑ دیتا ہے اور اس کا مقابلہ کرتا ہے اسی طرح موسم گرما کی حرارت بالخصوص شدید تر حرارت کے اندر دبلے جسم کے آدمی کے لئے قئے کرنا آسان ہوتا ہے۔

لہٰذا اسے استفراغ زیادہ تر قئے کے ذریعہ کرائیں اور یہ کہ موسم سرما کا ہو کیونکہ گرمی میں صفراء غالب رہتا ہے۔ بایں ہمہ قئے کرانا آسان ہو اور موسم گرمی کا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ قئے کرانے کے جملہ اسباب مجتمع ہیں۔ الغرض موسم سرما زیادہ دشوار اور سخت ہوتا ہے۔ برعکس ازیں جس کا گوشت عمدہ ہو اور قئے کرنا اس کے لئے دشوار ہو تو اسے استفراغ مسہل کے ذریعہ کرائیں۔ کسی وقت اسے قئے کی ضرورت ہو تو اسے صرف موسم گرما میں کرائیں۔ دیگر اوقات میں پرہیز کرائیں۔ سل میں جو مریض مبتلا ہو چکا ہو یا جو سل کے لئے مستعد ہو اسے قئے کرانے سے اجتناب کریں۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جن کے سینے تنگ ہوتے ہیں ان لوگوں کو سینہ کی تنگی کی وجہ سے قئے کرانا دشوار ہوتا ہے۔ ان کے پھیپھڑے دبے ہوئے اور پھیپھڑوں کی رگیں پھٹی ہوئی ہوتی ہیں۔ جو مریض سل میں مبتلا ہو چکا ہوتا ہے۔ قئے کرانے سے آلات تنفس کے اندر اضطراب پیدا ہوتا ہے، لہٰذا نقصان اور زیادہ بڑھ جائے گا۔ قئے کے ذریعہ استفراغ کرنا صفراء کے ساتھ مخصوص ہے۔ گو مسہل کے ذریعہ بھی اس کا استفراغ ہوتا ہے۔ سوداء کا استفراغ صرف مسہل ہی کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ اس میں ایسی دوا استعمال کی جاتی ہے جس میں اسہال کی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ سوداء غلیظ اور تہہ نشین ہوتا ہے ۔اس لئے زیادہ طاقت ور دوا کا محتاج ہوتا ہے اور اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ استفراغ نیچے سے کرایا جائے۔ صفراء ہلکا ہوتا ہے اور بالعموم فم معدہ کے اندر تیرتا ہوتا ہے۔ لہٰذا زیادہ تر اس کا استفراغ قئے کے ذریعہ کیا جاتا ہے۔ (جالینوس)

اخلاط معدہ کے اندر ہوتے ہیں تو ان کا استفراغ قئے کے ذریعہ کیا جاتا ہے مگر آنتوں میں ہوتے ہیں تو قئے کرانا ممکن نہیں ہوتا۔ خربق کے ذریعہ قئے کرانا ہو تو نرم قئے اور ادویات کے ذریعہ پہلے اس کا تجربہ کرلیں۔ مریض کے لئے قئے کرنا آسان نظر آئے تب خربق دیں۔ ورنہ خربق اس وقت تک نہ دیں جب تک مریض کو قئے کے لئے تیار نہ کرلیں۔ قئے کے لئے تیاری دو وجوہ سے ہوتی ہے۔

ا۔ مریض برابر قئے کرتا ہو حتی کہ قئے کا عادی ہو چکا ہو، اس طرح قئے کرنا اس کے لئے آسان

رہتا ہے۔

۲۔ جسم کو شیریں غذائیں دیں اور آرام وراحت اس حد تک پہونچائیں کہ جسم اچھی طرح مرطوب ہو جائے اور مریض قئے کا عادی ہو جائے۔ پھر اسے خربق پلائیں۔

قئے زیادہ آئے اور اس کے اندر ہیجان پیدا ہو اس کے لئے مریض کو حرکت دیں۔ حرکت سے ہیجان پیدا ہو گا اور قئے ہو گی، مریض کو سکون بھی دیں۔ برعکس صورت برعکس انجام کی حامل ہوتی ہے۔ جس طرح جسم کے اندر اخلاط ردیہ نہ ہوں تو مسہل کا دینا دشوار ہوتا ہے اور اسی سے خراب اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ اسی طرح قئے کا بھی حال ہے۔ بالخصوص جبکہ خربق کے ذریعہ کرائی جائے چنانچہ جس شخص کا جسم صاف ہوتا ہے اس کے لئے اس کا استعمال خراب ہے، کیونکہ خربق کی خاصیت یہ ہے کہ اپنے شدت فعل سے تشنج پیدا کر دیتی ہے۔

خربق صاف جسم کے اندر تشنج اس لئے پیدا کر دیتی ہے کہ شدت سے جذب کرتی ہے جس شخص کا جسم بلغم سے بری طرح پر ہوتا ہے، خربق کے استعمال سے معدہ کی جانب بکثرت بلغم کھنچ اٹھنے کے باعث کبھی مریض کا گلا گھونٹ دیتی ہے۔ کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کثرت کی وجہ سے قئے کے ذریعہ بلغم کا خارج ہونا ممکن نہیں ہوتا۔ جس مریض کی اشتہا زائل ہو گئی ہو، سدر کی کیفیت موجود ہو، فم معدہ میں سوزش اور منھ میں تلخی کا احساس ہو اس مریض کے اندر صفراء کا میلان معدہ کے بالائی حصوں کی جانب ہوتا ہے۔ اخلاط ردیہ جبکہ معدہ کے بالائی حصوں اور فم معدہ میں ہوں تو قئے کرانا لازم ہے۔ مری میں ہوں تو قئے کرانا خصوصیت سے لازم ہے۔ معدہ کے نیچے اور آنتوں کے اندر ہوں تو اسہال لازم ہے۔ (مؤلف)

حجاب کے اوپر جو درد ہوتے ہیں ان میں قئے کرانا ردی ہے مگر اس کے نیچے جو درد ہوتے ہیں ان میں اسہال لانا بہتر ہے۔ (جالینوس)

استفراغ کی ضرورت ہو اور مادہ حجاب کے اوپر ہو تو قئے اور نیچے ہو تو اسہال لانا بہتر ہے۔ اسہال اس وقت تک نہیں ٹوٹتا جب تک مریض کو پیاس محسوس نہ ہو۔ استفراغ کے وقت بعض لوگوں کو پیاس بڑی تیزی سے محسوس ہوتی ہے اور بعض لوگوں کو دیر سے لگتی ہے۔ تیزی سے اس لئے لگتی ہے کہ معدہ کے اندر حرارت یا یبوست یا دونوں ہی باتیں ہوتی ہیں۔ یا دوا گرم اور سوزش کا اثر لئے ہوئے ہوتی ہے۔ یا صفراء خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ ان چیزوں کے برعکس حالت میں پیاس دیر سے لگتی ہے۔ یعنی یہ کہ پینے والے کا معدہ، سرد، مرطوب، دوا غیر حار، سوزش نہ پیدا کرنے والی یا خارج ہونے والی شئے بلغم یا پانی ہو۔ جس مریض کو پیاس دیر سے لگتی ہو اور زیادہ استفراغ ہو جانے کے بعد پیاس محسوس ہو تو

بس استفراغ کا اس قدر آجانا کافی ہے کہ پیاس محسوس ہونے لگے۔
تشنگی کو استفراغ لانے والی دوا سے مدد ملتی ہے کیونکہ دوا کے ساتھ گو واضح طور پر حرارت اور حدت موجود نہ ہو مگر حرارت وحدت کا تھوڑا مخفی اثر اس کے اندر ضرور ہوتا ہے۔ (جالینوس)
جس دوا کے اندر واضح طور پر حرارت موجود نہ ہو اس سے اور مرطوب کرنے والی اشیاء کے استعمال سے پیاس معلوم ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ استفراغ حد سے زیادہ ہو چکا ہے۔ برعکس ازیں برعکس صورت ہوگی۔ گرم دوا کے استعمال سے اور گرم معدہ والوں کو گو زیادہ استفراغ نہ ہوا ہو مگر پیاس معلوم ہوتی ہے، لہٰذا ان چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے عمل کریں۔
مصنف کے حسب ذیل قول پر غور کریں کہ استفراغ ہونے والی شئے صفراء ہو تو پیاس جلد اور بلغم ہو تو دیر میں لگتی ہے۔ میرا مشاہدہ ہے کہ ہر مسہل دوا کے ساتھ کچھ نہ کچھ حرارت اور حدت ضرور ہوتی ہے گو پوشیدہ سہی۔ مسہل دوا سے مراد وہ دوا ہے جو کم و بیش جذب کرتی ہو۔ ایسی دوا لازمی طور پر کچھ نہ کچھ حدت ضرور رکھتی ہے الا یہ کہ دوا کا اثر بالخاصہ ہو۔ مسہل سے مراد پانی، پھسلانے والی اور چکنی شئے نہیں ہے۔ جس مریض کو بخار نہ ہو، شکم میں مروڑ، گھٹنوں کے اندر ثقل اور درد شکم ہو اسے نیچے سے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ اخلاط کا میلان نیچے کی جانب ہوتا ہے۔ (مؤلف)
خربق کے استعمال سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ از قسم علامات موت ہے۔ قئے کرنے کے لئے خربق ابیض کا استعمال صحیح ہے کیونکہ قئے کے لئے یہی خربق دیا جاتا ہے۔ خربق مطلق سے مراد اطباء کے نزدیک یہی سفید ہے۔ اس کے استعمال کے بعد پیدا ہونے والا تشنج مہلک ہوتا ہے کیونکہ اس طرح کا عرض یعنی تشنج استفراغ کے شروع ہی سے نہیں ہوتا کہ اختناق کا اندیشہ ہو بلکہ اصل میں دوا فم معدہ کے اندر شدت کی سوزش پیدا کر دیتی ہے۔ چونکہ دوا فم معدہ کو چاٹ لیتی ہے اس لئے تشنج کی نوبت آجاتی ہے۔ جیسے زنگاری قئے کرنے والا مریض تشنج کا شکار ہو جاتا ہے یا جیسا کہ کثرت استفراغ مثلاً ہیضہ کے اندر تشنج لاحق ہو جاتا ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ جسم میں خربق کی طاقت مساویانہ طور پر پھیل جاتی ہے چنانچہ اس سے اعصاب کے جوہر خشک ہو جاتے ہیں۔ خربق کے استعمال سے تشنج اس لئے بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ قئے کرتے وقت شدت کی حرکت ہوتی ہے۔ مذکورہ انواع تشنج میں جس نوع سے مریض صحتیاب ہو جاتا ہے وہ یہی مؤخر الذکر نوع اور تشنج کی وہ نوعیت ہے جو فم معدہ کے اندر سوزش پیدا ہو جانے سے لاحق ہوتی ہے۔ کثرت استفراغ اور جوہر اعصاب کے خشک ہو جانے سے جو تشنج لاحق ہوتا ہے وہ ناقابل علاج ہے۔ اس لئے مہلک ہوتا ہے۔ فی الجملہ خربق کے استعمال سے پیدا شدہ تشنج سب کے سب خراب اور دشوار ہوتے ہیں۔ (جالینوس)

کثرت استفراغ کے بعد پیدا شدہ تشنج اور ہچکی دونوں بیحد خراب ہوتے ہیں۔ (بقراط)

جہت مخالف کی جانب جذب جسم کے طول میں ہوا کرتا ہے۔ مثلاً خون کو جسم کی بالائی سطحوں سے پیروں کی جانب یا پیروں سے بالائی جانب جذب کیا جائے، جذب کا عمل عرض میں بھی ہوتا ہے۔ مثلاً بائیں جانب کا خون داہنی جانب جذب کیا جائے۔ یہ عمل عمق جسم کی جانب بھی ہوتا ہے۔ مثلاً امراض چشم میں خون کو زیر گدی پچھنہ لگا کر سر کے پچھلے حصہ کی جانب جذب کیا جائے۔

ہر استفراغ جو یکبارگی ہو خطرناک ہوتا ہے خواہ استفراغ ہونے والی شئے غیر طبعی ہو۔ مثلاً بڑے بڑے پھوڑوں کی پیپ اور شکم کا پانی دفعۃً کثرت استفراغ سے متلی، سقوط قوت اور قوت کو واپس لانے میں دشواری ہوتی ہے۔ جو حالت ہوتی اسی کے مطابق اس کیفیت میں کمی اور بیشی ہوتی ہے۔

قئے کے بعد ہچکی اور آنکھوں کے اندر سرخی کا پیدا ہونا خراب ہے۔ (مؤلف)

قئے سے ہچکی کو سکون ہوتا ہے مگر سکون نہ ہو اور آنکھوں کے اندر سرخی آجائے تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دماغ یا فم معدہ کے اندر ورم حار ہے۔ (جالینوس)

سیلان خون کے بعد ہذیانی کیفیت کا پیدا ہو جانا خراب ہے۔ ہذیان اور سیلان خون دونوں کا اجتماع ناقابل علاج ہے۔ (جالینوس)

ہذیان بلا تشنج، تشنج بلا ہذیان کے مقابلہ میں کم خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ اس طرح کا ہذیان سخت ہوتا ہے نہ ہی زیادہ۔ باب اختلاط العقل میں ہم اس بیماری کا ذکر کر چکے ہیں، کسی دوا وغیرہ سے دست آنے یا زیادہ قئے آجانے کی وجہ سے ہچکی اور تشنج لاحق ہو جائے تو یہ خراب کیفیت ہوتی ہی۔ تشنج لاحق ہو جائے تو ضعفِ قوت کی وجہ سے یہ زیادہ خراب ہوا کرتا ہے۔ (مؤلف)

حفظان صحت کے پیش نظر موسم سرما میں قئے کرائیں کیونکہ اس موسم میں بلغم زیادہ بنتا ہے۔ موسم گرما میں ملینات استعمال کریں۔ اس طرز عمل کی جالینوس نے حمایت کی ہے۔ باب الازمنہ میں ہم اس بیماری کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ موٹے جسم والے کو خربق کے ذریعہ قئے کرائیں مگر دوڑنے اور تیز حرکتیں کر لینے کے بعد۔ خربق کا استعمال دوپہر سے پہلے کریں۔ (جالینوس)

موٹے جسم والے جب بھی خربق استعمال کریں پہلے دوڑ لگائیں اور تیز حرکتیں کر لیں۔ استعمال نصف النہار سے پہلے کریں۔ بقراط نے یہ بات اس لئے کہی ہے کہ جو لوگ موٹے اور فربہ ہوں ان کا جسم قئے کرنے سے پہلے گرم ہو جائے کیونکہ گرم ہو جانے کے بعد بلغمی خلط کے نکلنے میں آسانی ہوگی اور یہی خلط موٹے جسم پر غالب ہوا کرتی ہے۔ اس تدبیر سے تنگ دہانے کھل بھی جاتے ہیں۔ قئے کو سکون حسب ذیل نسخہ کے استعمال سے ہوتا ہے:۔

زوفا ۶ ۱۳ گرام کو ایک کلو ۲۰ گرام پانی میں جوش دیکر اس میں سرکہ اور نمک معتدل مقدار میں شامل کریں اور تھوڑا تھوڑی نوش کریں۔ تاکہ قئے بعجلت نہ آئے مگر تاخیر ہو رہی ہو اور بلغم کٹ چکا ہو تو زیادہ مقدار میں متواتر استعمال کریں، تاکہ قئے کے اندر ہیجان ضروری وقت پر ہو جائے۔ یعنی ایسے وقت پر جبکہ شکم کے اندر اس مشروب کے ایک مدت تک رُکنے سے بلغم ٹوٹ چکا ہو۔ کمزور اور ناتواں جسم والے مریض گرم پانی کا حمام کریں۔ حمام سے نکلنے کے بعد شراب ۳۰۶ گرام سے لیکر صدوفہ تک استعمال کریں۔ اس کے بعد مختلف قسم کی غذائیں لیں۔ اس سے قئے کے اندر ہیجان زیادہ اور بسہولت پیدا ہو گا بہتر یہ ہے کہ شراب اور مختلف قسم کی غذائیں زیادہ سے زیادہ لی جائیں۔ اس کے بعد مختلف قسم کی قابض، شیریں اور کھٹی شرابیں استعمال کی جائیں۔ پہلے تھوڑی تھوڑی مقدار میں اور آخر میں مسلسل اور زیادہ لی جائیں۔ غذا کے بعد رک جائیں اور اس قدر رک جائیں کہ آدمی پندرہ سو سے دو ہزار گز تک پیدل چہل قدمی کرلے۔ اس کے بعد شراب لے۔ حمام سے ڈھیلا پن پیدا ہوتا ہے اور اخلاط پگھلتے ہیں۔ یہی اثر حمام کے بعد خالص شراب پینے کا بھی ہوتا ہے۔ غذا کے بعد مذکورہ وقفہ تک اس لئے رکتے ہیں کہ جسم میں غذا پہونچ جائے اور معدہ کے اندر غذا کے ساتھ مل کر خارج ہو۔

جس شخص کو قئے اور اسہال شکم کی ضرورت ہو دن میں چند بار غذا لے۔ غذا مختلف رنگ اور مختلف قسم کی ہونی چاہئے اور اسی طرح شراب بھی۔ کیونکہ مختلف قسم کی غذائیں اور مشروبات تنہا بکثرت لینے سے معدہ اخلاط کو یا تو نیچے دفع کرتا ہے یا اوپر کی جانب۔ جس مریض کے معدہ کے اندر بکثرت بلغم ہوتا ہے اسے یا جو شخص اعتدال کے ساتھ اپنے جسم کا استفراغ چاہتا ہے اسے استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔ قلیل المقدار غذا یا مشروب ایک ہی قسم کا اور ایک ہی بار استعمال کریں تو معدہ اسے گرفت میں لیکر روکتا اور ہضم کرتا ہے۔ جس مریض کی طبیعت نرم ہو وہ کثیر الاقسام غذاؤں کو بار بار استعمال کرنے سے پرہیز کرے کیونکہ اس سے اسہال شکم میں اضافہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یرقان کے مریض کو مسہل دینا چاہیں تو چند دنوں تک اس کے جسم کو اس کے لئے تیار کریں، پھر دیں۔ تیار کرنے کی شکل یہ ہے کہ مریض کو مفتح سدد ادویات کھلائیں۔ مشکل امراض میں مسہل ادویات کا استعمال سب سے زیادہ مفید ہے۔ اس کے لئے بس اس قدر جان لینا کافی ہے کہ ہم محض مسہلات کے ذریعہ سرطان جو حمرہ کے ساتھ تھا، جذام، آکلہ، قروح ردئیہ، دُوار، صرع، جنون، وسوسہ، شقیقہ، عرق النساء، بہ کثرت مزمن دردوں، شکم کے مزمن اور مشتبہ دردوں، نزف الدم اور امراض رحم تک کا کامیاب علاج کیا ہے۔ حمرہ کا تو اسہال سے زیادہ طاقتور علاج اور کوئی نہیں ہے۔ اس سے صفراوی خلط کا استیصال ہو جاتا ہے۔ اگر ہم مسہل کے تمام فوائد کو بیان کرنا چاہیں تو قلم عاجز ہو

کر رہ جائے گا۔ (جالینوس)

میرے علم میں کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے کچھ لوگوں کو مسہل دوائیں دیں، مگر اسہال نہیں ہوئے تو حیرت میں پڑ گئے کہ کیا کریں۔ ایسی صورت میں ہم نے بعض مریضوں کو حمام کا حکم دیا۔ بعض کی فصد کھولی، بعض کو قابض فواکہات کھلائے، ایسا کرنے کی صورت میں انہیں اسہال ہونے لگے۔ (جالینوس)

مذکورہ صورتوں میں صرف ایک ہی صورت شکم کے لئے مسہل ہے، اور وہ ہے قابض فواکہات کا استعمال۔ بقیہ صورتیں دواؤں کے نقصان سے بچنے کی ہیں، اسہال کی نہیں ہیں، لہٰذا اس کے خلاف ذہن میں نہ رکھیں، یہ وہم فقط عبارت کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے۔ (مؤلف)

امتلاء کی دونوں نوعتیں جب بھی نمودار ہوں گی استفراغ کی محتاج ہوں گی۔ اس سے بیمار کو شفاء اور تندرست جو بیماری کے قریب جا چکا ہو کی صحت کی حفاظت ہوتی ہے۔ اسی طرح جس حالت کے اندر بیماری کا درد محسوس ہوتا ہے وہ حالت بھی استفراغ کی محتاج ہے کیونکہ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اخلاط ردی ہیں۔

امتلاء یا بعض اعضاء کے اندر قروحی تکان کی علامات محسوس ہوں، مثلاً، سر کے اندر بوجھ، صداع، فم معدہ میں گرانی، کبد، طحال، پسلیوں اور حجاب عاجز میں حرارت کے ساتھ تناؤ، متلی، قلت اشتہا، ردی خواہشات بعض اعضاء کے اندر تڑپ، تناؤ معلوم ہو تو ان تمام کیفیتوں میں انسان فصد، اسہال، قئے، دلک، ریاضت، یا محلل ادویات کے ذریعہ طلاء کا محتاج ہوتا ہے۔ فصد کے لئے ہم نے الگ سے باب قائم کیا ہے۔ اسی طرح ریاضت اور دلک کے ابواب بھی الگ لکھے ہیں، یہ ابواب قئے اور اسہال کے لئے مخصوص ہیں۔

جو امتلائی کیفیت طاقت کے مطابق ہوتی ہے اس میں عفونت تیزی سے آتی ہے مگر جو تجویفوں کے مطابق ہوتی ہے اس میں رگیں تیزی سے پھٹتی ہیں یا بعض اعضاء پر انصباب ہوتا ہے جس سے غلظت اور دیگر خراب قسم کے امراض لاحق ہوتے ہیں، اس لئے لازم ہے کہ جلد از جلد فصد کھول دی جائے۔ (جالینوس)

یہی حال تکان بھی ہوتا ہے۔ میں تو نقرس، رمد، درد جگر جیسے تمام امتلائی اور دشوار امراض میں فصد کھولنے کا حکم دیا کرتا ہوں۔ باقی جسے کوئی مرض نہیں ہوتا اور جسمانی حالت بہتر ہوتی ہے تو جب بھی اخلاط بھر جاتے ہیں، استفراغ کے لئے مسہل اور فصد کا طریقہ استعمال کرتا ہوں۔ برعکس ازیں مریض خود کی حفاظت کرتا ہوتا ہے اور بہ کثرت عمدہ تدابیر سے کام لیتا ہے تو فصد اور اسہال سے کام

نہیں لیتا ہوں بلکہ دلک، حمام، بقیہ تدابیر اور محلل طلائیں استعمال کرتا ہوں۔ البتہ جب یہ بات نمایاں ہوتی ہے کہ مریض کے جسم میں گاڑھا خون موجود ہے تو اسے بالعموم سوداوی خون پر محمول کرتا ہوں، کبھی کبھی مریض پر کچے اخلاط کا غلبہ ہوتا ہے۔ لہٰذا جہاں سوداوی خلط کا غلبہ ہو بہتر یہ ہے کہ فصد کھول دی جائے یا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جس سے سیاہ خلط کا اخراج ہو جائے اور جہاں کچی خلط کا غلبہ ہو وہاں پوری احتیاط اور ہوشیاری سے قبل اس کے کہ مرض پیدا ہو اس کا استفراغ کر دیا جائے۔ بخار آجائے تو فصد اور مسہل کے ذریعہ استفراغ ہر گز نہ کریں، دلک وغیرہ کا طریقہ جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہوں اختیار کریں، ایسے مریضوں کا پتہ رصاصی رنگ سے کریں جو زردی اور سفیدی کے درمیان ہوتا ہے، نیز نبض کے مختلف ہونے اور باب الاخلاط میں بیان کردہ تمام علامات سے کام لیں۔ باقی عادی استفراغ کے مریض کا خون رک گیا ہو تو پورے اعتماد کے ساتھ اس کی فصد کھولیں۔ (مؤلف)

صفراء کا استفراغ کرنے والی دوائیں گرما میں سرما کے مقابلہ میں صفراء کو زیادہ جذب کرتی ہیں۔ اسی طرح جن مریضوں کے اندر صفراء زیادہ ہوتا ہے ان میں یہ دوائیں صفراء آسانی کے ساتھ زیادہ جذب کرتی ہیں۔ باقی جن مریضوں کا مزاج بلغمی ہوتا ہے ان میں حالت برعکس ہوتی ہے۔ ان میں صفراوی خلط کی انجذاب شدید کرب اور مشکل سے ہوتا ہے۔ یہی حال ہر اس دوا کا ہے جسے اس کے ساتھ خصوصیت ہوتی ہے اور وہ کوئی خلط جذب کرنے والی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

بنا برایں مریض کو کوئی ایسی دوا دیں جو جسم کے اندر جذب کی جانے والی کوئی چیز نہ پائے تو اس کا جذب کرنا دشوار اور تکلیف دہ ہوگا۔ (مؤلف)

بعض دواؤں کے اندر ایسی بو ہوتی ہے جو شکم کو بستہ کرنے والی چیزوں سے مشابہ ہوتی ہے یعنی کسیلی، ترش وغیرہ۔ اس کے اندر حدت وغیرہ جو اسہال لاتی ہے موجود نہیں ہوتی، پھر بھی اس سے اسہال آنے لگتے ہیں۔ یہ طبعی مرکب ہوتی ہیں، جیسا کہ ہم بہی دانہ اور سماق کے ٹکڑوں پر تھوڑی سقمونیا ڈال دیتے ہیں تو مخلوط کا مزہ قابض اور ترش ہو جاتا ہے، مگر سقمونیا کا مزہ بالکل نہیں رہتا۔ پھر دیکھنے میں اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ لوگ اسے شامل کرتے ہیں کیونکہ فم معدہ کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ انسان اس سے نہ تو کراہیت محسوس کرتا ہے نہ یہ بدمزہ ہوتی ہے اور نہ اسے بنانے میں کوئی خاص تیاری کرنی پڑتی ہے۔ (جالینوس)

اس کے سبب پر غور کرنا چاہئے۔ یعنی یہ کہ فم معدہ میں کیوں قابض اور شکم میں کیوں مسہل کا اثر ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ سقمونیا کی تھوڑی مقدار مثلاً 5 ملی گرام شکم کے لئے مسہل ہو جاتی

ہے مگر 5 ملی گرام بھی شکم کو بستہ نہیں کرتی بلکہ بستہ کرنے کے لئے ۴۰۰ گرام کی ضرورت ہوتی ہے پس اگر سقمونیا 5 ملی گرام ۴۰۰ گرام بلوط میں شامل کردی جائے تو یہ اس کا مقابلہ کر سکتی ہے۔ لہٰذا شکم میں اس کے اثر پر غور کرنا چاہئے۔ مزہ کیا بنتا ہے اس پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باقی فم معدہ میں قبضیت کا اثر اور شکم میں اسہال کا فعل کیوں ظاہر ہوتا ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ جو چیز فعل و اثر کے لحاظ سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے اسی کے اکثر جزء کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ مثلاً زیادہ آٹے میں تھوڑی صبر شامل کردی جائے۔ البتہ کسیلے ذائقہ والی شئے کی مقدار کم ہو تو شکم کو بستہ نہیں کرتی۔ خواہ ایک درہم (ساڑھے ۳ گرام) بھی ہو۔ اسی پر قیاس کرلیں۔ یہاں زیادہ تشریح کرنا ممکن نہیں ہے۔ البتہ طبعی مباحث میں حسب ضرورت اس بحث کا احاطہ کیا جائے گا۔ (مؤلف)

لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کوئی چیز پیتے ہی آسانی سے اسطرح قئے کردیتے ہیں کہ مری کے اندر کوئی تحریک ہوتی ہے نہ ہی اور کہیں کوئی ہیجان۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ دوسروں کے مقابلہ میں یہ حضرات اس طرح کے فعل کے لئے طبعی طور پر دوسروں کے مقابلہ میں زیادہ مستعد ہوتے ہیں۔ چنانچہ حمام سے نکلنے اور کھانے سے پہلے پانی پینے کے بعد وہ روزانہ قئے کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔

اسہال یا قئے ہو جانے والی خلط کا دوسری خلط میں تبدیل ہو جانا اس بات کی علامت ہے کہ جس خلط کا استفراغ مقصود تھا اس سے جسم یا معدہ صاف ہو چکا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ استفراغ مفید ہوتا ہے۔ خلط کا خراطہ (برادہ) یا سیاہ یا زرد مرارہ یا کسی خالص یا بدبودار شئے میں تبدیل ہو جانا استفراغ افراط اور خرابی کی علامت ہے۔ استفراغ کے افراط کی علامت خراطہ (برادہ) اور خون ہے زیادہ حرارت اور خالص اور بدبودار شئے، عفونت کی دلیل ہوتی ہے۔

آنتوں کے اندر خشک ثفل (فضلہ) موجود ہو تو مسہل کے بس میں نہیں ہے کہ اسے دفع کرسکے بالخصوص جبکہ مسہل کمزور یا قلیل المقدار ہو۔ لہٰذا حقنہ کریں، ثفل اسی طرح خارج ہو سکتا ہے۔

ہکلا کر بولنے والے زیادہ اسہال کے متحمل نہیں ہوتے کیونکہ وہ ذرب مزمن کے قریب تر اور اس کے لئے مستعد ہوتے ہیں۔ لہٰذا اندیشہ ہے کہ دواء مسہل اس بیماری کا موجب بن جائے۔ کسی ایسی خلط کا تنقیہ مقصود ہو جو سرطان جیسی بیماری لاحق کردینے والی ہو تو صرف ایک یا چند بار مسہل دینا کافی نہیں ہوتا۔ البتہ طاقتور دوا کے ذریعہ جس مریض کو مسہل دیں اس کا طاقتور ہونا شرط ہے تاکہ ضعف طاری نہ ہو نیز اس کے جسم کا مرطوب ہونا بھی ضروری ہے تاکہ مسہل کی موافقت کرسکے اور بہ آسانی دواء مسہل کے مطابق چل سکے۔ یہی وجہ ہے کہ خشک جسموں کے مریضوں میں

خربق کا استعمال خطرناک ہوتا ہے۔ خربق وغیرہ جیسی طاقتور دوا کے ذریعہ مسہل دیں یا قئے کرائیں تو پہلے مریض کے جسم کو مرطوب کرلیں تاکہ دوا کا اثر بہ آسانی ہو سکے۔ مسہل دینے سے پہلے شکم کو نرم کرلینا ضروری ہوتا ہے۔

خربق کا استعمال ہم ان بیماریوں میں کرتے ہیں جو طویل المدت ہو چکی ہوتی ہیں اور ضرورت اس بات کی ہوتی ہے کہ ان بیماریوں کا استیصال کردیا جائے۔ اس طرح کی دوائیں ہم انہیں مریضوں کو استعمال کرائیں جو نوجوان اور طاقتور ہوں، مگر پہلے اخلاط کو لطیف اور جسم کو نرم کرلیں۔ ایسا نہ کرنے کی صورت میں ردی اعراض پیدا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ خلط کو مخالف سمت موڑنا چاہیں تو حسب امکان اسے فوراً جذب کرلیں، مشکل ہو تو نرمی سے کام لیں۔ (جالینوس)

جالینوس اور حنین کی گفتگو اس موقعہ پر ناروا ہے کیونکہ حنین کے مطابق زیر بحث گفتگو کی تاویل یہ ہے کہ استفراغ بار بار ہو، زیادہ مقدار میں یکبارگی نہ ہو بلکہ ہر بار تھوڑی مقدار میں ہو۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حنین کے نزدیک ہر استفراغ عضو کے اندر سے کچھ جذب کرلیتا ہے اور رگوں کے اندر جو کچھ ہوتا ہے وہ استفراغ کے بعد اعتدال کی جانب واپس آجاتا ہے لہٰذا یہ کیفیت بار بار پیدا کرنے کے بعد عضو کا تمام مواد کھنچ اٹھتا ہے۔ یکبارگی استفراغ سے زیادہ تر قریبی مقامات ہی کا استفراغ ہوتا ہے۔ یہ موافق بات نہیں ہے کیونکہ عضو کے اندر جو چیز موجود ہے اس کا استفراغ مخالف سمت سے نہیں ہو پاتا بلکہ قریب تر مقامات یا خود عضو سے ہوتا ہے۔ حالانکہ بیشتر حالات میں اس طرح کا علاج مطلوب ہوتا ہے۔ مثلاً رعاف وغیرہ۔

حنین کی یہ گفتگو ان مقامات و حالات کے لئے عمدہ ہے جہاں خلط کے اندر فساد واقع ہوتا ہے اور وہ کسی ایک مقام کی جانب مائل ہوتی ہے جہاں سے اور جس کی جانب اس کا بہاؤ ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو مطلوب یہ ہے کہ خلط کو ایک دوسری جہت کی جانب جذب کیا جائے تاکہ اس کا استفراغ رک جائے جیسے کہ رعاف کی حالت میں ہوا کرتا ہے۔ باقی جہاں کسی عضو کے اندر کوئی چیز چپک گئی ہو وہاں یہ بات صحیح نہیں ہے۔ ایسا کرنے کی صورت میں مخالف سمت سے بہت کم مادہ کھینچا جاسکے گا۔ اتنا کم کہ اس کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ اس حقیقت کا تذکرہ جالینوس نے حیلۃ البرء کے اندر رعاف کے باب میں کیا ہے۔ جالینوس کی گفتگو کا ماحاصل یہ ہے کہ مخالف سمت کی جانب مادہ کو جذب کرنا مطلوب ہو تو سب سے پہلے عضو ماؤف کا درد زائل کریں۔ ایسا کرنے کے بعد ماؤف عضو سے استفراغ کرنا نہایت عمدہ ہوگا کیونکہ ازالۂ درد کے بعد فضلہ کا میلان اس جانب ہوگا جس جانب کا استفراغ کیا جائے گا۔ یہ بات بھی گو ان مقامات کے لئے صحیح ہے جہاں عضو ماؤف کو ہلکا کئے بغیر درد میں سکون پیدا کرنا ممکن

ہے مگر مطابق نہیں ہے۔

حنین نے وہ بات کہی ہے جو معلوم ہونے کے باوجود لازم نہیں ہے۔ میرے خیال میں بقراط کی مذکورہ گفتگو کا مفہوم یہ ہے کہ عضو جب کوئی خلط مخالف سمت کی جانب منتقل کرے تو جو مادہ آچکا ہو اس کا استفراغ کر دینا مناسب ہے مگر جو مادہ نہ آچکا ہو تو دواؤں کے ذریعہ اسے کھینچنا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ دواؤں کے ذریعہ اسے کھینچنے سے ہیجان اور رقت پیدا ہو گی۔ ہیجان اور رقت پیدا ہونے کے بعد ممکن ہے اس کا میلان زیادہ اس مقام کی جانب ہو جائے جس کی جانب وہ بہہ کر جا چکا ہو۔ لہٰذا ایسا کرنا احتیاط کے خلاف ہے۔ پھر ایسا بھی ہے خود عضو کی جانب سے جتنا کچھ بہ آسانی جذب کر لیا جاتا ہے وہ اس بات کے لئے کافی ہے کہ خلط اس مقام سے مائل ہو جائے جو مطلوب ہے کیونکہ امالہ سے کام لینے کے بعد خلط کا بہاؤ رکتے ہی خلط کے اندر کمی اور کمزوری آجاتی ہے اور اس کا جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے لہٰذا بس اتنا کافی ہے ضرورت نہیں ہے اس ابھار کر ایک اور ہیجان پیدا کیا جائے۔ چاہیں تو اس مقام کا مشاہدہ کر لیں تاکہ جو بات ہم نے کہی ہے اس کی صحت کا اندازہ ہو جائے۔ یہ گفتگو غیر دموی اخلاط کے ضمن میں ہے۔ ایک پہلو سے دموی اخلاط کے ضمن میں بھی ہو سکتی ہے۔ (مؤلف)

کسی ایک جانب ہمیں خلط کا میلان محسوس ہو تو ہم مقابل جانب اسے جذب کریں گے مگر اس میں تاخیر نہ کریں گے، کیونکہ بہ عجلت کاروائی کرنے سے بہت سارے مادے پیدا نہ ہو سکیں گے۔

کبھی خلط کو زیریں حصوں سے بالائی حصوں کی جانب جذب کیا جاتا ہے، جن حضرات کا یہ خیال ہے کہ زیریں حصوں سے بالائی حصوں کی جانب خلط کا انجذاب نہیں ہوتا وہ غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔
(جالینوس)

استفراغ کے عادی مریض کا مادہ رک جائے اور کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو استفراغ سے بیماری فوری طور پر زائل ہو جاتی ہے۔ مادہ بند ہو جانے کی صورت میں اس کے اندر ہیجان پیدا کر دینا مناسب ہے۔ مریض دماغی فضلات کو کانوں کے ذریعہ خارج کرنے کا عادی ہو اور فضلات رک گئے ہوں، جس سے سدر اور دوار کی کیفیت لاحق ہو گئی ہو تو مفتح ادویات کے ذریعہ کانوں کی جانب ان فضلات کے اندر ہیجان پیدا کر دینے سے فوری نفع ہو گا۔

کسی چیز کو مخالف سمت جذب کرنا ہو اور سمت کے شریف ہونے یا کسی بیماری کی وجہ سے جذب کرنا ممکن نہ ہو تو اس کا ازالہ وامالہ دوسرے مقام کی جانب کریں جو مذکورہ مقام سے قریب تر ہو۔ اس کا ارادہ اس وقت کریں جبکہ پورے جسم میں امتلائی کیفیت موجود ہو۔ (جالینوس)

مقابل سمت کی جانب جذب نہ ہو سکے تو کسی بھی دور مقام کی جانب جذب کریں۔ بحالت مجبوری

قریبی عضو کی جانب جذب کر سکتے ہیں بشرطیکہ یہ عضو کم شریف ہو۔ (مؤلف)

خربق کا فعل تیز کرنا چاہیں تو مریض کو کھانا کھلادیں یا حمام کرادیں۔ (جالینوس)

بقراط کہتا ہے کہ قئے کرانے کا ارادہ ہو تو ایسا طرز عمل اختیار کریں جس سے جاری ہونے والی خلط بہ آسانی جاری ہو سکے۔ حمام سے اخلاط پگھلتے ہیں۔ جسم میں کوئی مقام سخت ہو گیا ہو اور اس میں تناؤ پیدا ہو چکا ہو تو حمام سے اس میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاتا ہے اور تناؤ تحلیل ہو جاتا ہے۔ خربق استعمال کرنے والے کے جسم پر گرم پانی بہت پہلے نہیں بلکہ تھوڑی دیر کے بعد یا استعمال کرتے وقت انڈیلیں۔ آپ نے ایسا کیا اور دوا کا عمل شروع یا عمل کا وقت آچکا ہے تو چونکہ اخلاط کھنچ کر جسم کے بیرونی جانب جذب ہونے لگتے ہیں، اس لئے دوا کا عمل جاتا رہے گا۔ جس طرح غلیظ خون والے مریض کے لئے مفید یہ ہے کہ پہلے گرم پانی اس کے اوپر انڈیلا جائے پھر فصد کھولی جائے، اسی طرح مسہل دینے کے لئے مریض کو اگر حمام کرادیا جائے تو تنقیہ زیادہ آسانی کے ساتھ اور تیزی سے ہو گا اور دیگر امراض سے آدمی بچارہے گا۔ بہتر یہ ہے کہ دوا استعمال کرنے سے چند دن پہلے حمام کریں۔ پھر جس دن دوالینا چاہتے ہوں اس دن دوا استعمال کرنے سے ذرا پیشتر حمام کریں۔ اس کی یعنی حمام کی ضرورت اس شخص کو بھی ہوتی ہے جسے مسہل دوا بہ آسانی راس نہ آئے۔ بقراط کے مطابق غذا اور آرام کے ذریعہ اسے ترتیب کی ضرورت ہوتی ہے۔ شیریں پانی کے ذریعہ بکثرت حمام کرائیں کیونکہ اس سے جسم مرطوب ہوتا ہے اور اخلاط اس بات کے لئے مستعد ہو جاتے ہیں کہ بہ آسانی جاری ہو جائیں۔

ملطف اور مفتح سدد غذائیں بھی لیں تاکہ جن نالیوں کی جانب مادوں کو بہانا چاہتے ہیں وہ کھل جائیں کیونکہ کتاب الفصول میں بقراط کی حسب ذیل عبارت ملتی ہے۔

"کسی دوائے مسہل کے ذریعہ تنقیہ مطلوب ہو تو جس مادہ کا استفراغ کرنا چاہتے ہوں اسے بہ آسانی جاری کریں۔" (جالینوس)

خربق پینے والے کو اچھی طرح پسینہ نہ آجائے اس وقت تک اسے گرم ہوا کے اندر رہنا لازم ہے نہ ہی سرد ہوا کے اندر جس سے کپکپی طاری ہو جائے۔ کیونکہ یہ علاج حمام کی طرح ہے۔ اس طرز عمل سے جسم کو بیحد طاقت پہونچ جاتی ہے اور دوا کا اثر مشکل ہو جاتا ہے۔ سرد ہوا معتدل ہونی چاہئے۔ تھوڑی حرارت بھی ہو تو بہتر ہے کیونکہ تھوڑی حرارت کا اثر اس حد تک نہ ہو گا کہ اخلاط بیرونی جسم کی جانب جذب ہونے لگیں، رقیق نہ ہو سکیں اور دیگر اسباب و ذرائع میں سہولت پیدا نہ ہو۔

(مؤلف)

مسہل سے پہلے ملین طبع غذاؤں، حمام، دلک اور روغن کے ذریعہ تمریخ کا اہتمام کریں۔ اس طرح اخلاط رقیق ہوں گے۔ ماء العسل اور زوفا کے استعمال سے نالیاں کھل جائیں گی۔ (مؤلف)

جسم کے اندر امتلائی کیفیت نہ ہو اور درد دائم کیفیت کی خرابی کی وجہ سے لاحق ہو تو استفراغ قریب ترین مقام سے مقام درد کی جانب کرنا زیادہ بہتر ہے۔ تسکین درد کے لئے یہ لاجواب طریقہ ہے۔ اس کے لئے فصد اسہال یا قئے کا طریقہ استعمال کریں۔ یا غرغرے اور عطاس وغیرہ دیں۔

(جالینوس)

کھانا نہ کھانے سے شکم کا استفراغ رفتہ رفتہ ہوتا ہے۔ اسی لئے مسہل بیماریوں کے اندر اسی پر انحصار کیا جاتا ہے مگر خناق وغیرہ جیسی حاد بیماریوں میں فصد جیسی تدبیروں کے ذریعہ جسم کو یکبارگی استفراغ کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ (جالینوس)

ایک شخص نے سقمونیا لی پھر بھی دست نہیں آئے، مگر رنگ زرد، قلق، اضطراب، متلی اور کرب پیدا ہو گیا۔ میں نے اسے قابض بہی اور سیب لینے کا حکم دیا۔ چنانچہ یکبارگی کافی استفراغ ہوا اور تکلیف جاتی رہی۔ وجہ یہ تھی کہ مذکورہ دوا معدہ کی بالائی سطح میں اٹک کر رہ گئی تھی۔ یہ سطحیں طاقت پا جانے کے بعد تکلیف دہ شئے کو نیچے ڈھکیل دینے میں کامیاب ہو گئیں۔ (جالینوس)

معدہ جب طاقتور ہوتا ہے تو مقئی دوا قئے کے عمل سے ہٹ کر اسہال پیدا کر دیتی ہے۔ دواء مقئی کو سخت بھوک کی حالت میں استعمال کرنے سے بھی یہی حالت ہو جاتی ہے۔ شکم زیادہ نرم ہوتا ہے تب بھی یہی کیفیت ہو جاتی ہے۔ مریض قئے کا عادی نہیں ہوتا ہے تو بھی یہی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے۔ دوا کے مزاج و جوہر میں ثقل اور نیچے اتار دینے کا رجحان ہوتا ہے تب بھی یہی انجام ہوتا ہے۔ مسہل دوا کا قئے آور دوا کی جانب منتقل ہو جانا اس لئے ہوتا ہے کہ معدہ کمزور، شکم بیحد سخت، دوا بیحد ناگوار یا مریض کثرت سے اسہال کا عادی ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ وہی مسہل دوا دی جائے جو مزیدار ہو اور جس کے مزاج میں تہہ نشین ہونے کی خصوصیت ہو۔ مسہل دوا لینے سے متلی، غشی اور خفقان لاحق ہو اور علاج مشکل ہو تو نیم گرم پانی کے ذریعہ قئے کرانا ہی اس کا علاج ہے۔

(ایک ہندوستانی کتاب سے)

جو گوشت مرطوب ہوتا ہے اس سے خون پچھنہ کے ذریعہ نچڑ کر اور جذب ہو کر خارج ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حجامت سے خون وہی خارج ہوتا ہے جو صاف و شفاف اور رقیق ہوتا ہے۔ یہ مناسب اسی مریض کے لئے ہے جو بتدریج ترک حجامت کا عادی ہو۔ حجامت کے ذریعہ خون خارج کرنے کا مناسب وقت وہ ہے جبکہ مریض جھکنے کے وقت چہرے پر بوجھ، چہرہ و آنکھوں میں حرارت اور سرخی،

ناک کے اندر خارش اور ماکول و مشروب کی خواہش میں کمی محسوس کرے۔ مذکورہ بالا اعراض معدی بخارات کا نتیجہ بھی ہوتے ہیں مگر یہ بخارات تیزی سے تحلیل ہو جاتے ہیں اور خلو معدہ یا شکم کے نرم ہو جانے پر زائل ہو جاتے ہیں تاہم مستقل رہنے اور خلو معدہ کے باوجود تحلیل نہ ہو سکیں تو اس سے خون کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ استفراغ کی وجہ سے خون کا اخراج نہیں ہوتا۔ (ابو ہلال حمصی)

موسم سرما میں جو شخص قئے کا محتاج ہو اسے چند دنوں تک حمام کا التزام نیز گرم لطیف روغن کے ذریعہ ہلکی مالش، پھر حمام کے اندر قئے بھی کرنی چاہئے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

یہی تدبیر اسہال کے لئے بھی اختیار کریں، البتہ حالتِ اسہال کے اندر اس سے پرہیز لازم ہے۔ (مؤلف)

سخت گرمی میں جو لوگ مسہل لیتے ہیں وہ بالعموم بخار میں مبتلا ہو جاتے ہیں کیونکہ جسم گرم ہوتا ہے اور مسہل ادویات کی حدت نا قابل برداشت ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں دوائے مسہل کا اثر بھی بمشکل ہوتا ہے کیونکہ بیرونی ہوا حمام کے مانند ہوتی ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)

مسہل دوا کا اثر نہ ہو تو اس کے بعد دوسری دوا نہ دیں بلکہ دوسرے دن مسہل حقنہ استعمال کریں۔ (طبیب نامعلوم)

عمدہ قئے جو اپنے مناسب وقت پر ہو کی علامت یہ ہے کہ قئے کے آخر میں مرہ خارج ہو شکم، تنفس اور خناق میں افاقہ ہو اور بھوک لگنے لگے۔ ردی قئے کی علامت یہ ہے کہ سر اور احشاء کے اندر بوجھ اور قلت اشتہا ہوتی ہے۔ زیادہ قئے کرنے سے درد دل میں ہیجان پیدا ہوتا ہے، آواز کمزور ہو جاتی ہے، کپکپی طاری ہوتی ہے، عقل فاسد ہو جاتی ہے اور خون کی قئے ہوتی ہے۔ بلغم، زکام، سلسل البول، جذام اور زہر خوردنی میں قئے مفید ہے۔ ظلمت بصر، استسقاء، دبیلہ، قولنج، رنگ کے مٹنے میں اور حاملہ خواتین کے لئے قئے کرنا مضر ہے۔ (سندھشار)

بخاروں میں مسہل کے ذریعہ استفراغ کر دینا قئے کے ذریعہ استفراغ کرانے سے زیادہ بہتر ہے کیونکہ بخاروں میں قئے کے ذریعہ استفراغ کرنا خطرناک ہوتا ہے۔ کوئی مسہل دوا دینے کے بعد دست نہ آئیں اور دوا کی مقدار بھی کچھ کم نہ ہو تو یہ سمجھیں کہ آنتوں کے کسی حصہ میں خشک فضلہ موجود ہے۔ لہٰذا حقنہ کے ذریعہ شکم کو تھوڑی حرکت دیں تا کہ وہ خشک فضلہ خارج ہو جائے۔ اس کے بعد مسہل دیں۔

استفراغ بیماری کی ابتداء میں بعید ترین مقام سے اور بیماری کے آخر میں قریب ترین مقام سے کریں۔

بڑی بیماریوں میں اسہال کے ذریعہ ایک یا دو بار نہیں بلکہ بار بار استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے۔
(جالینوس)

جسم پر مرارہ غالب ہو تو فصد سے اسی طرح پرہیز کریں جس طرح شدید گرمی میں پرہیز کیا جاتا ہے۔ طاقتور مسہل یا مقئی دوا مثلاً خربق وغیرہ کو استعمال کرتے ہوئے گرم پانی کے ذریعہ حمام کرنا مفید ہے کیونکہ اس سے اخلاط پگھل کر نرم ہو جاتے ہیں اور جسم میں کہیں کوئی تناؤ ہوتا ہے تو وہ نرم ہو کر ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اس طرح تکلیف پہونچائے بغیر دوا آسانی سے اخلاط کا استفراغ کر دیتی ہے۔ دوا لینے سے بہت پہلے حمام کرنا مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں اخلاط میں نرمی باقی نہ رہے گی بلکہ وہ جامد ہو جائیں گے۔ دوا لینے کے بعد بھی حمام مناسب نہیں ہے کیونکہ اس طرح استفراغ رک جائے گا۔ حمام ذرا پہلے کریں۔ (جالینوس)

حمام، اور روغن کے ذریعہ پہلے دلک کریں اور ایسی تدبیر استعمال کریں جس سے سدے کھل جائیں۔ دو یا تین دن شوربے استعمال کریں پھر دوا لینے سے کچھ پہلے حمام کریں، پھر دوا لیں اور زیادہ نہ لیں۔ اس طرح اثر زیادہ ہوگا کیونکہ مذکورہ طرز عمل سے دوا کے فعل میں مدد پہونچے گی۔ اس لئے اسہال کے ذریعہ خام خلطوں کو بالخصوص ان خام خلطوں کو جو پشت اور ران کے اندر ران کے ارد گرد ہوتے ہیں ان کا استیصال کرنے کے لئے مذکورہ عمل کثرت سے اور نہایت مؤثر طور پر انجام دینا چاہئے، ان مقامات کے اخلاط کو نکالنے کے لئے مذکورہ عمل سب سے زیادہ مؤثر ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ اسی عمل سے اسہال کے ذریعہ فائدہ ہوگا۔

جس مریض کا خون غلیظ ہوتا ہے۔ بقراط اسے فصد کھولنے سے پہلے گرم پانی سے حمام کراتے تھے۔

جس جسم کا استفراغ کسی طاقتور دوا کے ذریعہ مطلوب ہو، چند دن بیشتر موجودہ اخلاط کو لطیف بنا کر نیز ان نالیوں کو کھولکر جو شکم کی جانب اترتی ہیں اور جسم کو مرطوب بناتی ہیں، اسے تیار کر لینا چاہئے۔ یہ کام مرطب غذاؤں اور آرام و راحت کے ذریعہ اور نقل و حرکت، تعب و تکان اور فکر مندی سے دور رہ کر، نیز گرم شیریں پانی کے ذریعہ حمام سے انجام پا سکتا ہے۔ اطباء نے ایسے مریض کی ناک میں زخم لگا دیا تھا جو اپنے سر کے اندر بھاری پن محسوس کر رہا تھا کیونکہ حاد بیماری میں ناک کو زخمی کر دینا سر کے بھاری پن کا علاج ہے۔ (جالینوس)

مسہل کا استعمال تندرست جسموں، نصف عمر، جوانی اور ان لوگوں میں ہوتا ہے جن کے معدہ کمزور نہیں ہوتے اور جن کے اندر بہت زیادہ دموی امتلاء نہیں پایا جاتا۔ حفظان صحت کے پیش نظر مسہل کا سب سے عمدہ وقت موسم بہار اور موسم خریف ہے۔ صفراء کا استفراغ موسم سرما میں نہ

کریں۔ استفراغ ان لوگوں کا کریں جن کے مزاج صفراوی ہوں، جن کے معدوں میں غذا فاسد ہو جاتی ہو اور جن کے شکم ہمیشہ خشک رہتے ہوں نیز جنہیں پیشاب کم آتا ہو اور جو یرقان، امراض جگر، ذات الجنب، سرسام، خناق، صداع، رمد، حمرہ، بخار اور حمی غب وغیرہ میں مبتلا ہوں۔ سوداء کا مسہل ان مریضوں کو دیں جو کثرت افکار کے شکار ہوں، جو ہمیشہ سوچتے رہتے ہوں اور علیحدہ رہنا پسند کرتے ہوں، اور جنہیں کلانی طحال، حمی ربع، سوداوی قوابی، اور موسم خریف میں برص سیاہ جیسی سوداوی بیماریاں لاحق ہوں۔ بلغم اور خام خلط کا مسہل ان حضرات کو دیں جن کے مزاج اور جسم اور ہاتھ پیر سرد ہوں، اور جن کے جوڑ اکھڑ گئے ہوں، یا جن کے معدوں اور سینوں کے اندر بکثرت بلغم جمع ہو چکا ہو، نیز ان خواتین کو دیں جنہیں سیلان ابیض کی شکایت ہو اور جو بہ کثرت غلیظ، رینٹھ خارج کرتے ہوں، اور جن کی اشتہاء زائل ہو گئی ہو، نیز عرق النساء، عظم الورک کے اکھڑنے اور استسقاء لحمی میں دیں۔ استسقاء، نزف ابیض اور سیال ڈھیلے زخموں میں وہ چیزیں استعمال کریں جو پانی کو توڑ دیں۔

دوا لینے سے پہلے اختیار کی جانے والی تدابیر

نہار منہ، عمدہ ہضم ہو جانے کے بعد دوا لیں اس وقت تک نہ سوئیں جب تک استفراغ مکمل طور پر نہ ہو جائے۔ ممکن ہو تو حرکت کم کریں۔ غذا بالکل نہ لیں اور نہ کچھ پیئیں۔ حتی کہ دوا اپنے فعل سے فارغ ہو جائے باقی وہ مریض جن میں استفراغ اس لئے مکمل ہو گیا ہے کہ مرہ تیزی سے معدہ کی جانب آگیا ہے، یا جن کو غذا لئے ہوئے کافی دیر گذر چکی ہے انہیں رقیق شراب میں بھگو کر روٹی دیں مگر اس وقت نہ دیں جب اسہال شروع ہو چکا ہو بلکہ دوا لیتے وقت ہی دیں کیونکہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ غذا سے دوا کے اندر حرکت اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

مسہل لینے کے باوجود اسہال نہ ہو۔ ایسی صورت میں کوئی تکلیف دہ عارضہ لاحق نہ ہو تو گوارا کرلیں، الا یہ کہ استفراغ کی شدید ضرورت ہو۔ مریض کو تناؤ اور نفخ کا عارضہ ہو جائے تو حقنہ دیں۔ اجابت ہو یا نہ ہو مگر کچھ سوزش اور انقلاب تنفس محسوس ہو تو حمام کرائیں اور بہ کثرت روغن کے ذریعہ تمریخ کریں۔ انگڑائی، تناؤ، ثقل، اور عروقی امتلاء عارض ہو تو فصد کھولیں۔ بالخصوص جبکہ آنکھیں ابھر آئی یا سرخ ہو گئی ہوں۔

بہ کثرت دست آجائیں تو تمریخ، دلک اور گرم پانی سے حمام کرائیں۔ اس سے پہلے آب انار کے ہمراہ روٹی دیں۔ اسہال مسلسل ہو رہے ہوں تو ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیں۔

تریاق پلائیں۔ تریاق نہ ملے تو فلونیا دیں۔ معدہ کے اوپر نیچے لگائیں اور ستو، شراب اور قابض آبیات سے تیار شدہ ضماد رکھیں۔ پورے جسم کی مالش کریں، ٹھنڈی اور گرم ہوا سے مریض کو بچائیں۔ ٹھنڈی ہوا سے اسہال بڑھ جاتا ہے اور گرم ہوا سے طاقت گھٹنے لگتی ہے۔

قئے کے ضابطے

حاد امراض اور نہایت عمدہ صحت کی حالت میں قئے نہیں کرائی جاتی۔ اس کا استعمال نقرس، صرع، جذام، استسقاء، مالنخولیا وغیرہ جیسی مزمن بیماریوں میں جو سخت ہو جاتی ہیں، ہوتا ہے۔ نفث الدم میں اور ضعیف المعدہ مریض کو قئے نہ کرائیں۔

خربق استعمال کرنے والے مریض کی تدبیر:

پہلے مریض کو قئے کا عادی بنائیں تاکہ قئے کرنا آسان ہو۔ آنتوں سے فضلات صاف کر دینے کے بعد نہار منہ خربق پلائیں۔ دو گھنٹہ تک مریض کو قئے نہ کرائیں۔ اس کے بعد کسی پر کے ذریعہ زبردستی قئے کرائیں۔ قئے نہ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں۔ کرب، اضطراب اور اعضاء شکنی لاحق ہو اور قئے نہ ہو تو گرم پانی اور زیتون کا تیل پلائیں۔ اس سے قئے میں آسانی پیدا ہو جائے گی یا دوا نیچے کی طرف چلی جائے گی۔ زیادہ قئے ہو رہی ہو تو حقنہ کریں اور مذکورہ بیان کے مطابق ہاتھوں اور پیروں کو باندھ دیں۔ (بولس)

دواء مسہل لینے والے کو پیتے وقت ذرا سکون سے رہنا ضروری ہے، مانع قئے چیز سونگھائیں۔ معدہ اور پیروں کو گرم رکھنے کی تدبیر کریں اور حرکت نہ کرنے دیں کیونکہ دوا پینے کے فوراً بعد حرکت کرنے سے قئے ہوتی ہے۔ فم معدہ میں درد ہوتا ہے اور سدر کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تنفس میں سکون ہو جائے اور ڈکار نہ آئے تو اس وقت تھوڑی حرکت کرائیں۔ کیونکہ تیز تیز چلنے کے مقابلہ میں تھوڑی حرکت کرنے سے دوا بیحد مؤثر ہو جاتی ہے۔ اسہال شروع ہو جائے تو مریض لیٹ کر سو جائے۔ اس تدبیر سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ جرعہ جرعہ گرم پانی وقتاً فوقتاً استعمال کرائیں۔ اس سے حدت کا ازالہ ہو گا اور پیشاب کھل کر آئے گا۔ اسہال میں تاخیر ہو تو شربت عسل یا ایسا پانی پلائیں جس میں نطرون گھولی گئی ہو۔ بہتر یہ ہے کہ فتیلہ کا حمول کرائیں۔

جو لوگ بمشکل قئے کرتے ہیں وہ بہ کثرت آفات کی زد پر ہوتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ قئے ان کے لئے آسانی کی جائے۔ کیونکہ قئے سے بلغم کا استفراغ ہوتا ہے۔ قئے کے بعد منہ اور چہرہ کو

دھولینا مناسب ہے۔ دھونے کے لئے پانی ملا ہوا سرکہ استعمال کریں۔ اس سے قئے کی وجہ سے سر کے اندر عارض شدہ بوجھ جاتا رہتا ہے۔ (اَریباسیس)

اسہال کے ذریعہ مبتلائے بخار کا استفراغ کرنے کی ضرورت ہو تو سب سے پہلے یہ دیکھیں کہ خلط غلیظ ہے یا رقیق یا اس کے برعکس سہل الخروج اور کم لیسدار ہے۔ نیز یہ کہ بیماری کا سبب محض بہ کثرت تخمہ ہے یا بہ کثرت غذائیں۔ جن کی وجہ سے دونوں پہلوؤں میں نفخ، تناؤ، بخار کی حرارت اور ورم احشاء ہو جاتا ہے۔ پھر یہ بھی دیکھیں کہ جن راستوں اور نالیوں سے خلط گذر رہی ہے وہ سوجی ہوئی ہیں یا نہیں۔ تخمہ میں اسہال لانا سب سے عمدہ علاج ہے۔ باقی وہ تمام چیزیں جو خلط کو نیچے اتاریں ان کی ضرورت ہوتی ہے۔ (اغلوقن)

قئے مشکل سے ہو رہی ہو تو معدہ ہاتھوں اور پیروں کو گرم کریں، کیونکہ معدہ گرم ہونے کے بعد ایکائی آنے لگے گی۔ ہاتھوں اور پیروں کے گرم ہونے سے معدہ بھی گرم ہوگا اور ٹھنڈا ہونے سے ٹھنڈا ہوگا۔ (اغلوقن)

بلا ضرورت جسم سے خون بہ کثرت خارج کر دینے کے نتیجہ میں کمزوری اور آلات ہضم کی طاقت میں گراوٹ پیدا ہوتی ہے۔ کبھی اس کے بعد سکتہ، فالج اور استسقاء کی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔ فصد کے مقابلہ میں پنڈلی کی حجامت سے متلی زیادہ ہوتی ہے۔ بہ کثرت اخراج خون سے عمر کم ہو جاتی ہے۔ اس کی تلافی شیریں و عمدہ غذا اور ایسے ماءاللحم سے کریں جو شراب سے تیار کیا گیا ہو۔ پوست اترج، بہی۔ دواءالمسک وغیرہ اور مثرودیطوس وتریاق جیسی مقوی حرارت قلب ادویات استعمال کریں۔ (قسطا)

قئے کی ضرورت تندرستوں کو اس لئے ہوتی ہے کہ معدہ کے اندر جمع شدہ بلغم صاف ہو جائے۔ آنتیں تو اس صفراء سے صاف ہو جایا کرتی ہیں جو روزانہ مجرائے عظیم سے اترتا ہے۔ مگر معدہ کے اندر صفراء کا انصباب اس قدر نہیں ہوتا کہ پیدا شدہ بلغم کا تنقیہ ہو سکے۔ زیادہ صفراء کا انصباب اس لئے نہیں ہوتا کہ اس سے کرب اور متلی لاحق ہوتی ہے۔ اس لئے اس کا معاملہ طبیب کے سپرد ہوتا ہے تاکہ وہ امتلا کی مہربانی سے اسے صاف کرتا ہے۔ قئے کے ذریعہ یہ کام انجام دینا کافی ہے۔

غذائیں ممکن ہے معدہ کا تنقیہ کرتی ہوں مگر بالعموم ان سے رگوں کے اندر تیز ردی خون پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح معدہ کا تنقیہ چرپری غذاؤں کو کھانے کے بعد قئے کرنے سے ہو جاتا ہے۔ چرپری غذاؤں سے موجودہ خلط کٹ کر یا صاف ہو کر قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ بلغم کی پیدائش کے اعتبار سے لوگ مختلف ہوا کرتے ہیں، چنانچہ کچھ لوگوں کے معدوں کے اندر مزاج کی وجہ

سے یا کثرت سے غذائیں لینے اور سخت حرص و آز، مزاج معدہ کی خرابی یا جگر میں صفراء کی قلت پیدا وار کے سبب کثرت سے بلغم پیدا ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تندرست حضرات قئے کے باب میں مختلف ہوتے ہیں۔ چنانچہ کچھ لوگ قئے کے زیادہ ضرورت مند ہوتے ہیں کچھ کم۔ اعتدال اور میانہ روی کی بات یہ ہے کہ مہینہ میں ایک بار قئے کرنی چاہئے۔ بقراط نے تو مہینہ میں دو دن مسلسل قئے کرنے کا حکم دیا ہے کیونکہ پہلے دن قئے کرنے میں دشواری ہو تو دوسرے دن آسانی ہو جائے نیز پہلے دن بلغم کا کچھ حصہ رہ گیا ہو تو دوسرے دن یہ صاف ہو جائے۔ نیز پہلے دن صفائی کے بعد بلغم جگر اور اطراف جگر سے دوسرے دن تک تھوڑا تھوڑا اکیجا ہو کر مکمل طور پر نکل جائے۔ (حنین)

جسم کمزور اور صفراوی ہو اور معدہ کے اندر مزاجی حرارت موجود ہو تو اس طرح کی قئے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بلکہ معدہ کو صفراء سے پاک کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ مریض اس کے بعد مرطب چیزیں لے۔ تاکہ بلغم پیدا ہو اور تعدیل مزاج ہو جائے۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا مقدار سے قئے کا آگے بڑھنا مزمن ہو جانے کی صورت میں حسب ذیل وجوہ کے پیش نظر خراب ہے:-

ا۔ یہ معدہ کے لئے مضر ہے۔ معدہ میں ضعف پیدا کرتی ہے اور اسے جسم سے آنے والے فضلات جمع ہونے کی جگہ بنادیتی ہے۔

۲۔ سینہ، آنکھ اور دانتوں کے لئے مضر ہے۔

بنابرایں مذکورہ مقدار سے آگے بڑھنا مناسب نہیں ہے۔ (حنین)

اسہال شکم، زکام و نزلہ، آنکھوں سے پانی جاری، سو کر اٹھنے کے بعد آنکھوں کے چپکنے اور کان کی سنسناہٹ میں مفید ہے۔ (جالینوس)

سر کا استفراغ غرغرہ، عطوس، مصنوغ، کنگھا کرنے اور تیز دواؤں کے ذریعہ سر کی مالش سے ہوتا ہے۔ زکام، صرع اور ان بیماریوں میں جن میں سر کا استفراغ ضروری ہوتا ہے۔ مذکورہ تدابیر موزوں ہوتی ہیں۔ آنکھوں کے فضلات کا استفراغ غرغرہ، ناک اور سینہ کا استفراغ کھانسی، معدہ کا استفراغ قئے اور اسہال، آنتوں کا استفراغ اسہال، کبد اور طحال کا استفراغ، بول و اسہال، گوشت اور تمام عضلات کا استفراغ ریاضت، حمام، گرم اشیاء کے طلاء اور پچھوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔

مخالف جانب مواد کا انجذاب قئے، فصد، اسہال، دلک، گرم طلاء، مقابل کے اعضاء کی ریاضت، اور ہاتھوں اور پیروں کو باندھنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً تیز حقنے آنکھوں کے لئے مفید ہیں، ہاتھوں اور پیروں کو باندھنے سے سینہ اور معدہ کی جانب مائل ہونے والے اخلاط جذب ہوتے ہیں۔ حمام کے

ذریعہ اندرون جسم سے فضلات بیرون جسم کی جانب کھنچتے ہیں۔ پچھوں کے ذریعہ وہ خون جذب ہوتا ہے جو رحم کی جانب مائل ہوتا ہے۔ بشرطیکہ پچھنے نیچے لگائے جائیں۔

جذب:

انجذاب کبھی اندرون جسم سے بیرون جسم اور کبھی بیرون جسم سے اندرون جسم کی جانب کیا جاتا ہے۔ پسینہ سے پیشاب ٹوٹ جاتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں پر گرم ادویات کے طلاء کے ذریعہ اخلاط کا انجذاب شکم اور سر سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صرع، ہیضہ اور دردسر میں یہ مفید ہوتا ہے۔ اسی پر اور طریقوں کو بھی قیاس کیا جاسکتا ہے۔

قئے:

بعض مریضوں کو قئے کا عادی بنانا پڑتا ہے۔ بعض کی قئے عادت کے طور پر واقع ہوجاتی ہے۔ جس مریض کے معدہ میں صفراء کا انصباب ہوتا ہو اور وہ کھانے کا ارادہ کرے تو کھانے سے پہلے کھانے والے کو قئے کرادیں۔ باقی جس مریض کے معدہ میں بہ کثرت بلغم کا اجتماع ہوتا ہو جس سے اشتہا میں فساد پیدا ہوجائے اور مریض چرپری اشیاء کی خواہش کرنے لگے تو اس کی علامات کا تذکرہ ہم کتاب المعدہ کے اندر کرچکے ہیں۔ اسے مہینہ میں کئی بار قاطع بلغم اور مخرج بلغم ادویات کے ذریعہ قئے کرائیں۔ مگر جو مریض بہ کثرت ماکولات و مشروبات سے اپنا معدہ پر کرلینے کا عادی ہو اور محض حرص کی وجہ سے اپنی طبیعت کو بوجھل کردیتا ہو اسے قئے کرنے سے روک دیں۔ اس کے کھانے پینے میں کمی کریں۔ کئی بار تھوڑی تھوڑی غذا دیں اور معدہ کو قوت پہونچائیں کیونکہ اس طرح کے مریض ضعف معدہ کے اسی حال پر باقی رہ جائیں اور آنے والے مواد کو قبول کرتے ہیں تو حالات بگڑ جائیں گے۔

قئے کرنا اس مریض کے لئے مفید نہیں ہے جس کی کھوپڑی میں درد ہو۔ (جالینوس)

سر کی مزمن بیماریوں میں میرے نزدیک قئے کرانا بہتر نہیں ہے البتہ معدہ کی شرکت سے جو بیماری لاحق ہو اس میں یہ مفید ہے۔ (مؤلف)

اسہال کی زیادتی کے تین اسباب ہیں:

۱۔ عروقی ضعف

۲۔ عروقی دہانوں کی کشادگی اور عروقی دہانوں پر مسہل کی سوزش، جس سے دہانے کھل جائیں اور کمزور ہوجائیں۔ چنانچہ اخلاط رقیق ہوں یا غلیظ سب کا انصباب ہونے لگے۔

۳۔ رگوں کی طبعی خصوصیت۔ (جالینوس)
مسہل کا اثر اس طرح زائل ہو سکتا ہے کہ سوزش کو تسکین دی جائے۔ جو گھی دودھ کے استعمال اور رگوں کو ایسی خوشبودار اشیاء کے ذریعہ قوت پہونچا کر حاصل کی جاسکتی ہے جن میں قبضیت ہو، نیز قابض غذائیں دی جائیں۔ اس طرح رگوں کے دہانے مسدود ہو جائیں گے اور اخلاط کا انجذاب بالمقابل ہونے لگے گا۔ یہ بات حمام کے ذریعہ حاصل ہو سکتی ہے۔ (مؤلف)

قئے کا ضرورت مند وہ شخص ہوتا ہے جسے معدہ کے اندر جمع شدہ غلیظ بلغم سے جسم کو پاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز اسے ضرورت ہوتی ہے جو پورے جسم کے متوازن استفراغ کا محتاج ہو۔
(جالینوس)

صفراء کا اسہال مطلوب ہو تو جسم کو چند دنوں تک مرطب غذاؤں کے ذریعہ مرطوب کریں۔ سوداء یا غلیظ بلغم کا استفراغ مطلوب ہو تو پہلے ایسی غذائیں دیں جو لطافت، گرمی اور نالیوں کے اندر کشادگی پیدا کرے۔ اسہال اس حد تک زیادہ ہو کہ تشنج ہو جائے تو جسم پر نیم گرم پانی بہ کثرت انڈیلیں، شراب اور پانی اور برف کے اندر بھگوئی ہوئی روٹی کھلائیں۔ رب حصرم پلائیں۔ ایسے وقت میں برف کا پانی عمدہ ہوتا ہے۔ پھر مریض کو سلادیں۔ نیند سے بیدار ہونے کے بعد نرم حمام کرائیں۔ حمام سے نکلتے ہی رب حصرم، برف اور برف میں بھگوئی ہوئی روٹی دیں اور سونے کا حکم دیں۔ جس مریض کو دست آتے ہوں انہیں سونا بیحد مفید ہے۔ بالخصوص جبکہ اسہال زیادہ آئیں۔
(اسکندر)

اسہال سے پہلے چند دنوں تک بہ کثرت گرم پانی اور مرطب غذائیں دیں، آرام پہونچائیں۔ تاکہ اخلاط مرطوب ہو کر نرم اور رقیق ہو جائیں (جالینوس)

کثیر الاخلاط سخت جان مریضوں میں بالخصوص اس وقت جبکہ کوئی چیز دور دراز جگہوں سے جذب کرنا چاہتے ہوں، یا کثرت استفراغ ہو تو مریض کو وہ چیز دیں جس سے سرے کھل جائیں تاکہ دوا کا اثر سست ہو اور اعراض ردیئہ کی عدم موجودگی میں پانی کا راستہ تیزی سے کھل جائے۔ لہٰذا شوربے کی غذا، پھر قابض اشیاء دیں، طبیعت جلد ہی رواں ہو جائے گی۔ (جالینوس)

آنتوں کے اندر خشک فضلہ موجود ہو تو خشک دوا سے پہلے حقنہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ نکل جائے۔ بالخصوص جبکہ مریض کمزور ہو اور آنتوں سے چپکے ہوئے خشک پرانے فضلہ کو خارج کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔ طبیعت پیشاب کی جانب مائل ہوتی ہے تو اسہال میں دشواری آجاتی ہے۔ (جالینوس)

طبیعت بخار کے اندر نرم نہ ہو اور مریض کو آب فواکہ وغیرہ پلانا چاہیں تو پہلے نرم حقنہ کریں، پھر پلائیں۔ (مؤلف)

طاقتور قئے آور دوائیں وہاں استعمال کی جاتی ہیں جہاں جسم کے اطراف سے اس خلط کو ابھارنا مقصود ہوتا ہے جسے مسہل دوا جذب نہیں کرپاتی۔ کیونکہ ان دواؤں کے اندر زیادہ طاقت ہوتی ہے چنانچہ وہ جسم کے دور دراز حصوں میں موجود مواد کو دفع کرنے کے لئے قوتوں کو ابھار دیتی ہیں۔ (حنین)

مسہل دینا چاہیں تو تخمہ، غلیظ لیسدار غذاؤں کی موجودگی، پسلیوں کے نیچے تناؤ، یا سوجن، یا ان مقامات میں کہیں حرارت زیادہ ہو، یا ورم احشاء موجود ہو یا احشاء کے اندر غلیظ اخلاط ہوں، یا اسکی نالیاں مسدود ہوں، تو موزوں نہیں ہے۔ البتہ سب کی اصلاح کرلیں تو مسہل دیں۔ (جالینوس)

تیز مسہل دوا دینے سے پرہیز کریں مریض کو پیاس نہ لگتی ہو تو بلا جھجک مسہل دیں۔ پیاس لگتی ہو تو قاطع دوا دینا ترک نہ کریں۔ (مؤلف)

یکبارگی بہ کثرت خون کے استفراغ سے جسم بیحد سرد ہو جائے گا، کیونکہ اس سے بہ کثرت گرم بخارات کا دفعۃً استفراغ ہو جاتا ہے، چنانچہ حرارت وغیرہ بالکلیہ بجھ جاتی ہیں، سر کی جانب بخارات اٹھنا موقوف ہو جاتے ہیں، لہٰذا اس کا استعمال تب ہی درست ہے جب طاقت صحت کے ساتھ موجود ہو۔ ایسی صورت میں تطفیہ نہایت عمدہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل دوا سے اسہال نہ آئے، تکلیف دہ اعراض پیدا نہ ہوں، مگر مروڑ ہو اور مروڑ سے پیدا شدہ شدت درد سے مریض دوہرا ہو جاتا ہو تو حقنہ کریں۔ حقنہ سے بھی اسہال نہ آئے اور درد کی شدت سے مریض پیچ و تاب کھارہا ہو تو اسے حمام میں داخل کریں۔ بہ کثرت روغن سے تمریخ کریں، جسم میں التہاب، شدید ثقل اور تناؤ ہو تو فصد کھول دیں بالخصوص جبکہ امتلائی علامات ظاہر ہوں، آنکھیں ابھر کر سرخ ہو گئی ہوں، اور اگر صرف درد اور تناؤ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں، حمام سے نکلنے کے بعد کھلائیں اور کثرت سے شراب پلائیں۔ سکون نہ ہو تو روغن سے تدہین کریں۔ جس مریض کو کثرت سے اسہال ہو رہا ہو اسے حمام میں داخل کریں اور پانی، شراب، اور آب انار میں لت کر کے روٹی دیں۔ اسہال نہ ٹوٹتا ہو تو ہاتھوں اور پیروں کو اوپر سے نیچے کی جانب باندھ دیں اور تریاق دیں۔ اس سے بسرعت گرمی پیدا ہو گی، اخلاط جذب ہو جائیں گے اور حرارت میں قوت پیدا ہو جائے گی۔ تریاق میسر نہ ہو تو فلونیا دیں۔ قرص بزور ہو تو بھی حرج نہیں ہے۔ مریض کو برف کے پانی اور آب انار میں گھول کر ستو دیں۔ ٹھنڈک میں معتدل ہوا کے اندر مریض کو رکھیں۔ (فیلغریوس)

سخت اسہال کا اثر بوڑھوں میں نخاع تک پہونچتا ہے، چنانچہ تشنج ہو جاتا ہے لہٰذا اس سے پرہیز کریں۔(مجربات شفاخانہ)

بخار کے مریضوں کو سقمونیا اور خربق وغیرہ کا طاقتور مسہل دیں تو اس کے بعد ماء الشعیر وغیرہ دیں، اس سے دوا قعر معدہ میں پہونچے گی، مری اور فم معدہ میں جو چیز چپکی ہوگی اسے دھو دے گی۔ لہٰذا مضرت نہ ہوگی یہ طریق کار عظیم فائدہ کا حامل ہے کیونکہ بخار کے مریض کو معدہ کی صفائی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسہال شروع ہو جانے پر مذکورہ اشیاء نہ دیں اور نہ ہی بعد میں دیں کہ اس سے اسہال ٹوٹ جائے گا۔(جالینوس)

ایک شخص نے دواء مسہل لی، اسے پندرہ دست آئے۔ چنانچہ انگلی کے اندر موجود انگوٹھی بہت زیادہ کشادہ ہوگئی۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ دوا مواد کے ساتھ بہت ساری رطوبتوں کو بھی خارج کر دیتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دق کے مریضوں کے لئے اسہال مہلک ہوتا ہے۔ اس سے اعضاء میں ہر طرح کی غلاظت وغیرہ تحلیل ہو جاتی ہے کیونکہ مسہل کے ذریعہ یہ چیزیں جذب ہو جاتی ہیں۔ (مؤلف)

میرا تجربہ ہے کہ زیادہ اسہال زیادہ قئے اور یکبارگی فصد وغیرہ کے ذریعہ خون کے نکل جانے سے بخار آجاتا ہے۔ لہٰذا ان تمام چیزوں کو معتدل طور پر اختیار کرنا چاہئے۔ بقراط کا قول ہے کہ ہر زیادہ استفراغ طبیعت کا مقابلہ کرنے لگتا ہے۔(مؤلف)

زیادہ استفراغ کی ضرورت ہو اور قوت کے گر جانے کا اندیشہ نہ ہو تو کئی بار تھوڑا تھوڑا استفراغ کریں۔(اغلوقن)

یہ طریقہ ان بیماریوں میں ضعف قوت کی موجودگی میں بھی مفید ہے جن میں دموی فساد مستحکم ہو چکا ہو۔ مثلاً جرب، دمل، سرطان وغیرہ میں۔ بہتر یہ ہے کہ استفراغ کئی بار اور تھوڑا کریں۔ (مؤلف)

جہاں فصد اور خربق دونوں کے ذریعہ استفراغ کرنا ضروری ہو تو پہلے فصد کھولیں پھر خربق دیں۔(جالینوس)

یہ اس شخص کے خلاف دلیل ہے جو مسہل کو مقدم رکھتا ہے۔ قیاس سے بھی اس خیال کی صحت معلوم ہوتی ہے۔(مؤلف)

کثرت استفراغ سے پرہیز کریں۔ کیونکہ پسینہ جو سب سے زیادہ کمزور استفراغ ہوتا ہے اگر زیادہ آجاتا ہے تو اس سے قوت گر جاتی ہے۔ بول و براز کی کثرت کا اثر بھی نہ جانے کتنی بار آپ دیکھ چلے

ہوں گے۔ (جالینوس)

طاقتور مسہل دینے کا ارادہ ہو تو اخلاط کو پگھلانے کی خاطر مریض کو حمام کرائیں، جسم میں کوئی تناؤ یا مسکن اخلاط موجود ہوں گے تو اس سے ان میں ڈھیلا پن اور نرمی آجائے گی۔ ایسی صورت میں استفراغ کسی تکلیف کے بغیر ہو گا۔ دوا لینے سے بہت پہلے حمام کرنا موزوں ہوا کرتا ہے۔ تھوڑا پہلے اور مسہل کے وقت بھی کیا جاسکتا ہے۔ دوا سے بہت پہلے حمام کرنے سے دوائیں اس رقّت اور نرمی پر باقی نہیں رہتی جیسا کہ حمام کے اثر سے ہوتا ہے۔ دوا لینے کے بہت بعد حمام کرنے سے جب کہ دوا کا اثر شروع ہو چکا ہو یا شروع نہ ہو چکا ہو، دوا بیرونی جانب پیپ پھینکتی ہے اور اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔

(جالینوس)

مناسب یہ ہے کہ دوا سے دو دن پہلے حمام کرائیں اور سکنجبین دیں۔ پھر نصف گھنٹہ پیشتر یہی عمل کریں۔ سب سے زیادہ اس بات کے ضرورت مند وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا جسم خشک اور اخلاط غلیظ ہوتے ہیں، جیسا کہ فصد سے پہلے حمام کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ جسم کے اندر اخلاط غلیظ موجود ہوتے ہیں۔ (مؤلف)

جسموں کو چند دن مسہل کے لئے اس طرح تیار کریں کہ اخلاط لطیف اور نالیاں کھل جائیں اور جسم کے اندر رطوبت پیدا ہو جائے۔ مرطب غذاؤں، شیریں پانی سے بہ کثرت گرم حمام، آرام اور فکر و غم اور بیداری ترک کرنے سے یہ حالت پیدا ہو گی۔ فم معدہ سے دوا کے اترنے میں دیر ہو جس کی علامت یہ ہے کہ ڈکاریں خراب ہو گی اور اثر کم ہو گا تو مریض کو قابض چیزیں دیں۔ (جالینوس)

کسی ایسی بیماری کا علاج فصد اور اسہال کے ذریعہ کرنا چاہیں جس میں امتلائی کیفیت اور ردی خلط موجود ہو تو فصد سے آغاز کریں بشرطیکہ خلط گرم ہو سرد ہونے کی صورت میں کبھی اسہال سے ابتدا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بشرطیکہ جسم صاف ہو۔ کسی بھی عضو کے اندر مستحکم بیماری موجود ہو تو اس عضو کا یا اس کے قریب ترین عضو کا استفراغ کریں۔ جسم کے اندر امتلائی کیفیت موجود ہو تو برعکس کے ذریعہ ہی استفراغ ہو سکتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل لینے کے بعد اخلاط وریدوں میں، پھر جگر، پھر آنتوں پھر معدہ کے اندر واپس آجاتے ہیں۔ (جالینوس)

صرف اسہال کے ذریعہ میں نے سرطان اور جذام کا علاج کیا ہے چہ جائیکہ داء الثعلب، دوسرے علاج کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔ ابتدائی حالت میں اور جبکہ اس طرح کی بیماری جو صفراء اور بلغم کی ردی خلطوں سے پیدا ہوتی ہے صرف ایک بار مسہل دے دینا کافی ہوتا ہے مگر سرطان اور جذام

جیسی سوداوی بیماریوں کے اندر کبھی متعدد بار مسہل دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ شفایابی صرف اسہال کے ذریعہ مشکل نہیں ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جسم کے اندر خلطیں دو مقامات پر ہوتی ہیں، ایک رگوں کی تجویف میں، جسے مسہل ادویات سب سے پہلے نہایت سرعت اور آسانی سے جذب کرتی ہیں، دوسرے خود اعضاء اصلیہ کے جوہروں میں۔ جذب کا اثر یہاں تک پہونچتا ہے تو بڑی شدت ہوتی ہے۔ اسی شدت کے ساتھ استفراغ اس خلط کے ہمراہ ہو جاتا ہے جو دوا کی خاصیت کے تحت دوسری خلط کو جذب کر لیتی ہے۔ (جالینوس)

عمدہ غذا اور ریاضت کرنے والا مسہل کا محتاج نہیں ہوتا۔ کیونکہ اس شخص کے جسم میں خراب خلط پیدا نہیں ہوتی۔ الا یہ کہ سوء ہضم کا عادی ہو۔ سوء ہضم کے باعث رگوں کے اندر اسی طرح کی چیزیں بنتی ہیں جس طرح کی چیزیں ردی غذا کے استعمال سے بنتی ہیں۔ سوء ہضم نہ ہو تو مسہل کی ضرورت نہیں ہے۔ مسہل لینے سے امراض ابھرتے ہیں کیوں کہ مسہل کے مزاج میں جسم کی مخالفت داخل ہے۔ تندرست حالت کے اندر جتنا اس کا نقصان ہے اتنا ہی فائدہ ضرورت کے وقت اور ردی اخلاط کی موجودگی میں اس کے استعمال سے ہوتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہوتی ہے کہ مسہل کے ذریعہ خراب مادوں کا اخراج کر دیا جائے۔ (طیماؤس)

اور معدہ بھی کیونکہ یہ قئے کے ذریعہ بالعموم تکلیف دہ فضلات کو دفع کرتا ہے اور دماغ بھی، فضلات کا اخراج یہ نتھنوں کے ذریعہ بالعموم اور تالو کے ذریعہ کم خارج کرتا ہے۔ کانوں سے شاذونادر اخراج کرتا ہے۔ آنتوں کے ذریعہ مادہ مسہل سے پگھل کر دفع ہوتا ہے۔ گردے اور مثانے پیشاب کے ذریعہ، جگر و تلی گردوں اور مثانوں کے ذریعہ خارج کرتے ہیں۔ (جالینوس)

ردی فضلات کو معدہ کا زیریں حصہ قبول نہیں کرتا، کیونکہ اسے اذیت پہونچتی ہے۔ یہ جگہ گو سب سے کم حساس ہے مگر کسی چیز کے یہاں دیر تک ٹھہرنے کی جگہ ہوتی ہے۔ اگر یہ چیز ردی ہوگی تو یہ حصہ اسے گرفت میں نہ لے گا بلکہ اس سے ناوابستہ ہو کر اسے ہمیشہ دفع کر دے گا۔ لہٰذا اس طرح کی چیز معدہ کے بالا حصوں میں تیرنے لگے گی۔ (مؤلف)

جس مریض کے لئے قئے کرنا آسان نہ ہو اسے اس پر مجبور کرنا بہتر نہیں ہے۔ (جالینوس)

کوئی مریض غیر طبعی سبب کے تحت خراب صفراء خارج کر رہا ہو اور اس پر ضعف بھی طاری نہ ہو تو گو زیادہ اخراج ہو مگر اسے بند نہ کریں کیونکہ جہاں بند کر دیں گے احشاء کے کسی حصہ میں بالخصوص جگر میں ورم پیدا ہو جائے گا۔ (جالینوس)

طبعی مقدار سے خلطیں اگر کم ہیں تو دل کے مزاج میں تغیر واقع ہوگا۔ نبض کے اندر بہت زیادہ

تغیر آگیا ہو تو اس کا مطلب یہ ہے کہ استفراغ زیادہ ہو گیا ہے، یہ دیکھیں کہ اخلاط کی کمی سے قلب گرم ہو جاتا ہے؟ اگر ایسا ہے تو استفراغ کے بعد کسی اور سبب کے تحت جسم گرم ہو جائے گا، یہ حالت ہمیشہ گرم اوقات میں ہو گی۔ (جالینوس)

ابن ماسویہ "اصلاح المسہلہ" میں رقمطراز ہے کہ مسہل کا جو شخص عادی ہو یہی اس کے لئے موزوں تر ہو گا۔ اسہال کی مقدار اور کمیت طاقت کے مطابق ہونی چاہئے۔ طاقت زیادہ ہے تو مسہل ایک ہی بار طاقتور دیں۔ فضلات زیادہ اور طاقت کمزور ہو تو تھوڑا تھوڑا کر کے مسہل کئی بار دیں۔ فضلات کی کثرت اور ضعف قوت میں تعدیل کے ذریعہ مسہل کی ضرورت کم ہی پڑتی ہے۔ گرم ملک والوں کو اسہال کی ضرورت کم ہوتی ہے اور اسے وہ کم ہی برداشت کرتے ہیں۔ ان کی دواؤں کی مقدار کم سے کم اور کیفیت ادویہ بھی ضعیف تر ہو۔ برعکس حالت میں صورت اختیار کریں۔ مسہل سے دو دن پہلے اور دو دن بعد حمام کرائیں۔ لطیف غذائیں دیں۔ اسہال کے بعد غذا کی مقدار کم کر دیں۔ جو شاندہ کے بعد گرم پانی نہ پلائیں حتی کہ دوا کا اثر پورا ہو جائے کیونکہ گرم پانی پی لینے سے جو شاندہ کے اندر تیزی سے تحریک ہو گی۔ حب استعمال کرنے کے بعد تحلیل ہونے کے لئے گرم پانی پلائیں۔ اس سے اثر بسرعت ہو گا۔ بڑی گولی دیر تک رکتی ہے۔ جوڑوں سے کسی چیز کو جذب کرنا مقصود ہو تو گولیاں چھوٹی استعمال کریں تاکہ بسرعت نفوذ کر سکیں۔ اس کے ایک دن بعد مریض کو حمام میں داخل کریں۔ اکتا جانے اور حمام میں دیر تک رکنا پسند نہ کرے تو باہر آنے کے لئے کہیں۔ ایسی صورت میں یاد رکھیں کہ دوا خوب اچھی طرح تنقیہ کر چکی ہے۔ برعکس ازیں مریض کو حمام اچھا لگے اور دیر تک اس میں رکنا پسند کرے تو زیادہ دیر تک اسے حمام سے رکنے کے لئے کہیں تاکہ بقیہ فضلہ خارج ہو جائے۔ پہلے مسہل کا اثر کم ہو تو ایک دن میں دو مسہل نہ دیں کیونکہ کبھی اخراج نہایت سختی سے ہونے لگتا ہے۔ پیروں کا دلک کرنے سے قئے میں تسکین ہوتی ہے۔ اس سے دوا معدہ سے بسرعت نیچے اترتی ہے۔ گرم پانی پینے، گرم پانی کی تکمید اور نرمی کے ساتھ چہل قدمی کرنے سے مروڑ میں سکون ہوتا ہے۔ مسہل سے پہلے تین دن تک قئے کرانا اضطراب اور متلی کو روکتا ہے۔ مسہل کی زیادتی ہو تو گرم پانی کے ذریعہ قئے کے اندر تحریک پیدا کریں، گرم پانی کے اندر ہاتھوں اور پیروں کو رکھیں۔ یا اس سے حمام کرائیں جو مفید ہوتا ہے۔ سفوف دیں اور مناسب خوشبوؤں کا استعمال کرائیں۔ جن مریضوں کو شدت کا تنچ ہو وہ دوسرے اسہال سے پرہیز کریں، تیسرا اسہال لیں۔ (مؤلف)

قئے کرنے کیلئے شراب پینا ہو تو زیادہ پئیں اس لئے کہ کم شراب پی کر قئے کرنا برا ہے۔ (روفس)

قئے کرنے کے بعد مصطگی آب سیب کے ہمراہ دیں اور مریض کو دن بھر کھانے پینے سے منع

کریں۔ دست کے بعد مشروبات میں مصطگی ڈال کر پلائیں۔ (ابن ابو خالد فارسی)

سن دراز بلغمی جسم سے فضلات کا اخراج حب شیطرج وغیرہ کے ذریعہ کریں جس میں مسہل اور مسخن ادویات شامل ہوتی ہیں۔ قئے کرنے سے پہلے آنکھوں اور جسم پر نرم پٹی لپیٹ لیں۔ (کندی)

قئے کرنے سے پہلے تین دن روغن کنجد ۶۸ گرام، نبیذ صلب ۶۸ گرام پلائیں، مریض کو روزانہ حمام میں داخل کریں اور جسم پر روغن کی مالش کریں۔ (ہندی)

دواپی کر قئے کرنے والے کے کھانے میں نمک زیادہ نہ ڈالیں، قئے اور اسہال کے بعد زیادہ سونا اور سخت پیاس کا ہونا کثرت استفراغ اور استفراغ کی عمدگی کی دلیل ہے۔ قئے اور اسہال کی وجہ سے تشنج یا رعشہ ہو جائے تو گرم روغنیات، روغن میعہ، پرانے زیتون، روغن سوسن اور روغن قثاء الحمار کے ذریعہ تکمید و تمریخ کریں۔ جسم ٹھنڈا ہو جائے تو روغن فربیون، جندبیدستر، عاقرقرحا اور فلفل استعمال کریں، تشنج سخت ہو تو جسم کو برابر گرم رکھیں۔ مثانہ کے لئے گرم روغن کے ذریعہ تکمید کرنا مفید ہے جو جاورش اور تخم کتاں کے ذریعہ ممکن ہے۔ مسلسل اور متواتر تکمید کرتے رہیں۔ جسم گرم ہو تو ان اشیاء کو ہرگز استعمال نہ کریں بلکہ نیم گرم پانی اور روغن شیریں کے ذریعہ علاج کریں۔ ہچکی آجائے تو عطوس دیں، قئے کرنے والے کو خناق ہو جائے، یا بہ کثرت قئے ہو جائے تو مسہل حقنہ دیں اور بازوؤں کو باندھ دیں۔ مقئی دوا یا مسہل پی کر آدمی خون کی قئے کرے تو ایک کلو دودھ میں روٹی ملا کر پلائیں۔ اس سے خون رک جائے گا اور دوا کا اثر کمزور ہو جائے گا۔ شکم کا مسہل کریں اعضاء کو باندھ دیں۔ برف میں ٹھنڈی کی ہوئی سکنجبین تھوڑی تھوڑی دیں تاکہ حجرہ کے اندر کوئی عمدہ چیز داخل ہو سکے۔ اگر اس کی وجہ سے پھیپھڑے سے خون آگیا ہو تو دو دن متواتر اسی طرح باقی رہے، چند دن تک مریض کو آرام دیں، قئے کے وقت آنکھوں پر پٹی باندھ دیں اس کے بعد چہرہ دھودیں اور آنکھوں کو اس وقت تک نہ کھولیں جب تک اضطراب کے اندر سکون نہ ہو جائے اور منہ کو دھونہ لیں۔ (بقراط)

مریض سے یہ پوچھ لینا ضروری ہے کہ کیا کبھی اس نے کوئی دوا پی ہے، پی ہے تو طبیعت کیسی رہی، معمول پر کیا اثر ہوا، اسی کے مطابق تدبیر اختیار کریں۔ بخار کے مریض کو مسہل نہ دیں۔

انسان کا زیریں حصہ مرطوب کر دیا جاتا ہے تو طبیعت میں خوشگواری آجاتی ہے۔ لہٰذا مسہل میں ایسی چیز شامل کریں جس کے اندر قئے آور اثر موجود ہو، اس سے مسہل کے مزاج کی تعدیل ہو جاتی ہے۔ اس کا تھوڑا اثر بالائی شکم میں تیز ہوتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔

بوڑھے اور بچے اخراج فضلہ کا شدید اثر رکھنے والے مسہل کو برداشت نہیں کرتے۔ درمیانی عمر

کے مریض اس طرح کا مسہل برداشت کرتے ہیں۔

اوپر چڑھنا اور اوپر کی جانب حرکت کرنا قئے کے لئے مناسب ہوتا ہے۔ نیچے اترنا اور نیچے کی جانب حرکت کرنا اسہال کے موافق ہوتا ہے۔ دوا کا استعمال گرم مقام پر رہ کر کریں تا کہ اخلاط کے انصباب میں آسانی ہو۔ کثرت اسہال سے جگر بیحد گرم ہو جاتا ہے۔ یہی حال قئے اور تمام استفراغات کا ہوتا ہے۔ جلد کو گرم کرنا، شگاف لگا کر اور بغیر شگاف لگائے ہوئے آتشی پچھنہ لگانا اور اعضاء کو باندھنا یہ سب اسہال اور قئے کو روکنے میں مفید ہے۔ (بقراط)

کھانے اور امتلائی کیفیت کے بعد مولی کے ذریعہ مریض کو قئے کا عادی بنائیں تا کہ قئے کرنا آسان ہو جائے۔ اس کے بعد مریض اگر طاقتور ہے تو خربق نہار منہ ورنہ تھوڑی غذا دینے کے بعد پلائیں، اس طرح مریض بہت سارے اعراض بد سے محفوظ رہتا ہے۔ بشرطیکہ پیشتر عمدہ، گرم اور مرطوب غذائیں دی جا چکی ہوں۔ خربق کے ذریعہ قئے موسم بہار یا موسم خزاں میں کرائیں۔ اسے پیس کر ماء العسل یا جو کی دلیہ کے پانی میں دیں۔ پینے کے بعد مریض کو سکون دیں، تا کہ دوا کا اثر ہو سکے۔ قبل از وقت قئے ہونے لگے تو خوشبوجات کے ذریعہ ہاتھوں پیروں کو دبا کر سرکہ پلا کر بہی، سیب، تھوڑی مصطگی کھلا کر اور گرم پانی وغیرہ میں دونوں ہاتھوں کو ڈبو کر سکون پہونچائیں۔ لیکن قئے میں چند گھنٹے کی تاخیر ہو تو ماء العسل یا نیمگرم پانی اور حرکت کرا کر پہلے تحریک پیدا کریں، پھر پر استعمال کریں۔ مریض اعتدال کے ساتھ قئے کرنے لگے اور کچھ ایسے اعراض پیدا نہ ہوں جو کسی علاج کے محتاج ہوں تو مریض کو آرام سے رکھیں، سر اور سینہ پر روغن انڈیلیں، پسلیوں کے نیچے تدہین کریں، اور اس دن نیند لا کر سکون دیں۔ دوسرے دن حمام میں داخل کریں اور عجلت کے ساتھ غسل دیکر باہر نکال لیں۔ بعد ازاں سریع الہضم غذائیں دیں اور ایسی تدبیر کرتے رہیں جس سے طاقت عود کر آئے۔ عمدہ استفراغ کی علامت یہ ہے کہ سب سے پہلے فم معدہ کے اندر شدید سوزش کے ساتھ متلی ہو گی، پھر اس کے بعد ایک بار یا کئی بار بہت سارا بلغم خارج ہو گا۔ بعد ازاں تھوک جیسی رقیق چیز خارج ہو گی۔ یہی حالت تین یا چار گھنٹوں تک شدید درد، بیحد متلی، اضطراب اور تکلیف کے ساتھ رہے گی۔ کبھی دو یا تین مرتبہ اسہال بھی آتے ہیں۔ پھر ان اعراض کے اندر چوتھے گھنٹہ کے بعد سکون ہونے لگتا ہے۔ مریض نہایت راحت محسوس کرتا ہے اور نیند کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ یہ عمدہ علامات ہیں۔ غیر محمود علامتوں میں سب سے خراب علامت گلے کا گھٹنا ہے۔ ابتدا میں دوا کے بعد مریض بری طرح قئے کرنا چاہے گا مگر قئے نہ ہو گی۔ تناؤ پیدا ہو گا، آنکھیں سرخ ہو جائیں گی، ان میں ورم آ جائے گا اور باہر کی جانب نکل آئیں گی، مسلسل پسینہ ہو گا اور آواز منقطع ہو جائے گی۔ تدارک نہ

ہوا تو مریض مر جائے گا۔ ایسی حالت میں شہد، نیم گرم پانی اور روغن سوسن استعمال کریں۔ پر اور انگلی حلق کے اندر داخل کریں، قئے ہو گی تو گلا نہ گھٹے گا۔ قئے نہ ہو تو دونوں پنڈلیوں کو باندھ کر دبائیں اور نہایت تیزی سے گرم حقنہ دیں۔ اس سے پسلیوں کے زیریں حصوں میں نہایت تیز درد اٹھتا ہے۔ اسے تسکین دینے کے لئے گرم تکمید اور گرم پچھنے استعمال کریں۔ شدید ہچکی بھی لاحق ہوتی ہے اس کے لئے عطاس، سینہ پر پچھنہ لگانا اور آب گرم کا جرعہ لینا باعث تسکین ہوتا ہے۔ خون کی قئے بھی عارض ہوتی ہے۔ خون کم آرہا ہو تو قئے کو نہ روکیں زیادہ آرہا ہو تو روک دیں۔ اس کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو باندھ کر مریض کو گل ارمنی کے ہمراہ عصارۂ رجلہ دیں۔ کزاز، سبات، اختلاط، (فساد ذہن) اور انقطاع صوت (آواز کا ٹوٹنا) بھی لاحق ہوتا ہے۔ ہاتھوں اور پیروں کو دبا کر باندھیں، معدہ پر ایسے زیتوں کی تکمید کریں جس سے سداب اور قثاء الحمار جوش دی گئی ہو، کانوں میں زور سے آواز دیں، کبھی اس کی وجہ سے گھنٹوں غشی طاری رہتی ہے۔ نبض جاتی اور آتی رہتی ہے۔ یہ حالت بالعموم ان لوگوں کو پیش آتی ہے جو زیادہ لے لیتے ہیں۔ قبل اس سے کہ کثرت قئے سے بخار آئے اور خطرناک عوارض لاحق ہوں اس کا تدارک خوشگوار اشیاء کے استعمال، ربط اطراف، معدہ پر عطریات کی تضمید، سرکہ اور آب نمک کے غرغرہ، بیضہ نیمبرشت اور عمدہ شوربے کے ذریعہ کریں۔ شراب سے بالکلیہ پرہیز کریں، الا یہ کہ شدید ضعف موجود ہو۔ ایسی صورت میں کسی شوربے کے ساتھ سفید اور رقیق شراب جس میں کثرت سے ملاوٹ ہو، دیں۔ کھلائی اور پلائی جانے والی چیزوں کو قئے کر دینے سے گھبرائیں نہیں۔ بار بار پلائیں اور کھلائیں۔ یہ ہیں خربق کے اعراض۔

جس مریض کے بارے میں اندیشہ ہے کہ خربق کے استعمال سے اس کا گلا گھٹ جائے گا وہ کمزور و نحیف اور وہ شخص ہوتا ہے جس پر قئے کرنا گراں گذرتا ہے۔ قئے خربق ابیض کے ذریعہ کرائی جاتی ہے۔ (ارکاغانیس)

رند اور تربد نبض اور تنفس دونوں کو صغیر کر دیتے ہیں کیونکہ ان کے استعمال سے حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ دونوں کا علاج سرد پانی ہے کیونکہ اس سے جسم طاقتور ہوتا ہے اور جسم سے روح کی تحلیل رک جاتی ہے۔ مازریون سے جو اسہال لاحق ہوتا ہے اسے وہ چیزیں بند کر دیتی ہیں جو مازریون کی حدت کو توڑ کر تسکین پیدا کرتی ہیں۔ اس کے استعمال سے اعضاء کے اندر درد اور ڈھیلاپن پیدا ہوتا ہے۔ (کندی)

اسہال اور دیگر تمام استفراغات کے بعد کثرت سے غذائیں لینا واجب نہیں ہے۔ اس سے جسم کے اندر کچے اخلاط بھر جائیں گے۔ غذائیں تھوڑی استعمال کریں تاکہ جسم کی وریدوں میں غذا

بکے بعد دیگرے آئے۔ مذکورہ بالا صورت حال لاحق ہو تو غذا کو خواہ طاقتور ہی کیوں نہ ہو یکبارگی دفع کرنے کی جلدی نہ کریں۔ (جالینوس)

مسہل تب ہی دیں جب طبیعت کو نرم کرلیں، کیونکہ یبوست مسہل کی مخالف ہے۔ مسہل کا اثر ایسی صورت میں تکلیف دہ اور کم ہوگا۔ مریض کمزور ہو تو مسہل نہ دیں، دیں تو تھوڑا دیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ طاقتور دوا سخت طبیعت کے اوپر زبردست حملہ کرتی ہے اور بحران جیسی کیفیت پیدا کردیتی ہے۔ چنانچہ اسہال کے ذریعہ بکثرت اخلاط خارج ہونے لگتے ہیں۔ طبیعت کو نرم کرنے کے لئے افراط سے کام نہ لیں کیونکہ اس سے کثرت اسہال کا اندیشہ ہوگا۔ مناسب طریقہ اختیار کریں۔ (مؤلف)

ایک شخص نے سقمونیا استعمال کیا، چند گھنٹوں کے بعد بھی دست نہیں آئے۔ قبض اور معدہ کے اندر دباؤ محسوس کرنے لگا، رنگ زرد پڑ گیا۔ میں نے اسے قابض فواکہ کھلائے۔ چنانچہ تکلیف میں سکون ہو گیا اور اسہال ہونے لگے۔ (جالینوس)

طاقت زیادہ اور فضلہ بھی زیادہ ہو تو یکبارگی اسہال لائیں مگر طاقت کمزور ہو اور فضلہ زیادہ ہو تو احتیاط کے ساتھ کئی بار دست لائیں، اور مریض کو طاقت پہونچائیں۔ گرم جسموں، گرم ملکوں اور گرم اوقات میں مسہل کم استعمال کریں، کیونکہ ان لوگوں کے اندر بہت کچھ تحلیل ہوتا رہتا ہے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کریں۔ سرد مقامات میں زیادہ طاقتور اور زیادہ مقدار میں دوائیں استعمال کریں کیونکہ یہاں جسموں سے تحلیل کم ہوا کرتی ہے اور اسہال بھی نسبۃً بسہولت ہوتا ہے۔ بچے اور بوڑھے کو مسہل نہ دیں۔ مسہل سے دو دن پہلے اور دو دن بعد مریض تکان، جماع اور مضر غذا سے پرہیز کرے۔ ضعیف الہضم حضرات دوا استعمال کرنے کے دن کھانا پینا کم کردیں۔ جوشاندہ دوا کے ساتھ گرم پانی نہ دیں۔ دی تو آخر میں اور ایک بار اور اخراج بھی اس کا یکبارگی ہو، حتی کہ اثر نہ کرے۔ گولی استعمال کریں تو اسے تحریک دینے کے لئے گرم پانی استعمال کریں۔ گولی سے مقصود سر سے کسی چیز کو نیچے اتارنا ہو تو بڑی استعمال کریں۔ جوڑوں سے کسی چیز کا اخراج مطلوب ہو تو چھوٹی استعمال کریں۔ گولی معدہ کے اندر زیادہ دیر تک رک گئی ہو جس کی علامت ایسی ڈکاروں کا آنا ہے جن کے اندر دوا کا مزہ ہو تو آب گرم سے مدد لیں۔ سیب اور نمک کا پانی چوسیں۔ آنتوں کے اندر رک گئی ہو اور ڈکاروں کے اندر گولی کا مزہ محسوس نہ ہو تو حقنوں کے ذریعہ تحریک پیدا کریں۔ اثر میں تاخیر ہو رہی ہو تو چند دن حمام کرائیں تاکہ دوا کے ذریعہ حرکت میں آجانے والے فضلات کا اخراج مکمل ہو جائے۔ مسہل لینے کے وقت شدید متلی طاری ہو تو اسے دفع کرنے کے لئے پرانا دودھ اور سرکہ میں پیاز ملا کر چوسیں۔ پیروں کے زیریں حصوں پر زیت اور نمک کے ذریعہ دلک کریں۔ تکمید اور

شہد کے ہمراہ آب گرم کے استعمال اور نقل و حرکت سے مروڑ دور کیا جا سکتا ہے۔ زیادہ متلی آنا جس کا معمول ہو وہ دوا کو کئی بار استعمال کرنے سے پرہیز کرے۔ دست زیادہ آجاتے ہوں تو قئے کی تحریک کریں، ہاتھوں اور پیروں پر گرم پانی انڈیلیں، پسینہ لائیں۔ جسم پر ایسے لخلخہ کا لطوخ کریں جسمیں آب سیب، آس، گلسرخ، بہی، کافور اور رامک ہو، گل مختوم اور سفوف دانہ انار وغیرہ دیں۔ غذا حصرمی وغیرہ قسم کی ہو، دوا جس کی آنتوں کو عرصہ تک ٹھو کر دیتی ہو اور وہ مجبور ہو تو اسے ایسی چیز پلائیں جس کے اندر خوشبو نہ ہو (مالا بال لۂ) (یہودی)

خون کے بارے میں ضروری استفراغ کی مقدار کتنی ہو اس کا علم غشی کے طاری ہونے سے ہوگا۔ لہٰذا مسہل اور قئے آور دوا کے بارے میں زیادہ ہوشیاری سے کام لیں کیونکہ معدہ کے اندر ان دواؤں کے پہونچ جانے کے بعد ان کے اثرات کو آپ روک نہیں سکتے، روک بھی سکتے ہیں تو نہایت مشقت کے بعد، اور نہ ہی آپ بقدر ضرورت دوا کا اندازہ کر سکتے ہیں، اس لئے احتیاط کریں کہ دوائیں کم بھی نہ ہوں، کیونکہ اس طرح آپ کو دوبارہ استعمال کرنا ہوگا۔ (جالینوس)

حرف سین اور راء میں لکنت کرنے والے مریضوں کے باب میں بقراط کے اکثر تلامذہ مسہل سے پرہیز کرتے رہے ہیں، کیونکہ ایسے مریض ذرب امعاء کی زد پر ہوتے ہیں۔ لہٰذا دستوں کے زیادہ آجانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ بعض تلامذہ کا خیال ہے کہ ایسا رطوبت کی وجہ سے اور بعضوں کے نزدیک اس کا سبب یبوست ہوتا ہے۔ پہلا قول تجربہ سے ماخوذ ہے۔ (جالینوس)

لکنت صرف رطوبت اور ضعف عضلات کا نتیجہ ہوتی ہے کیونکہ یہ بچوں میں ایک وقت تک ہوتی ہے مگر حرارت تیز ہو جاتی ہے اور نشو ونما ہونے لگتا ہے تو لکنت جاتی رہتی ہے۔ (مؤلف)

مسہل دوا ان تمام اعضاء سے انجذاب کرتی ہے جو سر کے اندر ہوتے ہیں، اور قئے کے ذریعہ ان تمام اعضاء سے انجذاب ہوتا ہے جو شکم کے اندر ہوتے ہیں، لہٰذا جسم کے زیریں حصہ میں کوئی بیماری لاحق ہو تو قئے کرانا عمدہ ہے۔ اس عضو سے اوپر بیماری ہو تو فصد کھولیں، بیماری انتہا میں ہو اور پختہ ہو چکی ہے تو اس کے برعکس طرز عمل اختیار کریں۔ (جالینوس)

میں نے بہت ساری مزمن بیماریوں مثلاً صرع، سدر، عرق النساء اور جذام وغیرہ کا علاج محض مسہل سے کیا ہے۔ (جالینوس)

کچھ سینے تنگ ہوتے ہیں چنانچہ ایسی حالت میں پھیپھڑے دبے ہوتے ہیں، لہٰذا قئے آور دوا نہ دیں۔ بالخصوص خربق ابیض جیسی طاقتور دوائیں دینے سے پھیپھڑے کی رگیں پھٹ جائیں گی، مگر قئے کے عادی مریضوں کے لئے آسانی ہوگی۔ جو عادی نہ ہوگا اس کا معاملہ برعکس ہوگا۔ خربق وغیرہ جیسی

چیزیں بالخصوص خطرناک ثابت ہوں گی۔

انسان کے معدہ پر زرد مرارہ کا انصباب ہو رہا ہو مگر سوداء غالب ہو، ملک و مقام بھی گرم ہو، تدبیر غذائی بھی تکان پیدا کرنے والی رہی ہو تو ایسے لوگوں کو پہلے قئے کا عادی بنائیں پھر قبل از طعام قئے کرائیں۔ بعد از طعام قئے کرنے کے جو لوگ عادی ہوں ان کی عادت بتدریج آہستہ آہستہ ختم کریں کیونکہ یہ عادت معدہ کو ایسا بنا دیتی ہے جس کی وجہ سے وہ فضلات جلد قبول کرنے لگتا ہے۔ قئے قبل از طعام کرائیں تاکہ محرک قئے لزوجت (لسی) ابھر آئے۔ اس سے پہلے سکنجبین اور مولی کے ذریعہ اس لزوجت کو اکھیڑ دیں۔ بعد ازاں عمدہ غذائیں دیں۔ خارج سے معدہ کو تقویت پہونچائیں۔

(جالینوس)

جس مریض کو مسہل دینا مقصود ہو اس کی صحیح قیاس آرائی کر لیں کیونکہ دوا زیادہ یا کم ہوئی تو وہ خلط کے اور حرکت پیدا کر کے رک جائے گی، اس کا اخراج نہ ہوگا۔ چنانچہ بیحد نقصان پہونچے گا۔ جس مریض کو حمی حاد ہو اسے طاقتور مسہل ہرگز نہ دیں۔ حفظان قوت کا لحاظ کریں۔ مسہل دیتے وقت فم معدہ کی طاقت کی حفاظت نہایت ضروری ہے۔ مسہل کا اثر ختم ہونے کے بعد ماءالشعیر کے استعمال سے باقیماندہ فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا سے بھی زیادہ شافی ہوتا ہے۔ دوا میں جو زیادتی ہو گئی ہو اس کی وہ تعدیل بھی کر دیتا ہے بوقت اسہال اسے استعمال نہ کریں، نہ دوا میں اسے شامل کریں کیونکہ اس سے اسہال بند ہو جائے گا۔ دوا سے پہلے غذا کم لیں کیونکہ ہاضمہ کے لئے طاقت کم ہوگی۔

(جالینوس)

قئے کا غیر عادی مریض ہو، قئے کرنا جس کے لئے مشکل ہو، تنگ سینہ کا مریض جو دردسر میں مبتلا ہو، جس کی گردن باریک ہو، جس کے حلق کے اندر فلغمونی ہو، اسے قئے نہ کرائیں، بلکہ مسہل دیں۔ بلغم کے لئے قئے مفید ہوتی ہے، اس کا سب سے موزوں وقت وہ ہوتا ہے جب کھانے پینے پر مریض پوری قدرت رکھتا ہو، یا وہ ہوتا ہے جب کسلمندی، سستی، زیادہ تر مقامات پر اختلاج، نیند، نسیان، رگوں میں تڑپن اور غیر منظم طور پر کپکپی طاری ہوتی ہے جس کے ساتھ حرارت بھی ہو۔ یہ امتلاء کی علامتیں ہوتی ہیں جیسے دور کرنے کے لئے قئے کی ضرورت ہوتی ہے۔ قئے کرانا اور بلغم کو لطیف بنانا مقصود ہو تو مریض کو کھانے میں خردل، مولی، نمکین، پھول گوبھی اور پانی شہد میں ملی ہوئی بہ کثرت شراب دیں۔ مریض تھوڑا سو لے اس کے بعد نیم گرم پانی زیادہ پیئے اور قئے کرے۔ قئے کرنے کے بعد چہرے کو سرد پانی سے دھوئے، پانی اور سرکہ سے کلی کرے تھوڑا گرم پانی پیئے، سر پر روغن گل رکھے اور آرام کرے۔ پیروں پر مالش کرنے کا حکم دے۔ قئے آور دوا کا استعمال دشوار ہو تو اسی

خاصیت کی حامل منقی دوا استعمال کرے۔ بہ کثرت شراب پینے کے بعد قئے کرنا مفید ہے۔ تھوڑی شراب کے بعد قئے بیحد مضر ہے۔ (روفس)

جس جسم کا استفراغ مطلوب ہو تو استفراغ کی جانے والی خلط کو بہ آسانی جاری ہونے کی تدبیر کریں کچھ اطباء اس کے لئے کئی بار قئے کرا کر طاقتور قئے آور دوا استعمال کراتے ہیں اور اسہال لاتے ہیں۔ قئے آور دوا مسہل سے پہلے دیتے ہیں۔ (جالینوس)

اس سلسلہ میں زیادتی کرنے سے استفراغ بمشقت ہوگا، بالعموم اس کے ساتھ مروڑ، کرب، شدید چکر، سوء نبض اور غشی جیسی حالتیں طاری ہوں گی۔ جالینوس کا جہاں تک تعلق ہے وہ دواء مسہل دینے سے پہلے تدبیر لطیف سے کام لیتا تھا تاکہ اخلاط کی غلظت جاتی رہے اور وہ نالیاں کشادہ ہو جائیں جن میں دوا اخلاط کو جذب کرتی ہے۔ اس کے بعد قئے آور دوا یا مسہل استعمال کرنے سے خراب اعراض پیدا نہ ہوں گے۔ استفراغ کسی مشقت کے بغیر ہوگا اور نہایت تیزی سے ہوگا۔ شکم کمزور اور دبلا ہو تو مسہل اور قئے آور دوائیں خطرناک ثابت ہوں گی۔ لہٰذا دونوں صورتوں میں شکم کو طاقتور ہونا چاہئے تاکہ وہ اچھی طرح قابل دفع اشیاء کو دفع کر سکے۔ جسم کے اندر عمدہ اخلاط موجود ہوں تو مسہل اور قئے آور دوائیں مشکلات پیدا کریں گی۔ ان سے تکلیف اور اذیت لاحق ہوگی۔ بعض اوقات غشی اور کرب بھی لاحق ہو سکتا ہے۔ ردی اخلاط کی موجودگی میں مسہل اور مقئی ادویات کے استعمال سے غشی طاری ہوتی ہے اخلاط زیادہ اور مسلسل پیدا ہو رہے ہوں تو مسہل اور مقئی ادویات دونوں کے استعمال سے جسم ہلکا ہوگا۔ جس کے جسم میں ردی خلط کم ہو مسہل کے بعد اس کا جسم بھی ہلکا ہوگا۔ گو اس سے متلی اور غشی کی حالت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ مسہل ردی خلط کے اندر ابھار پیدا کر دیتی ہے نیز ردی خلط کم ہوتی ہے تو دواء مسہل سے ضعف لاحق ہوتا ہے۔ مسہل اور مقئی ادویات سے تندرستوں کو چکر اور مروڑ ہوتا ہے اور خارج ہونے والے شئے کا اخراج مشکل ہوتا ہے۔ بالخصوص جبکہ ردی اخلاط موجود ہوتے ہیں، کیونکہ دوا جب صفراء یا سوداء کو جذب کرنا چاہے گی اور وہ کم ہوں گے تو مشکل ہوگی، انجذاب کا اثر گوشت اور خون پر ہونے لگے گا، اس سے کرب اور غشی وغیرہ کی کیفیت طاری ہوگی۔ مسہل کا استعمال تب کرنا چاہئے جب جسم کے اندر بہ کثرت فضلات مجتمع ہو جائیں۔ جسم میں بہ کثرت اجتماع فضلات کے اندیشہ سے کوئی مریض مسہل کا استعمال زیادہ کرے گا تو کمزور ہو جائے گا اور یہ ایک عادت سی بن جائے گی جس کا تقاضہ بار بار ہوگا۔ (مؤلف)

جسم کا استفراغ کرنا چاہیں تو یہ دیکھیں کہ کون سی خلط کا استفراغ طبیعت کئی بار چاہتی ہے پھر اس کے بعد فائدہ ہو گیا یا نہیں، اسے بھی دیکھیں۔ موسم گرما میں قئے اور موسم سرما میں اسہال زیادہ لائے

جائیں کیونکہ موسم گرما میں اخلاط صفراوی ہوتے ہیں اور تیرتے ہوتے ہیں، اور اوپر کی جانب میلان رکھتے ہیں، موسم سرما میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ لہٰذا خلط کو میلان کے اعتبار سے جذب کیا کریں الا یہ کہ کوئی مانع ہو۔ مثلاً شعریٰ اپنے وقت پر طلوع ہوئی ہے یا بعد میں یا پہلے کیونکہ ایسی صورت میں اخلاط جامد ہوتے ہیں، یعنی موسم سرما میں۔ موسم گرما میں چونکہ اگر ادویات مسہلہ گرم ہوتی ہیں لہٰذا مزاج گرم رہتا ہے اور اخلاط سیال ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ فرط اسہال کا اندیشہ رہتا ہے۔ ایسے وقت میں دوا مسہل لینے والا، یا وہ شخص جس کا حال مبتلائے بخار سے قریب تر ہوتا ہے، شدت حرارت کی وجہ سے قوت بھی کمزور ہوتی ہے، دوا اور استفراغ سے ضعف اور بڑھ جاتا ہے، ایسا استفراغ بالعموم خراب ہوتا ہے۔ کیونکہ ہوا کی حرارت اخلاط کا استفراغ کرنے والی دوا کو ظاہر جسم کی جانب کھینچتی ہے چنانچہ جس طرح آب گرم کے ذریعہ حمام کرنے سے استفراغ رک جاتا ہے اسی طرح گرمی میں دوا کا مانع اثر ہوتا ہے۔ بالخصوص حرارت کی انتہا میں۔ (جالینوس)

مریض دبلا پتلا ہو اور قئے کرنا اس کے لئے آسان ہو تو استفراغ اوپر سے کریں۔ موسم سرما میں ایسا نہ کریں، کیونکہ اکثر دبلے پتلے انسانوں پر حرارت غالب ہوتی ہے۔ لہٰذا موسم گرما میں قئے کے ذریعہ ان کا استفراغ مناسب ہوگا۔ قئے کرنا جس کے لئے دشوار ہو اسے اس پر مجبور نہ کریں۔ درمیانی گوشت رکھنے والے مریض کا استفراغ دواء مسہل کے ذریعہ کریں، مگر موسم گرما میں اس سے بچیں۔ (جالینوس)

دبلے پتلے جس مریض کے لئے قئے کرنا آسان ہو اس کا استفراغ اوپر سے موسم بہار اور موسم خزاں میں کریں۔ سال کے دیگر اوقات میں قئے سے پرہیز کریں۔ جس مریض پر سوداء کا غلبہ ہو اس کا استفراغ مسہل کے ذریعہ کریں مگر مسہل طاقتور ہو، کیونکہ یہ خلط بوجھل ہوتی ہے۔ (بقراط)

غذائی امتلاء سے جسمانی استفراغ کرنے والے کو بچنا چاہئے کیونکہ خالی جسم کی جانب امتلائی کیفیت تیزی سے بڑھتی ہے۔ (روفس)

قئے سے استفراغ معدہ کا ہوتا ہے نہ کہ آنتوں کا، کسی مریض کو خربق پلانا ضروری ہو مگر قئے کرنا اس کے لئے آسان نہ ہو تو قبل ازیں اس کے جسم کو زیادہ غذا اور زیادہ آرام پہونچا کر مرطوب کریں۔ (بقراط)

جسے خربق پلائیں سب سے پہلے اس کی طبیعت کی جانچ کرلیں۔ نرم قئے آور دواؤں کے ذریعہ قئے کرنا اس کے لئے کیونکر آسان ہوتا ہے، اسے سمجھ لیں۔ خربق اس وقت تک نہ پلائیں جب تک اس کے جسم کو اس کے لئے تیار نہ کرلیں۔ جس قسم کا استفراغ مطلوب ہو اس کی استعداد پیدا کریں،

مسلسل قئے کرائیں حتی کہ مریض عادی ہو جائے زیادہ غذا اور زیادہ آرام پہونچائیں۔ تاکہ جسم مرطوب ہو جائے۔ غذائیں شیریں اور چکنی ہوں۔ کسیلی، ترش اور نمکین غذاؤں سے پرہیز کرائیں کیونکہ یہ خشکی پیدا کرتی ہیں، خربق پلانے کا ارادہ ہو تو جسم کو زیادہ حرکت دیتے رہیں اور مریض کو کم سونے اور کم سکون لینے دیں کیونکہ حرکت سے قئے میں ہیجان پیدا ہوتا ہے۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ سفر میں جو حرکت ہوتی ہے اس سے قئے کو تحریک ہوتی ہے۔ بالخصوص جبکہ قئے آور دوا کے ساتھ حرکت ہو لہٰذا قئے آور دوا میں استفراغی اثر زیادہ پیدا کرنے کے لئے جسم کو حرکت دیں۔ کم استفراغ لانے کا ارادہ ہو تو مریض کو سکون اور آرام سے رکھیں۔ استفراغ کی ضرورت پوری ہو جانے کے بعد تندرست شخص کا خربق استعمال کر لینا خطرناک ہے۔ کیونکہ اس سے تشنج پیدا ہوگا دوا میں اس قدر شدت، اثر اور فضلات کو اکھیڑ دینے کی طاقت ہوتی ہے کہ مذکورہ صورت حال لاحق ہو جاتی ہے۔ جسے بخار نہ ہو، مگر قلت اشتہا ہو، فم معدہ کے اندر چبھن ہو، سدر ہو، منہ میں تلخی کا احساس ہو، یہ ساری باتیں معدہ کے اندر اخلاط ردئیہ کی موجودگی کی علامتیں ہیں تو اس کی وجہ سے وہ قئے کرے۔ منہ کے اندر تلخی کا احساس نہ ہو تو یہ صورت حال قئے کرنے کو واجب قرار دیتی ہے۔ (جالینوس)

حجاب کے اوپر ہونے والے دردوں کا علاج نہ کریں، یہ مسہل کے ذریعہ استفراغ کے محتاج ہوتے ہیں، حجاب کے نیچے ہونے والے دردوں کا بھی علاج نہ کریں۔ یہ قئے کے ذریعہ استفراغ کے محتاج ہوتے ہیں۔ مسہل لینے کے بعد پیاس معلوم نہ ہو تو جب تک پیاس کا احساس نہ ہو استفراغ بند نہ کریں۔ اس پیاس کے بارے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ بعض لوگوں کو پیش آتی ہے۔ جائزے لینا ضروری ہے کیونکہ معدہ زیادہ گرم اور خشک ہوتا ہے۔ نیز اس لئے کہ استفراغ کی جانے والی خلط صفراء ہو یا دواء مسہل کے اندر حدت موجود ہو۔ برعکس ازیں حالات میں پیاس مؤخر ہو جاتی ہے۔ جن لوگوں کو پیاس بسرعت معلوم ہوتی ہے ان میں یہ کیفیت اس بات کی کوئی دلیل نہیں ہے کہ استفراغ کافی ہو چکا ہے۔ جن لوگوں کی پیاس مؤخر ہوتی ہے وہ دوا کی وجہ سے پیاس محسوس کریں تو یہ اس بات کی دلیل ہوگی کہ دوا پیاس کا باعث بنی ہے۔ کبھی استفراغ کو بنا برایں کافی سمجھا جاتا ہے کہ پیاس کا احساس ہونے لگا ہے۔ مسہل ادویات حدت اور چرپرے پن سے خالی نہیں ہوتیں، ان میں سے کوئی چیز نمایاں نہ بھی ہو تو بھی کوئی ہلکا سا اثر ضرور پوشیدہ ہوتا ہے۔ کسی مریض کو بخار نہ ہو مگر مروڑ، گھٹنوں میں ثقل اور درد شکم ہو تو اسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ یہ عوارض اس بات کی دلیل ہوتے ہیں کہ اخلاط کا میلان نیچے کی جانب ہے۔ خربق ابیض کے استعمال کے بعد تشنج ہو جائے تو مہلک ہے۔ البتہ یہ عارضہ خربق کی وجہ سے پہلی بار پیش نہیں آتا کہ مریض کو اختناق کا شکار سمجھا

جائے بلکہ اس لئے پیش آتا ہے کہ فم معدہ کے تمام اعصاب کی شرکت سے مریض کو قئے کرنے میں بیحد دشواری ہوتی ہے۔ فم معدہ میں جس مریض کو شدت کی سوزش لاحق ہوتی ہے اسے ہم نے دیکھا ہے مگر تشنج کی یہ نوعیت اس نوعیت سے آسان ہوتی ہے جو خربق کی وجہ سے پیش آتی ہے۔ کثرت استفراغ کے باعث پیش آنے والا تشنج ویسا ہی ہے جیسا ہیضہ کا ہوتا ہے یہ ردی اور مہلک ہوتا ہے۔
(بقراط)

خربق ابیض سے جو اعراض لاحق ہوتے ہیں ان کے ساتھ طاقت میں گراوٹ اور تنفس میں کمزوری بھی آجاتی ہے ایسا انجذاب کی کثرت سے ہوتا ہے۔ چنانچہ طاقت دفع کرتے کرتے بے بس ہو جاتی ہے۔ اس صورتِ حال سے بچنے کی سبیل یہ ہے کہ مریض کو قئے کرنے کا عادی بنائیں حتی کہ قئے کرنا اس کے لئے بیحد آسان ہو جائے اور رفتہ رفتہ قئے کرسکے۔ فم معدہ کی سوزش سے پیدا شدہ تشنج کی تکلیف سے یوں بچا جا سکتا ہے کہ خربق کو اچھی طرح پیسا نہ جائے، اسے غذاؤں کے ساتھ استعمال کیا جائے تاکہ اسکی ملاقات جرم معدہ سے نہ ہوسکے۔ شدت استفراغ کے بعد پیش آنے والے تشنج سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ استفراغ زیادہ ہو جائے تو اسے بند کردیں۔ تشنج ہو جائے تو آبزن، پانی، روغن، مروخ، نرم اور تر سوپ، پانی اور روغن کے حقنے، لعاب، اسپغول وغیرہ استعمال کریں۔ بالعموم استفراغ کے بعد پیش آنے والا تشنج رفع نہیں ہوتا۔ ابتدا میں جو تشنج ہو اس سے گھبرائیں نہیں کیونکہ فم معدہ کی سوزش میں سکون ہوتے ہی اس میں سکون ہو جائے گا۔ بہ کثرت استفراغ کے بعد تشنج اور ہچکی کا آنا مہلک ہے، قئے کے بعد ہچکی کا آنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا ردی علامت ہے، کیونکہ قئے سے ہچکی میں سکون نہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ دماغ یا معدہ میں ورم ہو گیا ہے۔ آنکھیں دونوں ہی صورتوں میں سرخ ہو جاتی ہیں۔ دوا پینے کے بعد تشنج کا ہونا مہلک اور موت کا باعث ہے۔ ثقل و حرکت کے بعد ہچکی آنا ردی علامت ہے، مریض کمزور ہے تو یہ اور زیادہ ردی علامت ہے۔ (مؤلف)

جو حضرات ٹھہرا ہوا پانی پیتے ہیں انہیں اسہال اور قئے صرف طاقتور دوا ہی سے آسکتی ہے۔ اس طرح تلی کے مریض بھی طاقتور دوا کے محتاج ہوئے ہیں۔ (بقراط)

دوا کی بو سے بچنے کے لئے مفید طریقہ یہ ہے کہ نتھنوں کو اچھی طرح بند کر دیا جائے تاکہ کچھ سونگھنے نہ پائیں۔ نتھنے اسی وقت کھولیں جب مریض کلی کرلے اور کوئی دوسری چیز چبا کر دوا کی بو کا ازالہ کرلے۔ اس سے حبس تنفس نہ ہوگا۔ دوا سے پہلے طرخون چبالے حتی کہ منہ سن ہو جائے۔ طرخون اچھی طرح چبائے۔ ہاتھ پیر اور اعضاء باندھ دیئے جائیں حتی کہ قئے نہ کرسکے۔ مریض

قابض چیزیں کھائے اور ایک جگہ بیٹھا رہے اور بہت دیر تک حرکت نہ کرے، پھر نیچے اترے اور شہدیا قیروطی میں لت پت ہو کر حرکت کرے۔ (مؤلف)

دوا پلا کر جسے قئے کرانی ہو اسے امتلائی حالت میں پہلے کئی بار قئے کرائیں، ایک دن پرہیز کرا دیں، غذا لطیف دیں۔ پھر دوا پلائیں، قئے کرتے وقت آنکھوں پر پٹی باندھ دیں۔ دوا لینے سے ایک گھنٹہ پیشتر مریض قئے کرے۔ (ابو جریج)

میرے خیال میں یہ طریقہ غلط ہے کیونکہ معدہ اس کی وجہ سے ابھر آتا ہے۔ (مؤلف)

دوا کی وجہ سے اسہال زیادہ آجائیں تو مریض ٹھنڈے پانی میں بیٹھے۔ اس کے سر پر کثرت سے پانی بھی انڈیلیں۔ اس طرح کرب میں سکون ہو جائے گا۔ (ابو جریج)

خربق ابیض کے ذریعہ قئے کرنے والا قبل ازیں تھوڑا ہلکا کھانا کھالے۔ طاقت زیادہ ہو تو بے جھجک یکبارگی مسہل دے دیں۔ طاقت کمزور ہو تو تھوڑی تھوڑی کئی بار میں قئے کرائیں۔ گرم ملکوں کے اندر اسہال، مسہل ادویات کے مقابلہ میں کم مقدار میں ہوتا ہے۔ یہی حال عمروں اور اوقات کا بھی ہوتا ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہوتی ہے۔ دوا پلانے کے دو دن بعد اور دو دن پہلے مریض کو کھانے پینے، جماع اور تکان سے پرہیز کرائیں۔ مریض کو شوربا اور جوذابہ دیں۔ معتدل اسہال ہو جائے تو پھر یخنی دیں۔ اسہال زیادہ آجائیں تو نیرباج دیں مگر اس کا گوشت غلیظ نہ ہو۔ جوشاندہ نیمگرم اور گولیاں نیمگرم پانی کے ہمراہ استعمال کریں۔ جوشاندہ پر نیمگرم پانی نہ پلائیں۔ البتہ اثر مکمل ہو جائے تو یہ پانی پلا سکتے ہیں۔ گولیاں سر کے لئے استعمال کریں تو بڑی استعمال کریں، برعکس حالت میں برعکس گولیاں دیں۔ الغرض گولیاں زیادہ دیر تک شکم کے اندر باقی رکھنا ہو تو بڑی استعمال کریں۔ جوڑوں کا تنقیہ مطلوب ہو تو چھوٹی دیں، جو دست صاف آتے ہیں ان کا تعلق وریدوں اور دور دراز مقامات سے ہوتا ہے مگر معدہ سے آنے والا دست گدلا ہوتا ہے۔ دوا دست لانے میں تاخیر سے کام لے تو آب گرم اور شہدیا آب گرم اور نمک کے ذریعہ تحریک پیدا کریں۔ اگر نچلی آنتوں کے اندر دوا پہنچ کر سست ہو جائے تو حقنے استعمال کریں۔ لیسدار اخلاط کو خارج کرنے والی دوائیں پلائیں۔ معدہ کے اندر دوا ٹھہری ہوئی ہے اس کا اندازہ ڈکاروں سے ہوگا۔ ڈکاروں کے اندر دوا کی بو ہوگی۔ دوا کے اثر میں تاخیر ہو تو ایک دن کے بعد مریض کو حمام میں داخل کریں اور اس پر مداومت کریں تاکہ فضلات کا اخراج ہو جائے۔ طاقتور مسہل ادویات کے اثر میں اپنے وقت سے تاخیر ہو رہی ہو تو اس بات کا لحاظ کریں کہ ان میں سے کوئی چیز ان دواؤں میں شامل ہو جائے کہ یہ سب کچھ اسہال ہی کا نتیجہ ہوتا ہے۔

دوا سے غم و فکر لاحق ہو جائے تو اس میں وہی چیز مفید ہے جس کا ذکر باب الہیضہ میں آیا ہے، اسی طرح مروڑ پیدا ہو جائے تو اس کا علاج وہی ہے جو باب المفص میں مذکور ہے۔

دوا پینے سے مروڑ زیادہ پیدا ہو رہا ہے تو شہد پلا دیں اور شکم کی تکمید کریں۔ جو مریض دوا قئے کر دیتے ہیں اور دوا لینے میں پس و پیش کرتے ہیں تو انہیں دوا لینے سے پہلے بعجلت قئے کرا دیں۔ (ابن ماسویہ)

آنتوں سے اُس بلغم کا تنقیہ کیا جاتا ہے جو فضلات غذا سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ بلغم جگر اور معدہ سے آتا ہے کیونکہ بالعموم یہاں مرۂ صفراء کا انصباب نہیں ہوتا۔ یہی تحقیق کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ لہٰذا یہاں فضلات غذا ہی جمع ہوتے ہیں۔ بلغموں کی کثرت ہو جاتی ہے تو ہاضمہ اور اشتہا خراب ہو جاتی ہے، چنانچہ تندرستوں کے لئے بھی حسب ضرورت قئے کے ذریعہ اس خلط کا تنقیہ ضروری ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں کو ضرورت زیادہ اور کچھ لوگوں کو کم ہوتی ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ غذائیں منتشر طور پر لی جائیں۔ ان کے منتشر ہونے تک صبر کیا جائے اور منتشر ہو جانے کے بعد قئے کر دی جائے۔ تندرستوں کے لئے مہینہ میں دو بار قئے کرنا کافی ہے۔ مسلسل قئے کرنے سے آنکھوں، دانتوں اور معدہ کو بیحد نقصان پہونچتا ہے۔ معدہ اس سے کمزور اور فضلات کا جوہڑ بن کر رہ جاتا ہے۔ (حنین)

حب قوقایا شہد میں رکھ کر کئی بار لت پت کی جائے۔ (فیلغریوس)

سکر طبرزد عرق گلاب میں حل کر کے جوش دیں، پھر اس کا جھاگ اتار کر نرم آنچ پر اس قدر جوش دیں کہ شہد سے زیادہ گاڑھا پن آ جائے۔ اور اس طرح ہو جائے جیسے جما ہوا شہد۔ بعد ازاں اس کے اندر مذکور حب کو لت پت کریں۔ نوجوان اور بوڑھے شہد کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)

دوا سے اسہال نہ ہو، مروڑ پیدا ہو، انگڑائیاں آئیں اور سستی پیدا ہو تو حقنہ کریں۔ طبیعت قبول نہ کرے اور مریض شدت درد سے پیچ و تاب کھائے تو اسے حمام سے داخل کریں۔ التہاب ہو جائے، جسم میں تناؤ سے آنکھیں سرخ ہو کر ابھر آئیں تو فصد کھول دیں۔ صرف مروڑ اور درد کی حد تک معاملہ ہو تو مریض کو حمام میں داخل کریں، حمام سے نکلنے کے بعد غذا دیں اور بہ کثرت شراب پلائیں۔ مروڑ پھر بھی نہ جائے تو دوبارہ حقنہ کریں اسہال کثرت سے آ جائیں تو مریض کو حمام میں داخل کریں اور دلیہ کے ہمراہ صاف و شفاف شراب پلائیں۔ دست بند نہ ہوں تو بغل کی جڑ سے ہاتھوں میں اور جنگاسہ سے پیروں میں پٹی باندھیں۔ شکم پر پچھنے لگائیں۔ پچھنے بڑے اور متعدد ہوں۔ مریض کو تریاق یا فادانیایا قابض ادویات اور لطیف و مخدر تخموں سے بنے ہوئے مرکب دیں۔ گرمی میں جو کا ستو بعض ربوب کے ہمراہ دیں۔ شکم پر قابض و خوشگوار طلاء رکھیں۔ جس ہوا میں مریض ہو اسکی تعدیل کریں۔ مائل ہو تو ہوا ٹھنڈی کریں۔ (فیلغریوس)

مذکورہ بالا طرز عمل شروع میں بہ تدریج اختیار کرنا چاہیے۔ مجبور ہو جائیں تو قوی سے قوی تر کا اصول استعمال کریں۔ اسہال کی وجہ سے غشی طاری ہو جائے اور ظاہر جسم ٹھنڈا ہو جائے تو استفراغ میں اضافہ کر دیں۔ (مؤلف)

مسہل لینے سے پہلے اسہال کو روکنے کے لئے آپ کے پاس قوی گولیاں موجود رہنی چاہئیں، جنہیں قابض مخدر اور عطریاتی ادویات سے تیار کیا گیا ہو نیز سفوف اور ضماد بھی تیار رکھیں تاکہ مسہل لینے سے اچانک غشی طاری ہو جائے تو مناسب تدارک کر سکیں۔ (مؤلف)

اسہال زیادہ آجائیں تو حب انبر باریس ۱۰ گرام چھاج میں اسقدر جوش دیں کہ جم جائے۔ اسے پلائیں یہ اسہال روک دے گی۔ (ساہر)

مسہل دوا لینے والا کمزور ہو اور اسے حمام سے داخل کرنا ممکن نہ ہو تو کسی طشت میں کھولتا ہوا پانی رکھ کر اس کا بھپارہ دیں، مریض کو بھپارہ میں اس طرح ڈھانک دیں کہ اسے پسینہ آجائے۔ (طبری)

ایسا بھی کر سکتے ہیں کہ کپڑوں سے سر کو باہر رکھیں اور جسم کو اندر حتی کہ کثرت سے پسینہ آجائے۔ (مؤلف)

ہیضہ، مسہل اور ذرب میں رگوں کے دہانے اندر کو بری طرح کھل جاتے ہیں، مگر حمام، اور زیادہ پسینہ آنے پر خواہ حمام ہی میں آئے یہ دہانے باہر کو کھل جاتے ہیں۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حمام اور پسینوں کا آنا زیادتی اسہال میں شافی علاج ہے۔

مسہل سے اسہال نہ آئیں تو ہضم ہو جاتا ہے اور شکم میں وہ خلط پیدا ہو جاتی ہے جو اسہال لاتی ہے۔ مگر یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ تخم انجرہ سے کسی حال میں بلغم پیدا نہیں ہوتا۔ صحیح بات یہ ہے کہ مسہل سے اسہال نہ آئے اور ہضم ہو جائے تو اس کا مشابہ مزاج کی خلط پیدا ہو جاتی ہے۔ عاقر قرحا سے بلغم کا اخراج نہیں ہوتا تو صفراء پیدا ہو جاتا ہے، بنا بر ایں قیاس کر لیں۔

ہر مسہل اور کسی خلط کے مابین مناسبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ جذب کرتا ہے۔ مسہل شکم میں باقی رہ جاتا ہے تو وہ متغیر ہو کر ہضم ہو جاتا ہے۔ بشر طیکہ تغیر پذیر ہو، پھر وہ ایک ایسی غذا بن جاتا ہے جو جذب کرنے والی خلط پیدا کر دیتی ہے۔ اگر وہ تغیر پذیر نہیں ہوتا تو جسم کے اندر ردی حالات پیدا کر دیتا ہے۔ مسہل کی قوت رگوں کے دہانوں میں بر قرار رہتی ہے اور زائل نہیں ہوتی تو زیادتی اسہال سے، پہلے سب سے رقیق پھر سب سے گاڑھی خلط خارج ہوتی ہے۔ خون اس سے مستثنیٰ ہے۔ یہ سب سے آخر میں خارج ہوتا ہے۔ سب سے پہلے وہ خلط خارج ہوتی ہے جسے دوا کھینچنے والی ہوتی ہے۔ پھر وہ جو رقت میں اس سے قریب تر ہوتی ہے۔ پھر آخر میں خون۔ یہی حال ہر قسم کے سخت

اسہال کا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ بات معلوم ہے کہ اسہال ہوتا ہے تو مذکورہ نالیوں میں ہوتا ہے اور یہ نالیاں کل کی کل جگر سے نکلتی ہیں اور یہ لازم ہے کہ جگر سے متصلہ نالیاں حدبہ جگر کی رگوں میں داخل ہوں لہٰذا مذکورہ نظریہ بعید از امکان ہے کیونکہ یہ سب بالوں جیسی بلکہ اس سے بھی زیادہ پتلی ہوتی ہیں۔ (مؤلف)

ادویہ مفردہ کے دوسرے مقالہ کے آخر میں مسہل کے بارے میں ایک ضروری گفتگو کی گئی ہے۔۔ واُرق۔۔ ایک سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ صحت و مرض دونوں میں مسہل سے اجتناب کیا جائے حتیٰ کہ پیشتر طبیعت اعتدال کے ساتھ نرم ہو جائے کیونکہ دوا جب طاقتور خشک طبیعت سے ملاقات کرتی ہے تو کرب اور مروڑ پیدا کرتی ہے۔ چنانچہ اثر کم ہو جاتا ہے اور یہ زیادہ تر جسم میں باقی رہ کر ہضم ہو جاتی ہے۔ نیز بعض اوقات بخار میں مبتلا کر دیتی ہے۔ برعکس صورت میں برعکس حالت ہو گی طبیعت نرم ہو گی، مگر اسے نرم کرنے میں اسراف سے کام نہ لیں تاکہ اسہال زیادہ نہ آئیں۔ بس طبیعت کی نرمی کے مطابق دوا کی قوت رکھیں۔ برعکس حالت میں بھی یہی اصول پیش نظر رکھیں۔ (مؤلف)

اسہال زیادہ آنے لگیں تو فلونیا دیں۔ (کناش فارسی)

مسہل ادویات کے اندر گرمی پیدا کرنے کے مقابلہ میں جذب کی قوت زیادہ ہوتی ہے۔ ان میں وہ دوا بھی ہوتی ہے جو جسم سے گرم اخلاط کو جذب کر کے خارج کر دیتی ہے اور ان اخلاط کے ساتھ خود بھی خارج ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مسہل لینے والا بالعموم اس کی گرمی سے محفوظ رہتا ہے۔ مسہل ادویات جن میں بہت زیادہ گرمی ہوتی ہے، دینے سے پہلے خون کا اخراج کیا جائے گا اور باقی ماندہ کو ٹھنڈا کیا جائے گا تاکہ دوا مسہل عفونت اور حدت پیدا نہ کر سکے۔ اس تدبیر کے بعد دوا پلائیں۔

حب النیل کو مقشر نہ کیا جائے تو اس سے مروڑ، لاغری اور ضعف لاحق ہوتا ہے۔ مقشر کر کے چھلکا پھینک دیا جائے اور صرف مغز استعمال کیا جائے تو مضرت کم ہو جاتی ہے۔ یہ لیسدار فضلات کو خارج کرنے میں وہ اثر دکھاتی ہے جو دیگر ادویات میں نہیں دیکھا گیا ہے۔ طاقتور گرمی پیدا کرنے والی ادویات گو بروقت کسی خاص گرمی کا مظاہرہ نہ کریں مگر یہ خون کو عفونت اور التہاب کو قبول کرنے کے لئے نہایت معمولی سبب کے تحت بھی مستعد کر دیتی ہیں۔ دواء مسہل اس طرح کی صورت حال پیدا کرتی ہو تو پہلے فصد کھولیں اور باقیماندہ کو ٹھنڈا کریں۔ تربد گاڑھے پانی کو اور ہلیلہ عفونت کے لئے مستعد تیز خلط کو خارج کرتا ہے۔

برمکی اقراص:

ہلیلہ زرد، سیاہ، بلیلہ، آملہ، ابرنج ہم وزن، تربد دو جزء، فانیذ تمام دواؤں کے ہم وزن، پانی میں بلو کر جھاگ نکال لیں اور اسی میں گوندہ کر قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام۔ یہ معتدل دوا ہے۔ حرارت سے تعلق نہیں رکھتی۔ (قسطا)

قئے کرنے کا ارادہ ہو تو حمام میں نہار منہ داخل ہوں، جسم بھیگنے کے بعد کمزوری اور استرخاء لاحق ہونے سے پہلے پہلے نکل آئیں۔ پھر ایسی شراب پئیں جس میں شہد ملالی گئی ہو اس کے بعد آنکھوں کو باندھ کر قئے کریں۔ قئے بند ہو جائے تو ایک گھڑی رک کر پھر قئے کرنے کی کوشش کریں۔ اس تدبیر سے بہ کثرت لیس خارج ہو گی۔ (کندی)

تیسرا باب

مسہل ادویہ، غذائیں، فتیلے، حقنے، ضمادات اور طلائیں

حفظِ صحت کی غرض سے پیٹ کو صاف رکھنے کے لئے صمغ حبۃ الخضراء تھوڑا سا۔ مغز قرطم ایک جزء، عسل التین (انجیر کا شہد) تین جزء ملا کر انڈے کے برابر استعمال کریں۔ آلو بخارا ماء العسل میں بھگو کر اور انجیر خشک کھانے سے پہلے اور زیتون الماء کھانے سے پہلے لیں۔ (تبدیر الاصحاء)

کھانا کھانے سے پہلے نیم برشت انڈا لیا جائے اور صمغ بطن میں بورق ملا کر لینے سے دست آجاتے ہیں۔ (مؤلف)

کھانا کھانے سے پہلے روغن پینا فضلات خارج کرنے اور اسہال لانے کے لئے مفید ہے۔
(کتاب مابال)

خربق کے استعمال سے بذریعہ مسہل خلطِ سوداوی کا خراج ہو جاتا ہے۔ (ثانیہ من الالمراض)

کھانے سے پہلے نمکین مچھلی اور کراث کھانے سے اسہال آجاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے بعد شراب پی جائے تو اس کے ہضم ہونے کے بعد اسہال آجاتے ہیں اور اگر شراب کسیلی ہو تو ایسا نہیں ہوتا۔
(فصول ثانیہ)

تریاقِ قیصری:

سقمونیا اپنی خاصیت سے صفراء کو جذب کرتی ہے اور اسی طرح بذرالانجرہ بلغم اور اخلاطِ مائی کو

جذب کرتا ہے اور افتیمون اپنی خاصیت سے جاذب سوداء ہے۔

حقنہ۔یہ فضلات کا اخراج تیزی سے کرتا ہے۔

حجر ملح درانی کا حمول کریں۔یا نطرون یا بورہ کے ہمراہ منجمد شہد یا شیر توت یا پیاز کا شیافہ یا پیاز اور لہسن اور کراث کا پانی یا چوہے اور کبوتر کی بیٹ۔ حلتیت کا بھی یہی اثر ہے۔ مقعد کی تدہین کر لینا ضروری ہے۔ (جالینوس)

سقمونیا سے اسہال بالعموم ہوا کرتا ہے۔

بچوں کے جسم کا تنقیہ مقصود ہو تو عصارۂ قثاء الحمار دیں، بکری کی یہی چارہ دیکر اس کا دودھ پلائیں۔اس سے جسم کا تنقیہ ہو جائے گا۔ (جالینوس)

بچے کے لئے جس خلط کا اسہال مطلوب ہو اس کی ماں کو دوا دیں۔ دوا سے جسے بیحد تنفر ہو تو جو دوا دینا چاہتے ہوں اسے بکری کو بطور چارہ دیں حتی کہ مسہل بن جائے۔ (مؤلف)

سعال و اسہال کے لئے میرا تیار کردہ جوشاندہ:

بنفشہ کی کلیاں ۳۵ گرام، تربد مصمغ، ساڑھے ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰۔ ۱۲۰۰ گرام میں پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ۲۷۰ گرام رہ جائے۔ مل چھان کر ۳۵ گرام شکر شامل کریں۔ حرارت غالب ہو تو اس پر تھوڑا لعاب اسپغول چھڑک کر پلائیں۔ (مؤلف)

سپستاں ۳۰ عدد، عناب ۱۰ عدد، انجیر سفید ۵ عدد، اصل السوس ۱۰، تربد ۴، سبزی بنفشہ ۱۰۔ ۱۶۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام باقی بچے۔ فانیذ ۱۵ کے ہمراہ نوش کریں۔ (مؤلف)

لطوخِ مسہل کا مجرب نسخہ:

عصارۂ قثاء الحمار، شیر شبرم، سقمونیا، مرارۂ گاؤ، جوشاندۂ حنظل، عصارۂ حنظل تر جس میں کچھ روغنیات جوش دے لئے گئے ہوں۔ روغن ارنڈ، اصطرک، موم، قنہ، چرک کوز، تلچھٹ روغن فرتیون طلاء کریں۔ (مؤلف)

مجذوم کے لئے مسہل کا نسخہ:

حب ماہودانہ ۲۱ عدد، جند بید ستر ۲۵۰ ملی گرام سب کو پیس کر ۳۱۵ گرام روغن گل کے ہمراہ نوش کریں۔یہ ایک خوراک ہے۔ ہلکا مسہل دینے کا ارادہ ہو تو تمام اجزاء کے ساتھ حب ماہودانہ ۱۱ عدد استعمال کریں۔ (جالینوس)

شربت کا محفوظ نسخہ جسے ایک انسان سر راہ بیچ رہا تھا۔ کھانے کے بعد لیں۔

نسخہ:

شبرم، حشیش دودھ نکالی ہوئی، کتیرا، شکر، فلفل، زعفران یہ سب ۵۰۰ ملی گرام سے ایک گرام تک لیں اور قرص بنالیں۔ اور بطور مشروب استعمال کریں۔ شیر شبرم کا تجربہ یہ ہے کہ ۲۵۰ ملی گرام دس بار دست لاتا ہے، مذکورہ بالا نسخہ ۱۵ بار دست لائے گا۔ (مؤلف)

استسقاء کا اندیشہ ہو تو مسہل کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

نسخہ:

ماہودانہ ۹ گرام، جند بید ستر نصف پانی کے ہمراہ لیں۔

بہی جس میں سقمونیا بھون لی گئی ہو لینے سے دست آنے لگتے ہیں۔ (جالینوس)

اسی طرح سیب کے اندر سقمونیا بھون کر اور شبرم استعمال کرنے سے دست آنے لگتے ہیں۔ (مؤلف)

مذکورہ بالا بہی دست لاتا ہے۔ لذت، قبضیت اور معدہ کے لئے اس کا مفید ہونا برقرار رہتا ہے۔ شہد کے ہمراہ جوشاندہ حلبہ مسہل ہے۔ یہ آنتوں کو فضلات سے پاک کرتا ہے۔ شاہترہ معدہ کے لئے عمدہ ہے کیونکہ اس کے اندر تلخی اور قبضیت ہوتی ہے۔ زیادہ جوش نہیں دیا جاسکتا۔ (جالینوس)

بچے کے لئے مسہل:

ھلیلہ زرد وسیاہ، افسنتین، مصطگی، تربد، سقمونیا بقدر ۲۵۰ ملی گرام دیں۔ تربد سر کا تنقیہ نہایت طاقت سے کرتا ہے۔

تنقیہ سر کے لئے دواء ابیض کے اجزاء:

تربد، حب النیل ۴ ۳ گرام، سقمونیا ۷ گرام، صفراء اور بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ حب النیل سے سوداء کی غلاظت دور ہوتی ہے اور تعفن کا ازالہ ہوتا ہے۔

ھلیلہ کی قدرت نہ ہو تو حسب ذیل طاقتور جوشاندہ استعمال کریں۔

جوشاندہ:

سبزی بنفشہ، اصل السوس، حب النیل، تربد اچھی طرح جوش دیکر صاف کرلیں پھر اس میں سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام پگھلا کر صاف کرنے کے بعد بطور مشروب استعمال کریں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں

تو اس میں تھوڑا پوست شبرم بھی جوش دیں۔ پوست شبرم کے بارے میں میرا تجربہ ہے کہ ۲ گرام سے کئی دست کھل کر آجاتے ہیں۔ اس کا دودھ اور زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (یہودی)

قرص بغدادی:

شیر شبرم ۵ ملی گرام، شکر سفید ۵ ملی گرام، پانی میں گوندہ کر قرص بنائیں ہاتھ پر روغن بادام کی تدہین کرلیں۔ قرص کا وزن ۱ گرام۔ اس کا پانچواں حصہ صفراء اور بلغم کا دست لاتا ہے۔ (یہودی)

یہ قرص مسہل، مسکن عطش اور مطفی حرارت ہے

نسخہ:

سبزی بنفشہ خشک ساڑھے ۳ گرام، تربد سفید مکوک، حب النیل مقشر نصف، سقمونیا ۵ ۱۲ ملی گرام سے ۵ ملی گرام تک۔ رب السوس ساڑھے ۳ گرام، تخم خیار ساڑھے ۳ گرام، ترنجبین ساڑھے ۳ گرام بطور مشروب سب کو استعمال کریں۔ (یہودی بروایت مؤلف)

یہ جوشاندہ کھانسی میں مفید اور تیزی سے دست لاتا ہے۔

نسخہ:

ریشہ سوس ساڑھے ۳ گرام، تربد سفید مکوک ۳۔ حب النیل ۳۔ سبزی بنفشہ ۴ کچل کر ۱۲۰۰ گرام پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ اس میں ۵۱ گرام ترنجبین سفید اور لعاب اسپغول ۳ شامل کریں اور استعمال کریں۔ بخار، التہاب اور پیاس کو بجھاتا، طاقت کے ساتھ دست لاتا اور معدہ میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا تنقیہ کرتا ہے۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو جوشاندہ کے اندر سقمونیا ۵ ملی گرام شامل کرلیں، اندیشہ نہ کریں، کیونکہ حرارت آئے گی مگر کوئی نقصان نہ ہوگا۔

حب کا محفوظ نسخہ:

ہلیلہ زرد ایک جزء، صبر سقوطری تلخ ایک جزء، عصارۂ افسنتین، عصارۂ غافث، برگ گلاب پیا ہوا۔ تربد، سقمونیا سب کو سکنجبین اور عرق کاسنی میں گوندہ لیں۔ اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔ (مؤلف)

ہندوستانیوں کے نزدیک کھانسی کی سب سے عمدہ دوا تربد ہے۔ (طبری)

شدید التہابی بخاروں اور شکم کی خشکی میں، میں شکم اور پہلوؤں کی تمریخ اچھی طرح پانی اور روغن

کے ساتھ کرتا ہوں، اس سے اسہال آجاتا ہے۔ ورم ہو یا شکم میں سختی تو اسے نرم کریں تاکہ فضلات کے اخراج میں آسانی ہو۔ سنگ ارمنی خربق کی طرح سوداء کا اخراج کرتا ہے۔ اور خطرناک نہیں ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲,۲۵ گرام سے ۴,۵ گرام تک۔ اسے دوبارہ دھونے کے بعد استعمال کریں تاکہ اس کا نقصان جاتا رہے۔ (اسکندر)

کندی نے طحال کے مریض کا علاج کیا ہے۔ چنانچہ ۱۸ گرام افتیمون پسی ہوئی، ۶۸ گرام سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرایا۔ چنانچہ مریض کو صحت ہو گی۔ (مؤلف)

مسہل سوداء:

۷ گرام افتیمون نیم گرم ماء الجبن یا ماء العسل اور ایارج کے ہمراہ جس میں خربق سیاہ شامل ہو پلائیں (بولس)

خشک جسموں کے لئے گرم ادویات کے مقابلہ میں لیسدار ادویہ زیادہ مسہل ہوتی ہے۔ یہ اپنا تجربہ ہے۔ قولنج اور خشک فضلہ میں اسے میں نے زیادہ طاقتور پایا ہے۔ ایک شخص کو میں نے ۳۵ گرام خیار شنبر پلایا۔ مریض نے اسے چوسا، پانی کا جرعہ اوپر سے نہیں دیا تاکہ تیزی سے خارج نہ ہو سکے۔ صبح کو آب اجاص جوشاندہ پلایا، چنانچہ دست آگیا۔ صبر کے باب میں یہی قانون استعمال کرتا ہوں کیونکہ اس کا اثر سست ہوتا ہے۔ اسے شام کو پلائیں اور پھر دس گھنٹوں کے بعد مذکورہ جوشاندہ دیں۔

بخار، کھانسی اور شکم میں خشک فضلہ کے لئے مسہل:

نرم سبزیوں کی غذا دیکر سوتے وقت خیار شنبر دیں۔ جسے مریض چوسے اور سو جائے۔ صبح کو حسب ذیل جوشاندہ دیں۔

نسخہ:

عناب سپستاں، زبیب، اصل السوس، تربد جوش دیکر استعمال کریں۔ (مؤلف)

حمی غب، محرقہ، آشوب چشم و صفراء اور ہر خلط حار کا مسہل:

عصارۂ گلاب، ۲ لیٹر، شہد ۴۰۰ گرام، سقمونیا موشوی ۴ ۳ گرام جوش دیں مکمل مقدار خوراک ۲۲ گرام، چھوٹی خوراک ۱۲ گرام۔

سقمونیا سے نہ صرف صفراء کا بلکہ بلغم کا بھی اخراج ہو جاتا ہے۔ غاریقون خلیظ و رقیق بلغم کو بری طرح خارج کرتی ہے۔ قرطم بلغم کا مسہل ہوتا ہے۔ (اسکندر)

صرع، فالج، لقوہ، رعشہ، حمی ورد و حمی ربع کے لئے گولی کا نسخہ:

حنظل، سقمونیا، پوست خربق سیاہ، مقل ۴ ۳ گرام، فریبون نصف، عصارۂ کرنب میں گوندہ لیں۔
مقدار خوراک ۵ گرام سے ساڑھے ۷ گرام تک۔ سنگ ارمنی سوداء کا تنقیہ کرتا ہے۔ دھویانہ جائے تو قئے
آور اور دھولیا جائے تو مسہل ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵. ۷ ملی گرام سے ۵. ۱۲ ملی گرام تک سمجھ کر دیں۔
قرنفل اور قنطوریون صغیر ملا کر جوش دے لیں۔ یہ صفراء اور سوداء کا مسہل ثابت ہوگا۔ (اسکندر)
قطف ملین ہوتا ہے۔ (جالینوس)
گودا انارین کو نچوڑ کر استعمال کرنے سے صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔ توت ملین ہوتا ہے۔ پوست
توت پانی میں جوش دیکر پینا مسہل شکم ہے۔ اس کا توت مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
پختہ توت مسہل ہے۔ اسی طرح خشک توت قرطم اور نظرون کے ساتھ کھانا ملین شکم ہے۔
(جالینوس)
شیر انجیر بادام مقشر و نشاستہ کے ہمراہ پینا مسہل ہے۔ (دیاسقوریدوس)
انجیر تریا خشک مسہل ہے۔ شیر انجیر مسہل ہے۔ لہسن اسہال لاتا ہے۔ پوست بیخ تافسیا، عصارۂ
تافسیا اور لحم تافسیا مسہل ہوتے ہیں برگ تافسیا کا اثر باب القئ کے مطابق ہے۔ (جالینوس)
غاریقون ۷ گرام ہمراہ ماء العسل مسہل ہے۔ بلغم اور سوداء کا اسہال لانا اس کی خاصیت ہے۔
(دیاسقوریدوس)
دانہ ارنڈ ۳۰ عدد چھلکا اتار کر پیس لینے کے بعد پینے سے بلغم اور پانی کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (بدیغورس)
روغن ارنڈ و دانہ ارنڈ مسہل ہے۔ خردل ملین ہوتا ہے۔ (جالینوس)
تخم خشخاش مصری، آب قرطم ۴ ۳ گرام کے ہمراہ پینا ملین شکم ہے۔ کبھی اسے ناطف (ایک قسم کی
مٹھائی) کے ہمراہ ملا کر پینا یہی اثر رکھتا ہے۔ ملوکیہ بستانی (کنوچہ سرخ) ملین ہوتی ہے۔ (روفس)
بالخصوص اس کی شاخیں۔ (جالینوس)
ملوکیہ اسہال لانے میں ناقص ہوتی ہے۔ حماض اور وہ خیار بھی جو آفتاب کے ساتھ گھومتی ہے
ناقص ہوتی ہے۔ بڑی خیار بلغم اور صفراء کا مسہل ہے۔ (روفس)
خس ملین ہے۔ (بولس)
شیر خس جنگلی ۲ گرام ہمراہ سرکہ، آب مائی کیموس کے لئے مسہل ہے۔ (دیاسقوریدوس)
خیار شنبر اپنی خاصیت سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

گلی خنثی و ثمر خنثی ہمراہ شراب مسہل ہے۔ (بدیغورس)

خربق سیاہ ۱۵ ملی گرام تنہایا سقمونیا و نمک کے ہمراہ بلغم اور صفراء کے لئے مسہل ہے۔ اسہال کے لئے کبھی اسے شوربوں اور مسور کے ساتھ جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خربق سیاہ کی کاشت انگور کے پاس کی جائے اور پھر اس کی شراب استعمال کی جائے تو اسہال لاتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

ملین مفرد ادویات بطور مشروب استعمال کرنے سے شکم نرم ہوتا ہے۔ میعہ سائلہ ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ ۱۰۲ گرام آب گرم، اسی طرح علک الانباط، بورہ ارمنی، مولی، اس کا پانی، سمک تازہ، مصطگی، مویزج، تخم انجرہ، بنفشہ خشک، صبر یہ ساری دوائیں تنقیہ کرتی ہیں۔

غاریقون ساڑھے ۴ گرام، افتیمون ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب پودینہ بستانی مسہل سوداء ہے۔ نان خشکار، ملین ہے۔ زیتون الماء، شاخیں، خربزہ، انگور، توت، اخروٹ تر، آلو بخارا تر، یا خلاف میں بھگو کر قبل از طعام خشک فاسد معدہ کی حالت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تازہ پنیر شہد کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ شہد جس کا جھاگ اتارا نہ گیا ہو قبل از طعام چاٹنا، سکنجبین، شراب شیریں اور قابض چیزوں کو بعد از طعام لینا، اور کدو، چقندر اور ملوکیا جیسی سبزیاں زیت و مری کے ہمراہ اور بیضہ نیمر شت قبل از طعام استعمال کرنا ملین شکم ہے۔ (ابن ماسویہ)

مخرج بلغم ادویات:

تربد، غاریقون، نمک ہندی، بورہ ارمنی، لب قرطم۔

بحالت صحت اخراج فضلات کے لئے مستعمل اشیاء:

خوشبودار سبزیاں مری وزیت کے ہمراہ خاصکر چقندر، پات گوبھی، قطف، بقلہ یمانی، لبلاب، لب قرطم، جو شاندہ اور مرغ کے شوربے کے ہمراہ۔ ادویات میں تناسب بوقت خواب بقدر اخروٹ لینا۔ تھوڑے بورہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے طاقت اور بڑھ جاتی ہے۔ صحتمندوں میں صفراوی علامات کی موجودگی میں تنقیہ جسم کے لئے ماء الجبن موزوں ہے۔ اس سے رگوں کا تنقیہ مقصود ہوتا ہے۔ ثقل ہو تو تھوڑے نمک اور شکر کے ہمراہ اسے تھوڑا تھوڑا لیں۔ روزانہ اس کے اندر تھوڑا نمک پہلی خوراکوں کے اندر ڈالیں۔ صفراوی علامات زیادہ تیز ہوں تو اس کے ساتھ ہلیلہ زرد ملائیں۔ بشرطیکہ گرم بیماریوں میں تلیین شکم کی ضرورت ہو۔ یہ زیادہ اسہال نہیں لاتی ہے۔ مریض کو عصارۂ شاخ فرفیر ۱۳۳ گرام، ہمراہ شکر و آلو بخارہ خیساندہ بہ جلاب پلائیں۔ جلاب کے اندر کبھی بقدر

ضرورت تربداور سقمونیاشامل کردیتے ہیں۔ نیز آب لبلاب اورلسان الحمل بھی۔

مسہل بلغم ادویات:

حنظل، مازریون، قثاءالحمار، لبنی رہبان، کمافیطوس، مقل۔

مسہل صفراءادویات:

سقمونیا، خربق سیاہ، ہلیلہ زرد۔

مسہل سوداءادویات:

افتیمون، بسفائج، ہلیلہ سیاہ، صعتر جنگلی، حجرار منی، آرد قنطوریون، شحم حنظل۔

پانی کے لئے مسہل ادویات:

نخاس سوختہ، مازریون، فربیون، ماہودانہ۔ (اسحاق)

خربق صفراء، صرع وجنون کے بلغم کااخراج کرتا ہے۔ صمغ شبرم، قردمانا، قرطم اور توبال نحاس پانی کا مسہل ہے۔ قرطم کی اوسط مقدار ۷۰ دانہ اور چھوٹی خوراک ۶۵ دانہ ہے بشرطیکہ قرطم پرانا ہو۔ نئے قرطم کی طاقتور خوراک [1] لالا ہے جو پیہ بزیاسنا کے ساتھ ملاکر استعمال کی جائے گی۔ اس سے بلغم کااخراج ہوگا۔ تانبے کی چھیلن ۳۶ گرام کو شہد کے ساتھ گوندھ کر استعمال کریں اور اس کے بعد گرم پانی پی لیں۔ اسے شہد کے ساتھ گوندہ کر استعمال کریں اور اس کے بعد آب گرم پی لیں۔

مسہل شکم:

لبلاب سفید پیسکر اوپر سے روغن گل وروغن رطبہ ڈالیں۔ خربق سفید نیچے سے اچھی طرح اخراج کرتی ہے۔ اسے توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرلیں اور پھر شہد کے ساتھ گوندہ کر پئیں پانی کے ہمراہ جوش دیکر صاف کرلیں اور صاف شدہ پانی میں شہد ملاکر اس حد تک جوش دیں کہ قوام بن جائے ایک چچہ اعتدال کے ساتھ اسہال لاتا ہے۔ کمزوروں کے لئے موزوں ہے۔

روغن مسہل:

شحم حنظل غیر مسحوق (پسا ہوانہ ہو) ۱۰۵ گرام، ۴۰۰ گرام روغن تازہ کے ساتھ ایک ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں، پھر اس میں ۱۰۵ گرام روغن ڈالیں اور دھوپ میں رہنے دیں اس طرح تین بار

---

[1] اصل متن بھی "۵ لالا" ہے جو ہنوز تحقیق طلب ہے۔

کریں۔اب اس روغن کے ذریعہ اپنے مقام کی تدہین کریں،اور دھوپ میں کھڑے ہو کر اپنے مقام کو اس طرح رکھیں کہ گرم رہے، اسے ہوانہ لگے۔ دھوپ میں دست آجائیں تو یہ عمدہ دست ہوں گے۔دستوں کو بند کرنا چاہیں تو ستوپی یا کھالیں۔(بقراط)

قرطم کوٹ پانی میں کھولائیں اور اس پانی کے اندر شہد اور شکر ملا کر پی لیں۔اس سے ایارج کی طرح سخت اسہال آئیں گی۔کتاب الامراض المزمنہ کے باب القولنج فی داخل الحجاب میں اسے ایارج کا بدل قرار دیا گیا ہے۔(ارکاغانیس)

ماء الجبن ایسے گرم صفراء کا اخراج کرتا ہے جس میں کوئی اور چیز شامل نہ ہو۔بتھو اصفراء کا اخراج کرتا ہے اور مادہ یرقان کا تنقیہ کرتا ہے۔رند سے حرارت غریزیہ کمزور ہوتی ہے۔ قبض کے وقت یہ حرارت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ اخلاط کا اخراج ہونے لگتا ہے۔اس سے تنفس اور قبض صغیر ہو جاتا ہے۔ مازریون سے اعضاء کو تکلیف پہونچتی ہے چنانچہ ڈھیلے پڑجاتے ہیں اس طرح اسہال آنے لگتا ہے۔ارنڈ کا گودا شکم کے اندر موجود شئے کو اپنی جانب تبدیل کر کے خارج کر دیتا ہے۔ سخت ترش والی سکنجبین سے اخلاط ٹوٹ جاتے ہیں اور اس قابل ہو جاتے ہیں کہ شکم سے بہ آسانی خارج ہو جائیں۔ حنظل لطیف اور آتشی ہوتا ہے۔اس کا اثر جسم کے دور دراز حصوں تک پہونچتا ہے۔بایں ہمہ شکم میں اثر کرتا ہے۔کندس کے زیادہ استعمال سے اسہال ہوتا ہے اور معدہ کو تکلیف ہوتی ہے۔(کندی)

ہلیلہ زرد و ہلیلہ سیاہ کو حنظل تر میں دھنسا کر درخت پر چھوڑدیں۔ موسم سرما میں اسے توڑ کر سایہ میں خشک کرلیں اور بطور طلاء استعمال کریں۔دست آئیں گے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

محفوظ مسہل کا نسخہ:

خوش مزہ معجون جو تکلیف دیئے بغیر اسہال لاتا ہے، اخراج اور تلیین شکم کے لئے موزوں ہے۔

کنجد مقشر ۷ گرام، سقمونیا نصف، شحم حنظل نصف، ملح ہندی ۲، غاریقون ۲، تخم کرفس ۲، تخم گلاب ۲، کتیرا ۲۱، تربد ڈیڑھ، شہد طبرزد میں معجون بنائیں۔ مقدار خوراک بطور مشروب ۵ گرام ہمراہ آب نیمگرم۔

استنباط: تکلیف اور حرارت پہنچائے بغیر عمدہ تلکیین شکم کے لئے گولی۔ موسم گرما میں استعمال کریں۔

نسخہ:

ہلیلہ زرد ساڑھے ۳ گرام، تربد محکوک ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ساڑھے ۷ ملی گرام، حب النیل ساڑھے ۷ گرام، گلسرخ ساڑھے ۷ ملی گرام، عود ساڑھے ۷ ملی گرام، افسنتین ۱۲۵ ملی گرام، کافور ۱۲۵ ملی گرام۔ عرق کاسنی یا عرق عنب الثعلب میں گولی بنالیں۔یہ ایک خوراک ہے۔

مسہل مسکن صفراء:

اعضاء شکنی، بخار اور حرارت کا ازالہ کرتا ہے۔

شرب آلو بخارا، شربت تمر ہندی، اس کا تذکرہ باب الاشربہ میں ہم حرف تاء کے تحت کر چکے ہیں۔(ابن ماسویہ)

گرم بخاروں میں جبکہ کھانی بھی ہو اور طاقتور اسہال کی ضرورت ہو خیار شمز اور ترنجبین کی جگہ استعمال کی جانے والی گولی کا نسخہ۔(ابن ماسویہ)

نسخہ:

رب بنفشہ ۱۰، کتیرا ساڑھے ۳، رب السوس ۷، گاؤزبان ۷، گولی بوزن ۱۴ گرام، ۷۰ گرام شربت بنفشہ کے ہمراہ لیں جو ترنجبین کے ساتھ تیار کیا گیا ہو۔ اس سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ زیادہ اسہال مطلوب ہو تو اس میں رب تربد ۲ گرام، لعاب اسپغول ساڑھے ۳ گرام کا اضافہ کریں نقصان دہ نہ ہو گا نہ اس سے حرارت بڑھے گی۔(ابن ماسویہ)

نسخہ کو میں نے صحیح کیا ہے۔ اصل کتاب کے اندر رب بنفشہ کا تذکرہ نہیں ہے۔(مؤلف)

مسہل صفراء و بلغم جوشاندہ:

مویز منقی ساڑھے ۷ اگرام، آلو بخارا ۱۰ عدد، تمر ہندی منقی ۲۰ عدد، عناب منقی ۵ عدد، شاہترہ ساڑھے ۵۲ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، مصطگی ساڑھے ۳ گرام، تربد ساڑھے ۳ گرام، نمک ۵ ملی گرام۔

موسم گرما میں گرم ہو جانے والے مریضوں کے لئے اسہال کا نسخہ:

گائے کا دہی ۷۰ گرام میں سقمونیا ساڑھے ۷ ملی گرام حل کریں۔ سیاہ کیموس کو خارج کرے گا۔

پودینہ کوہی ۵۲ گرام، ۶۰۰ گرام پانی میں اس حد تک جوش دیں کہ ایک تہائی رہ جائے بطور مشروب استعمال کریں۔

حب بارد اسہال لاتا ہے۔ ہلیلہ زرد ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، گلسرخ ۵ ملی گرام، غاریقون نصف، صبر نصف، عرق کاسنی و عرق عنب الثعلب میں گوندہ لیں اور جلاب کے ہمراہ استعمال کریں یہ ایک خوراک ہے۔(ابن ماسویہ)

صبر کا اثر یہ ہے کہ شکم اور غذا کی نالیوں سے اُتر کر فقط جگر تک پہونچتی ہے۔ صبر مغسول معدہ کے لئے زیادہ عمدہ ہوتی ہے۔ غیر مغسول اسہال زیادہ لاتی ہے۔ سقمونیا کے ہمراہ استعمال کریں تو مغسول

استعمال کریں۔ یہ استنباط ہے۔ (جالینوس)

ورم شکم میں اسہال کے لئے انجرہ اور قرطم استعمال نہ کریں۔ صبر کے مقابلہ اسہال کے لئے قرطم زیادہ بہتر ہے۔ (جالینوس)

قبل از طعام بوڑھوں کو روغن پلانے سے اسہال ہوتا ہے۔ شکم میں حبس ہو تو انہیں صمغ بطم بقدر اخروٹ صغیر دیں۔ اس سے تکلیف پہونچے بغیر تلئین ہو گی۔ جگر، تلی اور پھیپھڑے صاف ہوں گے یہ حیرت انگیز دوا ہے۔ (جالینوس)

نمک کا پانی لیسدار بلغم کو خارج کرتا ہے۔ (حنین)

قولنج کے لئے معجون کا نسخہ:

سقمونیا اگرام خربق سفید اگرام، حب النیل ۱۰ ملی گرام، شحم حنظل ۱۶ ملی گرام، کتیرہ ۱۰ ملی گرام، فربیون ۵ ملی گرام، تربد ۷ گرام۔ تربد کو پانی میں جوش دیکر اس کا پانی لے لیں اور دواؤں کو اس میں حل کر لیں۔ یہ ایک معتدل خوراک ہے۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو ڈیڑھ گنا مقدار میں لیں۔

موسم گرما میں بخار کے لئے حیرت انگیز مفید مسہل:

سقمونیا ۳۵ گرام، تربد ۱۰۵ گرام، بادام مقشر ۷۰ گرام، تربد کو شب و روز بھگوئیں، تربد عمدہ مصمغ قسم کا ہو۔ بعد ازاں اسے آہستہ سے کسی شیشہ کے برتن میں اچھی طرح جوش دیں۔ حتی کہ گاڑھا پن آجائے۔ پھر اس میں ادویات کو گوندہ کر محفوظ کر لیں معتدل خوراک ۱۰ سے ۱۴ گرام تک۔ بطور مشروب۔ زیادہ اثر مطلوب ہو تو تمام ادویات کو سکنجبین میں گوندھیں۔ (مؤلف)

قرص مسہل:

تربد ۱۰، حب النیل ۱۰ گرام، سقمونیا ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰ گرام، گلسرخ ۴، قرص بنالیں۔ ۳۲۴ گرام کے ہمراہ قرص استعمال کریں۔ میرے نزدیک یہ نامحمود مرکب ہے۔ گلسرخ اور رب السوس کی مقدار غالب ہونی چاہئے کیونکہ کم مقدار اسہال کے لئے مؤثر نہ ہو گی۔ بر عکس ازیں گلسرخ ساڑھے ۳ گرام، رب السوس نصف، سقمونیا ۵ ملی گرام سے ۲۸ ملی گرام تک۔ حب النیل ۵ ملی گرام، تربد ساڑھے ۳ گرام، عرق کاسنی اور عرق عنب الثعلب یا سکنجبین میں گوندہ کر گولیاں بنالیں۔ یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔ (سابور)

قرطم، قبر صی حبہ اور شوکۃ الحصارین بلغم جذب کرتے ہیں۔ گل نحاس اور توبال نحاس نیز

مازریون پانی کے مسہل ہیں، سقمونیا صفراء جذب کرتی ہے۔ دوا جو جسم کے اندر جذب شدہ خلط کی زیادتی کو عمر اور زمانہ جس میں یہ خلط زیادہ پیدا ہوتی ہے اس میں اسے جذب کر لیتی ہے اور برعکس حالت میں برعکس جواب ہوتی ہے۔ حتی کہ کسی کمزور وناتواں اور مشقت پسند نوجوان کو موسم گرما میں مخرج بلغم دوا پلائیں تو نہایت مشقت کے ساتھ اور بہت کم مقدار میں خارج ہوگا۔ یہ بیحد مضر ہوگی۔ برعکس ازیں برعکس حالت ہوگی۔ (جالینوس)

ماء الشعیر میں تھوڑی سقمونیا وغیرہ شامل کر دیں تو اس کا اثر قطعی زائل نہ ہوگا۔ نمایاں طور پر تلئین شکم ہوگی۔ مسہل اور مخرج غذا دوا یہ ہے کہ قبل از طعام شراب شیریں بقدر ۲۰۰ گرام لیں، اخروٹ پانی میں بھگو دیں کہ اخروٹ تر کے مشابہ ہو جائے بعد ازاں عمدہ مری کے ساتھ استعمال کریں۔ یہ ملین ہے۔ (جالینوس)

حرارت اور کھانسی کے لئے مسہل:

بنفشہ، نیلوفر، اصل السوس، پانی میں ڈبو کر شب و روز بھگوئیں پھر نرم آنچ پر جوش دیں کہ تھوڑا گاڑھا پن آ جائے۔ یہ ۴۰۰ گرام، لب خیار شنبر ۱۴۰ گرام، ترنجبین ۴۰۰ گرام سب کو یکجا کر کے کوئلے کی آگ پر جوش دیں، جھاگ اتار لیں، حتی کہ پتے شہد کے قوام جیسی ہو جائے۔ اب اسے ۱۴۰ گرام، ۷۰ گرام پانی کے ہمراہ لیں۔ زیادہ طاقتور بنانا چاہیں تو اس میں عرق بنفشہ ڈال کر جوش دیں تربد مصمغ ۳۵ گرام کا اضافہ کریں۔ فلوس خیار شنبر کو جوش دیکر صاف کریں اور منجمد کر لیں۔ اسی طرح ترنجبین کو بھی تیار کریں۔ (مؤلف)

شربت بنفشہ:

ریشہ سوس ۷۰ گرام، تربد ۱۰، بنفشہ خشک ۳۰، اس پر ۱۲۰۰ گرام پانی ڈالکر شب و روز چھوڑ دیں۔ تربد چھل لیں اور اسی طرح اصل السوس کو بھی چھل کر کوئلہ کی آگ پر جوش دیں حتی کہ ۴۰۰ گرام رہ جائے۔ اس پر ترنجبین محلول ۴۰۰ گرام ڈالیں جو عمدہ طبرزد کے ذریعہ منجمد کی گئی ہو اور اس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ حتی کہ قوام کی صورت اختیار کرے۔ اب اسے نوش کریں۔

قرص مسہل:

عقید تربد نصف، عقید سوس ساڑھے ۳ گرام، کتیرا ۵ ملی گرام۔ قرص یا گولی بنائیں۔ زبان کے

چاہیں تو گولیاں بنالیں۔ کھانسی کے لئے مفید ہے۔

نیچے رکھنا موزوں ہوتا ہے۔ سینہ کے لئے ملین، مسہل اور مسکن عطش ہے۔ (مؤلف)

سقمونیا بلغم اور مائی خلط کا استفراغ کرتی ہے۔ (جالینوس)

خربق سیاہ سوداء کا مسہل ہے۔ استعمال کرنے والے کو کزاز ہو جائے تو مہلک ہے۔ (جالینوس)

شکم کے اندر خشک پرانا اور سخت فضلہ ہو تو کمزور مسہل کام نہ کرے گا اس کے لئے حقنہ کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ فضلہ تحلیل ہو جائے۔ دوا بھی پلائی جائے۔ (جالینوس)

خربق سیاہ سوداء کا مسہل ہے۔ سفید کے مقابلہ یہ زیادہ کمزور اور کم خطرناک ہوتا ہے۔ سفید مقئ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

صمغ انگور جنگلی کو سقمونیا اور دودھ والے پودوں کو مسہلات کی فہرست میں شمار کریں۔ حنظل اعصاب کے لئے مضر ہے۔ (روفس)

حب مسہل:

شب میں لیں۔ صبح کو دست آکر فضلات خارج ہو جائیں گے۔

صبر نصف، علک البطم نصف، نطرون اگرام۔ گولی بنالیں اور شب میں لیں۔ (مؤلف)

جذام، مالیخولیا، خراب زخموں اور سرطان جیسی سوداوی بیماریوں کے لئے مسہل:

سکنجبین ۸۰۰ گرام گرم گرم آگ سے اتارتے ہوئے اس پر افتیمون اُقریطشی ۳۵ گرام، خربق سیاہ سحوق ساڑھے ۷ گرام ڈالکر سرد ہونے کے لئے چھوڑ دیں۔ پھر صاحب کر کے استعمال کریں۔ (مؤلف)

بعد از طعام فقاح کا پینا ملین اور قبل از طعام نمکین شئے اور کراث کا استعمال مسہل ہوتا ہے۔

باوثوق شخص نے مجھے بتایا کہ اس نے ایک بدو کو اپنے پیر شحم حنظل تر سے اچھی طرح ایک گھنٹہ تک رگڑتے ہوئے دیکھا چنانچہ اسے ایک دست آیا، دوبارہ یہی عمل کیا تو پھر دست آگیا حتی کہ اس کی ضرورت پوری ہو گئی (جالینوس)

اسہال کے لئے صبر کا اثر یہ ہے کہ معدہ اور آنتوں سے جو چیزیں مس کرتی ہیں یہ ان کا اخراج کر دیتی ہے۔ کبھی اس کا اثر جگر تک پہونچتا ہے۔ ادویات جاذبہ کی طرح اس کا اثر ہوتا ہے ایسا نہیں ہے۔ صبر مغسول کی حدت کم ہو جاتی ہے۔ اس سے اسہال بھی کمزور ہوتا ہے۔ (جالینوس)

عصارۂ قثاء الحمار، سقمونیا، بیل کا پتہ ہم وزن، موم و روغن کے ہمراہ بطور ضماد استعمال کریں۔ (حنین)

قثاء الحمار کے عوض شحم حنظل استعمال کریں۔ (مؤلف)

حنظل ترنچوڑ کراس میں آردترمس یاموم اور روغن گوندہ لیں اور ضماد کے طور پر استعمال کریں۔ مسہل ہے۔(مؤلف)

شحم حنظل ۷۰ گرام، سقمونیا ۱۰۵ گرام، عصارہ افسنتین ۳۵ گرام، مقل ۷۱ گرام، عرق کراث میں گوندہ کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں۔ حمی غب اور حمائے ربع کے شروع میں، پھوڑے پھنسیوں، تقشر جلد، آشوب چشم، حرارت اور حیض و دیگر بہت سارے امراض میں بطور مشروب استعمال کریں۔ بچوں کو دو یا تین، نوجوان کو سات اور بڑوں کو دس سے پندرہ گولیاں استعمال کرائیں (حنین) حنین نے اس کی توصیف کرتے ہوئے کہا ہے کہ بالکل بے خطر ہے۔(مؤلف)

قرص عبدوس کے مطابق ترتیب دیا ہوا قرص کا نسخہ۔ حمیات غب ور بع اور بلغمی بخاروں میں مستعمل ہے اور بیحد مفید ہے۔

نسخہ:

سقمونیا ۵ ملی گرام، شحم حنظل ۱ گرام، حب النیل مقشر ۱۰ ملی گرام، عصارہ افسنتین نصف۔ آب کتیرا میں قرص بنالیں۔ یہ ایک خوراک کا نسخہ ہے۔ نصف اور ایک تہائی مقدار بھی مستعمل ہے۔

حمی غب کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

سقمونیا مشوی در بہی دانہ، عصارہ افسنتین عرق کاسنی میں گوندہ کر قرص بنائیں۔ مقدار خوراک ۲ گرام، سختی کے بغیر اسہال لائے گی۔ حرارت زیادہ تیز ہو تو اس میں ۱۲۵ ملی گرام کافور ڈال دیں۔ یہ گولی جبکہ اسمیں عصارہ کاسنی بھی شامل ہو التہاب جگر میں بیحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ یرقان کا تنقیہ کر دیتی ہے اور حرارت کو بجھا دیتی ہے۔(حنین)

جوارش مسہل:

بہی سرکہ میں بھگو کر اس قدر جوش دیں کہ سرخ جائے پھر اسے نچوڑ کر اسی قدر شکر سفید میں نرم آنچ پر کسی کیتلی کے اندر منجمد کریں۔ منجمد ہونے سے پہلے ۴۰۰ گرام میں ۷۵ گرام سقمونیا داخل کر دیں۔ یہ طاقتور مسہل ہوگا۔ مقدار خوراک ساڑھے ۵۲ گرام بطور مشروب۔ تربد محکوک یک جزء، حب النیل ۲ جزء کو گاڑھا ہونے تک جوش دیں پھر اسے محفوظ کرلیں ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک حسب ضرورت استعمال کریں۔ دوا کے اندر زیادہ تیزی مطلوب ہو تو بہی دانہ سرکہ شراب میں اس حد تک ابالیں کہ سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے اس سے دوگنی شکر اس میں ڈالیں اور جوش

دیگر گھاڑھا کریں۔ سقمونیا ۵ ملی گرام، تربد ساڑھے ۳ گرام، حب النیل ۲ گرام کو ۷ گرام حب النیل میں گوندھیں پھر مذکورہ جوشاندہ ۷ گرام میں اسے گوندھیں۔ نہایت عمدہ مسہل ہوگا۔ (ساھر)

قابل اعتماد ضروری مسہل، ہلکا ہے اور بخار وغیرہ کے مریضوں کو پلا سکتے ہیں۔

نسخہ مسہل:

هلیلہ ۲ گرام، تربد ۱۰ ملی گرام، سقمونیا مشوی ۱۰ گرام، قرص بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

اُفتیمون صاف شدہ ۲۱ گرام کو ۷۰ گرام سکنجبین میں گوندہ کو ۳۵ گرام سکنجبین اور اسی قدر پانی کے اندر سیر کریں۔ پانچ سوداوی دست آئیں گے اس سے کلف کا ازالہ ہو جائے گا۔ (ساھر)

افتیمون پودینہ کے ہمراہ جوش دیئے بغیر لیں۔ (مؤلف)

سوداء کے لئے مری تیار کردہ گولی کا نسخہ:

خربق، بسفائج، تربد، افتیمون اور غاریقون کو مدبر کرنے کے بعد حجر ارمنی، علک القرنفل کے ہمراہ مرکب بنائیں۔

امراض حادہ کے لئے بقراط نے جس تخم کو بیان کیا ہے وہ سقمونیا کے ہمراہ دست لاتا ہے۔ یہ تخم، تخم قریض کہلاتا ہے۔ صبر کو مسہلات کے ساتھ شامل کر دینے سے معدہ نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ (مؤلف)

خربق کو اچھی طرح پیس دیا جائے تو اس کا اثر بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ پیسا نہ جائے تو اعراض ردی سے مریض محفوظ رہتا ہے۔ لہٰذا اعتدال کی راہ اختیار کی جائے تو احسن ہے۔ (اُرکاغانیس)

مسہل ادویات معدہ کے لئے مضر ہوتی ہیں، بالخصوص معدہ کے اعصاب متاثر ہوتے ہیں کیونکہ یہ زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ (بقراط)

یہی وجہ ہے کہ بقراط کے نزدیک طاقتور مسہل ادویات کے ہمراہ بعض عطریاتی چیزوں کو شامل کر لینا ضروری ہے تاکہ مسہل ادویات فم معدہ سے ملاقات کر کے اسے کمزور نہ کر سکیں۔ (مؤلف)

اس میں کوئی خرابی نہیں ہے کہ بیک وقت دو طرح کی مسہل دوائیں لی جائیں ایک مسہل بلغم ہو اور دوسری مسہل صفراء کیونکہ یہ ممکن ہے کہ بیک وقت دونوں دوائیں دونوں خلطوں کا اخراج کریں۔ البتہ ایسا ہو کہ ایک دوا تو جسم کے اندر پہونچتے ہی اخراجِ فضلات کا عمل شروع کر دے اور دوسری دوا اپنا عمل تاخیر سے کرے تو ایسی صورت میں اسہال کے عمل میں اضطراب ہوگا۔ حبس ہوگا، کرب وشدت اور دشواری ہوگی کیونکہ جو دوا جسم کے اندر داخل ہوتے ہیں اپنا اثر کرے گی وہ جب اسہال

لائے گی تو اس کے ساتھ بعض وہ چیزیں بھی خارج کرے گی جسے خارج کرنا بطئی الاسہال دوا کا کام ہے۔ پہلی دوا کا اثر بند ہو جائے گا اور دوسری کا شروع ہو گا تو اس کا فعل نہایت دشوار ہو گا کیونکہ خارج ہونے سے خلط کم ہو گی اور دوا کی قوت بھی کمزور ہو گی۔ نیز اس کے ساتھ پہلی دوا کا بھی ایک حصہ خارج ہو گا۔

عطریاتی اشیاء سے مسہل ادویات کی اصلاح ہوتی ہے۔ یہ اسہال میں مدد بھی دیتی ہیں کیونکہ ان کے اندر تنقیح اور تلطیف کا اثر ہوتا ہے۔ (بقراط)

شربت کا محفوظ نسخہ:

اطریفل اصغر ساڑھے ۱۰ گرام، تربد محکوک چھانا ہوا ۲ گرام، غاریقون ۲ گرام، سقمونیا ۱۲۵ ملی گرام، نمک نفطی ۵ ملی گرام، سب دواؤں کو اطریفل میں ملا کر استعمال کریں۔ (حنین)

افتیمون پانی میں جوش دیکر شکر کے ہمراہ پینا ملین اور مدر ہے۔ شاہترہ کو اس طرح استعمال کرنے سے جرب وغیرہ کا ازالہ ہوتا ہے۔ میرے علم کی حد تک حسب ذیل نسخے مسہل سوداء ہیں۔

نسخہ:

افتیمون ساڑھے ۷ اگرام، ۳۱۵ گرام دودھ کے ہمراہ صعتر مسمی بہ غلیجن ۲٫۲۵۰ گرام۔ صعتر کے اوپر استعمال ہونے والی کچھ چیزیں، مگر افتیمون کے مقابلہ میں ان کا اثر کم ہوتا ہے۔ خربق سیاہ اور افتوان سوداء کا مسہل ہیں۔ (حنین)

انجیر کے اندر دودھ والے پودوں کا چند قطرے ٹپکا کر استعمال کرنا نہایت عمدہ ملین ہوتا ہے۔

(ابن ماسویہ)

سقمونیا تھوڑی اور پرانی ہو تو ادرار بول ہوتا ہے اور شکم رک جاتا ہے مگر زیادہ اور نئی ہو تو پیشاب کم اور اسہال ہوتا ہے۔ (جالینوس)

افتوان ۲ گرام ہمراہ ماء العسل پینے سے سوداء کا اسہال ہوتا ہے۔ (روفس)

شحم حنظل کی خاصیت یہ ہے کہ دماغ اور اس کی جھلیوں کو ردی رطوبتوں سے صاف کرتی ہے۔ صبر کی خاصیت معدہ اور آنتوں کا تنقیہ کرنا ہے۔ (ابن ماسویہ)

گل نسریں طاقتور مسہل ہے حتی کہ ساڑھے ۳ گرام سے اچھے دست آجاتے ہیں۔ یہ مجرب ہے۔ (مؤلف)

خربق ۲ گرام کا مشروب مسہل سوداء ہے۔

حمیات حادہ، پیاس اور کھانسی کے لئے حب مسہل:

تربد نصف، گلسرخ نصف، رب السوس نصف، کتیر انصف، سقمونیا۵ ملی گرام، لعاب اسپغول خشک کردہ، سب کو یکجا کر کے قرص بنالیں۔ اور ۳۵ گرام جلاب یا رب بنفشہ کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں۔ (ابن بطریق)

گولی کا یہ نسخہ مجھے کتاب العین المجموع میں دستیاب ہوا ہے۔ اس سے میں نے کچھ چیزیں موزوں کرلیں ہیں۔ (مؤلف)

سکر العشر ۵، سقمونیا کوٹ کر چھان لیں اور روغن بادام شیریں میں لت کریں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ جلاب۔

معدہ کے لئے صبر کی عمدہ گولی:

گولی قبل از طعام و بعد از طعام استعمال کریں۔ ھلیلہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، ھلیلہ کابلی ساڑھے ۳ گرام، صبر نصف، مصطگی پونہ۔ گولی بنالیں اور بقدر ضرورت استعمال کریں۔ عرق برگ اترج یا پوست اترج میں گوندہ کو گولیاں بنائی جائیں گی۔ (ابن سرابیون)

موسم سرما کے آخر میں جبکہ جسم کے اندر جامد غلیظ اخلاط پیدا ہو جاتے ہیں میرے نزدیک شحم حنظل استعمال کرنا مفید ہوگا۔ اسے صمغ بادام، کتیر اور کوز کے ہمراہ استعمال کریں۔ شحم حنظل اعصاب اور عصبی اعضاء سے لیسدار خلط کا اخراج کرتا ہے۔ (عیسٰی بن ماسہ)

اوپر ہم مسہل کے ایک نسخہ کا ذکر کر چکے ہیں اس پر اعتماد کریں۔ افتیمون ہمراہ شیر خالص ۳۱۵ گرام کے ہمراہ استعمال کرنے سے مسہل سوداء تمام ادویہ کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور دست آتے ہیں، خربق سے سوداء کا اسہال ہوتا ہے۔ اقحوان کی بھی یہی تاثیر ہے۔ (حنین)

بچے کو مسہل دینا ہو تو ماں کو سقمونیا یا قثاء الحمار دیں اور دوسرے دن ماں بچے کو دودھ پلائے۔ (جالینوس)

اسے لطیف بنایا جاسکتا ہے۔ وہ اس طرح کہ ماں کے دودھ ۳۵ گرام میں میں سقمونیا کا ایک دانہ حل کردیں۔ یا کسی بکری کو کوئی مسہل چارہ دیں پھر اس کا دورہ استعمال کرائیں بشرطیکہ بچہ ماں کا محتاج نہ ہو یا ماں کے لئے مسہل دینا مضر ثابت ہوتا ہو۔ (مؤلف)

کچھ لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ عصارۂ غلاف انگور، سوداء کا بری طرح اخراج کرتا ہے۔ (حنین)
فاشرشین سوداء کا مسہل ہے۔ (مؤلف)

مسہل صفراء:

صبر ۵ گرام ہمراہ ماء العسل صفراء کا مسہل ہے۔ قبل از طعام استعمال نہ کرائیں کیونکہ قبل از طعام لینے سے غذا فاسد ہو جائے گی اور نفوذ بھی فاسد ہو گا۔ صبر ساڑھے ۳ گرام سے کم لینے پر فقط اعضاء سے فضلات کا اخراج ہو سکے گا۔ معدہ کے لئے اس سے زیادہ عمدہ مسہل دوا کوئی اور نہیں ہے۔ صبر کے استعمال کا سب سے عمدہ موقعہ یہ ہے کہ سر کے اندر بوجھ محسوس ہو رہا ہو، آشوب چشم ہو، کثرت سے چھینکیں آ رہی ہوں، نیند کے اندر بخار کی عدم موجودگی میں طرح طرح کی خیالی تصویریں آتی ہوں، کپکپی کا احساس ہو، خدر کی کیفیت طاری ہو، تیز ریاح خارج ہو رہی ہوں، آنتوں اور معدہ کے اندر سوزش محسوس ہو رہی ہے اور ایسا لگتا ہو جیسے کوئی ردی خلط معدہ کی جانب اتر رہی ہو، فصلات اس قدر زیادہ ہوں کہ حقنہ کے بس میں ان کا ازالہ نہ ہو۔ صبر دور دراز مقامات سے نہیں بلکہ آنتوں اور نالیوں سے جذب کرتی ہے۔ (بولس)

ایک خاتون نے ساڑھے ۲۴ گرام صبر ایک خبیصہ کے ہمراہ پیسا مگر اس دن اسے دست نہیں آئے، مگر نرمی سے ہفتہ بھر دست آتے رہے ہر سال اس طرح صبر کا استعمال اس کا معمول رہا ہے۔ (مؤلف)

خربق سیاہ مقی اور مسہل ہے۔ خربق سفید کا بھی یہی اثر ہے۔ مگر یہ زیادہ خطرناک ہوتی ہے۔ (جالینوس)

خربق سیاہ صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ امراض حادہ اور جنون، شقیقہ صداع مزمن، آنکھوں اور پھیپھڑوں پر گرنے والے دائمی نزلوں میں نیز سینہ، احشاء مثانہ اور رحم کے امراض میں جہاں اسہال کی ضرورت ہوتی ہے، اور یرقان، قوابی، جمرہ اور شبور ساعیہ میں اس کا استعمال موزوں ہے۔ کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اس لئے بخار کے مریضوں کو بھی دی جاتی ہے۔ بشرطیکہ بخار تیز نہ ہو، بخار نہ ہو تو مقدار خوراک ۲,۲۵۰ گرام۔ شہد کے یا پودینہ کو ہی یا کسی موزوں چیز کے ہمراہ جو تیز سے سرایت کرتی ہو اور معدہ کے موافق ہو مثلاً انیسون وغیرہ۔

سقمونیا:

خربق کے قریب تر صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ تمام مسہل ادویہ کے مقابلہ میں معدہ کے لئے یہ سب سے خراب ہوتی ہے۔ لہٰذا اسے استعمال وہی شخص کرے جس کا معدہ طاقتور ہو اور بخار میں مبتلا نہ ہو۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۲,۲۵۰ گرام ہمراہ نمک یا فلفل یا زنجبیل یا کوئی اور چیز جو تیزی سے

سرایت کرتی ہو اور معدہ کے موافق ہو۔

شحم حنظل:

سوداء اور فضلات مخاطی کا مسہل ہے۔ خربق اور سقمونیا کی طرح اس سے اسہال عروق دمویہ سے نہیں بلکہ اعصاب اور اعضاء عصبیہ سے ہوتا ہے۔ مقدار خوراک زیادہ سے زیادہ ۵ گرام ہے اور ہمراہ شہد و پانی ۱۰۵ گرام ہے۔ کبھی اس کے اندر سداب جوش دے لیتے ہیں۔ اسے اچھی طرح پینا نہیں چاہئے ورنہ آنتوں کو زخمی کرے گی اور اعصاب کے لئے مضر ثابت ہو گی۔ پرانے سر دردوں، پردۂ دماغ کے مزمن اوجاع، شقیقہ، بیضہ، فالج، مزمن لقوہ، آنکھوں کیجانب اترنے والے مزمن نزلوں، عسر تنفس، ربو، سہال مزمن، وجع المفاصل، عرق النساء اور گردوں اور مثانہ کے شدید امراض میں مفید ہے۔

عصارۂ قثاء الحمار:

سقمونیا کے قریب تردست آور ہے۔ مقدار خوراک ۱۲۵, اگرام ہمراہ دودھ ۳۱۵ گرام۔

یتوع:

سقمونیا کی طرح دست آور ہے۔ پانچ قطرے ستو میں ملا کر تیزی سے نگل لیں تاکہ منہ میں جلن نہ ہو۔

ماھودانہ:

سقمونیا کی طرح صفراء کا مسہل ہے۔ مقدار خوراک ۹ دانہ سے ۱۵ دانہ تک۔ اگر زیادہ استفراغ کی ضرورت ہو اور مریض قوت رکھتا ہو اور قوی المعدہ بھی ہو تو دانہ کو اچھی طرح چبائے اور اگر مریض کمزور ہو اور اس کا معدہ بھی خراب ہو تو ان دانوں کو سالم نگل لے۔

غاریقون:

فعل و اثر شحم حنظل سے ملتا جلتا ہے۔ معدہ کے لئے بہت بری نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہمراہ شراب شہد۔

ایرسا:

اثر و قوت غاریقون کے مشابہ ہے۔ مقدار خوراک ۳ گرام ہمراہ شربتِ شہد۔ شہد پرانا استعمال کریں۔

قنطوریون دقیق:

صفراء اور مخاطی اشیاء کا اخراج کرتی ہے۔ ساڑھے ۳ گرام، ۶۳۰ گرام پانی میں جوش دے کر جبکہ پانی ۱۰۵ گرام رہ جائے استعمال کرنے سے صفراوی دست آتے ہیں۔

پودینہ کوہی:

گل پودینہ ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ شراب شہد مستعمل ہے۔ خربق جیسا اثر ہوتا ہے۔

خربق سیاہ:

سفید کے مقابلہ میں معدہ کے لئے موزوں تر ہے۔ البتہ اسہال کم آتے ہیں۔

مازریون:

مقدار خوراک ۵ گرام، شراب شہد ۶۰۰ گرام میں اسقدر جوش دیتے ہیں کہ پونہ رہ جاتا ہے۔ پھر نوش کرتے ہیں۔ خربق کی طرح دست آور ہے کچھ لوگ مازریون ۵ گرام، افسنتین ڈیڑھ گرام کی گولیاں بنا کر استعمال کرتے ہیں۔

زراوند طویل:

۵ گرام شراب شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے حنظل کی طرح دست آتے ہیں۔

افتیمون:

سوداء کے اخراج میں زود اثر ہے۔ مقدار خوراک ۲۱ گرام، ہمراہ دودھ ۲۱۵ گرام۔

میعہ:

ایک اکسوبافن (تقریباً ۳۶ گرام) شہد کی شراب میں ملا کر پینا مسہل سوداء ہے۔

اضطرک:

۵ گرام سے مختلف سواد کا اخراج ہوتا ہے۔ (جالینوس)

یہ میعہ، درخت زیتون کا چھلکا ہے۔ ۵ گرام لینے سے خام خلط کا اخراج ہوتا ہے۔ (مؤلف)

عاقر قرحا:

۷ گرام ہمراہ آب تخم سراج القطرب مسہل ہے۔

گل حاشا:

مقدار خوراک دو اکسوبافن (تقریباً ۷ گرام) ہمراہ شراب و نمک۔

بیخ بخور مریم:

ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب و شہد خلط خام کا اخراج کرتی ہے۔

پوست نحاس:

۱۲۵ ،ا گرام، اسی قدر علک البطم وحب الغار کے ساتھ استعمال کرنے سے خام خلط پوری طاقت سے خارج ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام۔

دانہ ارنڈ:

پانی اور شہد کے ساتھ استعمال کرنے سے اسہال آتے ہیں۔ استعمال کرنے کے بعد سرکہ لے لیں۔ تاکہ قئے نہ ہو سکے۔

تخم مازریون مقشر:

اس کو پیس کر شہد کے ہمراہ معجون بنا لیتے ہیں، یا تیزی سے نگل جاتے ہیں تاکہ منہ کو زخمی نہ کر سکے۔ پانی کے دست آتے ہیں مقدار خوراک ۲۰ دانہ سے ۴۰ دانہ تک طاقتور مریضوں کے لئے مستعمل ہے۔

فربیون:

مقدار خوراک ۵ گرام۔ شہد کے ساتھ تیزی سے حلق سے اتار لیا جاتا ہے تاکہ منہ زخمی نہ ہو سکے۔ پانی کے دست زیادہ آتے ہیں۔

تخم انجرہ:

مقدار خوراک ۳ گرام ہمراہ شراب شہد، پانی کا اخراج کرتا ہے۔

شبرم:

قرطم کے ستو کے ہمراہ مستعمل ہے۔ ساڑھے ۲۴ گرام چھیل کر جو مقشر اور تھوڑے نمک کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنے سے پانی جیسے دست آتے ہیں۔

اُشق:

ساڑھے ۱۰ گرام ماء العسل کے ساتھ پانی جیسے دست لاتی ہے۔

عصارۂ لحی اقطی:

۷۰ گرام شراب کے ساتھ پانی جیسے دست لاتا ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں اس جگہ قوقایا موزوں ہے۔ صبر ۷ گرام، عصارۂ افسنتین ۷ گرام، سقمونیا ساڑھے ۳ گرام، شحم حنظل ساڑھے ۳ گرام۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام۔ (مؤلف)

شربت ورد مکرّر مسہل:

گل سرخ کو بار بار کھولتے ہوئے پانی میں ڈالیں پھر اسی قدر اس میں شکر ڈال کر نرمی سے قوام تیار کرتے ہیں۔ مقدار خوراک ۷۰ گرام چار دانہ سقمونیا کے ہمراہ۔

شربت دیگر:

شکر ۴۰۰ گرام، عصارۂ گل سرخ ۴۰۰ گرام، سقمونیا ۳۵ گرام اور مصطگی ساڑھے سترہ گرام۔

دواء سفرجل مسہل:

عصارۂ بہی کو ہم وزن شکر کے ساتھ اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پن آجائے پھر اس کے اوپر سقمونیا، مصطگی اور عود چھڑکیں۔ اسی طرح پوست اترج اور مغز اترج سے بھی دوا تیار کی جاتی ہے۔ معدہ کے لئے عمدہ ہے۔

روغن مسہل:

سقمونیا ساڑھے ۳ گرام، ۳۵ گرام کانجی میں حل کر کے کھانے سے پہلے تین چار رتی لیں اور اسی طرح ایک نمک بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جس میں صعتر، نانخواہ، ملح مقلو اور سقمونیا ان سب کا دسواں حصہ شامل کر کے روٹی کے ساتھ کھایا جائے۔

رجل الغراب:

نقرس پیدا کرنے والی اخلاط کو پیدا کرتی ہے۔ مقدار خوراک سورنجان کے برابر ہے۔ البتہ یہ معدہ کے لئے بہتر ہوتی ہے۔

لطوخ:

شبت کو شہد کے ہمراہ پیس کر جوش دیں حتی کہ گاڑھاپن آجائے، پھر ایک اونی ٹکڑے میں لت کر کے حمول کریں۔ اس سے کسی اذیت کے بغیر زیادہ دست آجائیں گے۔ عجیب الاثر ہے۔

ناف پر رکھنے کے لئے طاقتور مسہل لطوخ:

بخور مریم ۱۴ گرام، قثاء الحمار ۱۴ گرام، دانۂ مازریون ۱۴ گرام، ظرون ساڑھے ۱۰ گرام، سقمونیا ۷ گرام، بیل کے پتہ میں ملائیں، کبھی کبھی ماہودانہ اور شبرم کا اضافہ بھی کر لیا جاتا ہے۔

قئے آور:

ایک پر کو روغن حنا میں لت پت کریں اور حلق کے اندر داخل کر دیں یا بیخ قثاء الحمار ۵ ۷ ۳ ملی گرام پلائیں۔ مویزج شراب شہد کے ہمراہ۔ یا بلبوس یا پیاز نرگس بھون کر یا دہ مولی جسے فجل الارض کہا جاتا ہے یا مولی کھائیں۔ نہایت تیز تازہ مولی لیکر کاٹ لیں اور استعمال کرنے سے نصف یوم پہلے سکنجبین کے اندر بھگولیں پھر ممکن حد تک زیادہ سے زیادہ استعمال کریں اور اوپر سے سکنجبین لے لیں۔ پھر دو گھنٹے چہل قدمی کریں۔ نیم گرم پانی پئیں اور حلق کے اندر کوئی پر داخل کر کے قئے کریں۔

خربق کا استعمال:

دشوار امراض میں شدت اور مایوسی کے بعد اسے استعمال کریں۔ مولی کے اندر سوراخ کر کے اس میں خربق داخل کر دیں اور شب بھر چھوڑ دیں۔ مولی سکنجبین کے ہمراہ جیسا کہ اوپر ہم بیان کر چکے ہیں لیں۔ اس سے پہلے مریض کو قئے کرنے کا عادی بنالیں۔ صبر لینے کے دو گھنٹے بعد مریض کو قئے کرائی جائے۔ خربق استعمال کر لینے کے بعد کبھی صبر ۷۰ گرام پانچ دنوں تک ۳۱۵ پانی کے اندر بھگوتے ہیں پھر اسے اس قدر جوش دیتے ہیں کہ ۱۰۵ گرام پانی رہ جاتا ہے۔ پھر اس پر پانی جیسی شہد ڈالکر گاڑھا ہونے تک جوش دیتے ہیں۔ مریض کو قئے کا عادی بنالیا جاتا ہے پھر اسے آنتوں سے اخراج فضلات کے لئے ایک یا دو چمچہ جودت ہضم کے بعد نہار منہ پلاتے ہیں۔ (جالینوس)

اوریباسوس:

مسہل ادویات کے ضمن میں جالینوس کا ایک قول گذر چکا ہے۔ خربق سیاہ صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اسے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تو اس کے ساتھ سقمونیا شامل کرتے ہیں پھر اس کے اوپر مینیج ڈالتے ہیں، یا اسے پانی اور نمک میں داخل کر کے اس کے اندر موٹی مرغی پکاتے اور اس کا شوربہ پیتے ہیں۔ مینیج میں اسے ایک شب بھگو کر استعمال کیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

قندس:

حسب مسمی بہ قندس بلغم، بہ کثرت مائی رطوبتوں اور صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ آتشی اور اسہال میں سریع الاثر ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۳۰ دانے۔ چھلکا اتار کر اس کا مغز لیں اور شہد وستو کے ساتھ کوٹ کر شراب شہد یا شراب شیریں کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کے بعد روغن چند گھونٹ لیں تاکہ حلق کے اندر کی جلد جل نہ سکے۔ اسے شہد میں لپیٹ کر بھپارہ لیتے ہیں تاکہ یہ حلق سے مس نہ کر سکے۔ اس کا اسہال نرم بنانا چاہیں تو بیس دانہ لیں۔ اس دانہ کو در حقیقت میں سمجھ چکا ہوں۔ مقشر دانے لیکر ایک ہاون میں کوٹ لیں اور پانی میں شکر ملا کر گاڑھا ہونے تک جوش دیں اور تھوڑا کتیرا لیکر کوٹے ہوئے دانوں پر اس قدر انڈیلیں کہ یکجا ہو سکیں۔ پھر اس کا قرص بنالیں۔ بہتر یہ ہے کہ چھوٹی چھوٹی گولیاں بنائیں۔ یہ نہایت خوبصورت سفید گولیاں تیار ہوں گی۔ انہیں امراض حادہ میں استعمال کریں۔ مقدار خوراک ۲ گرام یا ۱۰ ملی گرام، قولنج اور استسقاء میں استعمال کریں۔ برگ لبلاب کے کھانے سے کافی تلئین ہوتی ہے۔

بسفائج:

تمیں دانہ ۲۸۰ ملی گرام اوپر سے چھیل کر کھانے سے بلغم، صفراء اور مائی کیموس کا اخراج ہو جاتا ہے۔ اس سے پہلے تھوڑی طریخ کھالی جاتی ہے پھر اسے ماء العسل کے ہمراہ لیتے ہیں، ساتھ میں چوزوں کا شوربہ بھی چاٹ لیا جاتا ہے۔

حنظل:

بلغم وصفراء کا اخراج کرتا ہے۔ شحم حنظل ۶ گرام ماء العسل کے ہمراہ مستعمل ہے۔ یہ برابر دو مثقال کے ہے کیونکہ خرنوب کا وزن چار جو کے برابر ہوتا ہے۔ نرمی کے ساتھ اسہال لانا مطلوب ہو تو ایک حنظل کے دانہ میں سوراخ کر کے مینیج بھر دیں اور گرم ہونے تک رہنے دیں پھر استعمال کریں۔ کسی

اذیت کے بغیر اسہال آئیں گے۔ جسم کے بیرونی حصوں میں سیاہ زخموں، جزام، داء الفیل (فیلپا) اور دوالی میں مفید ہے۔

صبر:

نہ طاقتور ہوتی ہے نہ تیزی سے اسہال لاتی ہے۔ سر اور معدہ کے لئے موافق ہے۔ مقدار خوراک ۳۶ دانے ہمراہ شراب شہد، صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ بعد از طعام لینا جائز ہے کیونکہ مسہل ہے اور کھانے کو فاسد نہیں کرتی ہے۔ بایں ہمہ پیاس کو رفع کرتی اور ہضم میں مدد دیتی ہے۔ آب کرنب (بند گوبھی) میں پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنا کر استعمال کریں۔ (جالینوس)

یا عرق کاسنی میں۔ (مؤلف)

سقمونیا شامل کرلیں تو معدہ کی مضرت دور ہو جاتی ہے۔

افتیمون:

سوداء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ ریشمی کپڑے سے چھان لیں ۹۰ دانے (ایک دانہ برابر ۲۵۰ ملی گرام) جو ساڑھے ۲۲ گرام کے برابر ہے بطور مشروب مستعمل ہے۔ اس سے زیادہ مقدار بھی ہمراہ شراب شہد مستعمل ہے۔ قولنج اور ریاح مراقبہ میں نیز ثقل معدہ اور ضیق تنفس میں مفید ہے۔

غاریقون:

صفراء اور بلغم کا اخراج تیزی سے نہیں کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام یعنی ۳۶ دانے ہمراہ ماء العسل۔

فربیون:

بہ کثرت مائی قرمزی اخلاط کا اخراج کرتی ہے۔ دواؤں میں سب سے زیادہ تیز اور آتشی مزاج سے قریب تر ہوتی ہے۔ استسقاء اور قولنج کے مریضوں نیز تمام سرد معدہ والوں کے لئے موافق ہے۔ باقی دیگر مریضوں کے لئے سخت دست آور ہے۔ اس سے شدید پیاس لاحق ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۲,۵۲۰ گرام ہمراہ ماء العسل۔

قرطم:

صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ لب قرطم کوٹ کر کسی چوزہ کے ساتھ جوش دیکر استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ لوگ لب کے ساتھ انیسون، بادام اور شہد ملا کر گولی تیار کر لیتے ہیں جو یرقان کی عمدہ دوا

ہوتی ہے۔لب قرطم کی مقدار خوراک ۱۴ گرام ہے۔

سقمونیا:

حدت اور طاقت میں عصارۂ قثاء الحمار سے کم تر نہیں ہے۔ فم معدہ کے لئے تکلیف دہ ہے۔ غم واضطراب اس سے لاحق ہوتا ہے اور بیحد پیاس لگتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر کے ہمراہ استعمال کی جاتی ہے تاکہ کسی اذیت کے بغیر خالص صفراء کا اخراج ہو سکے۔ مقدار خوراک ۸ ادانے، یعنی ساڑھے ۴ گرام۔

اوریباسوس:

علک کے ہمراہ معتدل مقدار میں کچھ قردمانا شامل کر دیئے جاتے ہیں۔

تخم بھوا:

اسے پیس کر پینے سے صفراء کا اخراج زوردار طریقہ پر ہوتا ہے۔

آلوبخارا:

اسے کھانے کے بعد ماء العسل پی لیں تو مسہل ثابت ہوتا ہے۔(جالینوس)

اسے شربت بنفشہ میں بھگوتے ہیں۔(مؤلف)

حب قندس وتناسب سے طاقتور فتیلہ تیار کیا جاتا ہے۔روغن سے مالش کر لینا ضروری ہے۔ (جالینوس)

گولی کو شہد میں ڈال کر نگل لیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تفریح قلب کی خاطر کوئی مناسب شئے تھوڑی پلا دیں۔اس سے متلی کا ازالہ ہو جاتا ہے۔(فیلغ غورس)

جوارش مسہل:

عرق سیب کو گاڑھا ہونے تک جوش دیں۔اس کے بعد ۱۰ گرام کے حساب سے تربد ۵ ملی گرام، سقمونیا نصف، مصطگی نصف اور عود نصف شامل کریں۔ مسہل اور مقوی معدہ ہے۔ مریض کو محروث اور ۸/۷ گرام گائے کی دہی میں ۵ ملی گرام سقمونیا ملا کر دیں۔(ساھر)

ساھر کو دیکھا ہے کہ وہ صفراوی اور دموی بخاروں اور جن کے اندر اسہال لانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ان میں حسب ذیل قرص ابوداؤد مسہل پلاتا تھا۔

نسخہ:

گلسرخ ۲۲ گرام، کتیرا ساڑھے ۳ گرام، رب السوس ۵ گرام، نشاستہ ۵ گرام، تربد ۱۰، صندل سفید ۹ گرام، کافور نصف، سقمونیا ۱۴ گرام، ساڑھے ۳ گرام کے برابر قرص تیار کریں۔

قرص بنفشہ مسہل:

بنفشہ خشک ساڑھے ۱۰ گرام، تربد سفید مکوک ساڑھے ۳ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، رب السوس نصف، یکجا کر کے ہم وزن شکر کے ہمراہ لیں (مؤلف)

آنکھوں کے زخموں اور حدت میں حسب ذیل قرص استعمال کریں:

رب السوس ۱۰ ملی گرام، کتیرا ۱۰ ملی گرام، سقمونیا ۱ گرام، کافور ۱۲۵ ملی گرام، صندل ۱۰ ملی گرام، بطور مشروب استعمال کریں۔ قرص ابوداؤد میں صندل، کافور، بادروج، قرص گلسرخ وطباشیر شامل ہے۔
(جامع الکحالین)

معجون:

خالص سوداء کا اخراج کرتا ہے۔ افتیمون ۲۱ گرام، ۳۵ گرام سکنجبین کے ہمراہ معجون تیار کریں۔ اور سکنجبین بطور مشروب استعمال کریں۔ پندرہ دست آئیں گے۔ پودینہ ۳۵ گرام، ۲۰۰ گرام پانی میں اس قدر جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے پھر صاف کر کے نوش کریں۔

افتیمون موجودہ دستور کے مطابق:

افتیمون یکجز ء، فودنج پونہ جز، خربق سیاہ آٹھواں جزء، حجر ارمنی آٹھواں جزء، غاریقون آٹھواں جزء، تربد پونہ جزء اسطوخودوس نصف جزء سب کو یکجا کر کے شہد صفر کے ہمراہ معجون بنالیں۔ ۱۸ گرام، بسفائج نصف جزء سنا مکی پونہ جزء اور شاہترہ پونہ جزء کے ہمراہ لیں۔ (شاھر)

ماء الجبن ایسے تیز صفراء کا اخراج کرتا ہے جس کے اندر کوئی اور چیز شامل نہ ہو اور جگر کو سوزشی فضلات سے پاک کرتا ہے۔ (کندی)

صبر سے صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔ دلیل یہ ہے کہ نکلنے والی شئے کے اندر حدت ہوتی ہے اور صفراوی اعراض کا ازالہ ہو جاتا ہے۔

بتھوا صفراء کا اخراج کرتا ہے۔

رند حرارت عزیزیہ کو کمزور اور جسم کو تحلیل کر دیتی ہے۔ تربد کا بھی یہی فعل ہے۔ دونوں سے تنفس اور نبض صغیر ہو جاتے ہیں۔ سرد پانی میں بیٹھنے سے دونوں کا اثر زائل ہو جاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے قوت واپس آجاتی ہے۔

مازریون سے ہونے والا اسہال اسی وقت بند ہو سکتا ہے جب اس کی حدت کو توڑ دیا جائے ارنڈ کی کھلی سے ہیضہ جیسی طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔

حنظل جسم کے اطراف اور دور دراز جگہوں سے جذب کرتی ہے۔ (کندی)

محرورین کے لے مفید مسہل کا نسخہ:

تربد ساڑھے ۴ گرام، سقمونیا ۵ ملی گرام، گلسرخ نصف۔ شہد طبرزد میں یکجا کریں۔ (ابن ماسویہ)

الکمال والتمام میں حسب ذیل نسخہ نظر سے گذرا ہے۔

کھانسی اور طاقتور اسہال کے لئے جبکہ مریض ھلیلہ استعمال نہ کر سکے۔ اپنا تیار کردہ شربت کا نسخہ:

تربد ساڑھے ۱۰ گرام، اصل السوس ۱۰، بنفشہ خشک ۵، بیخ سوسن ۳، تخم قریص ۳، لب قرطم ۳، بیخ قثاء الحمار ۳، بیخ حنظل ۳، برگ حنظل ۳، جوش دیکر صاف کرلیں۔ بیاض کے لئے غاریقون استعمال کریں۔ یہ طاقتور جوشاندہ ہے۔ کھانسی کے مادہ کا اخراج کر دیتا ہے۔ حمی حادہ میں حسب ذیل نسخہ استعمال کرتا ہوں۔

نسخہ:

بنفشہ رب السوس، نیلوفر، عناب، سپستاں، برگ گاؤزباں، اس کے اوپر لب خیار شنبر و ترنجبین ڈالیں۔ (مؤلف)

حب بارد:

بخاروں میں استعمال کریں۔ بنفشہ خشک ۵ گرام، سقمونیا مشوی ۵ ملی گرام، تخم کرفس ۵ ملی گرام، غاریقون ساڑھے ۱۰ گرام عرق عنب الثعلب میں یکجا کر کے جلاب کے ہمراہ لیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔

صفراء کے لئے نسخہ جبکہ کھانس نہ ہو:

ھلیلہ زرد ۵ گرام، سقمونیا ۷۵ ۳ ملی گرام، صبر ۱۰ ملی گرام، غاریقون ساڑھ ۳ گرام، جلاب کے

ہمراہ یکجا کرلیں۔

دواء مسہل:

فودنج جبلی ۳۵ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ ۱۳۴ گرام رہ جائے، پھر بطور مشروب استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

شکم سے براز خارج کرنے کے لئے ایک نسخہ:

شیر شبرم ۷ قطرے خشک انجیر کے اندر ٹپکائیں اور نہار منہ کھلائیں۔ (کتاب ماء الشعیر)

مسہل الادویہ قابض، تیز، لیسدار، شیریں اور نمکین نیز ایسی ہوتی ہیں جو اثر میں زہروں کے مشابہ ہوں۔ اس سے طاقتور اسہال ہوتا ہے۔ (ابوجریج راہب)

تھوڑی فربیون پینے سے بیحد لیسدار و خام غلیظ بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ معتدل مقدار سے زیادہ لینے پر غم و اضطراب لاحق ہوتا ہے۔ سرد پسینہ آتا اور غشی طاری ہوتی ہے۔ معتدل مقدار ۳۰۰ ملی گرام، زیادہ سے زیادہ مقدار ۳۷۵ ملی گرام اور کم سے کم مقدار ۲۵۰ ملی گرام، صمغ عربی میں پیس کر مناسب ادویات کے ساتھ شامل کریں۔ حار المزاج صفراوی اور دموی مریض استعمال نہ کریں۔ مفلوج اور بلغمی مزاج مریضوں کو استعمال کرنا چاہئے۔ اسے اچھی طرح نہ پیسیں۔

سقمونیا صرف انطاکی استعمال کریں جرمغانی سیاہ سخت سے پرہیز کریں۔ مقدار خوراک ۵ گرام ہے۔ ۸ ملی گرام سے ۱۰ ملی گرام تک زیادہ لینے پر بہت زیادہ دست آتے ہیں۔ کبھی شروع میں دست رک جاتا ہے جس سے کرب، سرد پسینہ اور غشی طاری ہو جاتی ہے۔ کبھی اس کے بعد افراط کے ساتھ دست آتے ہیں حتی کہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ۱۲۰۰ ملی گرام سے زیادہ استعمال نہ کریں۔ کم سے کم ۴۵۰ یا ۶۰۰ ملی گرام حسب ضرورت دیں۔ اس کی خاصیت یہ ہے کہ صفراء اور لزوجتوں کو خارج کرتی اور جسم کے دور دراز حصوں سے ردی فضلات جذب کرتی ہے۔ مریض حار المزاج ہو تو اس کے پینے کے بعد بالعموم حمی حادہ ہو جاتا ہے ایسے مریض استعمال نہ کریں تو زیادہ بہتر ہے الا یہ کہ ضرورت داعی ہو۔

صبر عربی:

اس کا کوئی فعل نہیں ہے۔ بالعموم کرب اور مروڑ پیدا کرتی ہے۔ شکم میں اس کا فضلہ رہ جاتا ہے جو بذریعہ قئے خارج ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر اسہال کا اثر دو دن کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔ صبر

سقوطوی اس کے برعکس ہوتی ہے۔ چنانچہ اسے استعمال کرنے کے بعد اس کا کچھ حصہ سر کی جانب پہونچ کر اسے صاف کر دیتا ہے، چنانچہ نگاہ تیز ہو جاتی ہے کیونکہ اس سے عصب اجوف کا تنقیہ ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صبر ایارج کبیر کے نسخوں میں شامل کی جاتی ہے۔ سخت سردی کے اندر اسے استعمال نہیں کیا جاتا کیونکہ کبھی اس سے مقعد کو نقصان پہونچتا ہے۔ اس سے خون جاری ہو جاتا ہے کیونکہ نواصیر کے منہ کھل جاتے ہیں۔ اس سے معدہ اور سر کا تنقیہ ہوتا ہے۔ صبر محانی کے قریب نہ جائیں۔ صبر کی اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ مصطگی اور گلسرخ پسے ہوئے کے ساتھ اسے مسل دیں۔ زیادہ اصلاح مطلوب ہو تو دھولیں۔

حنظل:

جوڑوں میں اترنے والے بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ سر کی جانب بھی چڑھ کر سیاہ خلطوں کو خارج کرتی ہے۔ زرد ہونے پر اسے حاصل کرنا چاہئے۔ شحم حنظل سبز حالت میں تھوڑی سی بھی استعمال کرنا مہلک ہے۔ اس سے مروڑ پیدا ہوتا ہے۔ نہایت سخت قئے ہوتی ہے۔ آنتوں کے اندر خراش پیدا ہوتی ہے، کرب لاحق ہوتا ہے، ضیق تنفس، متلی اور سر د پسینہ آتا ہے۔ زرد ہونے پر حاصل کر کے استعمال کرنا مفید ہے۔ پی جانے والی کسی دوا کے ہمراہ اسے شامل کرنا ضروری نہیں ہے۔ (ابو جریج)

یہ غلط ہے۔ میرے خیال میں یہاں یوں ہوگا کہ کسی غذا کے ہمراہ اسے شامل کرنا لازم نہیں ہے۔ (مؤلف)

حنظل حرارت اور برودت کی شدت میں نہ پلائیں کیونکہ شحم حنظل شدت حرارت میں پلانے سے انتہائی کرب لاحق ہوتا ہے۔ نچلے حصوں کو بیحد نقصان پہونچتا ہے۔ رگوں کو دہانے کھل جاتے ہیں۔ طبیعت کھل نہیں پاتی۔ مروڑ ہوتا ہے۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ دانہ اور خارجی چھلکا الگ کر دیا جائے اور صرف شحم لے لی جائے۔ اسے صمغ عربی، کیترا اور نشاستہ کے ساتھ الگ الگ یا ایک ساتھ بہ مقدار شحم ملا کر پیس لیا جائے۔ کبھی معجون میں اسے استعمال کیا جائے تو مذکورہ ادویات کے ذریعہ اصلاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سب سے کم مقدار خوراک ۲۵۰ ملی گرام اور زیادہ سے زیادہ ۵۰۰ ملی گرام ہے۔ جڑ جو ایک خربوزہ کے وزن کے برابر ہوتی ہے زیادہ طاقتور ہونے کی وجہ سے مہلک حد تک مسہل ہوتی ہے۔ سرد کوہستانی علاقوں کے باشندے نہایت طاقتور اور تیز مسہل دوائیں استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً شحم حنظل، برگ حنظل، مازریون، تربد وغیرہ۔ سقمونیا ان میں تقریباً اثر نہیں کرتی۔ حنظل کے ذریعہ حمام کے پہلے خانہ میں جذامی شخص کے پیر کے نیچے اچھی طرح مالش کی جائے تو دست اور قئے

جاری ہو جاتے ہیں۔ حقنوں کے اندر اسے شامل کریں تو صحیح شامل کریں۔ یہ قولنج میں مفید ہو گی۔ خام بلغم اور سوداء کا اخراج ہو گا۔ پختہ ہونے کے بعد پتہ اور زرد حصہ لے کر سایہ میں خشک کر لیں اور بوقت ضرورت استعمال کریں۔ یا پیس کر نشاستہ یا صمغ عربی میں ملا کر استعمال کریں۔ افتیمون، صبر اور نمک ہندی کے ہمراہ استعمال کرنے سے اخراج سوداء حیرت انگیز طور پر ہو گا۔ ایارج فیقرا کے ہمراہ استعمال مؤثر ہوتا ہے۔ سوداوی امراض میں برگ حنظل سے زیادہ مؤثر میرے مشاہدہ میں اور کوئی مسہل دوا نہیں آئی ہے۔ البتہ بزرگان قدیم نے اسے نظر انداز کر رکھا ہے۔

میں نے تو مالیخولیا، صرع، وسوسہ، دار الثعلب اور جذام میں اس کا تجربہ کیا چنانچہ بیحد مؤثر ثابت ہوئی ہے۔ کبھی قئے بھی ہو گئی ہے جس سے فائدہ ہوا ہے۔ جذام میں تو یہ موافق ہوتی ہے۔ حتی کہ جذام بڑھنے نہیں پاتا۔ مقدار خوراک اگرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ سرد ملکوں کے باشندوں اور جن لوگوں کی غذا دودھ اور پنیر ہوتی ہے، انہیں جب کسی اور دوا سے اجابت نہیں ہوتی تو یہ دوا ان کے لئے مسہل کا کام کرتی ہے۔ حقنوں کے اندر شامل کر دینے سے بلغم خام اور مرۂ سوداء کا اخراج ہونے لگتا ہے۔ قولنج کے حقنوں میں اسے بقدر ۱۴ گرام شامل کرتے ہیں۔ تین سال کے بعد اس کا اثر کم ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا مقدار میں اضافہ کریں۔

تربد:

تازہ استعمال کریں۔ بلغم کا اخراج نہایت نرمی کے ساتھ کرتی ہے۔ سقمونیا میں شامل کرنے سے دونوں کے مزاج میں اعتدال پیدا ہو جاتا ہے۔ اور صفراء و بلغم کو خارج کر دیتی ہیں۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اسے اس حد تک رگڑیں کہ سفیدی نظر آنے لگے۔ اچھی طرح اسے کوٹتے نہیں ہیں ورنہ آنتوں کے اندر خراش پیدا کرے گی۔ زیادہ اصلاح اس طرح ہو گی کہ روغن بادام میں اسے لت پت کر دیں۔ لیسدار بلغم کو اکھاڑ دینا مطلوب ہو تو اسے اچھی طرح پیس لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام تک۔ یہ حار یابس ہوتی ہے اور عمدہ دواؤں میں شمار ہوتا ہے۔

شبرم:

غیر اصلاح شدہ استعمال کرنے سے لہاۃ (کوا) اور مری کے کناروں میں تعفن ہو جاتا ہے۔ گرم مزاج والوں کو بخار آجاتا ہے۔ بواسیر کے منہ کھل جاتے ہیں۔ اصلاح شدہ شبرم زرد آبہ، قولنج، مرۂ سوداء، اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ اصلاح اسطرح ہوتی ہے کہ اسے دودھ کے اندر شب و روز بھگو دیں۔ دن میں دودھ تین بار تبدیل کریں۔ اس سے زیادہ نہ کریں ورنہ اثر زائل ہو جائے گا بعد

ازاں سایہ میں رکھ کر ٹکڑوں کی شکل میں محفوظ کرلیں۔ استعمال کے وقت اس میں انیسون، بادیان، زیرہ، تربد اور ہلیلہ شامل کریں۔ ہلیلہ سے لطافت پیدا ہوگی اور مضرت کم ہو جائے گی۔ قولنج کے لئے استعمال کرنا ہو تو مقل یہود، سکبینج، اشق اور تھوڑے بھیڑیئے کے گو میں اسے شامل کریں۔ زرد آب کے علاج میں، دودھ کے بعد جب یہ خشک ہو جائے تو عصارۂ کاسنی و بادیان و عنب الثعلب میں اسے تین دن اور تین رات تک بھگوئیں۔ پھر خشک کر کے اس کے ہمراہ تربد، ہلیلہ زرد اور نمک ہندی شامل کریں۔ یہ عمدہ دوا ثابت ہوگی۔ شبرم کا دودھ لا حاصل ہے۔ اطباء عراق جو راستوں میں بساط پھیلائے پڑے رہتے ہیں، نے اس کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو ہلاک کر ڈالا ہے۔ ایک شخص کو شبرم پلائی جاتی تو اسے بیحد دست آتے تھے۔ کچھ لوگ ناپختہ سبز حنظل میں ہلیلہ بھگوتے ہیں۔ پھر دوسرے حنظل میں اسے بھگوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کے ایک ہلیلہ کے استعمال سے پچاس سے زیادہ دست آجاتے ہیں۔ کچھ لوگ عاقرطین پلاتے ہیں، مگر اس سے جگر کا مزاج ناقابل بیان حد تک بگڑ جاتا ہے۔ کچھ لوگ عرطنیثا پلاتے ہیں۔ یہ وہی دوا ہے جس کی جڑوں سے اون کو دھودیتے ہیں تو سفید ہو جاتا ہے۔ مضرت میں مذکورہ بالا دوا کے مانند ہے۔ حلتیشا ایک ایسی جڑی ہے جو نہروں کے کنارے اگتی ہے۔ گودا سرخ اور پتہ برگ فرفیر کے مشابہ ہوتا ہے۔ کاٹنے پر دودھ نکلتا ہے۔ یہ تمام دوائیں وہ ہیں جن سے قئے اور اسہال بہت زیادہ آتے ہیں، مقدار خوراک اگرام ہے۔

مازریون:

غیر اصلاح شدہ کے استعمال سے کرب لاحق ہوتی ہے اور شدت کے ساتھ قئے اور اسہال آتے ہیں، آنتوں پر حملہ کر کے اسے ننگا کر دینے کی وجہ سے رنوں اور کچھ خراب چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ بلغمی اور بوڑھے مریض اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں اور گرم مزاج والوں نیز جن کے معدوں کے اندر صفراء ہو ان کے لئے مضر ہے کیونکہ اس سے کرب، قئے اور پیاس لاحق ہوتی ہے۔ ایسے مریضوں کے لئے ہلیلہ، شاھترہ فواکہات اور بنفشہ مفید ہوتا ہے۔ بوڑھے اور سرد معدہ والوں کو گرم پانی کے ہمراہ گولی پلائیں۔ یہ گولی گرم نہیں، نیم گرم کے ہمراہ لینا ضروری ہے کیونکہ آب گرم کے ہمراہ لینے سے کرب لاحق ہوگا اور قئے ہوگی۔ طریقہ یہ ہے کہ پانی کو اچھی طرح ابال کر چھوڑ دیں حتی کہ نیم گرم ہو جائے۔ ابالے ہوئے بغیر استعمال کرنے سے متلی اور قئے ہوگی۔

سقمونیا:

اس کو ہر طرح کے لوگ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔ جن کے معدوں کے اندر یہ قرار نہ پا سکے اور

قئے ہو جائے ان کے لئے ضروری ہے کہ ایک دن وہ شکم پر کر کے قئے کریں دوسرے دن پرہیز کریں، تیسرے دن یہ دوا استعمال کریں۔ اگر زیادہ قئے آجاتی ہو تو دو دن متواتر شکم پر کر کے زوردار قئے کریں اس کے دو گھنٹے بعد ہلکی قئے کریں پھر دوا لیں۔

مازریون کی اصلاح:

جڑوں کو پتہ سمیت کھٹے سرکہ کے اندر کوٹے بغیر دو روز اور دو شب بھگو دیں۔ سرکہ کو تین بار تبدیل کریں۔ پھر اسے شیریں پانی سے تین بار دھوئیں اور سایہ میں خشک کرلیں۔ موسم سرما ہو تو دھوپ میں خشک کریں۔ پھر اسے ہلکے طور پر کوٹ لیں زیادہ نہ کوٹیں۔ پھر اسے روغن بادام شیریں اور روغن بنفشہ یا شیرج میں لت کریں اسے اچھی طرح پیسیں نہیں کیونکہ اس طرح وہ آنتوں کے اندر خراش پیدا کرے گی۔ اس میں کچھ دوائیں شامل کرنا چاہیں تو تربد، افتیمون، سقمونیا، ہلیلہ زرد، گلسرخ پسا ہوا، رب السوس، زیرہ کرمانی اور نمک ہندی شامل کریں۔ ان دواؤں کو شامل کرنے سے سوداوی بیماریاں اسہال کے ذریعہ جاتی رہیں گی اور بلغمی امراض میں بھی فائدہ ہوگا۔ زرد آبے کا علاج اس کے ذریعہ کرنا چاہیں تو سرکہ سے نکلنے کے بعد اس میں تو بال نحاس، اصل السوس، اسارون، مرصافی، سکنجبین، نمک ہندی، تخم کرفس، عصارۂ غافث، عصارۂ افسنتین، سنبل اور مصطگی شامل کریں اور کھولائے ہوئے عرق عنب الثعلب و عرق بادیان کے ہمراہ پلائیں۔ افتیمون، ہلیلہ سیاہ اور حجر ارمنی کے ہمراہ شامل کر کے استعمال کرنے سے سوداوی بیماریوں کا ازالہ ہو جائے گا۔ عمدہ تلیین پیدا کرنا مقصود ہو تو مذکورہ بالا دواؤں کے ساتھ اس میں خیار شنبر اور سبزیوں کا آبیات کا اضافہ کریں۔ آبیات کے اندر خیار شنبر مسل کر اس میں تھوڑی دوا ملالیں۔ اس سے زرد آب بذریعہ اسہال خارج ہوگا۔ چاہیں تو اس کی گولیاں اور قرص بنالیں۔ مازریون کو صرف طاقتور شخص ہی برداشت کرسکتا ہے۔ اصلاح شدہ مازریون کی مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔

دند جوڑوں کے اندر اتر آنے والے پانی اور خم بلغم کو خارج کرتی ہے۔ نہایت گرم ملکوں میں اسے استعمال کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ ان ملکوں میں جسم بیحد کمزور ہوتے ہیں جہاں مسلسل تحلیل کا عمل ہوتا رہتا ہے۔ سرد ملکوں کے لئے یہ دوا موافق ہوتی ہے۔ دست زیادہ آنے لگیں تو مریض کو ٹھنڈے پانی میں بیٹھا دیں اور سر پر ٹھنڈا پانی انڈیلیں۔ دند صحری استعمال نہ کریں اس کا فعل سست ہوتا ہے۔ کرب اور مروڑ پیدا کرتا ہے۔ دند ہندی کو چاقو سے چھیلیں، ہونٹوں کے قریب نہ لائیں ورنہ ان کا رنگ اڑ جائے گا اور برص جیسی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ چھیلنے کے بعد وہ زبانیں نکال لیں جو اسکے

شکم سے باہر نکلی ہوتی ہیں۔ صرف دانہ لے لیں اور اسے تھوڑے نشاستہ، گلسرخ سبزی دور نمودہ، اور تھوڑے زعفران کے ہمراہ استعمال کریں۔ افیون اور فریبوں ہرگز شامل نہ کریں۔ مذکورہ طریقہ کے مطابق اس کی اصلاح ہو جانے کے بعد یہ ایک عمدہ دوا ہو جاتی ہے بلغم اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔ وجع المفاصل کو تحلیل کرتی ہے۔ سیاہ بالوں کو باقی رکھتی ہے۔ حتی کہ وہ سفید نہیں ہونے پاتے۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔

قثاء الحمار:

یہ حنظل سے زیادہ گرم ہے۔ بلغم خام، سوداء اور زرد آب کا اخراج کرتی ہے۔ صبر، قنطوریون، سورنجان، بوزیدان، کمافیطوس، فو، قسط مر اور حب النیل کے ہمراہ شامل کرلی جائے تو موافق ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ہمراہ استعمال کرنے سے وجع المفاصل، قولنج، سوداء، فالج، لقوہ اور تنگی سینہ میں فائدہ ہوتا ہے۔ ان دواؤں کے علاوہ سقمونیا وغیرہ جیسی طاقتور مسہل ادویات اس کے ساتھ شامل نہ کریں۔ مذکورہ دوائیں ہی کافی ہیں۔ مقدار خوراک ا گرام ہے۔ صمغ عربی اور گل ارمنی شامل کرلینے سے اس کی حدت ٹوٹ جاتی ہے۔

شیر لاغیہ:

جہاں آرد جو استعمال ہوتا ہے وہاں اسے شامل کرتے ہیں۔ اگر جہت صحیح ہو تو اسے نشاستہ میں ملائیں اور روغن بنفشہ یا روغن بادام شیریں میں لت کریں۔ کبھی اسے ھلیلہ، افسنتین، غافث، نمک ہندی اور بسفائج کے ہمراہ استعمال کرتے ہیں۔ اصلاح صدہ حالت میں اسے مذکورہ دواؤں کے ہمراہ استعمال کریں تو حمی ربع اور زرد آب کے اسہال میں فائدہ ہوتا ہے۔ غیر اصلاح شدہ کو براہ راست استعمال کرنے سے جگر اور معدہ میں خرابی پیدا ہوتی ہے۔ اصلاح شدہ حالت میں ۲ گرام لیا جاتا ہے۔ پرانے ہو جانے کی صورت میں اثر کم ہو جاتا ہے۔

حب السمنہ:

اس کے ۲۰۰ گرام برگ کا عصارہ صفراء اور بلغم کا دست لاتا ہے۔ اسہال میں یہ لب قرطم کے مانند ہے۔

حب ماہو دانہ:

حب ماہودانہ کا لب ۷ گرام صفراء، بلغم اور بلغم خام کا اخراج کرتا ہے۔ (ابو جریج)

میرے نزدیک یہاں غلطی ہے۔ ھلیلہ سیاہ سوداء اور بلیلہ زرد صفراء پر اثر کرتا ہے۔ تنہا اس کی مقدار خوراک ساڑھے ۷ گرام ہے۔ جو شاندہ اور خیسانده کے لئے وزن ۳۵ گرام سے ساڑھے ۵۲ گرام تک ہے۔ اس کا جو شاندہ اور خیسانده مسہل ہو تا ہے اور تیزی سے نیچے اتر تا ہے۔ دونوں ہی اسہال کے بعد طبیعت کے اندر خشکی پیدا کرتے ہیں۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اس میں سکر اور ترنجبین ملالی جائے۔ اس سے قبضیت رفع ہو جائے گی۔ (مؤلف)

غاریقون:

یہ بلغم اور صفراء کا اخراج کرتی اور بڑی ادویات کو قوت پہونچاتی ہے۔ انہیں لیکر جسم کے دور دراز گوشوں تک پہونچتی ہے۔

بسفائج:

اسکو سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے بہ آسانی اسہال ہو تا ہے۔ دوائیں استعمال کرنا جن مریضوں کو پسند نہیں ہو تا غذاؤں کے ہمراہ اسے شامل کر کے پلانا موزوں ہو تا ہے۔ چنانچہ اپنی خاصیت کی بدولت سوداء کا نرمی سے اخراج کر دیتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔ کسی اور چیز کے ہمراہ جوش دی جائے تو ۱۴ گرام ہے۔ اس میں تھوڑی حرارت ہوتی ہے۔

سورنجان، بوزیدان اور ماہی زھرہ:

یہ وجع المفاصل میں مفید ہیں۔ الگ الگ سکر کے ہمراہ ۸ گرام اور دوسری دواؤں کے ہمراہ پون گرام سے ۱ گرام تک مستعمل ہیں۔ ماہی زھرہ چیکنے کی حالت میں مفید ہے۔

افتیمون:

سوداء کو اکھاڑنے کے لئے اس میں زبردست طاقت ہوتی ہے۔ صفراوی مریضوں کو استعمال کرانے سے کرب لاحق ہو تا ہے۔ اور بسا اوقات قئے ہو جاتی ہے۔ افسنتین کہ ہمراہ پلانے سے مالیخولیا کے بہت سارے مریض صحتیاب ہو چکے ہیں۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ روغن بادام یا روغن بنفشہ میں لت کر دیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۴ گرام تک ہے۔

ابرنج:

یہ اسہال لاکر کیڑوں کا اخراج کرتی ہے۔ رطوبتوں کو چوسنے اور جوڑوں سے بلغم کو اکھاڑ دینے کی

خاصیت رکھتی ہے۔

حب النیل:

بدمزہ ہوتی ہے۔ بارہ انگشتی آنت میں رک جاتی ہے۔ تنہا استعمال کرنے سے چوبیس گھنٹوں سے پہلے اسہال نہیں ہوتا۔ سقمونیا کے ہمراہ استعمال اسے نیچے اتارتا اور بہ کثرت لیسدار بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ صفراء بھی خارج کرتی ہے۔ نوجوانوں اور نوخیزوں کے فم معدہ پر کبھی اس سے قبض اور سخت مروڑ لاحق ہو جاتا ہے۔ زیادہ استعمال کرنے سے آنتوں کے اندر خراش پیدا ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام ہے۔ میرے خیال میں اسے مفرد استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ سقمونیا کے ذریعہ نیچے اتر کر بلغم اور صفراء کا اخراج نہ کرتی ہوتی تو میں اسے استعمال کرنے کا مشورہ نہ دیتا۔

شحم رمان:

تھوڑا استعمال کرنے سے قبض پیدا کرتی ہے۔ ساڑھے ۸۷ گرام استعمال سے اسہال آتا ہے۔ اصلاح کے لئے اس میں ۷ گرام اسپغول شامل کرتے ہیں گو کہ اسپغول کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔

سناء حرمی:

حار یابس اور تھوڑی اس میں حرارت ہوتی ہے۔ بدمزہ ہوتی ہے۔ معدہ میں رک جاتی ہے۔ صفراء اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔ قلب کو طاقت بخشتی ہے۔ جوشاندہ کا استعمال سفوف کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہے۔ اس کا عصارہ دوسری دواؤں کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام اور جوشاندہ میں ۳۵ گرام ہے۔

لبلاب:

نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ بشرطیکہ ٹھنڈی ہو جانے کے بعد اس میں شکر ملالی جائے۔ خیار شنبر کا اضافہ کر لینے سے طاقت بڑھ جاتی ہے۔ جوش نہ دینا لازم ہے تاکہ اس کی لسی ٹوٹنے نہ پائے۔ مقدار خوراک ۲۶۶ گرام سے ۴۰۰ گرام تک ہے۔

شاھترہ:

نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ بثور اور حرب میں مفید ہے۔ بشرطیکہ اس کا پانی جوش نہ دیا گیا ہو اور اس میں ۳۵ گرام سکر ملالی گئی ہو۔ خشک کر کے جوشاندہ حلیلہ میں شامل کر لی جائے تو صفراء کا

اخراج نہایت سختی سے کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام سے ۲۶۶ گرام تک اور خشک حالت میں ۳۵ گرام ہے۔

قاقلی:

اس کو نچوڑ کر آگ پر جوش دیئے بغیر پینے سے زرد آب کا اخراج ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲۶۶ گرام ہمراہ سکر عشریا سکر سرخ ۳۵ گرام نہایت مؤثر دوا ہے۔ (ابو جریج)

سکر عشر کے ہمراہ قاقلی استسقاء میں مفید ہے۔ (مؤلف)

بنفشہ:

بدمزہ ہوتا ہے۔ معدہ کے اندر پھول کر کرب پیدا کرتا ہے، بالخصوص جبکہ بخار ہو۔ جوشاندہ کا پانی استعمال کرنا طبیعت کے لئے آسان ہے۔ یہ سینہ کی تلیین کرتا اور طبیعت کو کشادگی کے ساتھ کھول دیتا ہے۔ آلو بخارا وغیرہ اور تمر ہندی کے ساتھ استعمال کرنے سے تیزی سے نیچے اترتا ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہے اور جوشاندہ میں ساڑھے ۲۴ گرام۔

انزروت:

تیسرے درجہ میں بارد ہے۔ بلغم غلیظ جو گھٹنوں، کولہوں اور جوڑوں کے اندر جمع ہو جاتا ہے کا اخراج کرتی ہے۔ اس سے بلغم کا اخراج کچھ صفراء کے ساتھ نہایت تیزی سے ہوتا ہے۔ جسم سے امراض کو خارج کرنے میں دیگر ادویات کی معاون ہوتی ہے۔ تیز ہوتی ہے، چنانچہ سوراخ کر دیتی ہے۔ آنتوں سے سختی کے ساتھ چپک جاتی ہے۔ اسلئے ان کے اندر سوراخ ہو جاتا ہے۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ سفید انزروت روغن اخروٹ میں پیس لیں۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے اور دیگر ادویات کے ہمراہ ۲ گرام۔ (ابو جریج)

صبر:

صبر سدوں کو کھولتی اور یرقان کو دور کرتی ہے۔ سر اور معدہ کا تنقیہ کرتی ہے۔ مقعد کے لئے مضر ہے۔ اصلاح اس طرح ہوتی ہے کہ اس میں ہم وزن مصطگی شامل کرلیں یا آب افاویہ سے اسے دھولیں۔ سحق اچھی طرح کریں تاکہ چپک سکے۔ اس طرح تنقیہ کی صلاحیت بڑھ جاتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام، ساڑھے ۳ گرام سے ۷ گرام تک ہے۔

سقمونیا:

یہ صفراء کی مسہل ہے۔ معدہ اور جگر کے لئے مضر ہے۔ بھوک زائل کر دیتی ہے۔ غم اور ابکائی پیدا کرتی ہے۔ اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ انیسون، دوقو، تخم، کتاں، نانخواہ کے ساتھ ملا کر کسی سیب یا بہی میں روغن بادام کے ہمراہ بھون لیں۔ سحق اچھی طرح نہیں کرتے۔ تاکہ معدہ کے ساتھ سختی سے چپک نہ سکے مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے،اگرام ۵۰۰ ملی گرام تک ہے۔

شحم حنظل:

مروڑ اور تج امعاء پیدا کرتی ہے۔ اصلاح کیترا کے ذریعہ ہوتی ہے۔ عمدہ طور پر سحق نہیں کرتے تاکہ آنتوں سے چپک نہ سکے۔ لیسدار بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے ۲ گرام ۲۵۰ ملی گرام تک ہے۔

افتیمون:

سوداء کا مسہل ہے۔ غم، پیاس اور معدہ و فم معدہ کے اندر خشکی پیدا کرتی ہے کیونکہ یہ شدید طور پر خشک ہوتی ہے۔ روغن بادام شیریں کے ذریعہ اصلاح ہو گی۔ لب نکالنے کے لئے اسے اچھی طرح سحق نہیں کرتے۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ۱۴ گرام تک ہے۔

فربیون:

لیسدار بلغم جو کولہے، پشت اور جوڑوں میں پیدا ہو جاتا ہے، کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ غم، کرب اور خشکی پیدا کرتی ہے۔ مقل یہود کے ساتھ شامل کر کے اچھی طرح سحق کرنے، پھر اس کے بعد سنبل، دار چینی، سلیخہ وغیرہ افاویہ کے شامل کرنے اور روغن گل میں لت پت کرنے سے اصلاح ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۵۰۰ ملی گرام سے لیکر اگرام تک ہے۔

غاریقون:

بلغم اس سے خارج ہوتا ہے۔ لب کے اوپر مطبوج چھڑک دینے سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔

خربق سیاہ:

بلغم اور سوداء کا اخراج کرتی ہے۔

بسبائج:

سوداء اور بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۴ا گرام ہے۔

حب النیل:

یہ بلغم کا اخراج کرتا ہے۔ اچھی طرح سحق کر کے روغن بادام شیریں میں لت کرلیں۔ مقدار خوراک اگرام سے لیکر ڈھائی گرام تک ہے۔

ایرسا:

زرد آب، صفراء اور بلغم خارج کرتا ہے۔ اور جگر کے سدوں کو کھولتا ہے۔ مکرب ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے۔

قثاء الحمار:

زور آب اور بلغم کا اخراج معدہ کو کوئی تکلیف پہونچائے بغیر اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک اگرام سے لیکر ۴ گرام ہے۔

مازریون:

زرد آب اور بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ افسنتین میں شامل کردینے سے اصلاح ہو جاتی ہے۔ مقدار خوراک غیر مطبوخ اگرام ۲۵۰ ملی گرام، مطبوخ ۷۵۰ ملی گرام سے لیکر ۲۵۰ ملی گرام تک۔ (ابن ماسویہ)

یہ غلط ہے۔ (مؤلف)

اشق:

جوڑوں سے لیسدار خام بلغم کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ اس کی مقدار خوراک کسی جوشاندہ میں بھگو لینے کے بعد ساڑھے ۴ گرام ہے۔ جاؤشیر اشق کے مانند ہے۔ اس کی مقدار خوراک اسی کے برابر ہے۔

مقل:

تج الماء سے ادویات کو روکتی اور لیسدار غلیظ بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔

سکبینج:

یہ قولنج میں مفید اور کولہے اور جوڑوں سے بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک اشق کے مانند ہے۔ کسی مطبوخ میں خیسانده کریں۔

انزروت:

لیسدار بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

قنطوریون:

لیسدار بلغم اور سوداء کا خاصکر کولہوں سے اخراج اس کی خاصیت ہے۔ مقدار خوراک ۶۸ گرام بطور جوشانده۔ ۱۰۲ گرام ہمراہ شیرج حقنہ کے طور پر مستعمل ہے۔

هلیله زرد:

صفراء کا مسہل ہے۔ هلیله سیاه سوداء کا مسہل ہے۔

شاهتره:

اسہال اور بول کے ذریعہ خون کا تنقیہ کرتی ہے کیونکہ اس سے صفراء محترقہ کا اخراج ہوا کرتا ہے۔

خیارشنبر:

صفراء کا مسہل ہے صفراء کی حدت کو توڑتی ہے اور خارش کا ازالہ کرتی ہے۔ آلو بخارا کا بھی یہی اثر ہے۔

ترنجبین:

یہ نرمی سے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔

بنفشہ:

یہ صفراء کا مسہل ہے۔

100

لبلاب:

یہ صفراء کا مسہل ہے۔اس کا پانی جوش نہ دیں، اس سے اثر جاتا رہتا ہے۔ سکر سرخ اور فانیذ کے ہمراہ دی جاتی ہے۔

قرطم:

بلغم کا مسہل ہے۔ لب قرطم ۷۰ گرام پر ۲۰۰ گرام کھولتا ہوا پانی انڈیلیں اور مل کر صاف کر لیں۔اس پر سکر سرخ ۳۵ گرام، فانیذ ۷۰ گرام کے ہمراہ ڈالیں۔

گاؤزباں:

صفراء کا مسہل ہے۔تنج امعاء میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام ہمراہ سکر ہے۔

شحم انار:

صفراء کا مسہل ہے۔مقدار خوراک ۲۰۰ گرام ہمراہ ۳۵ گرام سکر سلیمانی۔ یہ ترش و شیریں ہوتی ہے۔

آب خیار:

سکر کے ہمراہ صفراء کا مسہل ہے۔

اکثوث:

یہ مسہل صفراء اور مدر بول ہے۔ بلغم قطعاً خارج نہیں کرتی۔ مقدار خوراک ۳۵ گرام ہے۔

قاقلی:

یہ نرمی سے پانی کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۱۳۳ گرام سے ۲۶۶ گرام تک، نچوڑی ہوئی اور جوش دیئے بغیر ہے۔

نمک کی تمام قسمیں اور نمکین پانی سب بلغم خارج اور ادویات کے اثرات کو تیز کرتی ہیں۔ سب سے زیادہ طاقتور نمک نفطی اور سب سے عمدہ نمک ورانی ہوتا ہے۔ بورہ اور نمک بری بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔اس کا حقنہ دینے پر وجع الورک میں فائدہ ہوتا ہے۔

دوا لینے سے دو دن پہلے اور اس کے دو دن بعد تک مریض پرہیز کرے۔ غذا زیادہ نہ لے۔ جہاں تک ہو سکے غذا لطیف استعمال کرے کیونکہ معدہ کمزور ہو جاتا ہے۔ اسہال طاقتور ہو تو زیرباج، نارباج

101

اور سماقی اغذیہ جیسی طاقتور غذائیں لے جن سے معدہ کو طاقت پہونچتی ہے۔ گولیاں نیم گرم پانی سے استعمال کریں۔ جو شاندہ پر نیم گرم پانی تب ہی لیں جب دوا کا اثر مکمل ہو جائے۔ ارادہ یہ ہو کہ گولیوں کا اثر سر میں پہونچے تو بڑی استعمال کریں تاکہ معدہ کے اندر دیر تک رک سکیں۔ بر عکس ازیں قولنج میں استعمال کرنا ہو تو چھوٹی استعمال کریں۔ جو چیز قولنج سے گدلی شئے خارج کرتی ہے وہی معدہ، آنتوں اور صاف رگوں سے خارج کرتی ہے۔ دوا کا اثر سست ہو تو گرم پانی یا پانی اور شہد لیں۔ زیادہ سست ہو تو پانی اور نمک لیں۔ دوا نیچے اتر کر خارج نہ ہو تو فتیلہ کا حمول کریں۔ کوتاہی ہو رہی ہو تو مریض کو دوسرے اور تیسرے دن حمام میں داخل کریں اور مداومت اختیار کریں تاکہ جسم سے فضلات خارج ہو جائیں۔ فرط اسہال کے اندیشہ سے دوا پر دوا استعمال نہ کریں۔ متلی ہو رہی ہو تو سیب اور پرانے سرکہ کے ہمراہ پیاز استعمال کریں۔ دونوں پیروں کے نیچے نمک اور روغن کے ذریعہ دلک کریں۔ اس سے دوا کھنچ کر نیچے آجائے گی۔ مروڑ ہو تو گرم پانی کی تکمید کریں اور گرم پانی پلائیں۔ مسلسل آہستگی سے حرکت کرائیں۔ جو مریض دوا قئے کر دیتا ہو تو اسے قئے کرا کر دوا دیں۔ (ابن ماسویہ)

میرے خیال کے مطابق دوا قئے کر دینے والے مریض کے لئے طرخون کبیر اس حد تک چبانا مفید ہے کہ منہ سبز ہو جائے۔ اس کے بعد نتھنوں کی اچھی طرح تکمید کی جائے۔ مریض منہ سے سانس لے اور پھر دوا پیئے۔ منہ کو دھوئے اور جب تک چاہے چبائے۔ اس کے بعد نتھنے کھولے جائیں۔ دوا کے بعد متلی کے لئے ہاتھوں اور پیروں کو باندھنا، سکون سے رہنا اور حسب میلان کوئی چیز لینا مفید ہے۔ گولیوں کو شہد میں لت کر لیا جاتا ہے۔ کبھی موم اور روغن میں رکھ کر نگل لیا جاتا ہے۔ (مؤلف)

سقمونیا کو سیب یا بہی یا اترج میں بھون لینے کے بعد دیگر ادویات میں شامل کرنا لازم ہے۔ بھونیں نہیں تو اس میں صبر یا گلسرخ یا نمک اور عصارۂ بہی یا بعض عطریاتی ادویات شامل کرلیں۔ بو کو خوشبو دار کر لینے کے بعد معدہ اسے قبول کرلے گا اور معدہ کو کوئی مضرت لاحق نہ ہو گی۔ نہ ہی اس کا اثر کم ہو گا۔ خوشبو دار چیزوں میں رب اترج، نعنع اور سداب شامل ہیں۔

حمیات غب اور چوتھیا بخاروں کے شروع میں دی جائے والی حب مسہل کا نسخہ:

شحم حنظل ۶۸ گرام، سقمونیا ۱۰۲ گرام، صبر کبری ۱۳۶ گرام، عصارۂ افسنتین ۳۴ گرام، مقل ۱۷ گرام، آب کرنب میں گوندہ کر مٹر کے برابر گولیاں بنالیں اور پلائیں۔ جرب، تقشر جلد، سر کی

102

حرارت اور آشوب چشم میں مفید ہے۔

مسہل کا نسخہ:

اس سے بدن میں اضطراب پیدا نہیں ہوتا۔

شحم حنظل ۶۸ گرام، صبر ۳۴ گرام، چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک برائے حفظان صحت ۳ گولیاں لیں۔ حمام سے نکلنے کے بعد اور برائے تنقیہ ۷ گولیاں ہمراہ مری استعمال کریں۔ (حنین)

شبرم، نشاستہ اور سکر کی گولیاں بنالیں اور ماء العسل کے ہمراہ کھانے کے بعد چنے کے برابر تین گولیاں لیں۔ دیگر اوقات میں بقدر ضرورت استعمال کریں۔ اس سے دس یا کم دست آئیں گے اور کسی طرح کا نقصان نہ ہوگا۔ یہ ہماری مجرب ہیں۔ (مؤلف)

مسہل سوداء:

غاریقون ساڑھے ۳ گرام، افتیمون ۱۴ گرام، عرق پودینہ ۳۴ گرام کے ہمراہ لیں۔ میعہ سائلہ سے دست آتے ہیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۷ گرام ہے۔ علک الانباط بھی اسی طرح مستعمل ہے۔

ماہو دانہ:

اس کا بیج چھیل کر ساڑھے ۳ گرام پینے سے شکم اور مقعر کبد کا تنقیہ ہوتا ہے۔ ۷ گرام تخم انجرہ قبل از طعام یا لب قرطم ۱۴ گرام، یا قاتلہ کبار ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب گرم یا حاشا ساڑھے ۱۳ گرام فضلات کا اخراج کر دیتی ہے۔ قبل از طعام بالائی اور شہد، حب البان مقشر ساڑھے ۳ گرام اور روغن ارنڈ لینے سے معدہ اور شکم کے اندرونی فضلات کا اچھی طرح تنقیہ ہو جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

غذا کے نیچے اتر جانے اور ہضم ہو جانے کے بعد گرم پانی کا استعمال جسم کے تمام راستوں سے فضلات کو براہ بول و براز باہر نکالنے میں معاون ہوتا ہے۔ (روفس)

انجیر، قرطم اور افتیمون سے فضلات کا اخراج ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

مسہل سوداء:

افتیمون ۲۸ گرام، بسفایج ۱۴ گرام، ایارج فیقرا ۱۴۱ گرام، ہلیلہ سیاہ ۵، ملح نفطی ۷ گرام، سنگ ارمنی تین بار دھلا ہوا۔ عرق کاسنی میں گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہے۔ (ابن ماسویہ)

سقمونیا قلیل الحرارت اور خربق سفید کثیر الحرارت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

باقلی کی طرح سقمونیا مفرد کا استعمال کریں۔ (فیلغر غورس)

103

سقمونیا عتیق مدر بول ہوتی ہے۔ اس سے دست نہیں آتے، سقمونیا عتیق سے اسہال آنے کا کوئی معنی نہیں ہے۔ (ماہال)

افتیمون، خربق سیاہ، بسفائج، ہلیلہ سیاہ، اسطوخودوس، غاریقون اور حجر ارمنی سے سوداء کا اخراج ہوتا ہے۔ (ابن سرابیون)

شاہترہ سوداوی خلط کا اخراج کرتی ہے اور اس سے خون صاف ہوتا ہے۔

لعابی خلط کا مسہل:

سکر، تربد ہم وزن۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ساڑھے ۱۰ گرام تک ہمراہ آب گرم۔ (مؤلف)

ٹیلوں پر اگنے والا شحم حنظل، پانی کے قریب اگنے والے شحم حنظل سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کی طاقت دو یا تین سالوں تک باقی رہتی ہے۔ ایسی صورت میں مقدار کے اندر اضافہ کر دینا ضروری ہے۔

تربد کو کوٹ لیں۔ ریشمی کپڑے سے چھانیں نہیں۔ تاکہ خمل معدہ سے چپکنے نہ پائے۔ البتہ معدہ کے لیسدار بلغم کے اخراج کے لئے اسے کسی معجون کبیر میں استعمال کرنا ہو تو ریشمی کپڑے سے چھان لیں۔ کوٹنے کے بعد اچھی طرح پیس لیں۔ تاکہ اکھاڑنے کے لئے بلغم کے ساتھ چپک جائے۔

شبرم:

تیسرے درجہ کے اول میں گرم خشک ہے۔ اس میں قبضیت اور حدت ہوتی ہے۔ بواسیر کے مریضوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مازریون کی کیفیت بھی یہی ہوتی ہے۔ اصلاح کر لینے کے بعد مفید ہوتی ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ عمدہ چینی قسم کی لی جائے اور شب و روز دودھ میں بھگو دی جائے۔ دن ورات میں دودھ کو تین بار تبدیل کیا جائے۔ اسے کوٹے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر کے بھگوئیں۔ ایسی صورت میں چاہیں تو مسہل کو اس کے موافق ادویات انیسون، بادیان، زیرہ، تربد اور ہلیلہ میں شامل کریں۔ بلغمی سوداوی قولنج غلیظ کا علاج درپیش ہو تو اسے مقل، سکبینج اور اشق میں شامل کریں اور جوز دلب کے مانند گولیاں بنالیں۔ (ابن جریج واہب)

یہ جڑی کبرہ کے نام سے موسوم ہے۔ (مؤلف)

مازریون شبرم کی طرح ہے۔ مازریون کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جس پانی کے ذریعہ یہ دوا پلائی جائے اسے آگ پر نہیں ہوا میں گرم کریں۔ آگ پر گرم کئے ہوئے پانی سے کرب پیدا ہوگا اور قئے ہوگی۔ ہوا میں گرم شدہ پانی بہ آسانی اسہال لائے گا۔ البتہ نہایت بوڑھوں کو جن کے جسم اور

104

معدے سرد ہو چکے ہوں ایسی دوا دیر میں اثر کرتی ہے۔ لہٰذا پانی کو اچھی طرح کھولا لیں۔ جب نیم گرم ہو جائے تو اس میں دوا پلائیں۔ نیم گرم حالت میں اس پانی کی مثال ناپختہ ابلے ہوئے پانی کی ہو گی۔ پھر پانی کو جوش دیکر نیم گرم بنا لینے سے متلی نہیں آئے گی۔

زرد آب کے مریضوں کو پانی خارج کرنے والی دواؤں کے ہمراہ چھ گولیاں استعمال کرائیں۔

دند:

اس کی تمام قسمیں تیز گرم ہوتی ہیں۔ روغنیت کے باوجود اس کی حدت پر مجھے حیرت ہے۔ پینے والا اسے ڈھنگ سے نہ پیئے تو مہلک ہوتی ہے۔ اصلاح کا طریقہ ہے کہ بڑی چینی قسم کی ورنہ ہندی لیں۔ شجری نہ لیں کہ اس سے کرب اور مروڑ لاحق ہو گا۔ نیز اثر دیر میں ہو گا۔ اوپر کا چھلکا کسی چھری سے چھیل دیں۔ اسے ہونٹوں سے قریب نہ آنے دیں۔ بیچ سے توڑنے پر اندر سے ایک باریک زبان بر آمد ہو گی، اس کی ٹکیاں بنا کر ملین اشیاء بالخصوص زعفران کے ساتھ شامل کر لیں گے تو دوا کا نقصان دور ہو جائے گا اور اس کا اثر جسم کے دور دراز حصوں تک پہونچے گا۔ مسہل ادویات کے ساتھ اسے ملانا چاہیں تو وہ حسب ذیل ہیں:-

تربد، عصارۂ افسنتین، واضح رہے کہ نہایت گرم پانی سے کبھی گولیاں معدہ کے اندر ہی رہ جاتی ہیں اور تحلیل نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اپنی حرارت سے وہ معدہ کو خشک کر دیتا ہے۔ لہٰذا اس سے بچیں۔

قثاء الحمار:

تیسرے درجہ کے آخر میں گرم اور تیسرے ہی درجہ کے آخر میں خشک ہے۔ حنظل سے بہت زیادہ گرم ہوتی ہے۔ جو دوائیں اس سے موافقت رکھتی ہیں وہ دار چینی، سلیخہ، زراوند مدحرج، انیسون، تخم کرفس کوہی، جاوشیر، سکبینج، مقل، تربد، نمک ہندی، حب بلساں، حب النیل۔ یہ دوا خدر اور لقوہ میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ۵۰ – ۷ ملی گرام۔ معجونوں میں شامل کریں تو اس کی حدت اور طاقت کو توڑیں نہیں۔

ماہودانہ:

اسے جوش دیکر کھانے سے زرد آب خارج ہو جاتا ہے۔ عصارہ اور دودھ کے استعمال سے دست اور قئے ہو گی۔ یتوع کا دودھ اثر میں اس کے پتوں سے زیادہ تیز ہوتا ہے۔ اس سے بدن پر چھالے پڑ جاتے ہیں۔ ۷ گرام لینے سے بلغم، اخلاط غلیظہ اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔

105

لبن السمعہ:

یہ صفراء اور بلغم کا اخراج زوردار طریقہ پر کرتا ہے پینے اور حقنہ کرنے میں یہ لب قرطم کی طرح ہوتا ہے۔

شیر لاغیہ:

گلسرخ، رب السوس، غافث اور صبر کے ذریعہ بھی اس کی اصلاح ہوتی ہے۔ ان دواؤں کے ساتھ استعمال کرنے سے چوتھیا بخاروں میں فائدہ ہوتا ہے۔اور مزاج بگڑتا بھی نہیں ہے۔ باقی اسے اور دیگر دودھارے پودوں کے دودھ غیر اصلاح شدہ حالت میں استعمال کرنے سے بالعموم مزاج بگڑ جاتا ہے۔

ھلیلہ کابلی:

سوداء کا اخراج اس کی خاصیت ہے۔ صفراء پر بھی اثر کرتا ہے مگر کم کرتا ہے۔ ھلیلہ ہندی اس کے قریب تر ہے۔ مگر زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔

ترنجبین:

یہ سکر سے زیادہ جالی اور مسہل ہوتی ہے۔ تیز بخاروں کا التہاب رفع کرتی، پیاس بجھاتی اور سکر کے ہمراہ نرمی سے اسہال لاتی ہے۔ یہ من کی ایک قسم ہے۔اس سے سینہ کے اندر تلیین پیدا ہوتی ہے۔

ھلیلہ زرد:

اس کو سکر یا روغن بادام شیریں کے ہمراہ استعمال کرنے سے اسہال آتے ہیں۔ بایں طور ھلیلہ کابلی کی مقدار خوراک ۱۴ گرام مگر بطور جوشاندہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے یہی مقدار ہلیلہ زرد کی بھی ہے۔ ان سے اسہال کے بعد خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر بطور جوشاندہ ساڑھے ۵۲ گرام ہے، یہی مقدار ھلیلہ زرد کی بھی ہے۔ان سے اسہال کے بعد طبیعت میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے۔

سورنجان:

یہ تیسرے درجہ میں گرم ہے۔ نقرس، خدر، درد مفاصل کو تسکین دینا اس کی خاصیت ہے۔ بوزیدرن اور ماہی زہرہ کی بھی یہی خاصیت ہے، سورنجان سفید استعمال کریں سورنجان سرخ وسیاہ دونوں بیحد مضر ہوتے ہیں۔

106

افتیمون:

دوسرے درجہ میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہے۔

افسنتین:

یہ مسہل ہے، عصارہ اور زیادہ طاقتور مسہل ہوتا ہے۔ اس سے سوداء اور صفراء خارج ہو جاتے ہیں۔

شیح ارمنی، جعدہ اور دیگر تمام شیح سے بخار نکل جاتے ہیں۔ (ابوجریج)

حب النیل:

پہلے درجہ میں سرد خشک ہوتی ہے۔ (خوز)

بارد مسہل ادویات حسب ذیل ہیں:-

انزروت، حب النیل، بنفشہ سب کی سب سکوڑتی ہیں۔

انزروت کے ساتھ شامل کی جانے والی دوائیں حسب ذیل ہیں:-

سکبینج، مقل، نانخواہ وغیرہ۔

آب خیار اور آب قثاء نچوڑ کر سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے دست آتے ہیں۔ مقدار خوراک ۱۳۶ گرام سکر کے ہمراہ طبیعت میں بیحد بندش ہو تو استعمال نہ کریں کیونکہ اس کا اثر اس حد تک نہیں ہوتا کہ طبیعت کو تحلیل کر سکے لہٰذا کرب پیدا ہوگا اور قئے ہوگی۔ التہابی بخاروں میں مفید ہے، پیاس کو تسکین دیتا ہے۔ آب کدو، جلاب اور سکر کے ساتھ استعمال کرنے سے شکم نرم ہوتا ہے اور پیاس میں سکون ہوتا ہے مقدار خوراک ۲۰۰ گرام ہے۔

اشق:

اشق مسہل ادویات کو طبیعت پر سخت بوجھ بننے سے روکتی ہے نیز غلیظ اور لیسدار بلغم کا اخراج کرتی ہے۔

سکبینج:

سکبینج سے اس بلغم کا اخراج ہوتا ہے جو مفاصل اور کولہے کے اندر رُکا ہوتا ہے۔ نرمی سے شکم کی تلیین، گرم مسہلات کی اصلاح اور انہیں طبیعت پر بارگراں بننے سے روکتی ہے۔

107

جاؤشیر:

جاؤشیر اسہال لاتی ہے۔ (ابو جریج راہب)

خربق سیاہ:

بلغم اور سوداء کا اخراج خربق سیاہ کی خاصیت ہے۔ خربق سفید کی اصلاح کا جو طریقہ ہے وہی اس کا بھی ہے جس کا ذکر باب القئے میں آچکا ہے۔ یہ اس باب میں سفید کے مقابلہ میں زیادہ کمزور ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

کیونکہ یہ مسہل اور سفید مقئ ہوتی ہے۔ (مؤلف)

مقئ ادویات:

مقئ ادویات، مسہل ادویات کی جنس ہے۔ البتہ طاقت میں ان سے بڑھ کر ہوتی ہیں۔ مقدار خوراک ڈھائی گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔ (جالینوس)

بلغم اور سوداء کا اسہال بسفائج کی خاصیت ہے۔ مفرد استعمال کرنے کی صورت میں ماء الشعیر، آب چقندر مطبوخ، یا ماء العسل میں جوش دیں۔ اس کے بعد استعمال کریں جوش دی جانے والی ادویات کے ہمراہ شامل کرنا چاہیں تو اصلاح کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (ابن ماسویہ)

بسفائج:

خلط سوداوی کے غلبہ میں مریض ایک ہفتہ تک ایسی یخنی استعمال کرے جس کے اندر بسفائج ابالی گئی ہو۔ مریض شوربا لے۔ اس سے سوداء کا اخراج ہوگا۔ بہتر یہ ہے کہ بوڑھے مرغ یا چھوٹی چڑیوں (چکاوک وغیرہ) کے اندر نمک بھر کر پانی، اور تیل میں جوش دیں پھر اس کے اندر بسفائج ابال لیں۔ مرغ کے مصالحہ جات پسے ہوئے تقریباً ساڑھے ۴ گرام اس کے اندر ڈالیں۔ مقدار خوراک بسفائج غیر مطبوخ ۷ گرام اور مطبوخ ساڑھے ۷ اگرام ہے۔ (مؤلف)

ایرسا:

ایرسا سدوں کو کھولنے و تقویت جگر میں عمدہ اثر رکھتی ہے۔ پانی اور جوشاندہ شہد کے ساتھ مستعمل ہے۔ مقدار خوراک ۹ گرام سے لیکر ۱۸ گرام تک ہے جبکہ دیگر ادویات کے ساتھ جوش دی گئی ہو، تنہا ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ۷ گرام تک ماء العسل کے ہمراہ اس کی خوراک ہے۔

108

قثاء الحمار:

قثاء الحمار کی اصلاح ماء العسل یا عصارۂ عنب سے ہوتی ہے۔ مقدار خوراک ۷۵۰ ملی گرام سے لیکر ۱۵۰۰ گرام تک ہمراہ نشاستہ گندم ہے۔

مازریون:

مازریون کا زیادہ تر اثر زرد آب اور بلغم کے اخراج پر ہوتا ہے۔ بشرطیکہ افسنتین کے ساتھ شامل کر کے گولیاں بنالی جائیں۔ استعمال یوں بھی ہوتی ہے کہ ۳۴ گرام لے کر ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے ۳۴ گرام روغن بادام شیریں اور پھر جوش دیں حتی کہ پانی زائل ہو جائے۔ بعد ازاں روغن ساڑھے ۱۰ گرام سے لیکر ساڑھے ۱۷ گرام تک استعمال کریں۔ تنہا استعمال کرنے کی صورت میں مقدار خوراک ۱۲۵۰ ملی گرام ہم وزن افسنتین کے ہمراہ۔

اُشق:

عرق النساء، نقرس، وجع المفاصل، درد کمر، اور کولہوں کے درد میں مفید ہونا اُشق کی خاصیت ہے۔ جاؤشیر کی اصلاح کا طریقہ وہی ہے جو اشق کا ہے۔ کسی جوشاندہ میں بھگو لینے کے بعد اس کی مقدار خوراک سوا دو گرام سے ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔

مقل:

مقل، مسہل ادویات لینے کے بعد بواسیر کی محافظ ہوتی ہے۔ اندرون و بیرون جسم ورم میں مفید ہے۔ بشرطیکہ کسی شیریں جوشاندہ میں شامل کر کے ضماد کی جائے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ۷ گرام تک ہے۔ دیگر ادویات کے ساتھ ۲ گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔

سکبینج:

سکبینج، قولنج، آنتوں کی ریاح، پشت اور کولہے کے دردوں میں مفید ہے۔ لیسدار بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۴ گرام کے درمیان ہے۔ کسی جوشاندہ یا ماء العسل یا ماء الحلبہ میں بھگوئیں۔ دیگر ادویات کے ہمراہ وزن ۲ گرام ہو۔

109

انزروت:

انزروت، پھوڑوں کو مندمل کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام سے لیکر ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ دیگر ادویات کے ہمراہ لیں تنہا استعمال نہ کی جائے۔ کسی جوشاندہ کے اندر بھگوئیں۔

قنطریون:

قنطوریون دردی جیسے صفراء کا اخراج کرتی ہے۔ براہ دہن یا حقنہ کے استعمال سے کولہے کی حالت میں مفید ہے۔ جو دوا بھی مزہ میں تلخ ہوتی ہے وہ زیادہ موٴثر ہوتی ہے۔ جوشاندہ کی مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔ حقنہ کے لئے ۱۰۲ گرام شیرج کے ہمراہ۔ تمام صمغیات جن کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ انزروت کے علاوہ سب کے ذریعہ حقنہ کیا جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

انزروت اپنی خاصیت سے امعاء کے اندر سخت خراش پیدا کرتی ہے۔ (موٴلف)

ھلیلہ زرد صفراء کا اخراج اور معدہ کی دباغت کرتا ہے۔ مقدار خوراک ۷ سے ۱۰ عدد تک ہے۔ ھلیلہ سیاہ کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے معدہ کو طاقت پہونچتی ہے اور سوداء کا اخراج ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۵ سے ۱۵ عدد تک، بھگو کر اسی طرح ھلیلہ کابلی بھی استعمال ہوتا ہے۔ مگر اخراج فضلات میں نسبتہً کمزور ہوتا ہے۔ معدہ کے لئے مفید ہے۔

شاھترہ:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک تنہا ہے۔ ۳ سے ۷ تک عصارہ استعمال کرنا ہو تو جوش نہ دیں۔ مقدار خوراک ۱۳۶ گرام سے ۲۷۲ گرام تک۔

خیارشنبر:

مقدار خوراک ۵ سے ۱۰ تک۔

آلو بخارا اور تمر ہندی:

یہ صفراء کا اخراج اور اس کی حدت کو توڑ دیتے ہیں اور قئے و پیاس کو زائل کر دینا ان کی خاصیت ہے مقدار خوارک ۷۰ گرام ہے۔

بنفشہ:

بنفشہ کی خاصیت یہ ہے کہ معدہ اور امعاء کے صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ امعاء کے التہاب اور درد

110

سر اور بچوں کے خناق میں مفید ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سے ساڑھے ۲۴ گرام تک بطور جوشاندہ۔

ترنجبین:

ترنجبین صفراء کا تھوڑا اخراج کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۷۰ گرام۔

لبلاب:

اس کی مقدار خوراک ۱۳۳ گرام ہے۔ فانیذ و سکر سرخ ۳۵ گرام کے ہمراہ۔

گاؤزبان:

گاؤزبان گل ارمنی کے ہمراہ لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام سے ساڑھے ۷ا گرام تک ہمراہ سکر سلیمانی۔

پرسیاوشان:

یہ معدہ امعاء سے صفراء کا اخراج اور اس کی حدت کو بجھاتی ہے۔ سینہ کے اندر تلیین پیدا کرتی ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام، ہمراہ سکر ۳۵ گرام۔

اکثوث:

اکثوث صفراء کا اخراج اور معدہ کی دباغت کرتی ہے۔ رگوں کے اندر پیدا شدہ سدوں کو کھولتی ہے۔ اثرا فسنتین کے مانند بلکہ اس سے کم تر ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ گرام کھولتی ہوئی۔ ٹھنڈی حالت میں سکر سلیمانی ۳۵ گرام کے ہمراہ۔

دودھارے پودے مسہل مگر مزاج کو بگاڑ دینے والے ہوتے ہیں۔ لہٰذا انہیں ترک کر دینا بہتر ہے۔ مری سے لیسدار بلغم خارج ہوتا ہے۔ حقنہ کرنے پر قولنج اور کولہے کے درد میں مفید ہے۔ نمکین مچھلی کے پانی کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابن ماسویہ)

حجرارمنی یعنی حجر لاجورد نرمی سے سوداء کا اخراج کرتا ہے۔

مسہل کا نسخہ:

تربد ۵ گرام اور نمک ہندی نوش کریں۔ اس کے بعد ٹھنڈا پانی پئیں۔ پیاس لگنے پر سرد پانی لیں۔ گرم پانی پینے سے اسہال بند ہو جائے گا۔ یہ سوداء کا اخراج کرتا ہے۔

111

صفراء محترقہ کا اخراج اور یرقان کو کم کرنے والا مسہل:

سقمونیا اور سکر کو ملا کر کے گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

بلغم کے لئے حب مسہل:

تربد ساڑھے ۳ گرام، غاریقون ساڑھے ۳ گرام، ایارج فیقرا ۷ گرام، شحم حنظل مدبر ۱ گرام سے ۲ گرام تک، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔

حب مخرج صفراء:

ہلیلہ زرد ۷ گرام، صبر ۷ گرام، سقمونیا ۲ گرام، حب النیل ساڑھے ۳ گرام۔ مقدار خوراک ۷ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔

حب مسہل سوداء:

افتیمون ۳، بسفائج ۳، اسطوخودوس ۳، اطریقون وایارج ۷ گرام، خربق سیاہ و حجر ارمنی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہے۔ (کتاب الاغذیہ)

بعض کتابوں میں تحریر ہے کہ مخرج صفراء گولیاں جوشاندہ ہلیلہ زرد و شاہترہ، مخرج سوداء گولیاں جوشاندہ افتیمون و بسفائج و اسطوخودوس، مخرج بلغم جوشاندہ قنطوریون کے ہمراہ پلائیں گے۔ (مؤلف)

خربق سیاہ اور اسی طرح افتیمون سوداوی خلط کو خارج کرتی ہے۔ دونوں کا زمانہ اخراج ایک ہی ہے۔ افتیمون خربق سے زیادہ عمدہ ہوتی ہے کثرت خلط کی وجہ سے مہلک ہوتی ہے۔ مسہل ادویات صبر کے سوا سب معدہ کے لئے خراب ہوتی ہیں۔ لہٰذا ان کے اندر عطریاتی ادویات کو شامل کرنا ضروری ہوتا ہے جو فم معدہ کے لئے مقوی ہوں، بالخصوص جبکہ مریض تپ زدہ ہو۔ (جالینوس)

اس بات نے قرص گلسرخ مسہل سے ہماری دلچسپی اور زیادہ بڑھادی ہے۔ (مؤلف)

تواصیر میں صبر کا مسہل مقل ہے اور حرارت کی موجودگی میں کتیرا ہے۔ (ابن سرابیون)

خربق سفید مقی اور خربق سیاہ مسہل ہے۔ لب قرطم بلغم اور افتیمون سوداء کا مسہل ہے۔ (جالینوس)

حب قندس بلغم جذب کرتی ہے۔ شوکہ قصارین، قرطم اور کماذریوس سے پانی جذب ہو کر خارج ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

کماذریوس اور کمافیطوس کو اسطوخودوس کے ساتھ شامل کرتے ہیں یہ تمام دوائیں مسہل ہوتی ہیں، مگر جالینوس نے مازریون کے ہمراہ کماذریوس کو جاذب آب دواؤں میں شمار کیا ہے۔ (مؤلف)

112

صفراء کا اسہال پیش نظر ہو تو ایارج فیقرا ۱۶ گرام (سولہ غرامی۔ غرامی = ۶ قیراط۔ قیراط= شیعرات) سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام لیکر ایک بار پلائیں۔ سقمونیا کا وزن حسب ضرورت کم و بیش کیا جاسکتا ہے۔ (اسکندر)

یہ بیان اس لئے قلم بند کردیا ہے کہ آج کل کے اطباء اسے ۹ گرام استعمال کرتے ہیں۔ وہ بھی عام طور پر نیز یہ کہ اطباء قدیم کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایارج اور سقمونیا اخراج صفراء کے لئے مخصوص ادویات ہیں۔ لہٰذا ایارج ۷ گرام اور سقمونیا ۱ گرام عرق کاسنی کے ہمراہ گولیاں بنالیں اس سے صفراء کا اخراج ہو جائے گا۔ (مؤلف)

حجر ارمنی، خربق سے کمتر نہیں ہے۔ پھر اس میں کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ البتہ ایسے مغسول نہ کریں گے تو قئے آور ہو گی۔ قئے لانا مقصود نہ ہو تو اسے تین بار دھوئیں۔ ایسی صورت میں قئے آور نہ ہو گی۔ اس کے اندر گرمی پیدا کرنے والی کوئی خراب کیفیت نہیں ہوتی۔ لہٰذا سوداء جذب کرنے میں بیحد مؤثر ہوتی ہے۔ حجر ارمنی کی مقدار خوراک ۵۔۷ گرام اور زیادہ سے زیادہ ۹ گرام ہے۔

مسہل فتیلہ:

بخور مریم، زیرہ، سداب، نظرون، شہد۔ اون کے ایک ٹکڑے میں رکھ کر حمول کریں۔ زور اثر ہے اور ریاح کو منتشر کرے گا۔

سقمونیا کی اصلاح:

سقمونیا کی اصلاح ضروری ہے تاکہ معدہ کو نقصان نہ پہونچے اسے ایک سیسہ کے ایک برتن میں رکھکر نمکین کی جائے۔ نمک کے ذریعہ اور جوش دیکر اس کی تدبیر کی جاتی ہے اس کا دوسرا نسخہ صحیح نہیں ہے۔
(اوریباسیس)

تپ زدہ کے لئے جو مسہل ادویات کو ناپسند کرے۔ گائے کا دہی ۶۸ گرام، سقمونیا ۲۵۰ ملی گرام، ۳۴ گرام پودینہ کو ہی ۲۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ پانی ایک تہائی باقی بچے، بطور مشروب استعمال کریں۔ سوداء کا اخراج ہو گا۔ (ابن ماسویہ)

سقمونیا کی اصلاح:

سیسہ کے ایک برتن میں رکھ کر منہ بند کردیں۔ برتن کے وسط میں سرکہ رکھ کر جوش دیں حتی کہ سرکہ نصف رہ جائے ایک گھنٹہ تک اسے کھانے سے نقصان نہ ہو گا۔ (ماسرجویہ)

113

اس کی اصلاح سرکہ اور بہی سے ہوتی ہے۔

جوارش کا ایک عمدہ نسخہ:

بہی دانہ سرکہ میں شب و روز ڈبوئیں، پھر نکال کر مقل نصف، حب النیل مقشر نصف کے ہمراہ کوٹ لیں، پھر جند بید ستر کوٹ کر شامل کرلیں، پھر سرکہ کے اوپر سکر ڈالیں اور جوش دیں حتی کہ اچھی طرح گاڑھا پن آجائے۔ پھر اس کا معجون بنالیں اگر شراب کا ارادہ ہو تو آب بہی ۴۰۰ گرام یا سرکہ/شراب خالص اور سکر ۴۰۰ گرام جوش دیں، حتی کہ جلاب کا قوام بن جائے۔ ۴۰۰ گرام میں ساڑھے ۳ گرام سقمونیا شامل کرکے محفوظ کرلیں۔ مقدار خوراک ۳۴ گرام بخاروں میں موزوں ہوگی۔ بہتر یہ ہے کہ یہ شراب سادہ بنائی جائے اور بقدر ضرورت اس کے اندر سقمونیا شامل کریں۔

دیگر:

بہی سرکہ میں بھگولیں۔ پھر اس کے اندر نصف تک چوب شبرم ڈالیں پھر سکر محلول بہ عرق گلاب میں گوندھ کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

ماء الجبن تیار کرنے کا طریقہ:

یہ صفراء کا اخراج کرتا ہے اور اس خارش میں مفید ہے جو خون کے جلنے سے پیدا ہوتی ہے۔ اسے پینے کا سب سے عمدہ موسم فصل بہار ہے۔ ۲ کلو بکری کا دودھ لیکر گرم کرلیں اور اس میں ساڑھے ۳ گرام پنیر ملکر گاڑھا ہونے تک چھوڑ دیں گاڑھا ہونے کے بعد ایک چھری سے طول و عرض میں لکیر بنا کر اس پر ۷ گرام ہلیلہ درانی پسا ہوا (مسحوق) چھڑکیں۔ پگھل جانے کے بعد لٹکادیں تاکہ صاف ہوجائے۔ پھر اس میں سکنجبین سکری ۶۸ گرام ڈالکر نرم آنچ پر جوش دیں، اس کا جھاگ اتار کر پانی نکال لیں اور صاف کرلیں اور استعمال کریں۔ مقدار خوراک روزانہ ۶۰۰ گرام ہے۔ یہاں سب سے عمدہ گولی جو استعمال کی جائے وہ حسب ذیل ہے۔

حب کا نسخہ:

ہلیلہ زرد ۷ گرام، ایارج نصف، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام۔ یہ ایک خوراک ہے (سابور)

حب کا نسخہ:

یہ مختلف خلطوں کا اخراج کرتی ہے۔

114

صبر ۷ گرام، غاریقون نصف، شحم حنظل ربع، سقمونیا ۵۰۰ ملی گرام، مقل ۱ گرام حل کر کے اس میں ادویات کو گوندھ لیں۔

نملہ کی مریضہ کو مسہل صفراء کی ضرورت ہوتی ہے تو ماء الجبن میں سقمونیا شامل کر دیتا ہوں، چنانچہ مریضہ صفراء سے پاک و صاف ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

میرا تجربہ یہ ہے کہ ماء الجبن صفراء کا اخراج کرتا اور حدت جگر کو زائل کر دیتا ہے۔ (مؤلف)

ترش غذائیں معدہ کے اندر کسی خلط سے ملتی ہیں تو انہیں توڑ کر خارج کر دیتی ہیں اور وہ ملکر قئے پیدا کرتی ہیں تو حبس شکم ہو جاتا ہے۔ اسی لئے سکنجبین اور آب انار ترش دونوں کبھی ملین ہوتے ہیں اور کبھی حابس۔ (حنین)

سوداء کے لئے طاقتور جوشاندہ:

ھلیلہ سیاہ ساڑھے ۵۲ گرام، ھلیلہ کابلی ۱۰، سناء شاہترہ ۷، اسطوخودوس ۴، بسفائج ۷، تربد تکوک ۷، ساذج ہندی ۳، تخم فلنجمشک و تخم بادرنجبویہ ساڑھے ۳ گرام افتیمون تازہ ۱۶۰۰ گرام پانی میں جوش دیں حتی کہ ۶۰۰ گرام پانی رہ جائے۔ پھر آگ سے اتار کر اس پر افتیمون چھڑک دیں اور دو تہائی رات تک اسی طرح باقی رکھیں پھر صاف کر کے ۳۴۰ گرام لے لیں پھر ۲ گرام ایارج، نصف غاریقون، ۱ گرام نمک، حجر لاجورد سے بار بار دھولیا گیا ہو ورنہ قئے کی تحریک نہ ہو گی، ۱ گرام کوٹ چھان کر رات میں استعمال کریں۔ (حنین)

خلط سوداء کے اخراج کے لئے طاقتور معجون:

افتیمون نصف، بسفائج نصف، اسطوخودوس نصف، تربد نصف، غاریقون نصف، نمک ہندی نصف، شحم حنظل پونہ، حجر لاجورد مغسول ۱ گرام، حب شبرم ۵۰۰ ملی گرام، خربق سیاہ پونہ۔ کوٹ کر بطور مشروب استعمال کریں یہ سب یکجا ایک خوراک میں لیں۔

حجر ارمنی لاجورد کا وہ حصہ ہے جو اندر استر کرتا ہے۔ (قرابادین کبیر)

شربت ورد چار بار گل سرخ ۲ کلو، ۱۲ کلو کھولتے ہوئے پانی میں ڈالکر برتن کا منہ بند کر دیں اور شب و روز چھوڑ دیں پھر گلاب کو اچھی طرح ملکر صاف کر لیں اور ملی ہوئی پتیوں کو نچوڑ کر پتیلی کے اندر پانی میں رکھ کر کھولائیں پھر ۲ کلو دوسرے پانی پر گلاب کی پتیاں ڈالکر اسی طرح چار بار ایسا ہی کریں۔ اس طرح پانی ۴ کلو ۸ سو گرام رہ جائے تو اس پر اسی کے ہم وزن شکر ڈال کر جوش دیں حتی کہ دوشاب (انگور یا چھوارے گاڑھا پانی) کا سا گاڑھا پن آجائے۔ مقدار خوراک ۱۳۶ گرام آب سرد کے

115

ہمراہ لیں۔ گنے کے رس، آب آلو بخارا اور آب تمر ہندی ملا کر لیں۔ اس کے ساتھ تربد اور سقمونیا شامل کر لیں۔ استعمال وہاں کریں جہاں حدت اور پیاس ہو۔

۲ کلو ۴۰۰ گرام خالص پانی اور عرق گلاب ۴۰۰ گرام، میں ۴۰۰ گرام تربد جوش دیں حتی کہ ۸۰۰ گرام پانی رہ جائے۔ پھر اس میں ۴۰۰ گرام سکر اور ۷ گرام سقمونیا ڈالیں۔ مقدار خوراک ۶۸ گرام ہے۔

شرب بارد مسہل۔ برسام کے لئے موزوں ہے:

آلو بخارا قوی ۳۰ عدد، تمر ہندی ۱۰۵ اگرام، بنفشہ خشک ۷۰ گرام، تربد ۳۵ گرام ۴ کلو پانی کے اندر جوش دیں حتی کہ پانی ۸۰۰ گرام رہ جائے پھر اسے صاف کر کے اس میں ترنجبین اور طبرزد ڈالکر ملالیں اور ۷ گرام سقمونیا اس کے اندر حل کریں۔ سینہ کے اندر کھردراپن ہو تو تمر ہندی نکال کر اصل السوس کا اضافہ کریں۔ پیاس غالب ہو اور متلی بھی ہو، اور سینہ کے اندر کھردراپن بھی نہ ہو تو ایسا نہ کریں۔ کبھی اس کے اندر گنے کے رس کا اضافہ کر دیا جاتا ہے۔ (ساھر)

دواء مسہل کے اندر حدت اور واضح طور پر حرارت موجود ہوتی ہے واضح طور پر نہ ہو تو کچھ ہلکے طور پر حرارت ضرور ہوتی ہے۔ (جالینوس)

صبر اور روسنج کا استعمال اچھی طرح کیا ہے۔ مگر ان سے اسہال ہلکے ہی آئے۔

اخراجات فضلات کے لئے مسہل کا نسخہ:

انجیر تخم انجرہ کے ہمراہ کوٹ کر لیں۔ (ابن ماسویہ)

طاقتور مسہل:

قندس اچھی طرح کوٹ لیں۔ پھر اسے گرم پانی میں ڈبو کر تین دن تک چھوڑ دیں پھر اسے صاف کر لیں حتی کہ پانی کے اندر حدت نہ رہ جائے پھر اس پانی کے اندر انجیر اچھی طرح سیر کریں اور رابطہ کو محفوظ رکھیں بعد ازاں شیرج یا روغن گل میں مل کر استعمال کرائیں۔ (مؤلف)

افسنتین سے معدہ کا صفراء خارج ہوتا ہے اور پیشاب کا ادرار صفراء کے ہمراہ ہوتا ہے۔

قنطوریون دقیق سے اعصاب کی لیسدار غلیظ خلط کا اخراج ہوتا ہے، صفراء بھی خارج ہوتا ہے۔

بخور مریم کا اثر بھی قنطوریون جیسا ہے۔ مراق پر اس کا طلاء کرنے سے اسہال آتا ہے۔ (جالینوس)

ماء الجبن پانی کے ہمراہ مسلسل استعمال کرنے سے تنقیہ امعاء ہوتا ہے۔ یہ جذام کے لئے عمدہ ہوا کرتا ہے۔ (اطہور سفس)

116

ایر سا ساڑھے ۳۱ گرام شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے غلیظ بلغم اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔
(دیاسقوریدوس)
یہ معدہ کے لئے خراب اور قئے کا محرک ہوتا ہے۔ یہی حال سوسن کی تمام اقسام کا ہے۔ (مؤلف)
میعہ سائلہ ۲ گرام اور صمغ بطم کے استعمال سے شکم نرم ہوتا ہے اور فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔
بیخ بخور مریم ماء العسل کے ہمراہ پینے سے فقط پانی کا اخراج نہایت قوت سے ہوتا ہے۔ ناف پر اس کے لطوخ سے شکم نرم اور پانی خارج ہوتا ہے۔ مقعد میں حمول کرنے سے اسہال آتا ہے۔ مقدار خوراک ۱۴ گرام۔ (دیاسقوریدوس)
صبر کو ادویات کے ساتھ شامل کر لیا جائے تو معدہ پر اس کا نقصان کم ہو جاتا ہے۔ صعتر کو گھی کے پینے سے سوداء کا اچھی طرح اخراج ہوتا ہے۔
اقحوان خشک حالت میں سکنجبین اور نمک کے ہمراہ پینا اسی طرح رہے جس طرح افتیمون کا ہے۔
(دیاسقوریدوس)
مراد میرے خیال میں افتیمون کی مقدار خوراک ہے۔ (مؤلف)
اس سے بلغم اور سوداء خارج ہوتے ہیں اور ربو وسوسہ میں مفید ہے۔ (مؤلف)

کندی کا مجرب نسخہ:

افتیمون ساڑھے ۲۴ گرام۔ سکنجبین میں گوندھ کر بطور مشروب لیں۔ اس سے سوداوی خلط کے چند دست آجائیں گے۔ (مؤلف)
افتیمون، شہد، تھوڑے نمک، تھوڑے تربد اور بسفائج کے ہمراہ لینے سے بلغم اور سوداء کا اخراج اور نفخ و ربو کا ازالہ ہوگا۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۳ گرام ہے۔ (دیاسقوریدوس)
صمغ حبہ خضراء جوزہ کی طرح پینے سے اذیت کے بغیر شکم نرم، احشاء گردے، تلی اور پھیپھڑے صاف ہوں گے۔ (جالینوس)
اس نے ذکر کیا ہے کہ اسے ۲ گرام بورہ کے ہمراہ لیں۔ (مؤلف)
ماء الجبن سے جلی ہوئی چیزیں خارج ہوتی ہیں۔ یہ جذام، جرب، تقشر، قوباء اور یرقان میں بیحد مفید ہوتا ہے۔ سب سے زیادہ فائدہ جذامیوں اور مرگی کے مریضوں کو ہوتا ہے۔ (عیسیٰ بن ماسہ)
طاقتور مسہل کی ضرورت ہو اور مریض دواؤں کو برداشت نہ کرتا ہو تو ماء الجبن معتدل مقدار میں ہمراہ نمک دیں، ماء الجبن کا جھاگ اتار لیں، پھر اس کے اندر نمک ڈالیں۔ سب سے مؤثر یہ ہے کہ

117

ماء الجبن میں قثاء الحمار داخل کریں۔ مسہل ادویات کی طرح موسم گرما میں اس سے پرہیز نہیں کیا جاتا ہے۔اس کے ذریعہ طاقتور اسہال شقیقہ، مزمن بخاروں اور استسقاء میں مفید ہے۔ بالخصوص قثاء الحمار کے ہمراہ۔ نیز جرب، کلف، ردی زخموں، مثانہ اور گردوں کے زخموں میں مفید ہے۔ان حالتوں میں نمک شامل کرنا ضروری نہیں ہے۔(روفس)

ماء الجبن اخلاط محرقہ کو خارج کرتا ہے ساتھ جسم کو ٹھنڈا اور مرطوب بھی کرتا ہے جگر اور تلی کے سدوں کو کھولتا، یرقان کا ازالہ، اور جرب، پھنسیوں، قوباء شری داء الفیل اور جذام کا استیصال کرتا ہے۔ یرقان میں اسے ھلیلہ زرد اور سقمونیا کے ہمراہ، جرب میں آب شاہترہ، کشوث اور ھلیلہ زرد کے ہمراہ، سوداوی امراض میں افتیمون، نمک ہندی اور ھلیلہ سیاہ کے ہمراہ اور استسقاء میں سکر عشر اور قافلی وکلکلانج کے ہمراہ دیں۔ مقدار خوراک ۴۰۰ گرام سے ۸۰۰ گرام تک۔

دو سو ملی گرام مغیطس پلانے سے غلیظ خلط خارج ہو جاتی ہے۔(ساھر)

سوداء کے استیصال کے لئے تجویز کردہ یہ پتھر میرے خیال میں آرمینیہ سے آتا ہے۔ میرے خیال میں یہ حجر ارمنی ہی لاجورد ہے۔ پتھروں کے باب میں جن لوگوں نے کتابیں لکھی ہیں ان میں سے کئی ایک نے اسی حقیقت کی گواہی دی ہے۔(مؤلف)

نمک، مسہل سوداء ادویات کے اثرات جسم کے دور دراز گوشوں تک پہونچانے میں معاون ہوتا ہے۔(ابو جریج)

نمک سیاہ ہندی کی سیاہی نہ زیادہ ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر کوئی بو ہوتی ہے۔ یہ نمک سوداء، بلغم اور عفونتوں کو خارج کرتا ہے۔ تلخ نمک سے سوداء کا اخراج بری طرح ہوتا ہے۔(ابن ماسویہ)

نمک ہندی سے زرد آب کا اور نمک درانی سے بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔(خوز)

حب مازریون جلانے والا اور تیز ہوتا ہے۔اس سے پانی کا اخراج ہوتا ہے۔(بولس)

اس کا جھاگ جگر کو بری طرح چاٹتا ہے۔اس لئے استعمال کرنے والوں میں استسقاء تیزی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ سودلع کا اسہال مازریون کی خاصیت ہے۔ اسی طرح تمام دودھارے پودے آبی مواد کا اخراج کرتے ہیں سکبینج سے لیسدار بلغم اور پانی خارج ہو جاتا ہے۔(خوز)

سقمونیا صفراء اور فضلہ دموی کا اخراج کرتی ہے۔ یہ معدہ و جگر کے لئے خراب ہوتی ہے اور طاقت کو زائل کرتی ہے۔ بہی دانہ کے ساتھ اسے شامل کرنا ضروری ہے۔(ابن ماسہ)

سقمونیا پرانی تھوڑی مقدار میں مدر بول ہے۔ دست نہیں آتے۔(اسطراطیس)

صبر کے مزاج میں صفراء کو جذب کرنا ہے۔ دھونے سے اس کا دوائی اثر کم ہو جاتا ہے۔اس کے

118

اسہال اور گرمی پہونچانے کی کیفیت کم کردی جائے تاکہ تپ زدوں کو پلانا ممکن ہو۔ اس کا شمار ان ادویات کے اندر ہے جو فقط شکم کے اندر کی چیزوں کو خارج کرتی ہیں۔ بالخصوص جبکہ زیادہ مقدار میں نہ لی جائے۔ اس طرح صرف فضلہ اور فضلہ سے ملی ہوئی لیسدار رطوبتیں خارج ہوں گی۔ الا یہ کہ أفاویہ (مصالحہ جات) کے ساتھ شامل کرلی جائے (جالینوس)

صبر سوداء کی مسہل ہے اور مالنخولیا کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (قہلمان)

قنطوریون پانی کا اخراج کرتی ہے۔ اس باب میں تیز اثر ہوتی ہے۔ (خوز)

تربد گھٹنوں کے بلغم خام میں عمدہ ثابت ہوتی ہے۔ (طبیب نا معلوم)

تربد سے اخلاط غلیظ خارج ہو جاتے ہیں۔ (ماسرجویہ)

تربد سے بلغمی لیسدار اخلاط خارج ہو جاتے ہیں۔ (ابن ماسہ)

تربد سے کچے غلیظ اخلاط کا اخراج ہوتا ہے۔ (خوز)

بھیڑ کے دودھ سے ماء الجبن تیار نہ کی جائے کیونکہ اس میں اسہال کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ ماء الجبن سکنجبین کے ذریعہ تیار کی جائے۔ پانی کو جوش دیں۔ جوش آجانے پر اس پر اسے چھڑکیں اور پانی بطور مشروب استعمال کریں۔ پانی کو دوبارہ ابالا جاتا ہے۔ دوبارہ ابالنے سے اسہال کم ہو جائے گا۔ پہلے شہد کے ہمراہ استعمال کریں تاکہ تیزی سے نیچے پہونچ سکے۔ زیادہ استعمال کو ناپسند نہ کریں بلکہ بقدر کفایت استعمال کریں، کیونکہ اس سے کسی طرح کا نقصان نہیں ہوتا۔

سوداء کا مسہل یہ ہے کہ زوفرا ساڑھے ۱۰ گرام، فودنج ساڑھے ۱۰ گرام پیس کر شہد کے ہمراہ تھوڑی صبر ملا کر استعمال کریں کیونکہ صبر مالنخولیا کے لئے عمدہ ہوتی ہے۔ (روفس)

کمافیطوس مسہل ہوتی ہے۔ (حنین)

مسہل دوائیں استعمال کرنے والا مریض اپنی مقعد کو گرم پانی سے دھویا کرے۔ اس سے سرد پانی کے ذریعہ دھونے کے مقابلہ میں دست زیادہ آئیں گے۔ اسہال زیادہ ہو جائے تو حالت کا مقابلہ ضد کے ذریعہ کرنا لازم ہے کیونکہ اس طرح کی صورت حال میں ان مقامات کو طاقت پہونچانا ضروری ہوتا ہے۔ حرکت پر آدمی کو پاخانے کے لئے نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ اسہال اوپر کو چلا جائے گا تو پھر نیچے آنا دشوار ہوگا۔ (جالینوس)

نیچے آنے والی چیز سوزش پیدا کرے تو مریض روزانہ روغن گل کی مالش کرے۔ (مؤلف)

119

اسہال، استقاء اور یرقان کے لئے عمدہ حب ریوند:

قندس مقشر ۲ گرام، ریوند چینی ساڑھے ۱۰ گرام، عصارۂ غافث ۲ گرام، افسنتین ۲ گرام۔ گولیاں بنالیں۔ یہ ایک خوراک ہے۔ (مؤلف)

اللہ تعالی نے صفراء کے انجذاب کا اثر صبر اور سقمونیا، سوداء کے انجذاب کی صلاحیت افتیمون، خربق سیاہ اور بسفائج، بلغم کے انجذاب کی قابلیت شحم حنظل، قنطوریون اور غاریقون اور مائیت کے انجذاب کی استعداد مازریون، توبال النحاس اور قاقلی میں رکھی ہے۔ (حنین)

ماء الجبن کا تجربہ میں نے کیا ہے۔ چنانچہ جن مریضوں کا مزاج نہایت عمدہ ہوتا ہے ان میں یہ خناق اور شدید حرارت پیدا کر دیتا ہے اور اسہال نہیں ہوتا۔ ان مریضوں کو سکر کے ہمراہ بالکل نہ دیں بلکہ سکنجبین کے ہمراہ دیں جس میں غایت درجہ کی ترشی ہو۔ (مؤلف)

کثیر الحرارت مسہل کی مثال خربق اور ضعیف الحرارت مسہل کی مثال سقمونیا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا بیان ہے کہ خربق اور سقمونیا تیسرے درجہ میں ہے۔ (مؤلف)

مازریون کی اصلاح:

تین دن تک سرکہ میں بھگوئیں پھر خشک کر کے ہلکے طور پر بھون لیں۔ پھر کوٹ کر ریشمی کپڑے سے چھان لیں اور سکر میں گوندہ کر قرص بنا کر خشک کر لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام، ہمراہ سکر طبرزد ہم وزن۔ یہ پانی کو نیچے اتارتی ہے۔

گولی کا نسخہ:

یہ صفراء کو نیچے اتارتی اور حمیات کی حرارت کو سکون دیتی ہے۔

عصارۂ غافث، افسنتین، مصطگی، ہلیلہ زرد، گلسرخ ہم وزن، صبر ۳ جزء۔ مقدار خوراک ۵ گرام سے ۷ گرام تک۔ جوشاندۂ عرق شاہترہ و ہلیلہ کے ہمراہ۔

حب ابیض:

تربد سفید ۴۰، شحم حنظل ۳۰، کیترا ۱۰، انزروت ۵۔ مقدار خوراک ۹ گرام ہے۔ (جالینوس)

حب مصلح:

قبل از طعام استعمال کریں۔ جوارش کے قائم مقام ہے۔

120

تربد ساڑھے ۳ گرام، حلیلہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، زنجبیل ساڑھے ۳ گرام، فانیذ ساڑھے ۳ گرام،
(حنین)

سقمونیا، حب قریص اور عصارۂ قثاء الحمار کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے جسم صاف ہو کر خشک ہو جاتا ہے۔ (روفس)

افتوان خشک سکنجبین اور نمک کے ہمراہ افتیمون کے پینے کی طرح استعمال کرنے سے بلغم، صفراء اور سوداء خارج ہو جاتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

اسارون، ماء العسل کے ہمراہ ساڑھے ۳۱ گرام پینے سے خربق سفید کی طرح دست آتے ہیں۔

اُومالی ایک روغنی شئے ہے جو ایک شیریں مزہ درخت کے تنے سے بہتی ہے۔ اس میں کھانے کی ایک معروف و مشہور چیز ہوتی ہے جس کو اوریباسیس نے دہن عسلی کے نام سے موسوم کیا ہے۔

اُومالی ۱۰۲ گرام ہمراہ آب تازہ ۳۰۶ گرام استعمال کرنے سے مائی فضلات اور صفراء کا اخراج ہو جاتا ہے۔ استعمال سے استرخاء اور کسلمندی لاحق ہو تو گھبرائیں نہیں۔ مریض کو چلنے پھرنے نہ دیں۔

افتیمون سوداء اور بلغم خارج کرتی ہے۔ مقدار خوارک ۱۸ گرام ہمراہ شہد، نمک اور قدرے سرکہ۔ (دیاسقوریدوس)

اظفار الطیب سرکہ کے ہمراہ لینے سے شکم میں تحریک ہوتی ہے۔ (بولس)

زیتون کا بیج ہمراہ سرکہ و نمک افتیمون کی طرح لیا جائے تو سوداء کا اخراج ہو گا مگر دھیرے دھیرے آنتوں کو زخمی کرے گا۔

روغن انجرہ کے پینے سے اسہال ہوتا ہے۔ (بولس)

تخم انجرہ اس طرح دست لاتا ہے کہ اس سے آنتوں کے اندر جلا اور آنتوں کے اندر فقط دفع کرنے کی حرکت پیدا ہوتی ہے۔ اس کا طریقہ اسہال کا نہیں ہے۔ اسہال میں یہ قرطم سے زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اسی طرح روغن انجرہ بھی روغن قرطم کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اصطرک قدرے ہمراہ صمغ بطم کے نگلنے سے ہلکی تلیین ہوتی ہے۔ تخم اترج مسہل شکم ہے۔
(جالینوس)

آلو بخارا اپنی لسی سے صفراء کا اخراج کرتا ہے۔ سیاہ زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور بڑا چھوٹے کے مقابلہ میں زیادہ طاقتور ہے۔ (ابن ماسویہ)

آلو بخار ملین شکم ہے اس باب میں تر زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ اس کا جوشاندہ ہمراہ ماء العسل اچھی طرح دست لاتا ہے۔ بالخصوص کھایا اور جوشاندہ پیا جائے۔ ابن ماسویہ کے مطابق پالک دست آور

121

ہے۔ برگ انجرہ بعض سیپیوں کے ساتھ جوش دیکر پینے سے تلیین ہوتی ہے۔

کھانے میں حب قریص کا استعمال اسہال شکم میں مفید ہوتا ہے۔ تخم انجرہ ۷ گرام بطور مشروب لیسدار بلغم کو خارج کرتا ہے۔ یہ اس کی خاصیت ہے۔ اشقاقل لیسدار غلیظ کیموس کو خارج کرتا ہے۔ اشقاقل اچھی طرح کوٹ کر کسی خشک انجیر کے اندر رکھیں اور شہد میں ملاکر کھائیں تو شکم نرم ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جوشاندہ افسنتین ہمراہ شہد سے شکم میں اعتدال کے ساتھ نرمی پیدا ہوتی ہے۔ اشق کا مشروب اسہال لاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

معدہ کے اندر جو صفراوی خلط موجود ہوتی ہے افسنتین سے وہ بذریعہ اسہال خارج ہو جاتی ہے۔ روغن بان مسہل ہے۔ حب البان کے ساتھ حب النیل کا مشروب ہمراہ آب سرد اسہال لاتا ہے۔ عصارۂ دانہ انار مسہل ہوتا ہے۔ ساڑھے ۴ گرام پانی اور شہد کے ہمراہ استعمال کرنے سے دست آجاتے ہیں۔ پیاز ملین شکم ہے۔ (جالینوس)

بنفشہ خشک کا مشروب آنتوں اور معدہ کے اندر محبوس صفراء کو خارج کردیتا ہے۔ اس کا شربت اعتدال کے ساتھ ملین ہوتا ہے۔ نیلوفر اس سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیخ بسفائج اسہال لاتی ہے۔ پرندوں، مچھلیوں اور چقندر یا ملوخیا کے ساتھ پاکر اس کا شوربا استعمال کرنے سے تلیین ہوتی ہے۔ کوٹ کر ماء العسل پہ چھڑک کر پینے سے بلغم اور صفراء کا اخراج ہوتا ہے۔

تخم جرجیر ملین ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

پنیر تر ملین ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

ماء الجبن دست لاتا ہے۔ پینے یا حقنہ کرنے سے وہ مواد صاف ہو جاتے ہیں جو آنتوں کے اندر سوزش پیدا کرتے ہیں۔ ماء الجبن سب سے عمدہ مسہل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدماء اس کا کثرت سے استعمال کرتے تھے۔ اس میں مزیدار بنانے کی حد تک شہد ملالیں اور متلی کی حد تک نمک شامل کرلیں۔ نمک زیادہ شامل کرنے سے اسہال زیادہ آئیں گے۔ (دیاسقویدوس وجالینوس)

ماء الجبن سے صفراء محترقہ کا اخراج ہوتا ہے۔ سب سے عمدہ ماء الجبن بکری کے دودھ سے بنتا ہے۔ جعدہ مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

پوست دردار غلیظ ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب سرد یا شراب سے بلغم کا اسہال ہوتا ہے۔ پرانے مرغ کا شوربا جس میں نمک زیادہ ڈال دیا گیا ہو مسہل ہوتا ہے۔ اس کے ساتھ قرطم یا بسفائج بھی شامل کردیا جاتا ہے۔ اس سے کچی سیاہ خلط خارج ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

122

ہمارا تجربہ ہے کہ پرانے مرغ کے شوربہ میں نمک زیادہ کر دیا جاتا ہے تو دست آور ہوتا ہے۔
(دیاسقوریدوس و جالینوس)
بھیجہ ملین شکم ہوتا ہے۔(روفس)
ہلیون کو ہلکے طور پر ابال کر استعمال کرنے سے تلیین ہوتی ہے۔

استنباط:

کھانا نیچے یا تارنے کے لئے قبل از طعام اسے لینا موزوں نہیں ہے۔ بالخصوص جبلہ مری اور زیت کے ذریعہ اسے خوشبودار کر لیا گیا ہو۔ چقندر کی شاخیں اور بیضہ اس کے لئے موزوں ہے۔ قبل از طعام روغن گل کے استعمال سے دست آتے ہیں۔(روفس)

روغن گل ۶ ۳۰ گرام ہمراہ ماء الشعیر یا ہمراہ آب گرم دست آور ہوتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

قبل از طعام لوگ مری کے ہمراہ تلیین طبع کی خاطر زیتون کھاتے ہیں۔ زنجبیل ملین ہوتی ہے۔
(دیاسقویدوس و جالینوس)

چوھے کی مینگنی کا حمول بچوں کے لئے مسہل ہوتا ہے۔ زوفا کا مشروب ہمراہ شہد کیموس غلیظ خارج کرتا ہے۔ انجیر تازہ کے ساتھ اسے کھانا ملین ہے۔ قرومانایا ایرسایا چاول ملا کر استعمال کرنے سے اسہال طاقت زیادہ ہو جاتی ہے۔ زوفا بلغم خام کا اخراج کرتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

صمغ بطم ملین ہے۔(روفس)

جوشاندۂ حلبہ کا مشروب ہمراہ شہد دست آور ہے۔ معدہ کے اندر جو اخلاط ردیہ موجود ہوتے ہیں ان کا اخراج کر دیتا ہے۔

رسوت کا پھل بطور مشروب بلغم مائی کا مسہل ہے۔(روفس)

حلبہ سرکہ کے ہمراہ قبل از طعام دست لانے کیلئے کھاتے ہیں۔ حرف بابلی ۳ گرام استعمال کرنے سے صفراوی اخلاط خارج ہونے لگتے ہیں۔ حرف سحوق ۲ یا ڈھائی گرام بہ آب گرم مسہل ہوتا ہے۔(روفس)

حاشا کا مشروب ہمراہ سرکہ و نمک بلغمی کیموس کا مسہل ہے۔

سوداء اور بلغم کا اسہال حب النیل کی خاصیت ہے۔

دو سو پچاس ملی گرام شحم حنظل کو نطرون اور جوش دی ہوئی شہد کے ساتھ ملا کر گولیاں بنانے کے بعد ادرومالی کے ہمراہ استعمال کرنا مسہل ہے۔(ابن ماسویہ)

حنظل سموچا جوش دیکر حقنہ کرنے سے صفراء، بلغم، خون اور غذا کا اخراج ہوتا ہے۔ حنظل کا شکم صاف کر کے اس میں ماء العسل گرم راکھ پر جوش دیکر بطور مشروب لینے سے غلیظ کیموس خارج ہوتا ہے۔

123

شحم حنظل کے حمول سے اسہال ہو تا ہے۔(دیاسقوریدوس)
بلغم کا اسہال شحم حنظل کی خاصیت ہے۔(بدیغورس)
خبث الحدید میں وہی اسہالی اثر ہو تا ہے جو توبال النحاس میں ہو تا ہے۔البتہ ذرا کمزور ہو تا ہے۔
نشاستہ سے اعتدال کے ساتھ تلیین ہوتی ہے۔(بدیغورس)
چنا ملین شکم ہے۔بالخصوص اس کا پانی۔ حجرار منی مسہل ہے۔(ابن ماسویہ)
آرد کرسنہ مسہل ہے۔(بولس)
کمافیطوس پیس کرانجرہ کے ہمراہ لینا ملین شکم ہے۔کشوث ملین ہو تا ہے۔(دیاسقوریدوس)
کرنب کا شوربہ مسہل ہو تا ہے۔ کراث شامی ملین ہے۔
نمکین کبر ملین ہے۔اس کو نمک سمیت کھانے سے معدہ اور آنتوں کا بلغم خارج ہو جاتا ہے۔
اخراج فضلات کے لئے بقدر ضرورت استعمال کرنا موزوں ہے۔
بادام تلخ کھانے سے تلیین ہوتی ہے۔(جالینوس)
جو مریض طاقتور ادویات سے اسہال برداشت نہیں کرتے ان کو ماءالجبن کے استعمال سے اسہال آتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)
ماءالجبن کا حقنہ کرنے سے سوزش پیدا کئے بغیر لاذع (سوزشی) امواد صاف ہو جاتے ہیں۔
(دیاسقوریدوس)

تخم قریص اسہال لاتا ہے۔(حنین)
عصارۂ برگ لبلاب مسہل ہو تا ہے۔(دیاسقویدوس)
عصارۂ برگ لبلاب سے صفراء محترقہ خارج ہو جاتا ہے۔
ماہودانہ کے بیج ۳ تا ۶ گرام پینا اور اسے اچھی طرح چبانا یا اس کی گولی بنا کر سرد پانی سے لینا بلغم اور صفراء کا اخراج کرتا ہے۔اس کا لب وہی کام کرتا ہے جو دودھارے درخت کرتے ہیں۔اس کا پتہ مرغ کے ساتھ جوش دیکر کھانے سے اسہال ہو تا ہے۔(ابن ماسویہ)
ماہودانہ کا بیج ۸ عدد کوٹ کو گولیاں بنا لینے کے بعد ہمراہ آب انار استعمال کرنے سے بلغم اور صفراء کا اخراج ہو گا۔اس کا دودھ وہی کام کرتا ہے جو دودھارے درخت کرتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)
اپنے تمام افعال میں یہ دودھارے درختوں کے مانند ہو تا ہے۔ بیج شیرہ مزہ ہو تا ہے اور اس کے اندر اسہالی قوت ہوتی ہے۔(جالینوس)
اس کے بیج میں اسہالی طاقت زیادہ ہوتی ہے۔دو سو ملی گرام مغیطس پینے سے غلیظ کیموس خارج

124

ہو تا ہے۔ مازریون سے صفراء اور بلغم نکل جاتا ہے بالخصوص جبکہ اس کا ایک جزء دو جزء افسنتین کے ساتھ ملا کر گولیاں بنالیں جائیں۔ (بولس)

سوداء اور آب زرد کا اخراج مازریون کی خاصیت ہے۔ (دیاسقوریدوس و جالینوس)

دریا کا پانی بلغم خارج کرتا ہے۔ (بدیغورس)

دریا کے پانی سے خام بلغم کا اخراج ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس و بولس)

پتوں (مرارات) کا حمول بالخصوص بچوں میں مسہل ہوتا ہے۔ (ایضاً)

دو سو پچاس ملی گرام زھرۂ نحاس کچے غلیظ اخلاط کو خارج کر دیتا ہے۔

توبال النحاس سے کچے اخلاط خارج ہوتے ہیں۔ بیخ سوسن آسمانجونی ساڑھے ۳۱ گرام کا مشروب ہمراہ ماء العسل غلیظ بلغمی خلط اور مرۂ صفراء کو خارج کرتا ہے۔ روغن سوسن کا مشروب صفراء اور روغن ایرسا ۴ ۳ گرام کا مشروب مسہل ہوتا ہے۔ خیری تازہ ہمراہ شیر اسہال لاتا ہے۔ تازہ مچھلی کا شوربا یخنی بنانے کے بعد ملین ہو جاتا ہے۔

ایک سو پچیس ملی گرام سقمونیا ملین شکم ہے۔ مقدار خوراک ۲۰۰ ملی گرام ہمراہ خربق سیاہ ۱۲۵ ملی گرام و نمک ساڑھے ۴ گرام ہے۔

سورنجان مسہل ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سکر جو گنے کے اوپر مثل نمک درانی جم جاتی ہے۔ پانی میں گھول کر پینے سے اسہال آتا ہے۔
(دیاسقوریدوس)

جوشاندۂ بھوا ملین ہوتا ہے۔ (بولس)

سمسم (تل) مسہل ہے۔ (دیاسقوریدوس)

چقندر اخراج مادہ کے لئے معدہ اور آنتوں میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ (روفس)

شہد دفع مادہ کے لئے آنتوں کو حرکت دیتی ہے۔ (جالینوس)

شہد کے استعمال سے بلغمی مزاج والوں کو اسہال اور صفراوی مزاج رکھنے والوں کا شکم بستہ ہوتا ہے کیونکہ یہ اپنی حرارت سے بستہ چیزوں کو حرکت دیتی ہے (دیاسقوریدوس)

انگور تازہ مسہل ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

منقی کا بیج بھون کر استعمال کرنے سے وہ اسہال رک جاتا ہے جو ادویات سے لاحق ہوتا ہے۔ مولی کھانے کے بعد یا پکا کر کھانے سے تلیین ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

پودا فاشرا کا قلب شروع ہی میں کھانے سے اسہال آتا ہے۔ عصارۂ فاشرا سے بلغم اور پانی خارج

125

ہوتے ہیں۔(ابن ماسویہ)

بیخ فاشرا ساڑھے ۷ اگرام کا مشروب ہمراہ شہد ماء العسل شدید مسہل ہے۔(دیاسقوریدوس)

عصارۂ فاشرا کا کسی اون کے اندر حمول کرنے سے پرانے اسہال کو حرکت ہوتی ہے۔(اوریباسیس)

اس کے اندر اس قدر طاقت ہوتی ہے کہ مراق پر اس کا طلاء کرنے سے اسہال آنے لگتے ہیں، بحالت مشروب ۱۴ گرام سے تجاوز نہ کرنا چاہئے۔استعمال شرابِ شیریں یا ماء العسل کے ہمراہ کریں۔

(جالینوس)

کسی اون کے ٹکڑے پر اسے رکھ کر حمول کرنے سے دست آتے ہیں۔اسی طرح مراق پر اس کا لطوخ کرنے سے بھی دست آتے ہیں۔فودنج جنگلی سے عمدہ دست آتے ہیں(دیاسقوریدوس)

صبر ساڑھے ۱۱ گرام کا مشروب آب نیم گرم مسہل ہے۔اس سے معدہ صاف ہو جاتا ہے۔ ۱۴ گرام لینے سے مکمل تنقیہ ہو جاتا ہے۔(روفس)

صبر سے معدہ اور آنتوں سے فضلات خارج ہو جاتے ہیں۔(دیاسقوریدوس)

قرطم ماء العسل کے ہمراہ شکم کے بعض شوربوں کے ساتھ جوش دیکر استعمال کرنا مسہل ہے۔ آب قرطم کے ہمراہ دودھ استعمال کرنے سے قرطم کا پانی اور زیادہ شدید الاسہال ہو جاتا ہے۔ روغن قرطم سے اسہال آتا ہے۔(جالینوس)

استنباط:

آب قرطم کے ہمراہ دودھ لینے سے اس کا پانی شدید تر مسہل ہو جاتا ہے۔اس کا روغن بھی۔

(دیاسقوریدوس)

قرطم یک جزء اور بادام مقشر ۵ جزء، انیسون و نظرون ۱۰ جزء سب کو انجیر کے ہمراہ شیر قرطم ساڑھے ۱۰ گرام کے ساتھ لینے سے تلیین ہوتی ہے۔

کدو کو جوش دیکر اس کا نچوڑ لیں اور اسے ہمراہ شہد اور قدرے نظرون استعمال کریں تو ہلکا دست آتا ہے۔

قثاء بستانی مسہل ہوتی ہے۔عصارۂ قثاء الحمار بھی مسہل ہے۔مکمل خوراک ۶۵ ملی گرام صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔جڑ بھی مسہل ہے۔اسی طرح اس کی حقنہ کرنا بھی مسہل ہے۔مزمار الراعی سے وہ اسہال بند ہو جاتا ہے جو ادویات سے لاحق ہوتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

126

قئے آور (مقئ) ادویات اور غذائیں:

ماء الشعیر، ماء العسل کے ساتھ مل کر معدہ سے بلغم کو صاف کرتا ہے، بلغم زیادہ لیسدار اور غلیظ ہو تو اس کا علاج مولی اور سکنجبین کے ذریعہ ہی ہو سکتا ہے۔ ماء العسل دونوں کے درمیان متوسط درجہ رکھتا ہے۔ البتہ اس کی طاقت شہد کی کمی وبیشی سے کم وبیش ہوتی ہے۔ اس کے اندر زوفا اور فودنج ڈال دیں تو طاقتور ہو جاتا ہے۔ اس سے زیادہ طاقتور وہ چیزیں ہوتی ہیں جو طبقات معدہ میں سرایت شدہ چیزوں کو دھو کر صاف کر دیں۔ یہ مولی، سکنجبین اور عنصل سے تیار شدہ قئے آور دوائیں ہوتی ہیں۔ (جالینوس)

خربق سفید آنتوں تک اتر کر نہیں آتی بلکہ معدہ کے اندر برقرار رہ کر فضلات کو اس کی جانب کھینچتی ہے۔ اگر فضلات لطیف ورقیق ہوتے ہیں تو قئے کے ذریعہ اور زیادہ، غلیظ یا لیسدار ہوتے ہیں تو انسان کا گلا فوراً طور پر گھونٹ دیتی ہیں۔ کیونکہ خربق سے جو چیزیں جذب ہوتی ہیں ان کو دفع کرنے کی مریض کے اندر طاقت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ جسم ہی خربق کو برداشت کرتے ہیں جو صاف اور قلیل الفضلہ ہوتے ہیں۔ مگر جن جسموں کے اندر بہ کثرت بلغم ہوتا ہے۔ تو اس کی وجہ سے گھٹ جاتے ہیں کیونکہ خربق سے بہ کثرت جذب ہونے لگتا ہے۔ کیونکہ مادہ کے موافق پڑی ہے۔ ادھر جذب شدہ اشیاء کو دفع کرنے کی طاقت نہیں ہوتی ہے اس لئے انسان گھٹ جاتا ہے۔ (بقراط)

خربق کی ضرورت ان جسموں کے لئے ہوتی ہے جن کے لئے قئے کرنا بیحد دشوار ہوتا ہے اور جن سے قئے آور تمام ادویات کچھ بھی جذب کرنے سے قاصر ہوتی ہیں۔ مگر خربق ان کے اندر محفوظ ہوتی ہے کیونکہ خلط کے بمشکل تابع ہونے کی وجہ سے خربق زیادہ مواد جذب نہیں کرتی۔ کثیر بلغمی اجسام کو خربق کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ ان سے بلغم بہ آسانی جذب ہو جاتا ہے۔ اس بیماری کے اندر خربق کا استعمال خطرناک بھی ہوتا ہے۔ (مؤلف)

جس مریض کو بہ آسانی قئے کرانا مقصود ہو کھانے میں اسے دو یا تین نرگسی پیاز کھلانی چاہئیں۔

قئے کرنا دشوار ہوتا ہے تو مریض کو ہم روغن یا روغن وپانی پھینٹ کر پلایا کرتے ہیں۔ (جالینوس)

نہایت عمدہ طور پر قئے آور دوا مولی کا بیج ہے۔ اسے غیر نفاسی (جنہیں نفاس نہ ہو) مریضوں کو پلائیں۔ نیز بجھوا وغیرہ ہے۔ اسے ۷ گرام ہمراہ آب نیمگرم دیں۔ کنکر زد اسی طرح جوز القئ کی مقدار خوراک ۷ گرام ہے۔ ریشہ قثاء کی بھی یہی مقدار خوراک ہے۔ مویز منقی ۱۵ عدد، اسے عرق سویا اور روغن حل کے ہمراہ دیں۔ نرگسی پیاز ۴ عدد جوش دیں اور پانی ۶۸ گرام استعمال کریں۔ خربق سفید کے لئے شیاف بطور حمول استعمال کرنے سے قئے ہو جاتی ہے۔ (اُهرن)

127

قرص محرک قئے:

کنکر زد، جوزالقی، تخم جرجیر، تخم مولی، تخم بتھوا، نمک ہندی، کوٹ چھان کر بطور مشروب استعمال کریں (ابن ماسویہ)

مذکورہ ادویات کو آب پیاز نرگس میں گوندہ کر گولیاں اور قرص بنالیں اور حسب ضرورت پلائیں۔ (مؤلف)

طاقتور مقئ:

خربق اسود ۵۰۰ ملی گرام، کندس اگرام، جوزماثل اگرام، یہ ایک خوراک ہے۔ سکنجبین ایسے پانی کے ہمراہ استعمال کرنے سے قئے میں تحریک ہوتی ہے جس میں سویا جوش دیا گیا ہو۔ (مؤلف)

جس شخص کو قئے کرانی ہو اس کی غذا نہ خشک ہو نہ کسیلی بلکہ کچھ شیریں تر ہو اور کچھ چرپری۔ مولی، جرجیر، طریخ قدیم، فودنج کوہی، تھوڑی پیاز اور کراث یہ سب قئے میں مدد کرتی ہیں۔ ماء الشعیر ہمراہ شہد اور ایسے سوپ کے ہمراہ جو پسی ہوئی باقلی اور فربہ گوشت سے تیار کیا گیا ہو، مسہل ہوتا ہے۔ قئے کرنے والا کھانے کو اچی طرح نہ چبائے۔ اس طرح قئے کرنے میں زیادہ سہولت ہوگی۔ مشروب شیریں اور پانی نیم گرم ہو۔ بادام شہد کے ہمراہ اور بیخ خربزہ خیار، یا نرگس پانی میں جوش دینے کے بعد اس میں نبیذ ملاتے ہیں اور استعمال کرتے ہیں ایک پر روغن سوسن میں ڈبو کر حلق کے اندر داخل کرتے ہیں۔ (اُوریباسیس)

بعض قئے آور ادویات حسب ذیل ہیں:

تخم شبث، تخم مولی، لوبیا، بیخ خربزہ، عصارۂ کرفس، فقدع اور پانی۔

کمزوروں اور فقط تندرستوں کو معدہ کی صفائی کے لئے دی جاتی ہیں۔ مالیخولیا، فالج اور خدر جیسی خراب بیماریوں میں حرمل اور جلنجھنک اور جوزالقی وغیرہ دی جاتی ہیں۔

حرمل کی اصلاح:

ساڑھے ۵۲ گرام لیکر شیریں پانی سے دس بار دھولیں، اور خشک کر کے کوٹ چھان لیں، چھاننے کے لئے کثیف چھلنی استعمال کریں پھر ایک ہاون میں رکھ کر اوپر سے کھولتا ہوا پانی انڈیلیں اور ایک دستہ سے اسے اچھی طرح حرکت دیں، پھر ایک دبیز دھجی سے صاف کر کے، ثفل پھینک دیں اور صاف شدہ پانی کو ایک دوسرے پر انڈیلیں۔ مقدار ۱۳۶ گرام۔ اس میں شہد ۲۰۲ گرام اور شیرج ۶۸

128

گرام داخل کریں۔ یہ قئے آور دوا بن جائے گی۔

جلنھنک کی خاصیت یہ ہے کہ قئے کے ذریعہ وہ سوداء، صفراء اور بلغم کا اخراج کرتی ہے۔ ساڑھے ۱۷ گرام کو اچھی طرح کوٹیں حتی کہ تیل نکل آئے پھر اس پر خیساندہ آب باقلی جوش دیا ہوا ۱۳۶ گرام ڈالیں اور دستہ سے اسے حرکت دیں حتی کہ جھاگ نکل جائے۔ پھر اس میں شہد یا شیرج ۶۸ گرام شامل کریں۔

جوشاندۂ انجیر یا خیساندہ انجیر، جوشاندۂ مولی کے ساتھ نیمگرم حالت میں کھانے کے بعد بکثرت نوش کریں، پھر حمام میں داخل ہوں، قئے میں تحریک ہوگی۔ صفائی کے بعد شراب لیں اور نیمگرم شراب ہمراہ شہد رفتہ رفتہ کلی کریں تاکہ تالو کے اندر کچھ بھی بلغم نہ رہ جائے۔ یہ دوا آرم، ترک شراب اور ترک جماع کے بعد استعمال کریں۔ کھانے میں ممکن حد تک مولی کا پوست لیں۔ کھانے کے بعد تھوڑی سکنجبین میں یہ پوست بھگو کر کھائیں، اس کے بعد ایک گھڑی تک سکون سے رہیں۔ پھر سکنجبین ہمراہ آب نیم گرم لیں اور قئے ہونے دیں۔ پھر یہی سکنجبین اور نیم گرم پانی لیں اس سے معدہ سے بلغم کا خاتمہ ہو جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ یہ عمل نہار منہ کیا جائے۔ مولی کا پوست سکنجبین میں بھگو کر کثرت سے کھائیں اور اس پر سکنجبین ہمراہ آب نیم گرم لیں اور ایک گھڑی سکون سے رہ کر قئے ہونے دیں یہی بہتر طریقہ ہے۔ قئے نہ ہو تو سکنجبین اور نیم گرم پانی مسلسل لیں حتی کہ امتلائی کیفیت ہو جائے، کھانا نہ کھائیں۔ اس طرح سکنجبین اور نیم گرم پانی بلغم کو توڑ کر خارج کر دے گی۔

دیگر:

بورہ سفید نیم گرم پانی میں ڈالکر تحلیل ہونے کے لئے چھوڑ دیں اس کے بعد اس میں تھوڑا زیت شامل کر کے بطور مشروب استعمال کریں۔ (حنین)

بورہ ساڑھے ۳ گرام، ۴۰۰ گرام پانی کے اندر۔ زیادہ سے زیادہ ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک۔ (مؤلف)

کنگر زد، جوز القئ اور تخم قطف وغیرہ کی اصلاح:

کسی ایک کو مفرد یا سب کو مرکب طور پر لیں اور کوٹ کر اس میں تھوڑا نمک ع‍جین شامل کریں، قئے میں معاون ہوگی، قئے کا اخراج بہ آسانی ہوگا۔ مقدار استعمال ۷ گرام۔ برگ شبث ۷۰ گرام، ۴۰۰ گرام پانی میں جوش دیں کہ نصف پانی رہ جائے۔ پھر اس میں شہد گھول کر ادویات کے اوپر بطور مشروب استعمال کریں۔ دواؤں کو شہد میں گوندھ لیا جائے اس سے قئے میں سہولت ہوگی اور قئے زیادہ آئے گی۔ اس سے کبھی طبیعت پست ہو جاتی ہے۔

129

کندس:

اسے استعمال کرنے والا بڑے خطرہ کی زد پر ہوتا ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام یا ڈیڑھ گرام ہے۔ ریشمی کپڑے سے چھان لیں، پھر اس میں تین انڈوں کی زردی، جنہیں تھوڑا بھون لیا گیا ہو بلکہ ان میں کچھ سیالیت موجود ہو پھینٹیں۔ بایں ہمہ اس میں عدس، صعتر دونوں کو گل ابال کر ۲۰۰ گرام شامل کر لیا گیا ہو، یہ نہایت شدید قئے آور دوا ہو گی۔ (ابو جریح)

خربق سفید:

بلغم کی قئے یا کثرت انجذاب کی وجہ سے گلا گھوٹ دینا اس کی خاصیت ہے۔ لہٰذا قبل از استعمال تھوڑا ہلکا کھانا لینا ضروری ہے۔ پھر اسے گندم اور جو سے بنے ہوئے سوپ کے ہمراہ لیں۔ اچھی طرح پیس لینے کے بعد استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

پوست صنوبر، اور مولی، سکنجبین ۱۰۲ گرام کی مقدار میں گھول لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک قئے آور ہو گی۔ جوشاندۂ زوفا خشک قئے آور ہے۔ یہی اثر حاشا اور فودنج نہری، آب مولی، شبث، لباب قرطم اور تل کا بھی ہے۔ یہ دوائیں ہمراہ آب گرم قئے آور ہیں جس کے اندر شبث، مولی، نمک اور عدس جوش دے لی گئی ہو۔ انجدان ہمراہ ماء العسل لینا بھی قئے آور ہے۔ روغن سوسن سے سخت تنقیہ ہوتا ہے، گرم پانی اور نمک کے ساتھ قئے آور ہے۔ روغن مولی اور روغن نرگس کا بھی یہی فعل ہے۔ کندس بیحد طاقتور ہے۔ بایں ہمہ اندیشہ ناک بھی ہے۔ صرف طاقتور حضرات ہی اسے برداشت کر سکتے ہیں۔ جوشاندہ پوست حرمل کا بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ اسے صرف طاقتور ہی لے سکتے ہیں۔ تخم مولی قئے آور ہے۔ یہ محفوظ ہوتا ہے۔ اسی کے قائمقام برگ غار، تخم جرجیر، تخم قطف اور پوست خربزہ بھی ہیں۔ انہیں کوٹ کر خشک حالت میں ماء العسل اور آب مولی کے ہمراہ لیں۔ بہ آسانی محفوظ طور پر قئے ہو گی۔ سب سے عمدہ آب مولی، آب سویا، نمک، شہد اور سکنجبین ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

مریض کو قئے لانے کے لئے نمکین چیز اور خردل کھلائیں تو اس پر دو گھنٹوں تک پانی نہ پلائیں حتی کہ معدہ کے اندر جو کچھ ہو اس کا ازالہ ہو جائے۔ اس کے بعد پانی دیکر قئے کرائیں۔ نہایت ضروری ہو تو تھوڑا پانی پہلے دے سکتے ہیں۔ (ابن ماسویہ)

قئے کے باب میں اب تک انگور سیاہ سے زیادہ مؤثر اور جلد قئے لانے والی کوئی چیز میرے تجربہ میں نہیں آئی ہے۔ قئے کے ذریعہ یہ تنقیہ کر دیتا ہے۔ قئے سے فارغ ہونے کے بعد بالائی لیں۔ تا کہ حلق

130

میں جلن نہ ہو۔ میرے نزدیک ایک یہ خربق سے زیادہ طاقتور ہے۔ میرے خیال میں کندس اسے سے کم نہیں ہے۔ مقدار خوراک ۲ گرام سے ساڑھے ۳ گرام تک ہے۔ (مؤلف)

خربق کی شدت سے جو مریض محفوظ رہنا چاہے وہ جڑ کے بجائے اس کے سروں کو استعمال کرے۔ اسے اچھی طرح کوٹ لیں۔ نقصان دہ ثابت نہ ہوگی اسے مولی کے ساتھ استعمال کریں۔ (سرابیون)

عرطنیثا قئے کے باب میں خربق سے کم تر نہیں ہے۔ (مؤلف)

قئے آور غذائیں اور دوائیں:

حب القرع، حب الحناء، حب صنوبر، چقندر، بادروج، شلجم، چولائی، بھتوا، میتھی، تل، شہد، خربزہ، بھیچہ، گودا، نمک، شراب شیریں وغلیظ، قیصوم، شیح، بورہ، شبث، مولی۔ (اَریباسیس)

قئے کے لئے طاقتور نسخہ:

تخم بھتوا ۱۰، کنکر زد ۵، جوزالقیٔ ۷ گرام، نمک ہندی ۵ گرام کوٹ کو شہد میں گوندہ لیں اور ضرورت کے لئے محفوظ کرلیں۔ نمک اور سویا کو اچھی طرح جوش دیں اور اسے ساڑھے ۱۰ گرام، ۷ گرام شہد کے ہمراہ مذکورہ دوائیں گھول کر استعمال کریں۔

قئے کی دوائیں اور وہ غذائیں جو قئے پیدا کرتی ہیں:

بھیچہ، عنصل، تل، نمکین، بھتوا، مولی، انجیر، نمک سیاہ، بورہ، خربق سفید، کندس، رقاع یمانی، کنکر زد، جوز ماثل، جوزالقیٔ، حرمل، شبث، کردمانا، عرطنیثا۔ (طبیب نامعلوم)

روغن بلساں ساڑھے ۴ گرام پینے سے قئے میں تحریک ہوتی ہے۔ اسہال بھی ہوتا ہے۔ (جالینوس)

روغن سوسن سے قئے میں تحریک ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد مولی لینا قئے کے لئے معاون ہے۔ قبل از طعام مولی کھانے سے غذا معدہ کے بالائی حصوں میں آجاتی ہے اور اسے برقرار ہونے نہیں دیتی۔ پوست مولی سکنجبین کے ہمراہ لینے سے قئے کے اندر شدید تحریک ہوتی ہے۔ یہ مولی کے تمام حصوں کے مقابلہ میں زیادہ قئے آور ہے۔ تخم مولی سرکہ کے ہمراہ لینا قئے آور ہے۔ بیخ خربزہ خشک کرکے ساڑھے ۳ گرام ہمراہ شہد بہت زیادہ قئے آور ہے۔ کرفس کے تمام حصے قئے آور ہیں۔ اشترغار زیادہ لینے پر قئے کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔

جبلھنک قئے آور ہے اس سے سخت دست آجاتے ہیں۔ مقدار خوراک ا گرام سے ڈیڑھ گرام تک

131

شہد مالج میں۔ جور جاشیر ایک ایرانی دوا ہے جو خربق سے زیادہ طاقتور ہوتی ہے۔ استعمال کرنے سے خون کی مانند سیاہ قئے ہوتی ہے یہ اصل میں سوداء خارج ہو رہا ہوتا ہے۔ سوداوی امراض میں مفید ہے۔ زیادہ استعمال کرنا مہلک ہے۔ مالنجولیا وغیرہ سے بالکل نجات دے دیتی ہے۔ کنکر زد سے بلغم کی قئے ہوتی ہے۔ کھانے پر قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ نچوڑ کر عصارہ ۷ گرام لینے سے قئے ہو جاتی ہے۔ حلیون قئے آور ہے۔ بیخ خربزہ قئے آور ہے۔ اسی طرح خیار، پیاز زعفران اور پیاز سوسن بھی قئے آور ہے۔(دیاسقوریدوس)

نمک سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ دیگر ادویات کے ساتھ شامل کر دینے سے قئے کثرت سے ہوتی ہے۔ یہی حال بورہ کا بھی ہے۔(ابو جریج)

قئے آور بورہ خطرناک حالت کے اندر ہی استعمال کریں ورنہ گلا گھٹ جانے کا اندیشہ ہے۔
(اوریباسیس)

تخم مولی قئے کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔(خوز)

تخم بھوا ۲ گرام، تخم مولی ۲ گرام، کنکر زد ۲ گرام، کندس ۲۵۰ ملی گرام، جوز القئ ۵۰۰ ملی گرام پیس کر شہد میں گوندہ کر دیں۔(مؤلف)

دواء قئے:

صمغ کنکر، جوز القئ، تخم مولی، تخم سویا، تخم بھوا، نمک ہندی، ہم وزن۔ ساڑھے ۱۰ گرام گرم پانی جس کے اندر شہد حل کر لی گئی ہو کے ہمراہ لیں۔(قرابادین)

سوسن کو پانی میں جوش دیکر لیں۔ قئے ہو گی۔ جرجیر قئے آور ہے اور مادوں کو توڑتی ہے۔(جالینوس)
اشترغار زیادہ لینے سے متلی اور قئے ہوتی ہے کیونکہ اس سے معدہ کے اندر سوزش پیدا ہوتی ہے۔
(ابن ماسویہ)

ثمر اباغیرن شدید قئے آور ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ حب البان ہے حب البان آدرومالی (۱) کے ہمراہ لینے سے قئے میں تحریک ہوتی ہے۔

روغن بان ہمراہ آب گرم قئے آور ہے۔ بورہ افریقی سے بیحد قئے ہوتی ہے۔(دیاسقوریدوس)
بیخ خربزہ خشک کر کے ۹ گرام آدرومالی کے ہمراہ لینے سے قئے میں تحریک ہوتی ہے۔ بقدر ۱۲۵ ملی گرام لینے سے سکون کے ساتھ قئے ہوتی ہے۔(دیاسقوریدوس و جالینوس)

---

(۱) آدرومالی۔ بارش کا پانی اور شہد۔ مراد وہ شراب ہے جو شہد اور بارش کے پانی سے بنتی ہے۔(گیلانی)

132

پیاز قئے آور ہوتی ہے۔ اخروٹ نہار منہ کھانے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد قئے کرنا چاہیں تو کھانے کے بعد بھیجہ دیں۔ اسے بہ کثرت زیت سے چکنا کر کے دیں اور سب سے آخر میں دیں۔ (دیاسقوریدوس)

خربزہ زیادہ لینے سے قئے میں تحریک ہوتی ہے۔ البتہ اس کے بعد کھانا کھالیا جائے تو یہ معدہ کے لئے مقوی ثابت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

حلبہ سے قئے ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خربق سفید پینے سے صفراء کی قئے ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

حرف یابلی ۳ گرام پینے سے صفراء اخلاط کی قئے ہوتی ہے۔

عصارۂ بیخ عکوب ۵ گرام ہمراہ آب نیم گرم یا آب گرم وشہد محرک قئے ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اشک یبروج، بیخ یبروج، اور یبروج کے تمام حصوں کو ہمراہ آب قراطن یعنی ماءالعسل سادہ پینے سے بلغمی کیموس اور صفراء کی قئے ہوتی ہے جیسا کہ خربق کے استعمال کا اثر ہوتا ہے۔ (بولس)

جو شاندہ کرفس مع بیخ کرفس محرک قئے ہے۔ عرق کرفس بھی محرک ہے (دیاسقوریدوس)

مویزج ساڑھے ۵۲ گرام اچھی طرح پیس کر ماءالعسل سادہ کے ہمراہ لینے سے غلیظ کیموس کی قئے ہوتی ہے۔ اسے کتاب کے اندر اس کے ذکر کے موقع پر جو ترکیب بیان کی گئی ہے اس کے مطابق پلائیں۔ گرم پانی سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

گودے محرک قئے ہوتے ہیں۔ (روفس)

پیاز نرگس ابال کر کھانے سے قئے ہوتی ہے۔ روغن خ ہمراہ شہد لینے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ روغن سوسن سے متلی ہوتی ہے۔ روغن ایرسا مسہل ہوتا ہے۔ روغن تل سے متلی ہوتی ہے۔ (جالینوس)

زیادہ لی جائے تو قئے آور ہونا شہد کی خاصیت ہے۔ تل سے متلی ہوتی ہے۔ (جالینوس وابن ماسویہ)

قبل از طعام مولی کے استعمال سے کھانا اوپر آکر معدہ کے بالائی حصوں میں تیرتا رہتا ہے۔ مولی اسے معدہ کے اندر برقرار ہونے نہیں دیتی۔ اس لئے اسہال لاتی ہے۔ پوست مولی سکنجبین کے ہمراہ لینے سے قئے ہوتی ہے۔ تخم مولی ہمراہ سرکہ مقئ ہے۔

مولی سکنجبین کے ہمراہ کھانے سے قئے ہو جاتی ہے۔ (دیاسقوربدوس)

مولی کا گودا سکنجبین کے ہمراہ کھانے سے قئے ہوتی ہے۔ قودنج سے بلغم کی قئے ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

133

عرطنیثا ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب قئے آور ہے۔ عصارۂ قثاء الحمار سے بلغم اور صفراء کی قئے ہوتی ہے۔ پانی کے ساتھ زبان کی جڑ اور کوے پر اس کے لطوخ سے بلغم اور صفراء کی قئے ہوتی ہے۔ انسان کے لئے قئے کرنا دشوار ہے تو قثاء بستانی ماء العسل میں جوش دیکر استعمال کریں۔ اس سے پتلی قئے ہوگی۔ اسے اچھی طرح روغن میں پیس لیں۔ تخم بتھوا سے صفراوی مزاج والوں کو قئے ہوگی۔ (روفس)

تافسیا، اشک و عصارہ ماء العسل کے ہمراہ لینے سے قئے ہوگی۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ اگرام تخم سویا کے ہمراہ۔ عصارہ ۲۵۰ ملی گرام اور اشک ساڑھے ۴ گرام۔ اس سے زیادہ نہ دیں ورنہ بیحد مضر ہوگی۔ (ابن ماسویہ)

کھانوں میں اسے شامل کریں اور ان مریضوں کو جن کے لئے قئے کرنا دشوار ہو برگ غار تازہ دیں۔ اس سے معدہ ڈھیلا ہو جاتا ہے اور قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ روغن غار تر معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے اور قئے آور ہوتا ہے پیتے ہی متلی آکر قئے ہونے لگتی ہے۔ حب ارنڈ ۳۰ عدد کو پوست پینے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ اور معدہ بیحد ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ اور اسہال بھی آتے ہیں۔ خردل زیادہ پینے سے کرب پیدا ہوتا ہے۔ اور قئے ہو جاتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خشخاش جنگلی لینے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

بیخ خشخاش کھانے والا اگر بمقدار کعب کھائے تو قئے کرنے میں سہولت ہو جاتی ہے۔

خربق سفید کے پینے سے قئے کے لئے معدہ کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ نہار منہ تنہا یا جبلھنگ یا عصارۂ تافسیا کے ہمراہ ماء العسل سادہ لیا جاتا ہے۔ چنانچہ قئے کے اندر تحریک پیدا ہو جاتی ہے۔ سوپ اور خبیصہ میں بھی شامل کر کے یہ دوا لی جاتی ہے۔ جس مریض کا معدہ کمزور ہوتا ہے اسے قبل ازیں تھوڑا کھانا کھلادیں تاکہ اس کے نقصان محفوظ رہے۔ (دیاسقوریدوس)

خربق سفید اوپر سے سوداء کے اندر تحریک پیدا کرتی ہے۔۔ (دیاسقوریدوس / بقراط)

معدہ کے بلغم کا تنقیہ حسب ذیل ادویات کرتی ہیں:

پوست مصطگی ساڑھے ۳ گرام سے ساڑھے ۱۰ گرام تک ریشمی کپڑے سے چھان کر، سکنجبین عسلی ۱۰۲ گرام قئے آور ہے۔ جوشاندۂ زوفا بھی مقئ ہے۔ اسی طرح حاشا، فودنج اور روغن مولی بھی۔ لباب قرطم بنفشہ کے ہمراہ آب گرم جس کے اندر سویا اور مولی جوش دی گئی ہو متلی پیدا کرتا ہے۔ نمک، شہد اور انجدان ہمراہ شہد معدہ کا تنقیہ کرتا ہے۔ خردل سکنجبین اور ماء العسل کے ساتھ پھینٹ کر استعمال کرنے سے کافی حد تک تنقیہ ہو جاتا ہے۔ روغن سوسن ہمراہ آب گرم و نمک قئے آور ہے۔

134

یہی اثر روغن مولی اور روغن نرگس کا بھی ہے۔ کندس اس باب میں تمام دواؤں سے زیادہ طاقتور ہے۔ البتہ اسے صرف طاقتور حضرات ہی برداشت کرتے ہیں۔ اسی طرح آب حرمل کا جوشاندہ اور آب تخم حرمل کو بھی صرف طاقتور مزاج والے ہی برداشت کر سکتے ہیں۔

روغن غار محفوظ قئے آور ہے۔ اسی طرح تخم جرجیر اور تخم قطف بھی بحفاظت قئے لاتے ہیں۔ پوست خربزہ کے بعد شہد، عرق مولی و عرق سویا اور نمک و شہد و سکنجبین کا بھی یہی حال ہے۔

(ابن ماسویہ)

قثاء بستانی خشک کر کے پیس لی جائے اور ماء العسل کے ساتھ دلک کی جائے تو قئے ہو جاتی ہے۔ فوائد کمزور و طاقتور مریضوں کے لئے موزوں ہوتی ہے۔ اس سے بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ بیخ قثاء الحمار ایک طاقتور دوا ہے اور ایسے مریضوں کے لئے موزوں ہے جو طاقتور اور قئے کا عادی ہو۔ بیخ بخور مریم بادام کے برابر شہد کے ہمراہ گوندہ کو بطور مشروب استعمال کی جائے تو قئے کے ساتھ ماء العسل بھی خارج ہوتا ہے۔ (بقراط)

حفظان صحت کے پہلو سے ہونے والی موزوں قئے:

بلغم کی بہ کثرت علامتیں دیکھنے میں آئیں تو مہینہ میں دو بار قئے کریں، خالی معدہ کی حالت میں اس کے عادی نہ بنیں۔ البتہ معدہ پر ہو تو قئے کریں۔ قئے کے لئے سکنجبین، خردل، مولی، جوشاندہ حاشا، بیخ بادام ہمراہ شہد و شراب شیریں استعمال کریں۔ قئے آور دواؤں کی ضرورت ہو تو تخم خربزہ، بیخ خربزہ اور مسہل ادویات استعمال کریں۔ قئے کے بعد گرم پانی سے کلی کریں اور چہرے کو سرد پانی سے دھولیں۔

دوائے قئے:

لوبیا سرخ ۵۱ گرام، شبث ۶۸ گرام، شہد کا جھاگ اتار لیا گیا ہو ۶۸ گرام، مولی ۱۰۲ گرام، پانی میں جوش دیکر سکنجبین کے ہمراہ لیں۔ (اسحاق)

تافسیا، عصارۂ قثاء الحمار ہم وزن ہر ایک ۱۲۵ ملی گرام، ۱۸۰ گرام پانی اور سکنجبین کے ہمراہ۔ یہ ایک معتدل خوراک ہے۔ قئے بہ آسانی آجاتی ہو تو تافسیا استعمال نہ کریں۔ صرف عصارۂ قثاء الحمار کافی ہے۔ درد دل ہو جائے تو سرد پانی سے کلی کریں اور اسے منہ کے اندر لئے رکھیں مذکورہ طاقتور ادویات کے ذریعہ اسہال سے بالکل قریب قئے لانے کی کوشش نہ کریں۔ ورنہ تشنج اور قئے الدم کا اندیشہ ہے۔ خربق سفید کے ساتھ نطرون شامل کرلیں تو گلا گھٹنے کا اندیشہ نہ ہوگا۔ اس سے مریض محفوظ رہے گا۔

135

بلغم خارج کرنے والی دوا:

مویز کوہی ۶۰ عدد، برگ مولی ۶۰ عدد، سایہ میں خشک کر کے عرق مولی میں قرص بنالیں اور سرکہ وپانی کے ہمراہ لیں۔ قئے ہو جائے تو عدس مغسول لیکر پھر قئے کریں۔

دیگر:

مقئ بلغم ہے۔ ۲ کلو ۵۲۰ گرام پانی کے اندر سویا جوش دیکر صبح میں بطور مشروب لیں۔
دریا کا پانی ۶۰ ۳ گرام پینے سے قئے ہو جاتی ہے۔ ایک دن پرہیز کرنے کے بعد استعمال کریں۔ (بقراط)
قبل از طعام قئے کرنا سر اور آنکھوں کے لئے نقصان دہ ہے۔ مریض قئے کا عادی نہ ہو تو ضرورت سے پہلے اسے کئی بار قئے کرائیں تاکہ قئے کرنا اس کے لئے آسان ہو جائے۔ (روفس)
خربق کے ذریعہ قئے کرنے کی عادت نہ ہو تو برے اعراض لاحق ہوتے ہیں۔ (بقراط)
خربق سے اخلاط ردئیہ کا اسی طرح اخراج ہوتا ہے جس طرح چھلنی سے پانی نکلتا ہے۔ تل جیسی دواؤں کو ٹکڑے ٹکڑے کرلیں۔ انہیں اچھی طرح پیسیں نہیں، تاکہ مری کے ساتھ چپک کر فناق جیسی کیفیت پیدا نہ کریں۔ اچھی طرح نہ پیسنے کی حالت میں یہ پہلی بار قئے کے ہمراہ اوپر آجاتی ہیں۔ اس کے بعد ماء العسل یا دودھ کا کئی بار غرارہ کریں تاکہ شکم کی طرف اتر سکیں۔ روغن سوسن قئے آور ہے۔ بیخ نرگس جو کی دلیہ کے ہمراہ کھانے سے قئے ہو جاتی ہے۔ خربق کی معتدل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب و شہد یا شراب شیریں۔ بلغم کا مریض سکنجبین عسلی اور ایسے پانی کے ذریعہ قئے کرے جس کے اندر شبث، لوبیا سرخ اور نمک تخین جوش دیا گیا ہو۔ مریض کو بھنی ہوئی چیزیں دیں۔ صفراوی مریض بیخ خربزہ، خیار، آب کدو، ماء شعیر، آب خربزہ، تخم بتھوا اور کے ذریعہ قئے کرے۔ اس کے بعد مچھلی کھائے سوداوی مریض سکنجبین کے ذریعہ قئے کرے جس میں خربق سیاہ بھگوئی گئی ہو نیز خردل مویز وغیرہ استعمال کرے۔ قئے کرنا دشوار ہو تو دوائیں حمام کے اندر استعمال کریں۔ اس سے قئے بہ آسانی ہو گی۔ (بقراط)
خربق کی مقدار خوراک اگرام ۲۵ ملی گرام ہے۔ (ارکاغانیس)
تپ زدہ مریض سکنجبین اور نمک کے ہمراہ ماء الشعیر، اور خشک کوٹی ہوئی خربزہ کی جڑ اور شہد کے ہمراہ بتھوا یا پانی اور سکر کے ہمراہ بیخ خربزہ کے ذریعہ قئے کرے۔ بلغمی مریض مولی کے ذریعہ قئے کرے

136

جو شبث، نمک اور صرف کے ساتھ جوش دی گئی ہو نیز سکنجبین کے ہمراہ تخم بتھوا لیکر قئے کرے۔
(عبدوس)

قئے کے لئے سہولت پیدا کرنے والی دوائیں:

عرق کرفس تل کے ہمراہ۔ ماء العسل، نمک، جریش، گرم پانی، بیخ نرگس ہمراہ آب گرم یا تفسیا پیس کر چربی دار شوربہ کے اندر یا روغن سوسن ہمراہ عرق سویا۔ (عبدوس)

سہولت قئے کے لئے خربق کے اندر ایک مولی رکھیں اور بیچ میں دھاگہ سے باندہ دیں جسے ٹکڑے ٹکڑے کر لیا گیا ہو پھر اسے ایک شب سرکہ، شراب میں بھگو دیں بعد از آں خربق نکال کر بعد از طعام یہ مولی کھائیں اور اس پر شراب سکنجبین اور تھوڑا سرکہ لیں۔ اس کے بعد قئے کریں۔ (کندی)

کندس فم معدہ پر نہایت تیز سوزش پیدا کرتی ہے چنانچہ قئے میں تحریک ہو جاتی ہے۔ (کندی)

آب دلیہ جو معدہ کے بلغم کو جو لیسدار اور غلیظ نہیں ہوتا توڑ کر قئے کے ذریعہ خارج کر دیتا ہے۔ یہی اثر ماء العسل کا بھی ہے۔ البتہ اس سے پیاس لگتی ہے اور صفراوی جسموں کے اندر یہ تیزی سے صفراء کی جانب منقلب ہو جاتا ہے لہٰذا صفراء کے لئے ماء الشعیر اور بلغم کے لئے ماء العسل استعمال کرنا چاہئے۔

بہ کثرت لیسدار بلغم کو صرف مولی اور سکنجبین ہی توڑ سکتی ہے۔ (جالینوس)

سکنجبین کا نسخہ جو شطرالغب اور مسلسل چوتھیا بخاروں میں قئے آور ہوا کرتی ہے:

بیخ کرفس، بیخ بادیان، بیخ خربزہ، خیار، پیاز نرگس، سرکہ میں بھگو دیں اور جوش دیکر صاف کرلیں۔ سکر اور شہد کے ہمراہ حسب ضرورت استعمال کریں۔ مؤثر ہو جانے کی صورت میں اس کے اندر صمغ کنکرزد ممکنہ استعمال کی حد تک حل کرلیں۔ (جالینوس)

قئے کے ذریعہ عمدہ تنقیہ میں قبل از قئے ایسی حرکت کرنا معاون ہے جو جسم کو گرم کر دے۔ ایسی صورت میں رگوں کے دہانے کھل جاتے ہیں۔ باریک نالیاں کشادہ ہو جاتی ہیں۔ اس طرح قئے میں مدد ملتی ہے اور نقصان کم ہوتا ہے۔ قئے کرنے کا ارادہ ہو تو ایک ہی کھانا نہیں بلکہ مختلف غذائیں لیں۔ تاکہ یہ زیادہ ہو جائیں اور انکی طاقتیں مختلف ہوں۔ اس طرح قئے کرنے میں مدد ملے گی۔ قئے کرنے میں جلدی نہ کریں بلکہ اس وقت کریں جب جسم کچھ متاثر ہو جائے، سخت، قلیل المزاج اور قلیل

137

الکمیت شراب نہ پئیں کیونکہ اس سے ہضم طعام میں مدد مل جاتی ہے بلکہ شراب ملی ہوئی استعمال کریں۔ نبیذ مختلف قسم کی ہو، شیریں، ترش اور تلخ اور زیادہ مقدار میں لی جائے۔ یہ قئے کرنے کے لئے زیادہ عمدہ صورت ہو گی۔ کھانے پر پینے میں جلدی نہ کریں۔ بلکہ جسم کھانے کو قبول کر لے تو پئیں۔ شیرین نبیذ سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ قابض نبیذ سے اعضاء معدہ کو قوت پہونچتی ہے۔ تلخ نبیذ پگھلاتی اور لطافت پیدا کرتی ہے حتی کہ جو چیزیں توڑتی اور قئے کی تحریک کرتی ہیں ان سے کھانے کو الگ رکھنا لازم نہیں آتا۔ جو شخص مہینہ میں دوبار قئے کا عادی ہو اسے دوبار مسلسل قئے کرائیں۔ معدہ کے لئے موزوں تر یہ ہے کہ یہاں کثرت سے صفراء کا انصباب ہوتا ہے۔ غذا کے فساد سے یہاں بکثرت بلغم جمع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا طبیب کو قئے کے ذریعہ معدہ کی صفائی کا ذمہ دار بنادیں۔ لوگوں کے اندر بلغم کی تولید مختلف ہوتی ہے۔ لہٰذا ہر شخص پر لازم ہے کہ بقدر ضرورت اسے نگاہ میں رکھے۔ سب سے زیادہ ضرورت ان لوگوں کو ہوتی۔ جن کا ہاضمہ کمزور اور جن پر بلغم کا غلبہ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

تمام اطباء پندرہویں دن ایک بار قئے کرنے کا حکم دیتے ہیں، مگر اس کتاب کا مصنف مستثنیٰ ہے۔ یہ کہتا ہے کہ دو متواتر دنوں میں دوبار قئے کرائیں۔ وجہ یہ ہے کہ دوسرے دن قئے کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ دوسرے یہ کہ پہلے دن معدہ اور رگوں کے دہانوں کی جانب کھینچ کر آنے والے تمام مواد صاف نہیں ہوا کرتے۔ پہلے دن مواد کم آتے ہیں تو بقیہ شب و روز میں یہاں فضلات کا انصباب بہ کثرت ہوتا ہے۔ لہٰذا دوسرے دن اسہال کو بند کرنا پسندیدہ ہے۔ (جالینوس)

میرے خیال میں سب سے مؤثر سبب جس کے ذریعہ جالینوس اس فعل کی تصحیح کرتا ہے قئے ودست کا عادی ہونا ہے۔ میرے خیال میں قئے کا عادی ہونا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو مزمن امراض کے لئے قئے کا طریقہ استعمال کرنا چاہے اور طاقتور ادویہ مثلاً خربق وغیرہ جو شدت سے اضطراب پیدا کرتی ہیں استعمال کرے۔ باقی جو شخص اس چیز کو خارج کرنا چاہتا ہو جس کا معدہ سے نکلنا آسان ہو، مشکل نہ ہو اور صرف معدہ کا تنقیہ اس کے نزدیک مطلوب ہو اسے اعادۂ قئے کی ضرورت نہیں ہے۔ بایں ہمہ ایک دن کا اعادہ کوئی بڑا کام نہیں کرتا۔ نہ ہی اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ مطلوبہ صفائی عمل میں آئے۔ کیونکہ ہمارا مقصود تو یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر جو بلغمی فضلات مجتمع ہو چکے ہیں انہیں خارج کردیں نہ کہ معدہ کو بلغم سے بالکل خالی کردیں۔ لہٰذا اس قدر کافی ہے کہ بقدر ضرورت ایک بار جو کچھ آسانی سے خارج ہو اُسے اسے خارج کردیں۔ لہٰذا مکمل طور پر صفائی اور نہ ہی اس قئے کی عادت ڈال دینا کوئی معنی رکھتا ہے کیونکہ یہ قئے تو حفظان صحت کے پہلو سے کرائی جاتی ہے نہ کہ مزمن علاج الامراض کے تحت۔ انسان کسی دن قئے کرتا ہے۔ پھر قئے کے کچھ دیر بعد کھاتا پیتا

138

ہے تو رگوں سے معدہ کی جانب کوئی چیز نہیں آتی جیسا کہ جالینوس کا خیال ہے کیونکہ یہاں معاملہ اس بات سے خالی نہیں ہوتا کہ معدہ کی قوت جاذبہ کام کر رہی ہوتی ہے یا قوت خلائی۔ قوت جاذبہ کا کام ہو رہا ہو تو بھوک تھوڑی ہوگی اور غذا لینے سے آدمی مامون ہو جائے گا۔ بر عکس ازیں خلاء کا عمل ہو تو معدہ کی حالت میں نہ ہوگی کیونکہ معدہ انضمام کے موافق ہوگا۔ غذا بھی اس حالت میں محفوظ رہے گی۔ لہٰذا مذکورہ صورت کے لئے کوئی وجہ موجود نہیں ہے۔ (مؤلف)

قئے بہ آسانی کرانا چاہیں تو مریض کو کھانے کے ساتھ دو یا تین نرگسی پیازیں کھلائیں۔ اس سے بہ آسانی قئے ہوگی۔ جالینوس نے اس کو مجرب بتایا ہے۔ (ایبذیمیا)

قئے کرنا دشوار ہو تو پانی اور روغن پھینٹ کر دینے کے بعد قئے کرائیں۔ (جالینوس)

خربق سفید قئے کے ذریعہ خارج ہو جاتی ہے۔ اس کا استعمال خطرناک ہے کیونکہ اپنی طاقت سے یہ کبھی ایسا خلط بھی جذب کرنے لگتی ہے جسے دفع کرنے سے طبیعت عاجز ہوتی ہے۔ چنانچہ اس سے اختناق اور تشنجی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ خربق سیاہ سے سوداء نیچے سے خارج ہوتا ہے۔ یہ سفید کے مقابلہ میں کم خطرناک اور کم اثر رکھتی ہے۔ (طوثرس)

بورہ سفید نیم گرم پانی میں ڈالکر تھوڑے روغن کے ہمراہ استعمال کرنے سے قئے کے اندر تحریک ہوتی ہے۔ (حنین)

کنکر زدے گرام پینے سے دوبار بلغمی قئے ہوتی ہے۔ جبلہنک، کندس، حرمل، تخم بتھوا، مولی، لوبیا سرخ، تخم سویا، بیخ خربزہ، عصارۂ کرفس، فقاع گرم ہمراہ شہد و نمک اور حرمل و نمک قئے، اسہال کے لئے معاون ہیں، یہ ادویات کو تحلیل کرتی ہیں۔ معدہ اور سینہ سے لیسدار بلغم کا استیصال کرتی ہیں۔ آنتوں کو دھو دیتی ہیں۔ قئے زیادہ بہ آسانی لاتی ہیں۔ (ابو جریج)

شقاقل سے بلغم اور سوداء بذریعہ اسہال خارج ہو جاتے ہیں، اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر گوندھے ہوئے آٹے یا مٹی کا طلاء کر کے نیم گرم تنور میں کسی اینٹ کے اوپر بھون لیں حتی کہ پک جائے، پھر اس کا لب حاصل کرلیں۔ مقدار خوراک ۵۰۰ گرام ہے۔ (ابو جریج)

خربق سفید کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے قئے کے ذریعہ بلغم خارج ہو جاتا ہے۔ حتی کہ مریض کو خناق ہو جاتا ہے کیونکہ یہ حلق کی جانب مادوں کو کثرت اور شدت سے کھینچنے لگتی ہے۔ مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام سے لیکر ساڑھے ۴ گرام تک ہے۔ استعمال کرنے سے پہلے تھوڑا کھانا کھالیں پھر پسے ہوئے گندم اور جو سے بنے ہوئے سوپ کے ہمراہ اسے استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

تافسیا مقی اور مسہل ہے۔ اسی طرح عصارۂ قثاء الحمار بھی۔ (جالینوس)

139

جوشاندۂ کرفس اور شہد قئے آور ہیں۔(فیلغ غورس)

سینہ کے امراض اور سینہ کی رطوبتوں میں خربق سب سے زیادہ مفید دوا ہے۔ سینہ کے امراض میں یہ محفوظ اور کم نقصان دہ ہوتی ہے۔ اسے استعمال کرنا چاہیں اور اس کے نقصان سے محفوظ رہنا چاہیں تو اس کی جڑوں اور سروں کو پیس کر مریض کو دیں۔ پسی ہوئی خربق تھوڑی مولی کے اندر رکھ کر شب و روز چھوڑ دیں۔ پھر وہ مولی استعمال کریں۔ (ابن سرابیون)

140

چوتھا باب

ماسک غذائیں اور دوائیں، غیر دموی اسہال کی قسمیں، کھانے کا ہمیشہ نیچے اتر جانا، اور زلق الماء وغیرہ، حقنے، فتیلے، ضمادات، مسہل دوا سے پیدا شدہ کیفیت، حابس شیافات اور مزمن اسہال روکنے والی تدابیر۔

قرص ماسک:

مازوئے سبز، قاقیا، گلنار، کندر، نانخواہ، گل ارمنی، افیون، تخم اجوائن خراسانی، انکی قرص بنائیں۔
یہ قرص ۷ گرام آب انار میں گوندہ کر استعمال کریں۔
مذکورہ کسیلی، مدر، مخدر اور مدر بول دواؤں کا ضابطہ یہ ہے کہ حرارت کی موجودگی میں ادرار بول کم سے کم ہوگا۔ (مؤلف)
قرص بارد حرارت میں مفید ہے۔

قرص بارد کا نسخہ:

تخم گلاب، طباشیر، عصارۂ حصرم خشک کردہ، تخم ترشہ، افیون، گلسرخ، قرص بنالیں۔ مقدار

141

خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ (مؤلف)

ذرب الامعاء میں حرارت نہ ہو تو کسیلی، طاقتور گرمی پیدا کرنے والی اور قلیل الحرارت دواؤں پر بھروسہ کریں۔ مثلاً گلنار یک جزء، مازو یک جزء، اجوائن خراسانی یک جزء، کندر یک جزء، نانخواہ یک جزء، مر یک جزء، افیون ۱/۳ جزء قرص بنالیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ یہ تمام نسخے میامر کے مطابق ہیں۔ (مؤلف)

کبھی صفراء کا ایسا سخت اسہال ہوتا ہے جس سے آنتیں جلنے لگتی ہیں یا کوئی دوسری خلط سوزش پیدا کرنے لگتی ہے۔ کبھی اورام احشاء کی وجہ سے سوزش پیدا کرنے والی پیپ جاری ہوتی ہے۔ کبھی غلیظ ریاح سبب بنتی ہے۔ جس کی وجہ سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ چنانچہ معدہ کو راحت نہیں ملتی اور وہ غذا کو گرفت میں نہیں لے پاتا۔ اس لئے سوء ہضم اسہال کا سبب بن جاتا ہے۔ یہ کیفیت کبھی کیچوؤں کے باعث پیدا ہو جاتی ہے جو سوزش پیدا کرتے ہیں، آنتوں اور معدہ کے بعض حصوں کا سوء مزاج بھی کبھی سبب بن جاتا ہے۔ حرارت کی موجودگی بھی یہ صورت پیدا کر دیتی ہے چنانچہ حرارت سے مادہ جذب ہونے لگتا ہے۔ یہ صورت حال جسم کی امتلائی کیفیت میں رونما ہوتی ہے۔ کبھی معدہ جگر اور آنتوں کا ضعف ماسکہ بھی اس کا سبب بنتا ہے۔

نبیذ سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ مخدر تدبیر اسہال روکنے میں بیحد مفید ثابت ہوتی ہے کیونکہ اس سے آنتوں کی حس خوابیدہ اور بے حس ہو جاتی ہے لہٰذا براز میں حرکت نہیں ہوتی، رقیق اخلاط بھی غلیظ ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

معدہ کے اندر منہضم غذا جگر کی جانب جب کم پہونچتی ہے تو براز مرطوب ہوتا ہے۔ برعکس حالت کے اندر براز خشک ہوتا ہے۔ جگر کے اندر غذا کے قلت نفوذ کا سبب کبھی ضعف ماسکہ یا آنتوں کے اندر موجود شدید دفاعی کیفیت ہوتی ہے۔ کبھی یہ قلت اس لئے ہوتی ہے کہ جگر کمزور ہوتا ہے۔ اور برودت مزاج کی وجہ سے کبدی انجذاب کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ قلت سریع النفوذ یا محرک امعاء غذاؤں کی وجہ سے ہوتی ہے، کبھی اس کا سبب یہ ہوتا ہے کہ صفراء کا انصباب جگر سے بہ کثرت ہونے لگتا ہے چنانچہ دفاعی صورت حال ہیجان پیدا کر دیتی ہے۔ کبھی جگر کی قوت ماسکہ کمزور ہو جاتی ہے مگر فم معدہ مضبوط ہوتا ہے۔ اس کی وجہ سے اشتہا میں اضافہ ہوتا ہے۔ چنانچہ قوت مساکہ کے ضعف سے نتیجہ میں کیلوس کے بہ کثرت فضلات بننے لگتے ہیں، لہٰذا براز مرطوب ہو جاتا ہے۔ آنتوں کی قوت ماسکہ رطوبت کی وجہ سے کمزور اور قوت دافعہ طاقتور ہو جاتی ہے۔ (جالینوس)

قرص بیحد قابض اسہال ہے۔ حرارت کو کمزور اور التہاب جگر اور پیاس کو بجھا دیتی ہے۔

142

قرص کا نسخہ:

طباشیر، گل خراسانی بھنی ہوئی مربی، کافور، گلسرخ، صندل سرخ، عود، عصارۂ جبن کوفتہ بسر کہ وخشک کردہ، ساق، حصرم، تخم ترشہ، تخم اجوائن خراسانی، قرص بنائیں ہر قرص کے اندر حب کافور ۱۲۵ ملی گرام تک ڈالیں اور ۷ گرام استعمال کریں۔ (مؤلف)

متلی کے لئے طاقتور قرص حرارت نہ ہو تو اسہال استعمال کریں۔

قرص کا نسخہ:

کندر، نانخواہ، گل خراسانی، کبابہ، سنبل، سک، افیون قرص بنالیں۔ (مؤلف)

جو چیزیں معدہ کے اندر سرعت بہ کثرت کیلوس بن جاتی ہیں وہ اسہال کے لئے خراب ہوتی ہیں، مثلاً چوزا، شوربے، اور لیسیاں اور سیال چیزیں۔ یہ چیزیں نفوذ کر کے جگر سے آگے بڑھ جاتی ہیں، جگر کے لئے سب سے عمدہ وہ چیزیں ہوتی ہیں جو قوائے جگر اور اجرام جگر کو طاقت بخشتی ہیں، مثلاً ستو، بلوط وغیرہ۔ (مؤلف)

زلق الامعاء کی بیماری ضعف ماسکہ یا پیدا شدہ زخموں مثلاً قلاع سے ہوتی ہے۔ ضعف ماسکہ مزاج کے عظیم تغیر سے پیدا ہوتا ہے۔ قلاع کا سبب رقیق گرم اخلاط ہوا کرتے ہیں۔

کھائی ہوئی غذا سرعت سے براہ براز خارج ہو جائے اور اس میں کوئی تغیر واقع نہ ہوا ہو تو اسے زلق الامعاء کہتے ہیں، جو ضعف ماسکہ کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے، ضعف ماسکہ کسی بھی ایسے مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ اور آنتوں کے جرم پر مسلط ہو جاتا ہے۔ یا یہ سرد بلغم کی وجہ سے ہوتا ہے جو معدہ اور آنتوں کے اندر جمع ہو جاتا ہے بالخصوص ترش بلغم، یا لطیف خلط حار کے سبب سے معدہ اور آنتوں کی سطحوں پر زخم آجانے کی وجہ سے اس طرح کا ضعف لاحق ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

زلق الامعاء میں قئے کرانا خراب ہے۔ (بقراط)

آنتوں کے اندر جو خلط ہوتی ہے وہ قئے کے ذریعہ خارج ہوتی ہے۔

زلق الامعاء اس وقت ہوتی ہے جب بیماری معدہ اور آنتوں دونوں میں بیک وقت ہو جاتی ہے۔ زلق الامعاء کو سمجھنے کے لئے واضح طور پر فرق پیش کیا گیا ہے۔ آنتوں کی سطحوں میں قلاع کی وجہ سے پیدا شدہ زلق الامعاء اور ضعف ماسکہ کے نتیجہ میں عارض شدہ زلق الامعاء کے مابین بھی فرق کرنا لازم ہے۔ میرے نزدیک دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں درد محسوس ہوگا اور کبھی واضح طور پر براز کے اندر تیز رقیق قسم کی پیپ خارج ہوگی، دوسری صورت میں بہ کثرت بلغم

143

کے ساتھ براز خارج ہو گا۔ فساد مزاج کے باعث زلق الامعاء میں سوزش ہو گی نہ پیپ اور نہ ہی براز میں بلغم خارج ہو گا۔ قلاع کا علاج حصرمی اور سماقی جیسی سرد غذاؤں سے کریں گے۔ اس کا مسلسل استعمال رکھیں گے حتی کہ بہ کثرت گذرنے سے اثر ہو جائے۔ ضعف ماسکہ کا علاج اخراج بلغم کے ذریعہ کریں گے۔ مزاجی فساد کا علاج شکم کو بستہ کردینے والی گرم جوارشات سے کریں گے۔ جس مریض سے بہ کثرت صفراوی خون کسی بھی مقام سے خارج ہو جاتا ہے تو اس کی طبیعت نرم ہو جاتی ہے کیونکہ جگر کمزور ہو جاتا ہے اور حرارت کم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ ہاضمہ اور تغذیہ دونوں برابر ناقص رہتے ہیں حتی کہ خون اور حرارت واپس آجانے کے بعد طبیعت اپنی اصلی حالت کی جانب پلٹتی ہے۔

(جالینوس)

کثرت بول سے براز کم ہو جاتا ہے۔ شکم جب تک نرم رہے ممکن حد تک شراب کم کردیں تاکہ رطوبت کا بہاؤ مثانہ کی جانب ہو جائے۔ برعکس صورت میں برعکس تدبیر اختیار کریں۔ چنانچہ شکم ضرورت سے زیادہ خشک ہو تو شراب زیادہ استعمال کریں اور رگوں میں اسے نفوذ کرنے سے روکیں۔

(جالینوس)

زلق الامعاء میں ترش ڈکاریں مدت کے بعد آنے لگیں اور پہلے نہ آتی رہی ہوں تو یہ محمود علامت ہو گی۔ (بقراط)

زلق الامعاء یہ ہے کہ غذائیں، قوام اور ریاح کے اندر نہیں بلکہ کھاتے وقت اپنی اصلی حالت سے متغیر ہوئے بغیر بسرعت خارج ہو جائیں۔ یہ کیفیت ضعف امعاء کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ آنتوں کے لئے غذا کو روکنا خواہ غذا کم ہی کیوں نہ ہو مشکل ہو جاتا ہے۔ اس لئے وہ غذا کو اسی طرح دفع کر دیتی ہے جس طرح مثانہ پیشاب کو دفع کر دیتا ہے۔ یہ دفاعی حرکت رفتہ رفتہ بہ کثرت غذا جمع ہونے سے پہلے ضعف کی وجہ سے اور آنتوں کی سوزش سے پیدا ہوتی ہے۔ آنتوں کی سطحوں پر زخم آجاتے ہیں اس لئے یہ صورت لاحق ہوا کرتی ہے۔ مذکورہ دونوں اسباب کے درمیان فرق یہ ہے کہ سوزش ہوتی ہے تو بیماری کے ساتھ شکم میں سوزش ہو گی مگر پہلی صورت میں غذا کسی قسم کی تکلیف دیئے بغیر خارج ہو گی۔ قلاع میں بھی اگر معدہ، امعاء اور داخلی حصوں میں پیدا شدہ تیز قسم کی خلط کا حبس ہو گیا ہو تو بیماری قابض ماکولات و مشروبات کے ذریعہ نہایت تیزی سے جاتی رہے گی۔ یہ خلط ایک عرصہ تک بذریعہ اسہال خارج ہوتی رہے گی تو بیماری تبدیل ہو کر خونی دست کی صورت میں ظاہر ہو گی۔ ضعف امعاء سے پیدا شدہ قسم یا تو معدہ اور آنتوں کے سوء مزاج بلامادہ کے سبب ہو گی کبھی یہاں محبوس خلط بھی ہوتی ہے، یا اس بیماری کا ممکنہ سبب بلغم ترش ہو گا۔

144

بیماری کے شروع میں ترش ڈکاروں کی آمد کا سبب یا بلغم ترش کا غلبہ ہوتا ہے یا پھر غذا کسی حد تک تغیر پذیر ہوتی ہے کیونکہ بیماری مستحکم نہیں ہوتی۔ مستحکم ہو جانے کے بعد ترش ڈکاریں جاتی رہتی ہیں۔(جالینوس)

ایسا نہیں ہوتا کیونکہ جب بیماری سرد بلغم کے نتیجہ میں ہو گی تو معدہ سرد ہو جائے گا۔اس کے ساتھ ہمیشہ لازمی طور پر ترش ڈکاریں آتی رہیں گی۔ بیماری ابتداء میں نہ ہونہ ہی سبب سرد بلغم ہو تو اس کے ساتھ ترش ڈکاریں نہ ہوں گی اور جب کسی بھی ترش ڈکار آجائے تو یہ اس بات کی علامت ہو گی کہ غذا معدہ کے اندر باقی ہے اور اس میں کچھ تغیر ہوا ہے کیونکہ طبیعت اپنے فعل کی جانب مراجعت شروع کر چکی ہو گی۔(بقراط)

کسی شخص کو مزمن دستوں کی شکایت ہو اور قئے ہو جائے تو دستوں سے اسے نجات مل جائے گی طبیعت کی اقتداء میں یہی راستہ اختیار کرنا ہے۔ ہکلے جوراء کی جگہ یا یاسین نکالتے ہیں وہ عرصہ دراز تک دستوں کے لئے مستعد ہوتے ہیں کیونکہ یہ کیفیت سروں اور زبانوں کی رطوبت سے ہوتی ہے سر اور زباں مرطوب ہوں گے تو معدہ بھی اسی طرح مرطوب رہے گا کیونکہ اس کا ایک طبقہ لسانی طبقہ ہے۔ عرصۂ دراز تک دستوں کا آنا، رطوبت کے باعث پیدا شدہ ضعف معدہ کا ایک خصوصی عرض ہے۔ دماغ تر ہے تو یہاں سے رطوبتیں برابر معدہ کے اوپر نازل ہوں گی، معدہ انہیں قبول کرے گا اس لئے دست عرصۂ دراز تک آتے رہیں گے۔(جالینوس)

جس آدمی کا شکم نرم ہو گا اسے زلق الامعاء ہو گا۔ لہٰذا اسے مختلف قسم کے ماکولات و مشروبات اور بار بار لینے سے بچنا لازم ہے۔ صرف ایک قسم کا کھانا وہ کھائے، ایک بار کھائے اور کم مقدار میں کھائے۔ اس طرح معدہ کے اندر غذا رک سکے گی۔ حرکت کرتے وقت جس آدمی کو ذرب کی شکایت ہو جائے وہ حرکت اور غذا کم کر دے۔ غذا شراب قابض میں بھگو کر لے، کھانے کے بعد چلنے پھرنے سے پرہیز کرے۔ ذرب کی کیفیت جب تک باقی رہے کھانا صرف ایک بار کھائے۔(جالینوس)

زلق الامعاء کے اندر پسلیوں پر چنے کے مانند سفید سخت پھنسیاں ابھر آئیں اور پیشاب زیادہ آئے تو مریض بہ سرعت فوت ہو جائے گا اور جس کے داہنے ہاتھ پر باقلا کے برابر داغ نما نشان ہو جائے اور تبدیل نہ ہو تو ساتویں دن اس کا انتقال ہو جائے گا۔ یہ کیفیت طاری ہونے کے بعد مریض سے پوچھیں گے تو وہ خود کو شکم سیر ظاہر کرے گا۔(جالینوس)

گرم روغنوں کے ذریعہ تمریخ، دلک اور تکمید سے جسم کو سخت کرنے سے خلط جذب ہوتی ہے، دستوں کا آنا بند اور کم ہوتا ہے۔(جالینوس)

145

صفراوی دست سے پہلے آنتوں کے اندر سوزش کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زلق الامعاء کی صلابت خربق سفید پینے سے دور ہو جاتی ہے کیونکہ صلابت کا سبب بلغم ہے تو وہ قئے کے ذریعہ خارج ہو جائے گا اور اگر سوء مزاج بارد مفرد ہے تو خربق سے یہ گرم ہو جائے گا۔
(جالینوس)

زلق الامعاء قلاعی نہ ہو گا تو اس سے میں قئے کرنا مفید ہے۔ اس سے معدہ صاف ہو جائے گا۔ گرم ادویات کے ذریعہ زیادہ گاڑھی قئے نہ بھی لائی جائے تو بھی مفید ہے۔ (مؤلف)

دستوں کو روکنا مطلوب ہو اور روکنے سے کسی نقصان کا اندیشہ نہ ہو تو مریض کو زیرہ کے ہمراہ باقلی جوش دیکر کھلائیں۔ (جالینوس)

باقلی کے اندر قبضیت اس قدر نہیں ہوتی کہ ذرب کو روک سکے، بایں ہمہ یہ نفاخ اور دیر ہضم بھی ہوتی ہے۔ زیرہ تو حرارت زدہ اور ایسے ہیضہ کے مریضوں کو نہیں دیا جا سکتا جن کی آنتیں ننگی ہو چکی ہوں۔ یہ جالینوس کا قول ہے جو تدلیس (فریب) پر مبنی ہے۔ باقلا، سرکہ اور کردیا کے ہمراہ شکم کو بستہ کرتی اور ہیضہ کو روک دیتی ہے۔ (مؤلف)

گرم صفراوی دستوں میں تیز حقنوں سے پرہیز کیا جاتا ہے۔

سردی سے شکم بستہ ہوتا ہے کیونکہ اس سے شکم میں گرمی پہونچتی ہے ادرار بول ہوتا ہے، طاقت اور مقعد مضبوط ہوتی ہے۔ چنانچہ فضلہ اوپر ہی نچڑ اٹھتا ہے اور تیزی سے نیچے اترنا قبول نہیں کرتا۔
(جالینوس)

مانع ذرب اشیاء فلفل وغیرہ جیسی گرمی پہونچانے والی ادویات ہوتی ہے یعنی وہ جن سے حرارت ابھرتی ہے اور ادرار بول ہوتا ہے۔ (مؤلف)

معدہ کے اوپر برف کا پانی رکھنے سے ذرب رک جاتا ہے۔ (مؤلف)

طبیعت کو خشک کرنے اور براز کے نکلنے میں مانع اشیاء حسب ذیل ہیں:-

حمام، ضعف دافعہ، ضعف عضلات، اور شدت ماسکہ۔ (جالینوس)

گرم چیزوں سے غذا کے لئے عضلات کے اندر قوت پہونچتی ہے ادرار بول ہو کر شکم بستہ ہوتا ہے۔ ان کا شمار عمدہ طور پر غذا کو جاری وساری کرنے اور نیند لانے والی چیزوں میں ہوتا ہے۔ انہی چیزوں میں دستوں کی مدافعت کرنے والی اشیاء کا بھی شمار ہے کیونکہ مادہ میں تغیر ہوتا ہے۔ مخدرات، آنتوں کی حس کو سن کر دینے والی چیزوں میں شمار ہوتی ہیں، اس طرح وہ ایسی غذاؤں کی جنس میں داخل ہیں جن کے ساتھ سوزش ہوتی ہے۔

146

جسم پر آپ گرم پانی اسہال کی ابتداء میں انڈیلیں گے تو اس طرح اسے کمزور کر دیں گے۔ یا اسہال کو روک دیں گے۔ کیونکہ اخلاط ظاہر جسم کی جانب منجذب ہونے لگیں گے۔ (جالینوس)

ضعف امعاء سے پیدا شدہ زلق الامعاء کی بیماری اس طرح ہوتی ہے کہ آنتیں ٹھنڈک کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہیں۔ شکم کی نرمی اور مسلسل دستوں کی آمد ان دائمی نزلوں سے ہوتی ہے جو سر سے معدہ کی جانب اترتے ہیں۔ (بقراط)

دانت نکلتے وقت بچوں کے دستوں کو روکنے کے لئے نسخہ:

خشخاش ساڑھے ۳ گرام، حب الآس ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، سعد ۲ گرام، کوٹ کر اچھی طرح پیس لیں اور دودھ میں حل کر کے پلائیں۔ (یہودی)

میرے تجربہ کے مطابق جادو کی طرح فوری اسہال کو روکنے والا نسخہ مگر بایں ہمہ کبھی اس سے شدید قولنج پیدا ہو جاتا ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

انفحہ خرگوش شروع میں ۵۰۰ ملی گرام پلائیں، کفایت کرے تو فبہا ورنہ پھر ایک گرام دیں۔ کفایت کر جائے تو فبہا ورنہ دو گرام دیں۔

قرص عاقل:

انفحہ ایک گرام، افیون ۵۰۰ ملی گرام، مازو نصف، کندر نصف، قرص بنالیں اور آب سماق کے ہمراہ دیں، مسلسل شاہ بلوط غذا میں دیں۔ (مؤلف)

قرص ممسک اسہال مجرب:

مازو، کنز مازج، حسب الآس ۴، اقاقیا ۷ گرام آب جفت بلوط کے ہمراہ قرص بنالیں اور ساڑھے ۳ گرام استعمال کرلیں۔ (یہودی)

میرے خیال میں اس کے اندر انفحہ کا اضافہ کرلیں۔

اسہال شدت سے آتے ہوں تو مریض کو دانہ انار پلائیں اور جوراش خوزی پر سلائیں۔ (یہودی)

ضماد عاقل:

گلنار، مازو، اجوائن خراسانی، سک، اقاقیا، صبر، مر، شیاف مامیثا، جفت بلوط، پوست انار سوختہ سب کو

147

عمدہ سرکہ اور آب آس میں پیس کر شکم اور معدہ پر طلاء کریں۔ (اُھرن)

مذکورہ ادویات کی قرص بنالیں، اس میں اجوائن خراسانی اور افیون کا اضافہ کرلیں اور ضرورت کے لئے تیار رکھیں۔ بوقت ضرورت سرکہ اور آب بہی میں پیس کر ہیضہ اور بری طرح دست آنے میں طلاء کریں۔ ہیضہ گرم ہو تو مذکورہ نسخہ میں صندل، گلسرخ، سنبل اور خوشبودار اشیاء شامل کریں۔

تخموں سے پیدا شدہ اسہال کو اس وقت تک نہ روکیں جب تک شکم کے اندر موجود تمام اشیاء خارج نہ ہو جائیں۔ شکم صاف ہو جائے تو معدہ کو خوشبودار بنائیں، مریض کو افاویہ کے ذریعہ خوشبودار بنائی گئی جوارش استعمال کرائیں۔ (مؤلف)

قابض شکم گولی:

مازوئے ناسفتہ، نانخواہ، کندر، ہم وزن، افیون نصف جزء گولیاں بنالیں۔ مقدار خوراک چنے کے برابر ۲۲۴ ملی گرام شدید دستوں میں مصطگی، کندر، قاقیا، شب یمانی، گلسرخ، گلنار، مازو، شیاف مامیثا، طراثیث، تخم اجوائن خراسانی، پوست یبروج سب کو سرکہ میں یکجا کر کے شکم اور کوکھ پر طلاء کریں (مؤلف)

مذکورہ عمل کے بعد مزمن اسہال میں دودھ استعمال کریں۔ گائے کا دودھ لیکر جھاگ دور کرلیں پھر ۱۰۵ گرام دلیہ، ۲۰۰ گرام دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ دلیہ روزانہ ۲۰۰ گرام اور دودھ شکم کے برداشت کی حد تک اضافہ کرتے جائیں۔ ہضم ہو جائے تو مفید ہے، ہضم نہ ہوسکے تو پہلی بار کم سے کم استعمال کریں۔ پھر اس کے اندر اضافہ کریں۔ روزانہ ہضم ہونے لگے تو مریض کو بھنا ہوا تیتر و مرغ روٹی کے ساتھ کھانے کے لئے اور پینے کے لئے تھوڑی شراب قابض دیں۔ (طبری)

اور جو دوائیں بھی پلائی جائیں ان میں وہ دودھ استعمال کریں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو اور جس میں لوہا اور کنکری گرم کر لی گئی ہو۔ (مؤلف)

معدہ کی وجہ سے آنے والا دست ماسکہ کو کمزور کر دیتا ہے وہ اس طرح کہ معدہ کی سختی اس سے چکنی ہو جاتی ہے۔ معدہ کے اندر زخموں کی علامت یہ ہے کہ منہ اور منہ سے آنے والی ڈکاریں بدبودار ہوں گی۔ حاسہ کمزور ہو گا تو کھانا بعینہٖ خارج ہو جایا کرے گا۔ علاج قابض اشیاء، بہی دانہ، خرنوب، سماق، بلوط، سفوف انار، قرظ اور طراثیث کے ذریعہ کریں۔ اس سے ضماد بنا کر استعمال کریں جس کے اندر میسوسن جیسی خوشبوجات، آس اور بہی دانہ شامل کر لیا گیا ہو۔ خلخلے استعمال کریں، جن کے ہمراہ قسب شامل کی گئی ہو۔ سطح معدہ کی پھنسیوں کا علاج گائے کے چھاچ، دلیہ، قرص طباشیر اور قابض

148

ادویات سے کریں۔ (اٗھرن)

حابس شکم طلاء:

خاکستر کندر، اقاقیا، شب یمانی، سماق، گلنار، طراشیت، مامیثا، فیلزہرج، افیون، پوست لفاح، تخم اجوائن خراسانی سفید اچھی طرح پیس لیں اور سرکہ میں حل کر کے پورے شکم اور پشت پر طلاء کریں اور اوپر سے روئی رکھدیں اور اس وقت تک اسے باقی رکھیں کہ خود سے گر جائے۔ (اٗھرن)

سفوف عاقل:

منقی خشک اچھی طرح پیس کر غبار کے مانند بنالیں۔ استخوان سوختہ، لب بلوط، انفحہ، کشنیز بھنی ہوئی، نان خشک، سماق، خرنوب، شوک، کندر، تخم کرفس، خیساندہ زیرہ بسرکہ، نانخواہ ہم وزن اجزاء اچھی طرح پیس لیں۔ پورے دن گھڑی گھڑی لیں۔ بیچ میں کافی وقفہ دیں۔ پورے دن میں ۲۰ گرام لیں۔ ایک ہی دن میں دست رک جائیں گے۔ انفحہ سب سے کم مقدار میں شامل کریں۔ (مؤلف)

پرانی سے پرانی روئی کوٹ کر چند بار پانی اور نمک سے دھو کر خشک کر کے محفوظ کرلیں پھر ساڑھے ۳ گرام پلائیں۔ یہ انفحہ سے زیادہ بہتر ہے۔ (مؤلف)

زلق الامعاء اور دست کے مریض میں فرق یہ ہے کہ زلق الامعاء میں کھانا اپنی حالت میں نکل جاتا ہے مگر دستوں کے اندر کھانا کچھ ہضم ہو چکا ہوتا ہے۔ زلق الامعاء اور دستوں کے مریضوں پر تخم کتان ہمراہ مرکا ضماد رکھیں یا درخت علیق اور درخت مصطگی کی شاخیں لیکر سکنجبین میں جوش دیکر ضماد کریں۔ اس کے ساتھ اگر یہ کثرت سیلان ہونے لگے تو اس میں شب، اقاقیا اور طراشیث شامل کردیں۔ سیلان شکم زیادہ ہو تو ضماد حار استعمال کریں۔ مثلاً وہ ضماد جو گرم تخموں، منقی اور شراب قابض کے ہمراہ حب الغار سے تیار کیا گیا ہو۔ اسہال مزمن ہو جائے تو شکم پر سرخ کردینے والے مرہم اور قیروطی ہمراہ روغن خردل و مرہم خردل رکھیں۔ سادہ دواؤں میں تخم لسان الحمل، تخم ترشہ، پوست انار، حصرم خشک، مدربول چیزیں مثلاً تخم کرفس پر سیاوشان وغیرہ استعمال کریں کیونکہ یہ ادویات بول کی راہ مادہ کا امالہ کر کے شکم کو بستہ کرتی ہیں۔

قرص:

زیرہ، فلفل، سماق شامی، گلنار، مر ۵۰ گرام، پوست انار ۳۴ گرام، خرنوب ۳۴ گرام، مقدار خوراک ۵ گرام صبح و شام ہے۔

149

سانپوں کے زہر پیٹ کے مریضوں کے لئے بیحد مفید ہیں، مریضوں کو قابض غذائیں دیں۔

دستوں میں بلغم آرہا ہو تو غذائیں لطیف تیز اور قاطع استعمال کریں، جو ملطف تخموں کے ہمراہ دی جائیں۔ تھوڑی پرانی شراب دیں۔ (بولس)

گرم اسہال کے مریضوں کو عدس مقشر سرکہ میں جوش دیا ہو اور باقلی مقشر ہمراہ سرکہ دیں۔ (مؤلف)

شکم کے لئے قرص جبکہ بخار بھی ہو:

تخم ترشہ جنگلی مقشر، تخم لسان الحمل (بارتنگ)، طباشیر، گلسرخ، حصرم، عصارۂ طراثیث، اقاقیا مغسول، صمغ مقلو، قرص بنالیں۔ حرارت زیادہ ہو تو صندل اور کافور کا اضافہ کرلیں، عمدہ نسخہ ہے۔ (بولس)

صفراوی اسہال کے لئے:

کردنال کو معلق کردیں حتی کہ اس سے بہ کثرت رطوبتیں بہنے لگیں، نمک کے بغیر یا تھوڑے نمک کے ساتھ استعمال کرنے سے شکم بستہ ہو جائے گا۔

دست کبھی معدہ سے آتے ہیں اس میں مازو، شب، نطرون، کف دریا، وغیرہ طاقتور قابض و محلل ادویات کا ضماد مفید ہوتا ہے۔ گٹھلی سمیت منقی کھلائیں اور اس کا پانی پلائیں۔ (اسکندر)

کندر ایسی حالت میں حیرت انگیز طور پر مؤثر ہے۔ (مؤلف)

مزمن دستوں میں صبر عمدہ دوا ہے۔ (مؤلف)

کندر ۱۵، نانخواہ ۱۵، مازو ۱۔ سب کو عصارۂ برگ مولی میں گوندہ کر چنے کے ہمراہ گولیاں بنالیں۔ دستوں کے مریض کو بیس گولی دیں۔ متوسط خوراک پندرہ اور اس سے کم تین اور سات گولیاں ہیں۔ (مؤلف)

بچوں کے اسہال میں ہیں:

بکری کے بچہ کا انفحہ ۰.۵۷ گرام ہمراہ آب سرد۔ (طبیب نامعلوم)

اسہال اسہال کے ذریعہ روکا جاتا ہے۔ اسہال معدہ اور آنتوں کے اندر موجود بہ کثرت صفراء کی وجہ سے ہو تو صبر اس کے اندر بیحد مفید ہے کیونکہ صبر سے اسہال کے بعد معدہ کو طاقت پہونچتی ہے اور اس سے صفراوی دست ٹوٹ جاتے ہیں۔ (ارکاغانیس)

150

لوہے کے ٹکڑے گرم کر کے گائے کے دودھ میں ڈال دیں حتی کہ دودھ گاڑھا ہو جائے پھر اسے ایک پتیلی کے اندر رکھ کر اوپر سے سرمہ کی طرح پیسا ہوا مازو ڈالیں اور اچھی طرح مخلوط کریں اور مریض کو دیں۔

شکم کے لئے طلاء عاقل:

صبر، اقاقیا، طراثیث، گلنار، دم الاخوین، رامک، سعد، قرنفل، کندر، سنبل، مصطگی، عود، صندل، آب آس میں یکجا کر کے طلاء کریں۔ (طبیب نامعلوم)

سفوف:

دانہ انار، نانخواہ، کرویا، انیسون، بادیان، زیرہ سیاہ، خیسانندہ در سرکہ، خرنوب، حب الآس، کسمرہ، گٹھلی مویز، شاہ بلوط، قرظم، مر، ہر ایک ساڑھے ۳ گرام، بلوط ساڑھے تین گرام، تخم ترشہ ساڑھے تین گرام، دانہ انار مقلو ۴، سماق ۸، آرد غبیرا ۱۰۔ مقدار خوراک ساڑھے ۴ گرام ہمراہ آب سرد۔ فساد معدہ موجود ہو تو مصطگی، عود، سک اور سنبل کا اضافہ کریں۔ کبھی طباشیر، خشخاش، افخوں، جوز السرو، دھنیا خشک، نان خشک، مازو اور گلنار کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔

خواب آور قرص ماسک:

مر، افیون، جند بید ستر، نانخواہ، چنے کے برابر گولیاں بنا کر شام کو استعمال کریں۔ خواب آور اور ممسک ہے۔

حرارت نہ ہو اور ضعف معدہ موجود ہو تو جوارش کا حسب ذیل نسخہ استعمال کریں۔

جوارش کا نسخہ:

نانخواہ ۷ گرام، تخم کرفس ۷ گرام، زنجبیل ۷ گرام، فلفل ۷ گرام، زیرہ سیاہ ساڑھے ۳ گرام، قرفہ ساڑھے ۳ گرام، مازو ۲ گرام، دانہ مویز مقلو ۳ عدد، سنبل ۷ گرام، سب کو شہد زبیب میں یکجا کر لیں۔

اس میں کندر کا اضافہ کریں اور قرفہ کے بجائے دار چینی استعمال کریں تو اور زیادہ بہتر ہے۔

جوارش کمونی:

زیرہ سرکہ میں شب و روز بھگو کر سکھائیں اور بھون لیں، دانہ انار ترش، ستو نبق، سماق، حب الآس، دھنیا، خرنوب، یکجا کر کے استعمال کریں۔ (شمعون)

151

اس مقام پر شربت کا حسب ذیل نسخہ بھی استعمال کریں جو بستہ کرتا ہے۔

نسخہ:

سعد، سنبل، زیرہ، گلنار، اس حد تک جوش دیں کہ پانی میں دواؤں کا اثر آجائے، پھر اس میں عود اور سک شامل کریں۔ پھر تھوڑی سکر ڈالکر جوش دیں حتی کہ شہد کے مانند ہو جائے۔ اسے بطور شربت استعمال کریں۔(مؤلف)

ضماد جو حرارت کو سکون اور شکم کو بستہ کرتا ہے۔

ضماد کا نسخہ:

مر، لوبان، مصطگی، شب، طراشیث، قاقیا، گلنار، گلسرخ، صندل، عرق بہی و آس و گلسرخ میں یکجا کر کے طلاء کریں۔

وہ شیاف جو شب میں اسہال کو روکتا ہے۔

شیاف کا نسخہ:

مر، قاقیا، دانہ انار، صمغ، عصارۂ آس میں گوندہ کر حمول کریں۔

قرحہ سے نہیں ریاح سے پیدا شدہ مروڑ میں۔

انیسون، نانخواہ، حب الغار، دار چینی، زنجبیل، بطور مشروب استعمال کریں۔یا فلونیا بقدر چنا جوش دیکر استعمال کریں۔(طبیب نامعلوم)

دست زیادہ آنے لگیں تو صدف سوختہ ہمراہ گل ارمنی ساڑھے ۳ گرام سے صدف سوختہ کے وزن تک پلائیں۔ جس شخص کا کھانا تیزی سے نیچے اتر جاتا ہو تو اس کے علاج کے لئے، گائے کا دودھ لیکر جھاگ اتارلیں۔ پھر شبرقان کا فولاد گرم کر کے اس میں بجھائیں اور اس کے اندر دلیہ اور طراشیث ساڑھے ۳ گرام سے ۷ گرام تک، قرظ ۸۴ گرام شامل کریں اور مریض نبیذ پئے تو اس وقت دیں۔ کھانے میں چاول جاورس ہمراہ زیت الانفاق، اور سب چیزیں ہمراہ غبیراء یا بلوط وغیرہ دیں۔

(ابن ماسویہ)

اس کے لئے سب سے زیادہ میرے نزدیک ایک مجرب کسمرہ ہے۔ معدہ کے اندر غذا کو روک دینا اس کی خاصیت ہے۔(مؤلف)

152

دوائے بزور بارد:

سل کے مریضوں کے لئے جن کو اسہال آرہے ہوں اور حرارت برداشت نہ کرتے ہوں عمدہ ہے۔

زیرہ کرمانی، شب وروز سرکہ میں بھگو کر بھولیں، دھنیا خشک مقلو، خرنوب شامی، ستو نبق، دانہ انار مقلو، طباشیر گلسرخ، حب الآس، کھانسی نہ ہو تو رب سماق ورب الآس کے ہمراہ پلائیں۔(ابن ماسویہ)

دوائے عاقل:

مازو ناپختہ ۶۳ گرام، کندر، افیون، مقدار خوراک ساڑھے ۳ گرام ہے۔

دیگر:

گلنار، قاقیا، مازو، خردل، جوشاندہ مازو میں گوندھ لیں۔(بولس)

اسہال مزمن معوی کے اندر میں ضماد خردل استعمال کرتا ہوں۔(جالینوس)

ذرب الامعاء غذا کے فساد، ماساریقا میں پیدا شدہ سدہ، پورے جسم سے کھینچ کر آنے والے اخلاط، یا بعض اعضاء کی جانب سے کھنچ کر آنے والے مادوں سے لاحق ہوتی ہے۔ زلق الامعاء سوء مزاج بارد رطب، یا وسط معدہ کے زخموں سے لاحق ہوتا ہے۔ زلق الامعاء یہ ہے کہ کھانا صحیح حالت میں بعینہٖ خارج ہو جائے۔(اغلوقن)

فرق یہ ہے کہ ایک میں کھانے کے بعد درد ہوتا ہے پھر غذا نیچے اترتی ہے۔(مؤلف)

حد سے زیادہ اسہال ہونے لگے تو جسم پر روغن گل کی مالش کریں۔ مریض کو حمام میں داخل کریں۔ تیار شدہ شراب اور آب انار میں بھگوئی ہوئی روٹی دیں۔ بند نہ ہو تو ہاتھوں کو بغل سے نیچے تک اور پیروں کو جنگامہ سے قدم تک باندھ دیں۔ تریاق، فلونیا اور دوائے بزور جو افیون، گلنار، کندر، انیسون، اجوائن خراسانی سے تیار کی گئی ہو پلائیں۔ شکم پر پچھنے لگائیں۔ موسم گرما ہو تو شراب اور پانی کے ہمراہ جو کا ستو پلائیں۔ شکم پر مقوی ضماد رکھیں۔ اسہال میں زیادتی ہو تو سرد ہوا سے مریض کو بچائیں استرخاء اور قوت میں گراوٹ آجائے تو گرم ہوا سے دور رکھیں۔(فیلغ غورس)

فرط اسہال کے سفوف و متلی کو سکون دیتا ہے۔

نسخہ:

امبر باریس، گلسرخ، طباشیر، سماق خراسانی، کافور، عود سک۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام۔

153

برف اور حصرم کے ملے جلے پانی کے ہمراہ۔ (مؤلف)

چکاوک طبیعت کو بستہ کر دیتی ہے۔ لاذن ساڑھے ۳ گرام کسی جوشاندہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے بستگی ہو جاتی ہے۔ سرکہ میں جوش دی ہوئی باقلی اور عدس مقشر آب انار میں جوش دیکر زیت الانفاق اور بہ کثرت خشک دھنیا کے استعمال سے بھی یہی اثر ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

طاقتور ممسک:

انخہ خرگوش ۲ جزء، مازو، اجوائن خراسانی یک جزء، بمقدار ساڑھے ۴ گرام شراب سیاہ کے ہمراہ پلائیں۔ بند گوبھی کی شاخیں ابال کر کھلائیں۔

سحج میں مفید اور ممسک نسخہ:

سیبان نرمی سے جوش دیکر پانی صاف کر لیں اور اس پر میدہ کی خشکی اور آرد مسور ڈالکر جوش دیں حتی کہ آرد مسور اور صمغ کا مالیدہ بن جائے۔ اسے استعمال کریں۔ (حنین)

اسہال مزمن میں قئے کرنا عمدہ ہے۔ معدہ کی ذرب، مزاج کبد کے فساد سے پیدا ہوتی ہے۔ جسم میں بہ کثرت امتلائی کیفیت کی وجہ سے کیلوس جذب نہیں ہوتا، کم جسمانی حرارت اور قلاع کے اندر ذرب آنتوں اور معدہ کی سطح پر لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ غذا غیر منہضم حالت میں خارج ہو جاتی ہے۔ شدت حرارت میں بہ کثرت شراب کا استعمال کریں۔

ذرب کی ایک اور قسم ہے۔ یہ سر سے مسلسل انصباب نزلہ کے باعث پیدا ہوتی ہے۔ خشخاش اور مسخن روغنیات بطور مشروب استعمال کریں۔ قئے کرائیں تاکہ معدہ انصباب شدہ مادوں سے صاف ہو جائے۔

ذرب کی ایک دیگر قسم ہے۔ یہ ایک دوسرے سبب سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ کم وبیش دس دن حبس شکم رہے، پھر دو یا تین دن طبیعت اسے دفع کرتی ہو۔ اس طرح کے دورے ہوا کریں۔ سبب یہ ہے کہ ہضم ضرورت کی حد تک نہیں ہوتا ہے۔ نہ تحلیل ہوتا ہے اور جسم خالی ہو جاتا ہے۔ اس طرح جسم میں بوجھ ڈالنے والی شئے کا اجتماع ہوتا ہے۔ جو یکبارگی دفع ہوتی ہے۔ یہی حالت دوبارہ پیش آجاتی ہے۔ اسی کیفیت پر تدبیر کے زمانوں تک حالت باقی رہتی ہے۔ ایسے مریضوں کو کثرت سے ریاضت اور ایسی تمام تدبیروں کا حکم دیں جن سے جسم کی سطحوں کے اندر خلل پیدا ہو جایا کرے اور کثرت سے تحلیل ہونے لگے، تکان پیدا ہو، نیند آئے اور کھانے اچھی طرح ہضم ہو۔ غذا کم استعمال

154

کریں اور جو غذا دیں اس میں ثقل اور فضلات کم ہوں۔ صحتیابی ہو جائے تو فبہا ورنہ قئے کے ذریعہ بھی استفراغ کرائیں اور دلک کریں۔ ضروری استفراغ کرالینے کے بعد ایسی چیزیں دیں جو ہضم کے لئے معاون ہوں اور ہضم کو انتہا تک پہونچادیں۔ ایسا ہوتا ہے کہ غذا جگر تک نفوذ نہیں کرتی، ایسا اس لئے نہیں ہوتا کہ جگر کے جذب کرنے میں کمی ہوتی ہے بلکہ اس لئے ہوتا ہے کہ ماساریقا میں اسقیر وس جیسا ورم ہوتا ہے اور اخلاط اس کے خشک ہوتے ہیں۔ (ابن سرابیون)

ایسے مریضوں کے علاج کے لئے مذکورہ دہانوں کو مفتح ادویات اور غذاؤں کے ذریعہ کھول دیں۔ (مؤلف)

یہاں اسہال کی ایک اور قسم یہ ہے کہ مریض کو ایسا محسوس ہو جیسے مراق میں آنتوں کے اندر ٹھنڈک ہو، شکم پھول جاتا ہے۔ براز کے ہمراہ مخاطی بلغم خارج ہونے لگتا ہے۔ اس کا سبب وہ بلغم ہوتا ہے جو نچلی آنتوں کے اندر پیدا ہو جاتا ہے۔ بلغم کو خارج کرنے والے حقنے استعمال کریں۔ جس سے آنتوں کا مزاج تبدیل ہو اور ان کے اندر گرمی پیدا ہو جائے حتی کہ بلغم کی پیدائش نہ ہو سکے۔ (ابن سرابیون)

اسہال مفرط کے لئے قرص کا عمدہ نسخہ:

مسہل بھی ہے۔ مقی بھی ہے طاقت بخشتا ہے اور اسہال کو تسکین دیتا ہے۔

نسخہ:

کندر ایک جزء، نانخواہ ایک جزء، مازو خام ایک جزء، گلنار ایک جزء، سماق ایک جزء، گلسرخ نصف جزء، سنبل نصف جزء، عود خالص نصف جزء، طباشیر نصف جزء، مر نصف جزء، افیون نصف جزء، قاقلہ پونہ جزء کبابہ پونہ جزء، سک پونہ جزء، قرنفل پونہ جزء، صندل پونہ جزء، کافور قدرے، میسوسن یا میبہ میں گچلی ہوئی۔ اسہال پرانا ہو تو میبہ کے ہمراہ ورنہ شربت ریباس یا خیساندہ سماق کے ہمراہ دیں۔ شدید متلی ہو اور اسہال زیادہ آرہے ہوں تو رب بہی ترش خالص، سفوف اور غذا یکے بعد دیگرے دیں۔ (سابور)

اسہال کبھی شکم کی غلیظ ریاح سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ ان ریاحوں سے ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ نتیجہ میں تخمہ اور نرمی شکم پیدا ہو جاتی ہے۔ ایک اور قسم صفراء سے لاحق ہوتی ہے جس کا انصباب شکم میں برابر ہوتا رہتا ہے۔ سوداء بھی اس کا باعث ہوتا ہے۔ زمانہ گذر جانے کے بعد ان دونوں سے گرمی پیدا ہوتی ہے۔ ضعف جگر اور انجذاب کیلوس سے بھی اسہال ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ جگر یا طحال یا اس کے علاوہ کسی اور مقام پر ورم یا پھوڑا ہوتا ہے۔ سوء مزاج سے شکم کی جانب سوزش پیدا

155

کرنے والا فضلہ آنے لگتا ہے۔ سوداء سے بھی کبھی ایسا ہوتا ہے۔ کبھی آنتوں کے اوپر برودت اور رطوبت کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسہال آنے لگتا ہے۔ کبھی تمام اعضاء پر حد سے زیادہ برودت غالب ہو جاتی ہے چنانچہ اسہال مزمن لاحق ہو جاتا ہے کیونکہ جذب کا عمل تو محض اعتدال کے ساتھ متعین حرارت ہی سے ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

افیون پینے کے بعد ہاضمہ فاسد ہو جاتا ہے۔ چنانچہ یا تو کمزور ہو جاتا ہے، یا بالکل ہی مفقود ہو جاتا ہے۔ البتہ اسے جند بید ستر اور اسی طرح کی چیزوں کے ہمراہ استعمال کیا جائے تو ایسا نہیں ہوتا۔ شکم کا مریض کمزور اور ردئ الہضم ہو اور حرارت نہ ہو تو چوزے یا تیتر یا فنج کو اس قدر جوش دیں کہ سرخ ہو جائے اور پھر یکجان ہو جائے، بعد از آں اس پر عرق بھی یہ نہ ہو تو عرق سماق یا آب دانہ انار ترش اور پرانی شراب چھڑک کر دھنیا سے خوشبودار کرلیں پھر اس میں نان شامی ڈالیں۔ معدہ پر عود، سنبل، مصطگی، مر، نان اور میسوسن وغیرہ کا ضماد رکھیں، مریض کو شربت دانہ انار ترش جو کندر اور نعنع کے ذریعہ حابس قئے بنالیا گیا ہو دیں۔

ذرب مزمن کے مریضوں کو روٹی سرکہ اور پانی میں گوندہ کر دیں۔ (جالینوس)

قرابادین کبیر کے مطابق۔ سفوف دانہ انار جبکہ حرارت نمایاں نہ ہو، مستعمل ہے۔ یہ کھانا ہضم اور تخمہ کی اصلاح کرتا ہے۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

زیرہ سرکہ اندر شب و روز بھگو کر بھون لیں۔ دانہ انار ترش قدرے بھنا ہوا۔ سرمہ کی طرح پیس لیں۔ دھنیا خشک بھگوئی ہوئی۔ کندر مصطگی عود، گلسرخ، میبہ کے ہمراہ استعمال کریں۔

سفوف دانہ انار:

دانہ انار ترش، خرنوب اشوک، حب الآس، کشنیز، زیرہ کا خیساندہ سرکہ میں بھگویا ہوا، بلوط کا خیساندہ سرکہ میں بھگویا ہوا، سماق، گٹھلی منقی، کندر، ابہل، گلنار، نانخواہ استعمال کریں۔ بخار اور سل کے مریضوں کے لئے۔ (مؤلف)

طباشیر، گلسرخ، مصطگی، صمغ عربی بڑھا سکتے ہیں۔

156

حابسی اسہال اور کھانسی میں مستعمل نسخہ:

آس کا پھل، کندر، مصطگی، گل ارمنی، اسپغول مقلو، طباشیر، شیر جو شاندہ بفولاد خشخاش، افیون، شاہ بلوط، اخروٹ، بادام مشوی، کبھی مازو دیا جاتا ہے۔ پھر سینہ کی تلیین کے لئے ادویات، استخواں سوختہ، کہربا، نان، انفحہ۔ (مؤلف)

ایک شخص خربق سفید کے پینے سے زبق الامعاء سے صحتیاب ہو گیا کیونکہ خربق سفید معدہ کی طاقت کو ابھار دیتی ہے اور اس بیماری کے اندر اسے طاقت بخشتی ہے۔ بشرطیکہ معدہ کا مزاج، سو، مزاج بارد مفرد یا طبقات معدہ سے چمٹے ہوئے بلغم کی وجہ سے فاسد ہو گیا ہو۔

وبائی بیماریوں وغیرہ کے بعد شکم سے خراب دست آرہے ہوں تو انہیں طاقتور دواؤں سے بند نہ کریں کیونکہ اس طرح کی ادویات سے بخار اور جگر میں خاصکر اور بقیہ احشاء کے اندر بالعموم ورم ہو جائے گا۔ (جالینوس)

مزمن دستوں اور پیچش کے لئے دوائے معجون اعظم:

جند بید ستر، افیون، معیہ سائلہ، تخم اجوائن خراسانی، مر، اُسارون، زعفران، کندر ہم وزن ایسے شہد میں گوندہ لیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو دست کمزور ہو جائے تو بقدر ساڑھے ۳ گرام دیں۔
(قرابادین کبیر)

حرارت بھی ہو تو تخم اجوائن خراسانی، افیون، خشخاش، طباشیر، گلنار، کندر ہم وزن رب بہی میں یکجا کر کے دیں۔ (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم جگر میں غذاء کے عمل ہضم کی کمی سے واقع ہوتی ہے۔ اس سے کمزوری ہوتی ہے۔ جگر میں کوئی سدہ یا ورم نہیں ہوتا کیونکہ سدہ اور ورم کی موجودگی میں مریض کو بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ ان دونوں یعنی سدوں اور ورم میں سے اسہال کے مقابلہ میں اعتدال زیادہ ہوتا ہے۔ علاج ان کا سدہ ورم ہی کا ہوتا ہے۔ تاہم اسہال اگر رک جائیں تو انجام استسقاء ہوتا ہے۔ مگر زیر بحث کیفیت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ یہاں ثقل محسوس ہوتا ہے۔ نہ چبھن اور نہ ہی جسم باوجود درست آنے کے زیادہ لاغر ہوتا ہے۔ اس میں اشتہا زیادہ ہوتا ہے۔ بوڑھے زیادہ تر اس کے شکار ہوتے ہیں۔ علامت یہ ہے کہ پیشاب بیحد کم ہوگا۔ علاج یہ ہے کہ جسم کے بیرونی حصوں کی اچھی مالش کی جائے۔ ریاضت کم کی جائے۔ ادویات ایسی دی جائیں جن سے غذا تیزی سے جسم کے اندر نفوذ کرے۔ سب سے عمدہ پودینہ سے بنی ہوئی (فونجی) چیز ہوتی ہے۔ یہ جالینوس کا خیال ہے حتی کہ جالینوس کا یہ خیال

157

ہے کہ اس طرح کی دوا کھانے کے بعد پلائی جائے کیونکہ اس سے غذا بسرعت جسم میں پھیلتی اور اس کے سریع الاثر ہونے کی وجہ سے جسم بسرعت طاقت حاصل کرتا ہے۔ لہٰذا اس پر بھروسہ کریں۔ مریض کے کھانے کو تقسیم کر کے کئی بار دیں۔ تھوڑا رک کر حمام میں اسے داخل کریں۔ غذا تھوڑی ہضم ہو جائے تو دوبارہ تھوڑی غذا دیں۔ مکمل خوراک ساڑھے ۴ گرام ہے۔ غذا کے بعد پلائی جانے والی دوا کی مقدار ۲ گرام ہے۔ تحریک ہو تو اجابت کے لئے مریض سستی سے کام لے۔ قبل از طعام دلک اور بعد از طعام حمام استعمال کرے۔ پرانی شراب بیحد مفید ہے کیونکہ اس سے غذا کو مدد پہونچتی ہے۔ (مؤلف)

مردار سنگ ۵۰۰ ملی گرام، کافور ۲۵۰ گرام کھلائیں۔ اس سے شکم بستہ ہوگا۔ زیادہ کھلائیں گے تو مریض تین دن تک بیت الخلاء میں داخل نہ ہوگا۔ (طبیب نامعلوم)

زیادہ اسہال آ رہے ہوں تو نرم مالش، گرم روغنیات اور حمام کے ذریعہ مسامات کو کشادہ کریں تاکہ اخلاط کا میلان بیرونی جانب ہو جائے۔ (کتاب الحقن)

دستوں کے آنے کے حسب ذیل وجوہ و اسباب ہوتے ہیں:

۱۔ غذا کی کمیت (مقدار) زیادہ ہو۔

۲۔ غذا کی کیفیت، مرطوب، لاذع، بالجملہ ہیجان انگیز یا مسہل ہو۔

۳۔ آنتوں سے جگر کے جذب کرنے کی کمی۔

اس کی حسب ذیل صورتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ضعف جگر۔

۲۔ سدہ۔

۳۔ ورم۔

۴۔ ماساریقا کی بندش۔

۵۔ پسینہ وغیرہ کے ذریعہ جسم سے تحلیل ہونے کی کمی۔

۶۔ معدہ اور امعاء کو سوزش میں مبتلا کرنے والی ہیجان انگیز شئے۔

آخر الذکر شئے کا تعلق حسب ذیل چیزوں سے ہوتا ہے:

۱۔ زخموں کی موجودگی۔

158

۲۔ صفراء کی موجودگی۔

۳۔ بلغم حار کا انصباب۔

مرارہ کا انصباب بالعموم جگر اور بلغم کا انصباب بالعموم سر سے ہوتا ہے۔

۴۔ نالیوں سے معدہ کی جانب دفع کرنے والی کوئی چیز۔

اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ضعف معدہ اور ضعف ہضم کے وقت کسی کچی اور ناپختہ خلط کا موجود ہونا۔

۲۔ مزاج کبد کی خرابی کے موقع پر صفراوی اخلاط کا پیدا ہو جانا۔

لہٰذا ان باتوں سے ہوشیار رہیں۔ (مؤلف)

زلق الامعاء کے اسباب حسب ذیل ہیں:

۱۔ سوء مزاج بارد رطب بلا مادہ۔

۲۔ ضعف امعاء۔

۳۔ قلاع۔

۴۔ آنتوں کے اندر بلغم کی موجودگی۔

قلاع میں سوزش اور بلغم کی موجودگی میں بلغم کا دست آئے گا۔

قلاع کا علاج:

قابض اور سرد غذاؤں کا استعمال کریں۔ گائے کے گوشت کا سکباج (۱)، حصرمی اور سماقی غذائیں، اسی طرح کے مشروبات، گائے کا دہی، طباشیر، اور دودھ کے ہمراہ لیں۔ سرد معدہ پر ضماد رکھیں۔ بلغم میں کھانے کے بعد مولی اور چرپری چیزوں کے ذریعہ قئے کریں، فساد مزاج بلا مادہ میں گرم لطیف جوارشات مثلاً امیر وسیا، پرانی شراب، تریاق، میبہ قابض، لطیف اور قلیل الفضلہ اور مرطوب غذائیں مثلاً مصالحہ جات کے ذریعہ چکاوکوں اور گوریوں کا گوشت پکا کر استعمال کریں۔ خارج سے خشکی پیدا کرنے والا ضماد جو کندر، سعد، رامک اور مصطگی جیسی دواؤں سے تیار کیا ہوا رکھیں اور انہیں دواؤں کا سفوف بھی استعمال کریں۔ (ابن سرابیون)

زلق الامعاء کے باب میں غلطی ہو رہی ہو اور مریض عدم غذا کی وجہ سے ہلاکت کے قریب

---

(۱) سکباج۔ گوشت، سرکہ، پیاز گندنا اور شہد سے مصالحہ جات کے ساتھ تیار کردہ غذا۔

159

جا پہونچا ہو تو اسے ریاضت کرائیں، حمام میں داخل کریں اور ماء اللحم، شراب، دلیہ دیں، اسے مریض داہنے پہلو لیٹ کر اور کولہے کو بلند کر کے استعمال کرے۔ مذکورہ چیزوں میں کچھ فلافلی اور پودینہ وغیرہ شامل کریں جس سے غذا سرعت نفوذ کر جائے۔ مریض اسی پہلو لیٹا رہے، جگر جلد ہی غذا جذب کرنے لگے گا۔ (مؤلف)

الادویۃ المفردہ کے دوسرے مقام کے مطابق بقراط کا قول ہے۔

اسہال اصل میں اس وقت ہوتا ہے جب ان رگوں کے دہانوں کے اندر دوائے مسہل کی زیادہ تر طاقت باقی رہتی ہے جو معدہ کی جانب آتی ہیں۔ میرے خیال میں اسے آنتوں کی ضرورت ہوتی ہے چنانچہ معدہ کے اندر اس سے سوزش اور ہیجان پہلے سے کہیں زیادہ پیدا ہو جاتا ہے اور معدہ اپنے شمولات کو مسلسل دفع کرنے لگتا ہے۔ یہ حالت مسلسل رہتی ہے تو جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں اسہال کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ رگوں کی قوت بیحد کمزور ہو جاتی ہے لہٰذا وہ اپنے اندر کی چیزوں کو دفع کرنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے۔ اس وقت سب سے پہلے نہایت پتلے خلط پھر جسم کے لئے سب سے مشکل خلط خارج ہوتے ہیں۔ پس مسہل ادویات کو حد سے زیادہ عمل میں لانے والی تین چیزیں ہوتی ہیں۔

۱۔ مسہل دواؤں کا سوزش پیدا کرنا۔

۲۔ رگوں کا ضعف۔

۳۔ رگوں کے دہانوں کی کشادگی۔ (مؤلف)

علامات یہ ہیں کہ جسم جب تک کمزور نہ ہوگا تو دوا کی شدید دفاعی حرکت سے اسہال زیادہ آئے گا۔ اس وقت دودھ، روغن اور گرم پانی کی ضرورت ہوگی تاکہ سوزش میں کمی پیدا ہو، مگر جسم جب کمزور ہو جائے گا تو شراب، میبہ، ماء اللحم، دلیہ اور خوشبو کی ضرورت ہوگی۔ سقمونیا پلائیں اور بہ کثرت استفراغ کے بعد یہ نظر آئے کہ بلغم خارج ہو رہا ہے تو یہ سمجھیں کہ غلطی ہو گئی ہے، ایسی کیفیت سے یہ سمجھا جائے گا کہ رگیں کمزور ہو گئی ہیں۔ سوداء خارج ہوتا ہوا نظر آئے تو یہ سمجھیں کہ غلطی اور بڑھ کر ہو گئی ہے، عنقریب ہی خون کی آمد ہوگی۔ خون کی آمد نہ ہو تو بعجلت قابض دواؤں اور معدہ کو طاقت پہونچانے کی فکر کریں اور ایسی تدبیر کریں جن سے عروق کے دہانے بند ہو سکیں اسی طرح دیگر (خلط) پر قیاس کریں۔ (مؤلف)

گلنار اسہال کے لئے عمدہ ہے۔ گٹھلی منقی اسہال میں مفید ہے۔ جفت بلوط کا بھی یہی اثر ہے۔ ذنب الخیل بخار ہو تو پانی اور بخار نہ ہو تو شراب کے ہمراہ بطور شراب استعمال کریں۔ آنتوں کی جانب جو مادہ

160

آتا ہے اسے مازو کا استعمال روک دیتا ہے۔ عصارۂ لحیۃ التیس مادہ کو روکتا اور شکم کو بستہ کرتا ہے۔ پوست کندر ذرب کے لئے بیحد عمدہ ہے۔ اطباء کثرت سے اس کا استعمال کرتے ہیں۔ طالیسفر شکم پینے میں مفید ہے۔ توت کا کچا پھل خشک کر کے استعمال کرنے سے شدید حبس پیدا ہوتا ہے۔ ریوند اسہال میں مفید ہے۔ مگر میرے تجربہ میں برعکس ثابت ہوئی ہیں۔ گل لانی جو مائل بہ زردی ہوتی ہے شکم بستہ کر دیتی ہے۔ (جالینوس)

کھانوں کا روغنی مادہ (غراء) پانی میں گھول کر پینے سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے یہی اثر مچھلی کے روغنی مادہ کا بھی ہے۔ (اطہورسفس)

پوست صنوبر اسہال کو روک دیتا ہے۔ اسہال مزمن میں قفر مستعمل ہے۔ پرانی شراب کے ہمراہ لاذن کے استعمال سے بستگی پیدا ہوتی ہے۔ رسوت سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ قاقیا کے پینے یا حقنہ کرنے سے بستگی آجاتی ہے۔ بارتنگ کھانے سے جسم کی قوت ماسکہ بڑھ جاتی ہے۔ سرکہ کے ہمراہ کاسنی کھانے سے شکم بستہ ہوتا ہے۔ حقیت اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

طراشیث گلنار کی طرح بیحد امساک پیدا کرتی ہے۔ (بولس)

مقل مکی سے اسہال رک جاتے ہیں۔ (ماسرجویہ)

بخار کے ہمراہ دست آرہے ہوں تو یہ دیکھیں کہ قوت گر رہی ہے یا نہیں، بخار کا سبب خارج ہونے والی خلط ہے یا نہیں۔ بیمار میں امتلائی کیفیت تو موجود نہیں ہے۔ موجود ہو تو استفراغ کر کے دیکھیں کہ خارج ہونے والی خلط کچی تو نہیں ہے۔ کچی ہو تو ملطف غذائیں اور حمام لازم کریں۔ طاقت کمزور ہو چکی ہو تو مقوی غذائیں اور قابض مشروبات دیں۔ دست صفراوی آرہے ہوں تو یہ دیکھیں کہ کہاں سے آرہا ہے۔ ضرورت کی جگہوں پر ضماد رکھیں۔ غذا ٹھنڈک پیدا کرنے والی دیں اور کم دیں۔ بالخصوص قابض غذائیں دی۔ نرم حقنے استعمال کریں تاکہ مرارہ کی سوزش میں تسکین ہو۔ دست متواتر آرہے ہوں تو معدہ پر کسیلے اور شیریں ضماد رکھیں۔ (بولس)

قرص جو پہلے دن اسہال کو توڑ دیتی ہے۔

نسخہ:

خاکستر صدف ۱۰، اماشاج گوزن سوختہ، مازو مقلو، طراشیث، اقاقیا مقلو، افیون، تخم اجوائن خراسانی، سب ۵۔۵، حب الآس ۲۰، سماق ۲۰، بیخ یبروج ۱۲، پوست انار مقلو، لبان ہر ایک ۹۔۹، سماق کو شراب سیاہ قابض میں جوش دیکر دواؤں کو اس میں گوندہ لیں اور ساڑھے ۴ گرام کے قرص بنالیں۔ بخار ہو تو

161

ایک قرص پانی ورنہ شراب کے ہمراہ پلائیں۔ زیادتی اسہال سے مریض کو صحت ہو گی۔ ایک قرص سے کام نہ چلے تو دوا استعمال کریں اور وہاں استعمال کریں جہاں دوائیں اثر نہ کرتی ہوں۔ (جالینوس)

ہیضہ اور اسہال کے اندر اسہال اس وقت تک باقی رہے گا جب تک سوزش پیدا کرنے والے مادہ کو دوا رگوں کے دہانہ میں لیکر رکی رہے گی۔ (جالینوس)

یہاں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سوزش کو دھو دینے کے لئے گرم پانی کے ذریعہ بار بار حمام کرنے سے زیادہ مفید مذکورہ کیفیت کو توڑنے میں اور کوئی چیز نہیں ہے۔ اگر کچھ باقی رہ جائے تو دودھ اور روغن، پھر موافق غذا لینے سے یہ جاتی رہے گی۔ حمام عمدہ چیز ہے۔ یہ باہر کی جانب مادوں کو جذب کرتا ہے۔ اسہال میں کیلوس آرہے ہوں، جسم میں ڈھیلا پن شروع ہو گیا ہو اور دبلا ہو رہا ہو تو سر سے پیر تک مریض کی مالش کر دیں، بالخصوص پشت اور شکم کی، حتی کہ بار بار یہ مقامات سرخ ہو جائیں۔ اسے حمام میں داخل کریں ریاضت کرائیں۔ فلافلی، پودینہ، تریاق افاعی دیں۔ غذا میں دلیہ اور طاقتور شراب دیں۔ اس سے صحت ہو جائے گی۔ کبھی زفت اور سرخی پیدا کرنے والی ادویات کا طلاء بھی کیا جاتا ہے۔ غذا تھوڑی تھوڑی کئی بار دیں۔ اور لحاظ رہے کہ غذا سرایت کرے، بوجھ نہ بنے کہ نیچے چلی جائے۔

افیون وغیرہ ان مریضوں کو دیں جن کے جسم سرد اور نبض کم ضعیف ہو، مخدرات بالخصوص جنکے اندر تھوڑی گرمی پیدا کرنے کی طاقت ہو نہ دیں اس سے بقیہ حرارت بجھ جائے گی۔ انہیں شیافہ دیدیا جائے گا تو موت کا باعث ہو گا۔ اسہال مزمن میں فلونیا فارسی مفید ہے بشرطیکہ بخار نہ ہو۔

نسخہ حسب ذیل ہے:

مازو ناپختہ ساڑھے ۳ گرام، کنز مازج ساڑھے ۳ گرام، گلنار ساڑھے ۳ گرام، کندر ساڑھے ۳ گرام، نانخواہ ساڑھے ۳ گرام، دوقو ساڑھے ۳ گرام، انیسون ساڑھے ۳ گرام، سعد ساڑھے ۳ گرام، سنبل ساڑھے ۳ گرام، حلتیت ۲ گرام، فلفل ۲ گرام، افیون ۱ گرام اسی قدر ایسے شہد کے اندر گوندھیں جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ (جالینوس)

ٹھنڈک باندھ دیتی ہے۔ (بقراط)

ہوا سرد اور شمالی ہو تو شکم کو خشک کر دیتی ہے کیونکہ شکم میں حرارت زیادہ ہو گی۔ اس طرح ہضم عمدہ اور غذا سرایت کرے گی۔ نیز عضلہ مقعد سخت ہو جائے گا لہذا بسرعت کھلنے کے لئے موافق نہ ہو گا۔ (برعکس حالت میں برعکس کیفیت ہو گی) حتی کہ گرم پانی سے تکمید کرنی ہو گی۔ ایسی حالت میں

162

استر خاء ہو گا اور مقعد کے اندر موجود شئے کا اترنا آسان ہو جائے گا۔

جگر اور معدہ کی مزاجی برودت سے طبیعت بیحد نرم ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ دیکھنا مناسب ہوتا ہے کہ حمام سے کس حالت کا توڑ ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سب سے پہلے سبب معلوم کریں۔ معدہ سے کیفیت پیدا ہو رہی ہے یا جگر سے یا دونوں سے یا کسی ایسی چیز سے جو پورے جسم میں جاری و ساری ہے۔ یا سر سے یا کسی بھی عضو سے جو فضلہ دفع کرتا ہو۔ مثلاً طحال۔ یہ ظاہر ہو جانے کے بعد دیکھیں کہ معدہ سے ہے تو سوء مزاج باعث ہے جو رطب، بارد یا دونوں ہو سکتا ہے، یا ورم پھنسیاں، یا زخم باعث بنے ہیں چنانچہ معدہ غذاؤں کو گرفت میں نہیں لے پا رہا ہے۔ یا پھر خارج سے کھانے پینے اور نیند میں غلطی ہو رہی ہے یا زیادہ کھا لیا گیا ہو یا زیادہ حرکت ہو گئی ہو۔ اسی طرح جگر اور ماساریقا کے باب میں بھی قیاس آرائی سے کام لیں۔ اس کے بعد علاج کی جانب توجہ کریں۔ (مؤلف)

دست زیادہ تر تخمہ کی وجہ سے ہوا کرتے ہیں، علاج یہ ہے کہ غذا کم کر دی جائے اور جوارش بہی استعمال کریں۔ بہی عصارہ بہی کے اندر اس حد تک جوش دیں کہ سرکہ کے شامل کرنے سے سرخ ہو جائے پھر صاف کر کے ثفل کوٹ لیں۔ پانی پر شہد ڈال کر جوش دیں حتی کہ گاڑھا ہو جائے۔ پھر مرچ سیاہ و سفید، زنجبیل، نانخواہ، قرفہ، قاقلہ، قرنفل، مصطگی ہم وزن، کندر نصف، ماء اللحم کے اندر گوندھیں۔ اس کیفیت کے اندر بہی دانہ مقشر ۲ کلو ۴۰۰ گرام، انار ترش ۴۰۰ گرام، حب الآس ۸ کلو ۶۴۰ گرام، سماق ۲۰۸۸۰ گرام، زیرہ نبطی ۵ کلو ۷۶۰ گرام، ثمرہ ینبوب ۲ کلو ۶۴۰ گرام، قاقیا ۳۴ گرام، سک ۳۴ گرام، منقی قابض ۱۴ گھڑا (دورق) اس قدر جوش دیں کہ گاڑھا پن آ جائے پھر صاف کر کے دوبارہ جوش دیں اور استعمال کریں۔

اسہال زیر بحث میں بنیادی بات یہ ہے کہ شربت کو طاقتور تلخ اور خالص ہونا چاہئے۔ (مؤلف)

پوست باقلی سے شکم بستہ ہوتا ہے۔ (مؤلف)

مخدر ادویات کے ذریعہ ضماد کرنے سے اسہال فوری طور پر رک جاتا ہے سب سے عمدہ ضماد وہ ہوتا ہے جو مقوی اور مخدر دواؤں سے تیار کیا جائے۔ (جالینوس)

نسخہ ضماد:

گلنار، جفت بلوط، قاقیا، کندر، مر، افیون، اجوائن خراسانی ہم وزن آب جوشاندہ خشخاش یا عرق اجوائن میں یکجا کر کے طلاء کریں۔ (مؤلف)

163

اسہال کے سبب حسب ذیل دو ہیں:

۱۔ شکم کے اندر داخل ہونے والی شئے سرایت نہ کر سکے۔
۲۔ برعکس ازیں معدہ اور آنتوں کی جانب کوئی سیلان ہونے لگے۔

شکم کے اندر داخل ہونے والی غذا حسب ذیل وجوہ سے سرایت نہیں کرتی:

۱۔ دشواری ہضم۔
۲۔ ضعف جگر۔
۳۔ نالیوں کے اندر سدہ پیدا ہو جانا۔

سیلان سوزش پیدا کرنے والے اخلاط کی وجہ سے ہوتا ہے۔ مثلاً مسہل ادویات وغیرہ کیونکہ کچھ کھائے پیئے بغیر اسہال ہونے لگے اور رقیق صفراوی ہو تو یہ سیلان کہلاتا ہے۔ اصلاح تعدیل اخلاط کے ذریعہ ہوگی۔

ایک شخص کو صفراوی دست آ رہے تھے۔ عرصہ تک علاج ہوا مگر فائدہ اسے صرف گائے کے کھٹے دہی سے ہوا۔ ایک دوسرے مریض کا علاج ہم نے دہی کے ہمراہ خبث الحدید سے کیا۔ نسخہ میں ہم نے گلسرخ، طباشیر، ترشہ، گلنار، سماق اور انہی کے ہم وزن خبث الحدید اور نصف وزن کشنیز استعمال کیا۔ (مؤلف)

قرص عجیب:

مردار سنگ ۱۴ گرام، انفحہ ساڑھے ۳ گرام، استخوان سوختہ ساڑھے ۳ گرام، افیون ۵۰۰ ملی گرام، پیٹ کے مریض کی غذا ایسی ہونی ضروری ہے جو سریع النفوذ ہو، یا نہیں تو کچھ ہی حصہ سریع النفوذ ہو، اگر نفوذ کرتی ہوئی نظر نہ آئے تو یہ سمجھیں کہ بیماری ایسے مرحلہ میں داخل ہو چکی ہے جس میں غذا نفوذ نہیں کرتی، اسہال کے ایک مریض کو میں نے دیکھا کہ اس کی نبض دو دن ممتلی چلی۔ تیسرے دن دیکھی تو نبض بالکل نہ ہوئی۔ دو گھنٹوں کے بعد وہ میرے یہاں سے رخصت ہوا اور انتقال کر گیا۔

ضماد کا نسخہ:

آس، اقاقیا، کندر، گلنار، گلسرخ، صندل، سماق، فستق، میوسن، سیب، بہی، رسوت، لاذن، سک، رامک، سنبل، طراشیث، مر، اجوائن خراسانی، افیون، شب۔

164

مشروب:

گلسرخ، زرشک، سماق، طباشیر، کندر، افیون، خشخاش، پوست خشخاش، کافور، تخم ترشہ، گلنار، پوست انار، منقی، مارو، کشنیز، کرویا، زیرہ، استخوان سوختہ، مقل، قرظ، طراثیث، خرنوب اشوک، تخم کرفس، نانخواہ، انفحہ، انیسون نہ، حلتیت، عدس مقشر بہ سرکہ، باقلی سرکہ، چاول، بسباسہ، جاورش، طالیسفر، بیضہ سرکہ کے اندر ابالا ہوا، قاقیا، چولائی، ترشہ، گلسرخ، نان کہنہ، دار شیشعان، سنبل، ستو نبق، غبیراء، دودھ جوشاندہ بہ فولاد، گل، خزف، صمغ، ستو، دانہ انار، گائے کا چھاچ، دلیہ، بلوط، حب الآس، کہربا، ستو، ناشپاتی، آب فواکہ قابض ترش، ترشہ، اترج، تخم رجلہ، اسپغول، ریحان، تخم کتاں مقلو۔ (مؤلف)

قدیم طاقتور شراب نبدش شکم اپنے فعل کے مطابق کام کرتی ہے بایں ہمہ پیچھے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔ اس لئے جہاں برداشت نہ ہو اس پر اعتماد کریں۔ بیمار پر ستی طاری ہو۔ اس کے لئے بھی مفید ہے۔ یہ طاقت بخشتی ہے۔ (مؤلف)

مخدر ادویات سب کی سب انجام کار اسہال میں اضافہ کرتی ہیں معاملہ جہاں سخت ہو جاتا ہے وہاں اس سے چارۂ کار بھی نہیں ہے۔ (مسیح)

طاقت جب تک موجود رہتی ہے ادویات کے اندر اس کا ہونا موزوں ہوتا ہے بالخصوص ہیضہ وغیرہ کے اندر۔ (مؤلف)

دواء جیّد:

نان کہنے ساڑھے ۷ اگرام سکر یعنی سکر نامی نبیذ کے اندر جوش دیکر بیمار کو پلا میں۔ اصل السوس ترکی لکڑیاں توڑیں اور شب و روز کے بعد جو کچھ اس سے بہہ کر خارج ہوا سے ۱۴ گرام یا عمدہ قسم کی مر بقدر ۱۱ دانہ شراب کے ہمراہ پلائیں اسے اچھی طرح پیس لیں، نہایت مؤثر دوا ہے۔ شدید دست کے اندر سنگدانہ شتر مرغ سایہ میں خشک کر کے کسی ٹھنڈی کرنے والی چیز سے ٹھنڈا کر لیں اور رب الآس ۱۴ گرام کے ہمراہ پلائیں۔ بستگی پیدا کرنا بھی کی خاصیت ہے۔ اسہال کے ہمراہ مروڑ، سوزش، خون ہو اور نہ ہی اس کا تعلق معدہ سے ہو اور سبب آنتوں کا چکنا پن معلوم ہو تو آب بلج یا زیتون سے ٹپکائے ہوئے پانی کے ذریعہ حقنہ کریں۔ آب زیتون کے ذریعہ آگے سے حقنہ کریں۔ (مسیح)

اس کے بعد قابض دواؤں کے ذریعہ حقنہ کریں۔ (مؤلف)

دست کے مریض پر سخت کمزوری طاری ہو جائے تو تضادوں کے اندر روئی خوشبوجات کے ساتھ

165

زیادہ سے زیادہ استعمال کریں۔ اسہال کے اندر روغن گل کے بجائے روغن نبدق استعمال کریں۔ (مسیح)
جبین (سنگِ گچ) پینے سے سخت خشکی پیدا ہوتی ہے اور آدمی ہلاک ہو جاتا ہے۔

بستگی پیدا کرنے کے لئے مؤثر دوا:

زنجبیل، زاج الاساکفہ، سماق ہم وزن ساڑھے ۱۰ گرام کا سفوف استعمال کریں۔ (جالینوس)
برگ آس جوش دیکر شکم پر ضماد کرنے سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ قاقیا کا مشروب یا حقنہ شکم کو بستہ کر دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)
ترشہ، اترج، بستہ کرتے ہیں، اس سے صفراوی اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
اترج اپنی خاصیت سے اسہال میں مفید ہے۔ (بدیغورس)
برگ اعرتیا کا مشروب، شراب کے ہمراہ بستگی پیدا کرتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)
امبر باریس کا پھل مانع اسہال ہے۔ خشک ہونے کے بعد استعمال کرنے سے شکم بستہ کرتا ہے۔
شاخ گوزن سوختہ کا مشروب ۷ گرام اسہال مزمن میں مفید ہے جیسا کہ دیاسقوریدوس کا قول ہے۔
(اوریباسوس)
شاخ گوزن سوختہ، جلانے کے بعد دھولیا جائے تو دو چمچہ (۱۸ گرام) استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے کچھ لوگوں کے مطابق ہر طرح کے سینگ کے مقابلہ میں یہ سب سے عمدہ ہوتی ہے۔
(جالینوس)
انفحہ کا ۲۵۰ ملی گرام مشروب اسہال مزمن کے موافق ہے۔ انفحہ اسپ پرانے دستوں میں مفید ہے۔
پرانے دستوں میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)
چاول کا جو شاندہ بستہ کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)
چاول شدید بلکہ معتدل بستگی لاتا ہے۔ (جالینوس)
انیسون بستگی لاتی ہے۔ دانہ انگور کے اندر حلتیت رکھ کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔
بلوط، جو شاندہ بلوط اور جفت بلوط سب اسہال کو توڑتے ہیں۔ باقلی سرکہ و پانی میں جوش دیکر اس کا چھلکا استعمال کرنا اسہال مزمن کو توڑ دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)
باد آورد شکم چلنے اور ضعف معدہ میں اور بسباسہ اسہال میں مفید ہے کیونکہ یہ قابض ہوتا ہے۔
سرکہ کے اندر ابالا ہوا انڈا معدہ اور آنتوں کی جانب بہہ کر آنے والے مواد کو جما کر بستہ کر دیتا ہے خاصکر جبکہ انڈے کے ساتھ سماق بھون کر کھایا جائے۔ چاہیں تو اس کے ساتھ حصرم، مازو، یا

166

پوست انار و منقی و حب آلاس شامل کریں۔اس سے بھی زیادہ طاقتور طراشیث، گلنار اور رجلہ ہیں۔
(جالینوس)

اسہال صفراوی میں نبق انار شیریں کے ہمراہ جوش دیکر استعمال کرنا مفید ہے۔اسے دھنیا تر کے ذریعہ خوشبودار کرلیں۔ آرد باقلی طاقتور قابض ہے۔اسہال مزمن میں عمدہ ثابت ہوتا ہے۔خاصکر اس کا ستو بھون کر مالیدہ بنالیں یا بطور کھانا استعمال کریں تو بہتر ہوتا ہے۔اس کا چھلکا اور زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔(ابن ماسویہ)

بوص سیاہ و سفید برگ والے کی جڑ قابض ہوتی ہے۔شراب کے ہمراہ بقدر ۴ ۳ گرام پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

دھنیا سیاہ شکم بستہ کردیتی ہے۔(جالینوس)

یعنی پرسیاوشاں (مؤلف)

باجرہ کی روٹی کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔(جالینوس)

پرانا پنیر بستہ کرتا ہے۔(دیاسقوریدوس)

باجرہ کا ضماد شکم پر لگانے سے بستگی ہوتی ہے۔جو شاندہ دار شیشعان، بستہ کرتا ہے۔اسہال کا استیصال کرنے کے لئے سرکہ اور آس کے تلچھٹ کا ضماد کرتے ہیں۔کاسنی جوش دیکر سرکہ کے ہمراہ کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔بالخصوص کاسنی جنگلی۔(دیاسقوریدوس وجالینوس)

قراطمان بستہ کرتی ہے۔بالخصوص اس کی بوٹی۔(دیاسقوریدوس)

سنبری گلاب پینے سے اسہال ٹوٹ جاتا ہے۔(دیاسقوریدوس وجالینوس)

برگ زیتون جنگلی ستو جو کے ہمراہ ضماد کرنا اسہال مزمن کے لئے عمدہ ہے۔زیتون سرخ خام بستہ کرتا ہے۔باجرہ کا مالیدہ بستگی پیدا کرتا ہے۔اسی طرح مکئی بھی۔(دیاسقوریدوس)

میرے خیال میں اس کا مالیدہ طاقتور ہوتا ہے۔(مؤلف)

کتوں کا گو بطور مشروب یا حقنہ استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس وجالینوس)

حرف بھون کر کھانے سے بستگی آتی ہے۔(دیاسقوریدوس)

پانی جس کے اندر لوہا کئی بار بجھالیا گیا ہو اسہال مزمن میں مفید ہے(ابن ماسویہ)

یا شراب یا دودھ میں، پرانا خشک پنیر تنہا یا دیگر ادویہ کے ہمراہ کھانے سے بستگی ہوتی ہے۔
(دیاسقوریدوس)

روٹی جس میں چوکر کم ہو اور بے خمیری روٹی دونوں سے بستگی ہوتی ہے۔(دیاسقوریدوس)

167

عصارۂ حی العالم اسہال میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

تخم ترشہ میں واضح طور پر قبضیت ہوتی ہے۔ حتی کہ اسہال میں مزمن میں مفید ہوتا ہے۔ بالخصوص کبار، جھاؤ پھل کا پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔

طراشیث کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے طبیعت کے اندر بستگی پیدا ہو جاتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بولس کا قول ہے کہ اسہال کے لئے طراشیث نہایت طاقتور دوا ہے۔ گل ارمنی شکم چلنے میں مفید ہے۔ (بدیغورس)

گل ارمنی اور اس سے قریب تر دوا شکم چلنے میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

طالیسفر نہایت طاقتور قابض ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ (بولس)

انگور جنگلی کے پھل کا پینا ممسک ہے۔ (جالینوس)

پوست کندر کا استعمال اطباء زیادہ تر ذرب اور اسہال قرص میں کرتے ہیں۔ جوشاندۂ ناشپاتی وناشپاتی مفرد بستگی پیدا کرتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

خشک دھنیا بھون کر استعمال کرنے سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

زیرہ بھون کر سرکہ میں بھگو لینے کے بعد استعمال کرنا شکم چلنے میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

جوشاندہ کرفس ہمراہ بیخ کرفس بستگی لاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کرنب تین پانی کے اندر ابال کر کھانا ممسک ہے۔ (ابن ماسویہ)

دودھ جو لوہے کے ذریعہ جوش دیا گیا ہو بستگی پیدا کرتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

دودھ کی مائیت جوش دیکر زائل کر دی گئی ہو تو ان تمام مادوں میں مفید ہوتا ہے جو شکم اور آنتوں کی جانب بہہ کر آتے ہیں۔ یہ مائیت لوہے سے بجھا کر فنا کر دی جاتی ہے تو مفید ہوتی ہے کیونکہ لوہے کے اندر قابض اثر ہوتا ہے۔ بار تنگ نمک وسرکہ کے ہمراہ کھانے سے اسہال مزمن کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

لحیۃ التیس وگل لحیۃ التیس دونوں حابس ہوتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

بیخ لحیۃ التیس طاقتور قابض ہے اسہال میں مفید ہے۔ خرگوش کا گوشت حابس ہوتا ہے۔ بیخ ترشہ طاقتور قابض ہوتا ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ خرگوش کا گوشت حابس ہوتا ہے۔ بیخ ترشہ طاقتور قابض ہوتا ہے۔ شکم چلنے میں مفید ہے۔ (جالینوس)

فاختاؤں، تیتر وبٹیر کا گوشت اور گائے کا شوربا ہمراہ سرکہ اسہال مزمن کو توڑ دیتا ہے۔ (روفس)

روغن مصطگی ان ضمادوں کے اندر شامل کرتے ہیں جو شکم اور اسہال مزمن کے لئے حابس

168

ہوتے ہیں۔(ابن ماسویہ)

جو شاندۂ درخت مصطگی وجو شاندۂ پوست مصطگی باب نفث الدم کے مطابق اسہال مزمن میں بیحد عمدہ ہوتا ہے۔ یہ لحیۃ التیس کے قائم مقام ہوتا ہے۔ جالینوس نے اس حقیقت کی تائید کی ہے۔ مر بقدر ڈھائی گرام اسہال مزمن میں استعمال کیا جاتا ہے۔ انڈے کے ہمراہ چاٹنے سے بستگی پیدا کرتی ہے۔

مزماءالراعی بستگی لاتی ہے۔(دیاسقوریدوس)

بیخ نیلوفر کا مشروب اسہال مزمن میں مفید ہے۔(جالینوس وابن ماسویہ)

بیخ نیلوفر مشوی میں اثر کم ہوتا ہے۔ گل بہی کا مشروب ہمراہ شراب بستگی پیدا کرتا ہے۔ شربت بہی جس کے ہمراہ شہد نہ ہو صفراوی دستوں میں مفید ہے۔(دیاسقوریدوس)

جوزالسرو تازہ کوٹ کر پینا شکم سے آنے والے مسلسل دستوں میں مفید ہے۔ سماق الدباغ کھانے میں استعمال کرنے سے اسہال مزمن ٹوٹ جاتا ہے۔ کھایا جانے والا سماق شراب قابض کے ہمراہ پینے سے اسہال جاتا رہتا ہے۔ سماق پیا جائے اور اس کا شوربہ استعمال کیا جائے تو صفراوی دستوں کو توڑ دیتی ہے۔ تیز جوش دیکر کھانے سے بستگی آجاتی ہے۔ اسی طرح شکم پر اس کے ضماد سے، معدہ اور آنتوں کی جانب جگر سے مادوں کا آنا رک جاتا ہے۔ بھون کر استعمال کرنا اور زیادہ مفید ہوتا ہے۔ ستو سماق بستہ کرتا ہے یہ صفراوی اسہال میں مفید ہے۔ اشق بستہ کرتی ہے۔ سداب کا بھی یہی فعل ہے۔

مازو پیس کر پانی پر چھڑک کر پینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ اسی طرح اسے کھانے میں شامل کرنا یا تازہ پانی کے اندر ابال کر استعمال کرنا بھی یہی اثر رکھتا ہے۔ دانہ منقی اچھی طرح بھون کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے۔(ابن ماسویہ)

منقی اسہال میں بیحد مفید ہے۔ رب حصرم صفراوی اسہال کو توڑتا ہے۔

(جالینوس بروایت دیاسقوریدوس)

مسور ہمراہ پوست مسور دو یا تین بار جوش دیکر سماق، یا بہی یا خیساندۂ مازو میں اچھی طرح پیس لی جائے یا بارتنگ یا زعرور یا اس کے مشابہ کی دوا کے ہمراہ سرکہ کے اندر اچھی طرح جوش دے لینے کے بعد شامل کی جائے تو غایت درجہ کی بستگی پیدا کرتی ہے۔ مسور مقشر شکم کو بستہ کرتی ہے۔ پوست عدس شکم کو چلا دیتا ہے۔ مسور بھون لی جائے تو قبض کی تاثیر حد درجہ بڑھ جاتی ہے، سماق، آب حصرم اور سرکہ کے ہمراہ کھانا لازم ہے۔(ابن ماسویہ)

علیق کا مشروب اور اس کا پھول دونوں بستگی پیدا کرتے ہیں۔(ابن ماسویہ)

169

بیخ فلوانیا کا جوشاندہ ہمراہ شربت مازو، اور اس کا پھل دونوں بستگی لاتے ہیں۔
(دیاسقوریدوس وجالینوس)

پودینہ بچوں کے دستوں کو بند کر دیتا ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

قنغر کی گولیاں بنا کر اسہال مزمن میں استعمال کریں۔ (بدیغورس)

شربت انار سے اسہال رک جاتے ہیں۔ (جالینوس)

گلنار جالینوس کے مطابق تمام اطباء کے یہاں اس بیماری میں مستعمل ہے۔ آب انار ترش اور آب انار میخوش دونوں بستگی پیدا کرتے ہیں، ترش زیادہ طاقتور ہوتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

سبزی انار تر طبیعت کو باندھتی ہے۔

ریوند اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

رجل الغراب ایک بوٹی کا نام ہے۔ اس کی جڑ پانی کے ہمراہ جوش دیکر پینا بستگی لاتا ہے۔ یہ اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

بادیان کوہی بستگی لاتی ہے۔ (جالینوس)

جوشاندہ گل سویا و تخم سویا کا مشروب شکم کو روک دیتا ہے۔ سوے سے بستگی ہوتی ہے بالخصوص اس میں اگر قابض پانی ڈالا گیا ہو۔ جو کا ستو ابالیں، پھر جاورش مقلو کے ہمراہ جوش دیکر بطور مشروب یا ماکول استعمال کریں اس سے بستگی ہوگی۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

پوست نیبوت کھانا، سیب ترش کا ستو اور سیب سادہ کا رب سب سے بستگی ہوتی ہے۔

توت خام خشک کر کے استعمال کرنا سماق کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس سے بستگی ہوتی ہے۔ یہ اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (ابن ماسویہ)

توت خام کو اچھی طرح خشک کر کے استعمال کرنے بیحد بستگی ہوتی ہے۔ آب خاکستر چوب توت ماکول و مشروب کے ساتھ شامل کر کے استعمال یا بلوط ملون ۴۲ گرام پینا بستگی کے لئے اور اسہال مزمن میں مفید ہے۔ (جالینوس)

ذنب الخیل بالخصوص سرخ کا مشروب ہمراہ آب یا شراب اسہال میں مفید ہے۔ اس کا عصارہ بستگی پیدا کرتا ہے۔ آرد غبیراء اور جوشاندہ غبیراء دونوں سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس وجالینوس)

یہ زعرور کے مقابلہ میں کم حابس ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اس سے بستگی ہوتی ہے، اور پیشاب کم نہیں ہوتا۔ (روفس)

اس سے بستگی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس کے ستو کا بھی اثر ہے۔ بڑے کتے کا خصیہ شراب کے ہمراہ

170

پینا بستگی لاتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

تخم خطمی سے بستگی ہوتی ہے۔ جو شاندۂ تخم خطمی بستہ کرتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

کیونکہ اس کے اندر قبضیت ہوتی ہے۔ (جالینوس)

لعوق خشخاش باب السعال کے مطابق اسہال مزمن میں مفید ہے۔ اس کے اندر عصارۂ طراشیث واقاقیا شامل کر لینے سے اثر اور زیادہ تیز ہو جاتا ہے۔ خشخاش باب السعال کے مطابق کوٹ کر استعمال کرنا اسہال مزمن میں مفید ہے، اس پر اعتماد کریں۔

مڑ کے برابر افیون لینا اسہال مزمن میں مفید ہے۔ سرکہ سے بستگی ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس)

اسہال اور ریاح غلیظہ میں دار شیشعان سے طاقت ملتی ہے۔ اسے ۷ گرام چھان لینے کے بعد گرم پانی کے ہمراہ بطور مشروب استعمال کریں، بستگی ہوگی۔ سنبل الطیب، سعد، اذخر، خاصکر اس کی جڑ بستگی پیدا کرتی ہے۔ بستگی پیدا کرنے والی چیزوں میں قابض اشیاء داخل ہیں۔ انہیں قبل از طعام استعمال کریں۔ اشنہ، قصب الذریرہ، اور لاذن، شراب کے ہمراہ، اور جوزبوا (اسہال میں مفید ہیں)۔ انفحہ خرگوش، پوست کندر، عدس ابال کر چھلکا اتاری ہوئی، اس کا پانی، کرنب، سلیق، خرگوش کا گوشت بھون کر اور کسیلی شراب سب بستگی لاتی ہیں۔ (روفس وابن ماسہ)

مسور چند بار ابال کر سرکہ اور سماق میں جوش دیکر استعمال کریں۔ منقی پانی کے ہمراہ استعمال کریں، باقلی پوست سمیت سرکہ اور پانی میں جوش دیکر لیں، کھانے پر کسیلی اور سماقی غذائیں استعمال کریں، ان سب سے بستگی ہوتی ہے۔ انفحہ سے شدت کی بستگی ہوتی ہے حتی کہ قولنج ہو جاتا ہے۔

اسہال مفرط میں انفحہ ۱۴ گرام ہمراہ آب سرد استعمال کریں۔ گائے کا چھاج اسہال صفراوی کو طاقت کے ساتھ توڑ دیتا ہے۔ سفوف دانہ انار سے شکم بندھتا ہے۔ دانہ انار کو آب حصرم وسرکہ شراب میں ایک دن بھگو کر بھون لیں۔ زیرہ کرمانی آب حصرم وسرکہ میں بھگو کر بھون لیں۔ طراشیث ۱۰۲ گرام، قرظ ۱۰۲ گرام، مقل مکی ۴، سماق منقی ۲۰۰ گرام، بلوط مقلوط قدرے، طباشیر قدرے، گلنار، امبر باریس ۱۰، عصارہ امبر باریس، دانہ زبیب ۱۳۶ گرام، دانہ حصرم مقلو ۱۳۶ گرام، حب الآس ۴، خرنوب نبطی ۲۰۰ گرام، سیب کا ستو ۲۰۰ گرام، غبیراء کا ستو ۲۰۰ گرام، ستو دانہ انار مقلو، دانہ ترشہ ۱۰، حرارت زیادہ ہو تو طباشیر اور امبر باریس کا وزن زیادہ کریں، بالخصوص ساتھ میں اگر کرب موجود ہو (اسحاق)

171

قرص جو شکم کو باندھتی اور قئے و اسہال میں مفید ہے:

ابر باریس، رب سماق مطبوخ، تخم ترشہ، طباشیر، گلسرخ، عود، سک، قاقیا، افیون، عصارۂ حصرم، پوست توت خورد، آب ترشہ، اترج و آب انار شریں کوفتہ دانہ، میں قرص بنالیں اور ساڑھے ۱۰ گرام کے برابر لیں۔ اس کے بعد نصف النہار میں آب کرش خالص ہمراہ بہ کثرت کسمرہ خشک دیچی میں (نچوڑ کر) نیز سماق منقی، دانہ انار، یا گوشت کے بغیر انار سے بنی ہوئی غذا، یا حصرمی باردہ وغیرہ لیں۔ (اسحاق)

میرا تجربہ یہ ہے کہ طباشیر بھون کر استعمال کرنا بستگی شکم کے لئے سب سے عمدہ ہے۔ زیادہ گرمی ہو تو روزانہ کافور ۱۲۵ گرام شامل کر کے لیں۔ یہ صفراوی اسہال کو توڑ دے گی۔ (مؤلف)

شکم کے مریضوں کے لئے گوشت خراب ہوتا ہے کیونکہ دیر میں پکتا ہے۔ خواہش ہو تو تیتر اور کمزور جنگلی پرندوں کا گوشت استعمال کریں۔ رسوت سے بستگی ہوتی ہے۔ (ارکاغانیس)

نبطافلن اور سنبل ہندی کو اس نے غرائب میں تذکرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ ''والباقیہ کنت اعرفہا'' (مؤلف)

مخدر ادویات پہلے عقد کرتی ہیں پھر طبیعت پہلے سے زیادہ طاقت کے ساتھ دفع کرتی ہے کیونکہ حرارت غریزیہ کمزور ہو جاتی ہے لہٰذا انہیں بالکل استعمال نہ کریں۔ خشکی پیدا کرنے والی ادویات استعمال کریں۔ یہ عمدہ اور ما مون ہوتی ہیں۔

ارکاغانیس نے اس کے بعد ایسی دواؤں کا تذکرہ کیا ہے جن میں سب کے اندر افیون شامل ہے۔

سب سے عمدہ نسخہ حسب ذیل بیان کیا ہے:

قاقیا سرخ ۷ گرام، افیون ۷ گرام، طراشیث ۴، انار مصری ساڑھے ۳ گرام، رسوت ہندی ساڑھے ۳ گرام، کندر ۳، نشاستہ ۳، گل ارمنی ۳، مازو ۳، انفحہ خرگوش ۷ گرام، قرص بوزن ساڑھے ۴ گرام بنالیں۔ مقدار خوراک ایک قرص ہمراہ آب سرد، آنتوں کے زخموں میں بھی مفید ہے۔ (مؤلف)

بنابرایں وغیرہ شکم کی بستگی اور آنتوں کے زخموں میں حسب ذیل نسخہ قرص بنا کر استعمال کریں۔

نسخہ:

طباشیر مقلو، سماق مقلو منقی، مازو خام، پوست کندر، گل ارمنی، قاقیا، افیون، ہم وزن، بمقدار ساڑھے ۴ گرام قرص بنالیں اور ایک قرص آب صمغ عربی میں گوندہ کر کچھ قابض دواؤں کے ہمراہ پلائیں۔ استنباط از (مؤلف)

172

مزمن دستوں میں مریض کو قئے کا عادی بنائیں اور بار بار کثرت سے قئے کرائیں۔ بعد از آں خوشبودار کسیلی غذائیں دیں۔

تخمہ سے بچوں کے دست کے لئے زیرہ انیسون، تخم کرفس، تخم گلاب کا طلاء شکم پر کریں۔ شکم خشک ہو تو معدہ کو شہد کے اندر نعنع گوندہ کر خوشبودار بنائیں۔ (اَرکاغانیس)

پیٹ کا مریض اور دستوں کا مریض جب تک بخار میں مبتلا ہو اس کی موت کا اندیشہ نہ کریں، بخار نہ رہے گا تو مریض ہلاک ہو جائے گا۔ (طبیب نامعلوم)

قرص جو شکم کو باندھتی ہے:

سماق ۷ گرام، مازو ساڑھے ۳ گرام، شحم انار ۲ گرام، جوشاندہ مازو میں تیار کریں۔ ۵ گرام پلائیں اس کے بعد زردی بیضۂ مرغ لیں۔ (طبیب نامعلوم)

اسہال میں مفید سفوف:

مقل مکی قدرے، مقلو ۱۰، گلنار ۱۰، مازو خام ۱۰، سبزی انار ترش ۱۰، بیج منقی قدرے مقلو ۱۰، طباشیر ۱۰، گلسرخ ۱۰، تخم ترشہ ۱۰، جفت بلوط ۱۰، شاہ بلوط ۱۰، کہربا قدرے مقلو ۱۰، دانہ انار ترش مقلو ۷۰ گرام، کشنیز خشک مقلو ۷۰ گرام، خرنوب نبطی، ۷۰ گرام، خیساندہ در سرکہ شراب شب و روز قدرے مقلو، ستو نبق مع گٹھلی ۷۰ گرام، ستو غبیرا مع گٹھلی ۷۰ گرام، رامک ۱۰، اقاقیا ۱۰، طراشیث ۱۰، کوٹ کر اچھی طرح چھان لیں۔ مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام صبح و شام، خلو معدہ کی حالت میں ہمراہ عرق حب الآس جوشاندہ، یا عرق ینبوت و عوسج صغیر۔

جوراش جو ٹھنڈک سے پیدا شدہ اسہال کو روکتی ہے:

دانہ منقی مقلو ۷۰ گرام، سماق ۱۰، زنجبیل ۵، نانخواہ ۵، مصطگی ۵، مقدار خوراک ساڑھے ۱۰ گرام ہمراہ عرق پوست کندر ہے۔

جوشاندہ ایضاً:

آرد گندم نانخواہ ملا ہوا، حرف، جھاؤ پھل، خام زیت میں لت کریں اور گوندہ کر روٹی بنالیں، پھر تندور کے اندر خشک کریں، اسے کوٹ کر ۳۵ گرام ہمراہ آب سرد و نبیذ منقی بطور مشروب استعمال کریں۔

173

شکم کے مریضوں کے لئے شربت:

سماق، عصارۂ حصرم، ترشئہ اترج، آب انار ترش، آب ریباس معصور، ناشپاتی خشک، بسر مطبوخ، خرنوب جوش دیکر پانی حاصل کرلیں اور اس میں شہد بقدر ذائقہ شامل کر کے جوش دیں و جھاگ دور کریں اور محفوظ کرلیں۔ اس میں بہی اور سیب کسیلا کا اضافہ بھی کرتے ہیں۔ مختصر نسخہ جو ہر وقت موجود رہے مطلوب ہو تو خیساندہ سماق، خیساندہ بسر کو سک اور عود میں جوش دیں، اسہال زیادہ ہو تو بسر کی جگہ جوشاندہ خرنوب شامی استعمال کریں۔ تیتر اور بٹیر مسلم، جس کے اندر انبر باریس، دانہ انار سماق، دھنیا خشک بھر کر تیار کیا گیا ہو بطور غذا دیں۔ اسے سرکہ سے آب حصرم اور قدرے زعفران سے خوشبودار کرلیں۔ (ابن ماسویہ)

روٹی سرکہ میں گوندھ کر روٹی بنالیں اور استعمال کریں۔ ذرب اور آنتوں کے زخموں میں مفید ہے۔ (جالینوس)

زلق الامعاء، یہ ہے کہ غذا کچی نکل جائے۔ بالعموم ذوسطاریا کے بعد عارض ہوتی ہے۔ حقنہ کریں اور مولی، پیاز، لہسن، نمکین اشیاء، اور خردل سے تیار شدہ غذا دیں۔ ریاضت کا حکم دیں، شکم پر مالش کر کے دبائیں اس پر روغن سداب و سوسن وزیرہ یا روغن ناردین کے ہمراہ قیروطی رکھیں۔ خوشگوار پانی لازم کریں۔ اس کے بعد ذوسطاریا ہو جائے تو علاج مشکل ہو جاتا ہے۔ (فیلغریورس)

براز کا دیر سے خارج ہونا ضعف دافعہ، ضعف غسلہ بر شکم، آنتوں کی قلتِ حس یا غذاؤں کے اندر موجود ناگوار کیفیت کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ براز کی کمی، جگر میں جانب غذا کے کثرت نفوذ اور اس صفراء کی قلت تعداد کی وجہ سے ہوتی ہے جس میں فضلہ خارج ہوتا ہے۔ درمیانی اوقات کی طوالت کا سبب مسہل کے بات میں تذکرہ شدہ چیزوں کے برعکس ہے۔ (جالینوس)

دق اور سل کے مریضوں کو اسہال ہو جائے تو حسب ذیل قرص عرق بہی کے ہمراہ پلائیں۔

نسخہ قرص:

گل ارمنی، شاہبلوط، طباشیر، تخم ترشہ مقشر، گلسرخ، امبر باریس، صمغ مقلو کسی مفید قابض پانی کے ہمراہ دیں اور اسپغول، سرطان سوختہ، صمغ مقلو شام کو دیں اور مریض کو اس پر آب انار دیکر سلادیں۔ کھانے میں حماض ابال کر بادام مقشر کے ساتھ جسے دو بار ابالا گیا ہو اور پھر سرکہ، سماق اور بہی کے ساتھ جوش دیا گیا ہو پکا کر دیں۔ کھانسی نہ ہو تو کسیلی دوائیں پلائیں۔ کھانسی ہو تو قابض چیزیں دیں اور کسیلی چیزوں کو ترک کر دیں۔ اس کے بعد گل ارمنی، کہربا، صمغ عربی مقلو دیں۔ کھانے میں لباب

174

نان مقلو، دیں، مالیدہ دینا ہو تو نان مقلو سے تیار کر کے دیں۔ رب آس سادہ عمدہ ہوتا ہے۔ کیونکہ بستگی لاتا اور کھانسی کو توڑ دیتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شکم کے مریض کو ہچکی ہو تو یہ خراب ہوتی ہے۔ زحیر کے مریض کے لئے تو یہ مہلک ہے۔ (یہودی)

شکم، معدہ، آنتوں اور جگر سے چلتا ہے۔ آنتوں سے چلنے والا شکم کی بیماری کی وجہ سے یا مقعد و معدہ اور آنتوں کے پہلو میں نیچے کی جانب سے ہوتا ہے۔ براز کا بسرعت خارج ہونا مذکورہ مقامات میں زخموں کی موجودگی، حدت غذا، زلق الطعام، معدہ کے اندر کسی پھسلنے والی خلط، معدہ کی جانب اترنے والی کسی تیز خلط، یا فساد و مزاج کی وجہ سے ہوتا ہے۔ یہ فساد ماسکہ یا دافعہ کی کمزوری سے لاحق ہوتا ہے۔ جگر سے چلنے والا شکم معدہ کی قوت مغیرہ اور غذا کو معدہ سے جذب کرنے والی طاقت کے کمزور ہو جانے سے لاحق ہوتا ہے کیونکہ انہی دونوں قوتوں سے کیلوس معدہ کے اندر باقی رہتا ہے۔ اس اسہال کے بعد جسم میں کمی واقع ہوتی ہے۔ رنگ زرد، اور خون کم ہو جاتا ہے، دست گوشت کے پانی کی طرح آتا ہے۔

ورم و قرحہ سے شکم چلنے کی بیماری کا پتہ لمس، حس، درد جگر، یا درد امعاء سے چلتا ہے۔ اس کے بعد یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ درد کا مقام ہے کیا، اور خارج ہونے والے براز کی نوعیت کیا ہے۔ اس کے ساتھ خراطہ آرہا ہو اور درد زیر ناف ہو تو اس کا مطلب ہے کہ تعلق آنتوں سے ہے۔ خراطہ نہ ہو اور درد ناف کے اوپر ہو رہا ہو تو تعلق معدہ سے سمجھا جائے گا۔ درد کا مقام داہنی جانب جگر کی جگہ پر ہو اور دست سفید یا گوشت کے پانی کی طرح آرہا ہو تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیماری جگر کے اندر ہے۔ (مؤلف)

دست ضعف ماسکہ کبد کی وجہ سے آرہے ہوں تو یہ گوشت کے پانی کی طرح ہوں گے۔ برعکس صورت ضعف ماسکہ معدہ کی ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی صورت میں کیلو گاڑھا اور بہت زیادہ ہوگا۔ البتہ جگر بیحد کمزور ہو جائے گا۔ ایسی صورت میں حبس پیدا نہ کریں گے۔ بلکہ جمع ہونے دیں گے اس کے بعد اسے نکال دیں گے۔ نکالیں گے بھی تو بتدریج نکالیں گے۔

لطیف تدبیر اختیار کرنے کے نتیجہ میں دست آرہے ہوں تو مریض کو گائے کے اور گوشت کا سکباج (۱) کھلائیں اور تدبیر غلیظ اختیار کریں۔ بسیار خوری کی وجہ سے دست آرہے ہوں تو مریض کو اس سے روک دیں۔ فساد ہاضمہ کے سبب دست آرہے ہوں تو قابض اور گرمی پیدا کرنے والی دواؤں

(۱) سکباج۔ گوشت، سرکہ، پیاز گندنا اور شہد سے مصالحہ جات کے ساتھ تیار کردہ غذا۔

175

سے علاج کریں مثلاً یہ قرص دیں۔ جفت بلوط، حب الآس، انار، اقاقیا، انیسون، نانخواہ، زیرہ خیساندہ در سرکہ، افیون۔ قرص بنالیں اور صبح وشام پلائیں۔ گندم سیاہ اس مقام پر عمدہ ہوتا ہے۔ ساتھ میں ٹھنڈک نہ ہو تو یہ نسخہ استعمال کریں۔ مازو، جھاؤ پھل، سماق، افیون، رب حصرم میں یکجا کر کے استعمال کریں۔ اس سے شکم بستہ ہوگا، شکم زیادہ نرم ہو تو گندم دانہ انار صبح کو پلائیں اور شام کو جوارش خوزی دیکر مریض کو سونے دیں۔ (یہودی)

غذا جو معدہ کے اندر ہضم ہوتی ہے جگر کی جانب کم سرایت کرے تو اس سے شکم نرمی کی جانب اور معدہ کی تمام غذائی رطوبت جگر کی جانب سرایت کر جائے تو شکم خشکی کی جانب مائل ہوتا ہے۔ کیلوس کا نفوذ حسب ذیل اسباب کے تحت نہیں ہوتا۔

۱۔ کیلوس کا کثرت سے ہونا۔

۲۔ جگر کا کمزور ہونا۔

۳۔ غذا کا کمزور ہونا۔

چنانچہ اسے جذب کرنے سے جگر عاجز رہتا ہے۔ اور کچھ غذا اکتفا کر لیتا ہے۔ یہ بات اس وقت ہوتی ہے جب مریض جگر کی ضرورت سے زیادہ غذا لے لیتا ہے۔ اس کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ غذا براز کے اندر بسرعت خارج ہو جاتی ہے۔ نیز شکم سے بسرعت خارج ہونے کی وجہ سے بہ کثرت صفراء کا آنتوں کی جانب انصباب بھی ہوتا ہے۔ آنتوں اور معدہ کی ماسکہ ودافع کا ضعف بھی باعث ہوتا ہے۔ سرد ہونے کی وجہ سے جگر جذب کم کرتا ہے۔ برودت اور رطوبت کے غلبہ کی وجہ سے ماسکہ کمزور ہو جایا کرتی ہے۔

جس شخص کو موسم سرما میں زلق الامعاء کی شکایت ہو قئے کرنا اس کے لئے خراب ہے۔ ماکول ومشروب تیزی سے خارج ہو جائے، یا اپنی حالت اور ہیئت کے ساتھ خارج ہو جائے تو اسی کیفیت کا نام زلق الامعاء ہے۔ یہ کیفیت معدہ اور آنتوں سب کے اوپر ردی مزاج کے فساد کا غلبہ ہو جانے سے ماسکہ کی کمزوری کے نتیجہ میں لاحق ہوتی ہے۔ قلاع جیسے زخموں کی وجہ سے بھی یہ کیفیت عارض ہوتی ہے۔ کبھی معدہ اور آنتوں کے اندر ترش بلغم جیسی چیزوں کے جمع ہو جانے اور ان کے اندر تیج کی کیفیت پیدا ہو جانے سے بھی یہ حالت ہوتی ہے۔ اس کا سبب ٹھنڈا لطیف کیموس ہوتا ہے۔ اس کیموس کو لطیف ہونے کی وجہ سے اوپر سے خارج کرنے کی ضرورت ہوتی ہے تو موسم سرما میں استفراغ یا قئے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔ بلغمی کیلوس کو کسی بھی وقت استفراغ بالقی کی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ قئے کے ذریعہ جس مادہ کو خارج کرنا ممکن ہوتا ہے وہ معدہ کے اندر ہوتا ہے۔ آنتوں

176

کے اندر نہیں۔ (جالینوس)

زلق الامعاء کے مریض کو مقام ماؤف کے بالمقابل یا پسلیوں کے اوپر سخت سفید چنے کے برابر پھنسیاں نمودار ہو جائیں تو پیشاب زیادہ ہونے لگے تو فوراً ہی مر جائے گا۔ دستوں کے مریض کے داہنے ہاتھ پر باقلا کی طرح نشان بن جائے اور اس کا رنگ تبدیل نہ ہو تو ساتویں دن مر جائے گا۔ جس وقت یہ کیفیت رونما ہوتی ہے۔ مریض سے اس وقت اس کی اشتہا کے بارے میں پوچھا جائے تو بتائے گا کہ شکم سیر ہوں۔

ذرب یہ ہے کہ نرم حالت میں براز برابر خارج ہوتا رہے۔ زلق الامعاء یہ ہے کہ کھانا جیسا کچھ کھایا گیا ہو نکل جائے۔ تبدیل نہ ہو، مزمن اور زیادہ ہونے والے اسہال کے وقت قئے کرنا طاقتور علاج ہے کیونکہ اس سے اخلاط اوپر کو مائل ہو جاتے ہیں۔

طبیعت میں نرمی اس لئے پیدا ہو جاتی ہے کہ غذا جگر تک نہیں پہونچتی یا جگر سے آنتوں کی جانب فضلات اترنے لگتے ہیں، دونوں حالتوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ پہلی صورت میں براز تھوڑا تھوڑا مسلسل، اور ریاح کے ساتھ خارج ہو گا۔ دوسری صورت میں کیفیت برعکس ہو گی۔ (جالینوس)

پیشاب زیادہ ہونے کی صورت میں براز کم خارج ہو گا کیونکہ رطوبت کا میلان اگر پیشاب کی جانب ہو گا تو براز کی مقدار کم ہو جائے گی اور وہ خشک ہو گا۔ ترش ڈکاریں زلق الامعاء کے اندر عرصہ کے بعد آنے لگیں اور قبل ازیں نہ آتی رہی ہوں تو عمدہ علامت ہو گی۔ اس بیماری کے اندر غذائی کیفیات میں ذرا بھی تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔ تقطیر البول جس طرح اس وقت لاحق ہوتی ہے جب پیشاب کے اجتماع سے مثانہ تکلیف ہونے لگتی ہے، مثانہ پیشاب کو ثقل کی وجہ سے یا سوزش کے باعث دفع کرنے لگتا ہے۔ اسی طرح کا سبب زیرِ بحث بیماری کے اندر بھی ہوتا ہے۔

معدہ اور آنتوں کے اندر سلاق ہو جانے سے بھی یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ غذا جب چھلی ہوئی جگہوں سے مس کرتی ہے تو یہ جگہیں تیزی سے اسے دفع کر دیتی ہیں۔ اس سبب سے پیدا شدہ حالت میں سوزش کا احساس ہوتا ہے۔ پہلی حالت میں کوئی تکلیف دہ احساس ہرگز نہیں ہوتا۔ تشنج سے پیدا شدہ دوسری قسم قابض ادویات کے ذریعہ علاج کرنے سے بسرعت صحت ہوتی ہے۔ اس خلط کا گذرنا ختم ہو جاتا ہے تو قابض ماکول و مشروب کے ذریعہ بیماری تیزی سے جاتی رہتی ہے، ورنہ مریض کو خونی دست آنے لگتے ہیں۔

ضعف ماسکہ سے پیدا شدہ حالت ردی مزاج کے سبب ہوا کرتی ہے۔ البتہ یہ مزاج کبھی ایسی خلط سے بنتا ہے جو معدہ اور آنتوں کے اندر موجود ہوتی ہے۔ سب سے تیز خلط بلغم ہو سکتا ہے۔ اس کے

177

سبب مریض کو ترش ڈکاریں آتی ہیں، ترش ڈکاریں کبھی اس بیماری کی ابتداء میں آتی ہیں جب وہ آنتوں اور معدہ کی مفرد برودت یا کسی خلط کی موجودگی میں لاحق ہو جاتی ہے۔عرصہ گذر جانے کے بعد ترش ڈکاریں آنا بند ہو جاتی ہیں ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ شروع میں غذا تھوڑا معدہ کے اندر رکتی ہے۔ عرصہ گذر جانے کے بعد جب غذا زیادہ ہو جاتی ہے تو نہیں رکتی ہے۔ پھر تھوڑی غذا بھی نہیں رکتی۔ معدہ کے اندر غذا ایک مدت تک رک جاتی ہے اور ہضم کا کام مکمل نہیں ہوتا تو ترش ڈکاریں پیدا ہوتی ہیں۔ مگر مکمل ہضم غذا تک غذا نہ رکے حتی کہ اس کے اندر کوئی تغیر واقع نہ ہو تو ایسی حالت میں ترش ڈکاریں پیدا نہیں ہوتیں۔ بعض اوقات پیدا ہوں تو ایسا غذا کی بدولت نہیں بلکہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ معدہ کے اندر کثرت سے ترش بلغم جمع ہو جاتا ہے۔اسی طرح زلق الامعاء کے اندر ابتداء میں ترش ڈکاروں کا آنا محمود علامت نہیں ہے۔ بلکہ ایک مدت گذر جانے کے بعد ترش ڈکاروں کا آنا محمود علامت ہوتا ہے کیونکہ بیماری کی ابتداء میں ترش ڈکاریں کثرت سے آتی ہیں۔اس سلسلہ میں یہ تنہا کافی نہیں ہوتیں، بلکہ کافی اس وقت ہوتی ہیں، جب نہ ہو آکر ہونے لگیں کیونکہ ڈکاروں کے درمیان اور معدہ کے اندر بلغم سے پیدا شدہ صورت حال اور زمانہ کے بعد پیدا شدہ ڈکاروں کے درمیان جبکہ وہ اس بات کی دلیل نہیں بنتیں کہ طبیعت سے مراجعت کرلی ہے اور غذا معدہ کے اندر اس حد تک رک رہی ہے کہ کسی طرح کا بھی ہضم ہو رہا ہے، فرق کیا جاتا ہے۔

کسی شخص کو مزمن دست آرہے ہوں اور قئے ہونے لگے تو دستوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ (جالینوس)

یہ طبیعت کی جانب سے برعکس عارضہ ہوتا ہے۔ جھاگ دار دستوں کا تعلق سر سے ہوتا ہے۔ یہ غیر محمود علامت ہے۔ یہ جھاگ دار دست ریاح کی بدولت ہوں گے یا حد سے زیادہ حرارت کی وجہ سے پیدا ہوں گے۔ خارجی طور پر جھاگ اسی طرح پیدا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

اسہال ضعف جاذبہ کبد کی وجہ سے آتے ہیں، کیونکہ کیلوس مناسب طور پر جذب نہ ہوگا تو براز مرطوب خارج ہوگا۔اس کے ساتھ معدہ بھی کمزور ہو تو رطوبت کے ساتھ غذاء غیر منہضم خارج ہوگی۔ (جالینوس)

اسہال خون کے ساتھ ہونگے یا بغیر خون کے۔ بغیر خون کے اسہال کی ایک قسم ذرب ہے۔ ذرب یہ ہے کہ اسہال کیلوسی ہو، ایک اور قسم زلق الامعاء کی ہے، اس میں غذا جوں کی توں خارج ہو جاتی ہے۔ایک اور قسم صفراوی کی ہے۔ خونی اسہال کی ایک قسم کبدی اور ایک قسم معوی اور ایک قسم معدی ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر قسم کو ہم ضبط تحریر میں لائیں۔ (مؤلف)

اسہال کا تعلق تین مقامات سے ہے۔

178

۱۔ آنتوں سے۔ ۲۔ معدہ سے۔ ۳۔ مقعد سے۔

اسہال حرارت کے ہمراہ ہو تو دھنیا خشک سرکہ کے اندر شب و روز بھگوئیں، زیرہ بھی بھگوئیں اس کے بعد دونوں کو رب حصرم یا آب حصرم یا آب انار ترش میں شب و روز بھگوئیں۔ پھر بلوط، قدرے بھونا ہوا ۱۰ا۔ سماق بغیر گٹھلی کے، قدرے بھنا ہوا، بھوننے میں احتیاط رکھیں، مبادا جل نہ جائے۔ اس طرح اثر کمزور ہو جائے گا۔ ستو نبق ۱۰، عنبیر ا۔۱۰، زعرور خشک ۱۰، دانہ منقی بھنا ہوا ۱۰، طباشیر ۱۰، گلسرخ ۱۰، تخم ترشہ ۱۰، تخم رجلہ ۱۰، تین دن نہار منہ رب سیب یا بہی اور ریباس کے ہمراہ بطور سفوف لیں۔ (ابن ماسویہ)

اسہال حرارت کی موجودگی میں ہو تو ان دواؤں کو تخم گلاب، تخم بقلہ ترش، طباشیر، سماق، حب حصرم پر نچوڑ دیں اور کسی پانی کے ہمراہ ساڑھے ۱۰ گرام استعمال کریں (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم یہ ہے کہ براز تھوڑا تھوڑا ٹوٹ کر خارج ہو۔ اسے طاقت اور ضبط کی ضرورت ہوتی ہے۔ تا کہ دفع ہو سکے۔ یہ حالت دافعہ کی کمزوری سے لاحق ہوتی ہے۔ علاج یہ ہے کہ قبل از طعام پھسلانے والی ادویات استعمال کی جائیں۔ نبیذ بطور مشروب لی جائے۔ قبل از طعام حمام کریں۔ دستوں کے لئے پریشان ہو تو جب تک زیادہ پریشانی نہ ہو میدان نہ جائیں تا کہ پاخانہ مجتمع ہو جائے اور ٹوٹنے نہ پائے یہی اس کا علاج ہے۔ (ابن ماسویہ)

افیون سے اخلاط اور خون اچھی طرح گاڑھے ہو جاتے ہیں لہٰذا اسہال روکنے کے لئے استعمال کریں۔ (مؤلف)

حند قوقی بستہ کرتی ہے۔ سرد معدہ میں مفید ہے۔ میعہ سے بستگی آتی ہے، مر اور مقل ازرق کا بھی یہی اثر ہے۔ (ابو جریج)

حد سے اسہال آنے میں مسح سیاہ کے ٹکڑے اچھی طرح بستہ کر دیتی ہے۔ (اطہور سفس)

قطا، فاختائیں، اور گوریاں سرکہ اور دھنیا کے ہمراہ بطور مسلم کھائی جائیں نیز تیتر کا گوشت بھون کر یا جوش دیکر استعمال کیا جائے تو معدہ کو مفید ہے۔ اس سے اچھی طرح بستگی آتی ہے۔ (ابن ماسویہ)

باز کا گوشت حب الآس کے ہمراہ اور بھنی ہوئی گوریاں دانہ انار میں لت کر کے استعمال کرنے سے بستگی آتی ہے۔ چکور بھی دانہ میں جوش دیکر یا آب دانہ انار کے ہمراہ بھون کر استعمال کرنے سے بستگی آتی ہے۔ الگ سے بھون کر استعمال کرنے کا اثر بھی یہی ہے۔ (اطہور سفس)

سک صمغ، طباشیر، کندر، قاقیا، ہم وزن، افیون آدھا جزو، ۷۔ ۷ گرام کی قرص رب بہی کے ہمراہ

179

بطور مشروب استعمال کریں۔ مریض کمزور ہو تو آب نان اور کسیلی شراب کے ہمراہ استعمال کریں۔
(اُھرن)

حب شکم:

مازو خام، افیون، مر، صبر، سرکہ کے ہمراہ شکم اور پشت طلاء کریں اور اس پر ایک روئی رکھ کر چھوڑدیں حتی کہ خود سے بھیگ جائے۔ (اُھرن)

یہ ایک مثال ہے یہی طریقہ دوسری ادویات کے باب میں بھی اختیار کریں۔ (مؤلف)

اسہال کے سلسلہ میں سب سے پہلے غذاؤں کا حال معلوم کریں کیونکہ اسہال کبھی غذاؤں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ غذا زیادہ ہو جاتی ہے، یا تیز ہوتی ہے، یا پھسلن پیدا کرنے والی ہوتی ہے یا دوائی اثر کی حامل ہوتی ہے جس سے آنتوں کے اندر سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ غذا خارج ہونے لگتی ہے۔ ان میں سے کوئی بات نہ ہو تو اس کے بعد جگر کو دیکھیں کیونکہ کیلوسی اسہال، جب کہ جگر غذا کو جذب نہیں کرتا بالعموم ہو جایا کرتا ہے۔ معدہ کی حالت پر غور کریں۔ کبھی یہ کمزور ہوتا ہے۔ چنانچہ غذا کو گرفت میں نہ لیکر ہضم نہیں کرپاتا اور اس کی وجہ سے دست آنے لگتے ہیں۔ یا کسی بیماری کے سبب معدہ کی جانب صفراوی یا لیسدار خلط آنے لگتی ہے، جس سے اسہال ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا دیکھیں کہ کس طرح چیز خارج ہو رہی ہے۔ پیاس، حرارت اور ڈکاروں کا حال بھی معلوم کریں۔ پھر اس کے مطابق طریقہ کار اختیار کریں۔ نکلنے والی چیز بلغم ہو اور ڈکاریں کھٹی آرہی ہوں تو قابض اور گرمی پیدا کرنے والی ادویات سے جوارشات اور قئے کے ذریعہ بلغم خارج کریں۔ گرم مصالحہ جات سے تیار شدہ گرم غذائیں اور گرم ضماد استعمال کریں۔ برعکس صورت میں برعکس طریقہ اختیار کریں۔ غذا اس طرح نکلے کہ کچھ ہضم نہ ہوئی ہو تو یہ کیفیت زلق الامعاء کی ہوتی ہے۔ کبھی اس طرح کی کیفیت اس وجہ سے ہوتی ہے کہ آنتوں کی جانب صفراء کا انصباب ہونے لگتا ہے چنانچہ فضلہ تیزی سے خارج ہونے لگتا ہے۔ فضلہ کے اندر صفراوی رنگ ہوتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ صفراء کا اخراج کیا جائے۔ شکم کی نرمی بالعموم شکم کے اندر موجود حرارت کی کمزوری سے ہوتی ہے۔ (مؤلف)

غذائیں جوں کی توں نکل آتی ہیں تو ایسا آنتوں کے اندر قلاع فم کے طرح پیدا ہو جانے والی کیفیت سے یا اس لئے ہوتا ہے کہ تیز قسم کے اخلاط اتر کر آنتوں میں سوزش پیدا کرتے اور انہیں حرکت دیدیتے ہیں، آنتوں کی برودت ورطوبت سے بھی یہ صورت حال رونما ہو جاتی ہے۔ بالعموم یہ حالت اسی کی وجہ سے ہوا کرتی ہے۔ قلاع امعاء کی وجہ سے پیدا ہونے والی صورت حال میں سوزش

180

کا احساس ہوتا ہے۔ آنتوں کی برودت اور رطوبت کی وجہ سے پیدا شدہ کیفیت میں سوزش کا احساس مطلق نہیں ہوتا۔ قلاع امعاء کی وجہ سے زلق الامعاء کا علاج اس طرح کیا جائے کہ پیدا شدہ پھنسیوں کو زائل کر دیا جائے، پھر قابض غذائیں دی جائیں۔ اس طرح صحت ہو جائے گی۔ یہ پھنسیاں رہ جائیں گی تو انجام کار ذوسنطاریا ہو گا۔ آنتوں کی برودت اور رطوبت والی کیفیت مزمن ہو جائے تو انجام استسقاء ہوتا ہے۔ پھنسیوں سے پیدا شدہ زلق الامعاء آب حصرم، ریباس، بہی، مر، قرص، طباشیر اور تخم ترشہ سے ایک زمانہ تک کریں۔ اس کے بعد آب ستو جو بھنا ہو و آب جاورس دیں۔ صحت پھر بھی نہ ہو تو گائے کا چھاچ، گل ارمنی، طباشیر، گلسرخ، طراثیت اور گلنار وغیرہ کے ہمراہ دیں۔ شکم اور پردۂ مراق پر گلنار، رامک، بہی وغیرہ جیسی قابض اور مبرد دواؤں کا ضماد رکھیں۔ کھانے میں مسور مقشر یا سماق وغیرہ اور تلا ہوا تیتر، تلی ہوئی بقلہ حماض اور سرکہ شراب خالص اور دھنیا خشک کے ہمراہ پکایا ہوا بچھڑے کا گوشت دیں، نیز شیر مقطر دیں۔

طریقہ حسب ذیل ہے:

دودھ کے اندر ہم وزن پانی ڈالیں اور اس حد تک جوش دیں کہ پانی جاتا رہے، اسے استعمال کریں۔ چاہیں تو پانی کی جگہ، آب سماق اور آب حصرم دودھ کے اندر ڈالیں۔ اور جوش لوہے کے ٹکڑوں کے ذریعہ دیں۔ بوقت خواب آب حصرم، بہی، اسپغول مقلو، تخم ترشہ، گل، صمغ اور طباشیر پلائیں۔ ایسے مریضوں کا علاج بالجملہ وہی ہوتا ہے جو آنتوں کے زخموں کا ہوتا ہے۔ بلغمی کیموس کی وجہ سے پیدا شدہ حالت کا علاج مولی کے ذریعہ قئے کرانا اور امیروسیا، شجرنایا، مثرودیطوس، شراب ریحانی قدیم، شراب افسنتین، خندیقون، میبہ ممسک اور جوارش خوزی جیسی ملطف ادویات استعمال کرنا ہے۔ معدہ کے اوپر سعد، مصطگی، اذخر، قصب الذریرہ، عود، سک، جوز بوا، قرنفل، افسنتین، کو آب نمام آس، مرزنجوش اور میوسن میں گوندھ کر ضماد کے طور پر رکھیں۔ غذا میں گوریاں اور چھوٹے پرندے بطور مسلم دیں۔

مقوی جید ضماد:

معدہ کی قوت ماسکہ کو طاقت بخشتی ہے۔ افسنتین رومی ۳۴ گرام، کسیلی شراب کے اندر ایک شب بھگوئیں پھر صبح کو اس میں شاخ آس کا پانی اور رامک شامل کر کے اس میں کتانی دھجیاں تر کریں اور خوشبودار عود کے ذریعہ اسے بخور دیکر معدہ پر ضماد کریں۔

اس ضماد سے پہلے حسب ذیل طلاء استعمال کیا جا سکتا ہے۔ یہ ذرب کے لئے عمدہ ہے۔

181

نسخہ:

مر ۴، کندر ۴، مصطگی ۴، قاقیا ۴، سماق ۴، لاذن ۴، صبر ۴، افیون ۴، پوست بیخ بیروج ۴، تخم اجوائن خراسانی ۴، گلسرخ سائیدہ ۸، پوست انار ۸، سماق ۸، سک ۸، گلنار ۸، طراشیث ۸، مازو خام ۸، مایشا ۸، رسوت ۸۔ بخار ہو تو سرکہ و آب شاخ آس کے ہمراہ ورنہ شراب قدیم قابض یا میوسن کے ہمراہ گوندہ کر مراق اور پوری پشت پر طلاء کریں۔ مرض کے مطابق قابض غذائیں مثلاً نان ہمراہ آب انار بلا سکر اور غبیرا، ونبق وغیرہ کے ستو اور سماقی اور زمانی غذائیں دیں۔ ذرب کو روکنے کے علاج قئے کرنا ایک عظیم علاج ہے۔ ذرب خود پیدا ہوا ہو یا طبیب نے پیدا کیا ہو۔

اسہال کی ایک قسم کا تعلق سر سے ہوتا ہے۔ سر سے بکثرت سوزش پیدا کرنے والے فضلات شکم کی جانب آکر اسے متواتر تر رکھتے ہیں، علاج یہ ہے کہ سر کو خشک کیا جائے اور اس بات کا اہتمام کیا جائے کہ شکم کی جانب کوئی چیز نہ آئے جیسا کہ سل سے بچنے کی حالت میں کیا جاتا ہے۔ سر کو تقویت دی جائے اسے گرم رکھا جائے اور مادہ کو نتھنوں کی جانب جذب کیا جائے۔

ایک اور اسہال صفراوی قسم کا ہوتا ہے۔ یہ تھوڑا تھوڑا ہوتا ہے۔ اس سے جسم لاغر ہوتا جاتا ہے۔ ذرب کے دیگر اعراض پائے جاتے ہیں، ایک تیسری قسم فساد غذا سے لاحق ہوتی ہے۔ چنانچہ رگوں کے اندر کی فاسد غذا شکم کی جانب آتی ہے۔ اس طرح کے اسہال کو روکنا لازم نہیں ہوتا کیونکہ اس طرح آپ فاسد اخلاط کو روک دیں گے۔ ایسے فساد اور مزاج کی اصلاح ضروری ہوتی ہے۔

(ابن سرابیون)

یہ دیکھیں کہ کون سی خلط خارج ہو رہی ہے۔ اس سے جسم کا تنقیہ کریں۔ اس کے بعد باقیماندہ کا مزاج تبدیل کریں۔ (مؤلف)

ایک اسہال متعین دواؤں کے ساتھ آتا ہے۔ اس میں دو یا تین دن مروڑ رہ کر پھر حبس ہو جاتا ہے۔ اور حالت صحت کی جانب کم و بیش بیس دنوں کے اندر واپس آجاتی ہے۔ اس کے بعد پھر اسہال ہونے لگتا ہے۔ یہ کیفیت ہضم ثالث کے فساد اور جسم سے غذا کے نہ چپکنے کی وجہ سے ہوتی ہے۔

(ابن سرابیون)

اس کا علاج بھی یہ ہے کہ نکلنے والی چیز کا رنگ اور اس کا مزاج دیکھیں، اور پھر استفراغ، تبدیل مزاج، ریاضت، غذاؤں اور تدبیر کے ذریعہ تدارک کریں۔ (مؤلف)

ایک اسہال ایسا بھی ہوتا ہے جس میں شکم سے مقدار میں اتنی ہی غذا خارج ہوتی ہے جتنی کھائی گئی

182

ہوتی ہے یا اس کے قریب ترالبتہ یہ ہضم شدہ ہوتی ہے۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب معدہ اپنی طبعی حالت پر ہوتا ہے مگر جن نالیوں کے ذریعہ غذا جگر کی جانب پہونچتی ہے وہ مسدود ہوتی ہیں۔ جسم لاغر ہونے لگتا ہے۔ علاج یہ ہے کہ غذاؤں اور دواؤں کے ذریعہ ان نالیوں کو کھول دیا جائے۔ (ابن سرابیون)

یہ اسہال کیلوسی ہے۔ (مؤلف)

اسہال کی ایک قسم اور ہے۔ جس میں مریض کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اس کی آنتیں اور معدہ سرد ہو چکے ہوں۔ شکم پھول جاتا ہے۔ اس سے صفراء مخاطی بلغم کے ہمراہ خارج ہوتا ہے۔ سبب یہ ہے کہ آنتوں کے اندر بلغم پیدا ہو جاتا ہے۔ آنتوں کے مزاج کو اس قدر تبدیل کر دیا جائے کہ طبعی حالت پر آجائے۔ (ابن سرابیون)

سفوف کا نسخہ:

زیرہ خیسانده در سرکہ، کرویا خیسانده در سرکہ، گلنار، حب آلاس، قرظ، طراشیث، مقل مکی، خرنوب اشوک، دھنیا بھونا ہوا خشک ہم وزن، مقدار خوراک ساڑھے ۷ گرام ہمراہ تخم اجوائن خراسانی ساڑھے ۱۰ گرام۔ (خوز)

تریاق بقدر ڈیڑھ گرام، آب آس تر ۷ گرام میں ملا کر جس پر ۲ گرام زیت الانفاق کے قطرے چھوڑے گئے ہوں بطور مشروب استعمال کریں۔ اس سے چند دنوں کے اندر دستوں کا آنا بند ہو جائے گا۔ (محمد بن خالد)

بچے کے اسہال آنے میں:

انفحہ خرگوش ۵۰ء۷ ملی گرام ہمراہ آب سرد پلائیں۔ بالخصوص جبکہ دست کسی قدر زیادہ آرہے ہوں۔ یا ستوینبوت، نانخواہ، دانہ انار اور مصطگی دیں۔ (ایک ہندوستانی کتاب)

دست کافی عرصہ سے آرہے ہوں یا زیادہ شدت سے آرہے ہوں تو مازو، سبزی انار صغار، گلنار سماق، خرنوب اشوک، کندر، مر، صمغ، زعفران ایک ایک جزء، مرچ کے برابر گولیاں بنا کر صبح و شام استعمال کریں۔ یہ اور اسی طرح کی قابض اور طاقتور ادویات استعمال کریں۔ (کتاب الفائق)

جس شخص کو بھی صفراوی دست آتے ہیں، آنے سے پہلے اسے آنتوں کے اندر سوزش کا احساس ہوا کرتا ہے۔ (جالینوس)

183

پانچواں باب

جسم کا مٹاپا، دبلا پن اور ہر عضو پر اس کے اثرات۔ ناقص اعضاء کی ممکنہ تدبیر مثلاً ہونٹ، ناک کا کنارہ، قلفہ (سپاری کے اوپر کی کھال)، زائد، جڑی ہوئی اور ناقص انگلیوں کی ممکنہ تدابیر، ہر عمر کے اندر پسندیدہ و ناپسندیدہ ظاہری صورتیں اور لطافت پیدا کرنے والی تدابیر

مزاج گرم و خشک ہوتا ہے، جسم کے اندر مسلسل سختی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ تیز ریاضت، لطیف، ملطف تدبیر و ادویات، غم و آلام اور بیداری، یہ ہیں وہ اسباب جن سے جسم خشک ہو جاتا ہے۔ نہایت تیز، زیادہ دوڑ لگانے سے گوشت کم ہوتا ہے۔

گوشت کم کرنا چاہیں تو وہ ملطف ادویات استعمال کریں جنہیں کچھ لوگ وجع المفاصل میں استعمال کرتے ہیں۔

یہ ادویات حسب ذیل ہیں:

تخم سداب، زراوند مدحرج، قنطوریون، جنطیان، جعدہ، بطر اسالیون، اسی کے ساتھ طاقتور مدر بول ادویات دیں۔ ان تمام دواؤں سے اخلاط کو رقیق کرنے اور جسم کو لطیف بنانے کا کام پورا ہو جائے گا کیونکہ ان سے جسم کا استفراغ پوشیدہ طور پر تحلیل ادرار بول اور افاعی سے تیار شدہ نمک

184

کے ذریعہ ہو جاتا ہے۔

کچھ لوگوں کے جسم نہایت موٹے ہو چکے تھے۔ ان کا علاج میں نے اس معجون سے جو وجع المفاصل میں دی جاتی ہے نیز ملح الافاعی، دیگر تدابیر اور شدید دوڑ لگوا کر کیا ہے۔ دوڑ لگوانے سے پہلے کھر دری دھجیوں کے ذریعہ دلک کر گئی پھر ایسے روغن کے ذریعہ مالش کی گئی جس میں محلل ادویات تھیں۔ دلک اس حد تک کی گئی کہ جسم سرخ ہو گیا۔ کھر دری دھجیوں کے ذریعہ دلک کرنے سے جسم تحلیل ہوتا ہے مگر کوئی آفت نہیں پہونچتی۔

دوڑ لگوانے کے بعد میں ایسے روغن کے ذریعہ تمریخ دوبارہ کرتا تھا جس میں بیخ قثاء الحمار، بیخ خطمی، جنطیان، زراوند، نبات جاوشیر اور قنطوریون سب کی سب یا کچھ ڈال کر جوش دیا گیا ہو۔ موسم سرما میں مناسب یہ ہے کہ مذکورہ تمریخ کی دوائیں حمام کے بعد استعمال کی جائیں۔ حمام کرتے وقت غذا لینا واجب نہیں ہے۔ حمام کے بعد چھوڑ دیا جائے حتی کہ چاہے تو نیند پوری کر لے۔ قبل از طعام دوبارہ حمام کرائیں۔ حمام کا پانی محلل ہو، ہو سکے تو گرم چشمہ میں حمام کرائیں ورنہ گرم چشمہ جیسی کیفیت اس طرح پیدا کریں کہ پانی کے اندر بورہ یا نمک ڈال کر آفتاب میں زیادہ دنوں تک جلنے دیں، جس مریض کا گوشت زیادہ ہو اس کے لئے اس طرح کے پانی میں دن بھر تیرتے رہنا مفید ہے۔ (جالینوس)

ایک بڑا سا گڈھا کھودیں۔ اس میں پانی اور نمک تلخ کا زفت ڈالیں اور آفتاب سے جلنے کی حد تک چھوڑیں۔ مذکورہ مقصد حاصل ہو جائے گا۔ (مؤلف)

پیشتر اکثر حمام کر لینا ضروری ہے۔ بخار کا ہونا عمدہ ہوتا ہے۔ بخار آجائے تو اسے تسکین دیں، پھر علاج کی طرف آجائیں۔ غلیظ شیریں شراب پینے نہ دیں۔ مائی رقیق شراب دیں۔ (جالینوس)

یہاں جس گوشت کو کم کرنا مقصود ہے وہ وہی ہوتا ہے جس سے آدمی بمشقت چل پھر سکتا ہو اور استنجاء کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو۔

دبلے کو فربہ کرنا:

شراب غلیظ پلائیں۔ غذائیں ایسی دیں جس سے غلیظ خون پیدا ہو، آہستگی سے ریاضت کرائیں۔ اعتدال کے ساتھ مالش کریں اور مذکورہ بالا تدبیر کے برعکس طریقہ اختیار کریں۔ ہر تیسرے یا چوتھے دن زفت کا طلاء کریں۔ جن کے اندر گوشت پیدا کرنا چاہتے ہوں ان کے لئے یہ مفید ہے۔

عضو واحد کو فربہ کرنا:

عضو واحد میں لاغری آگئی ہو تو اس عضو پر زفت کا طلاء کریں۔ گوشت زیادہ لانے کا مقصود

185

حاصل ہو جائے گا کیونکہ اس تدبیر سے عضو کے اندر زیادہ خون آجائے گا۔ لہٰذا اسے زیادہ تر استعمال کرنا چاہئے۔ بیمار جسموں میں اس کا استعمال مسلسل نہ کریں۔ تندرستوں میں بھی زیادہ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔ بس موسم سرما میں دوبار اور موسم گرما میں ایک بار۔ (جالینوس)

مراد یہ ہے کہ جس دن استعمال کیا جائے اس دن (دو اور ایک بار) (مؤلف)

چوپایوں اور غلاموں کے تاجر کسی عضو کو فربہ کرنا چاہتے ہیں تو چوٹ پہونچا کر اس عضو کے اندر سوزش پیدا کر دیتے ہیں، چوٹ ایک ایسی چھڑی سے پہونچاتے ہیں جو سیدھی چکنی اور مرغن ہوتی ہے، پھر مذکورہ دوا کا طلاء کر دیتے ہیں۔

چھڑی کو تھوڑے روغن سے مرغن کریں، یہ چکنی اور مضبوط ہونی چاہئے۔ اس سے اس حد تک چوٹ پہونچائی جائے کہ جگہ سرخ ہو کر اعتدال کے ساتھ پھول جائے اعتدال سے تجاوز نہ کرے۔ اس کے بعد اس پر زفت رکھیں۔

جس عضو کا گوشت زیادہ کرنا چاہتے ہوں اس کی مالش کریں، اس پر گرم پانی انڈیلیں، پھولتا ہوا دیکھیں تو رک جائیں، تحلیل نہ کریں۔ ورنہ فائدہ کے بجائے نقصان ہوگا۔ چوپایوں اور غلاموں کے ایک تاجر کے یہاں ایک ایسا غلام آیا جس کے کولھے کے دونوں کنارے ناقص تھے۔ مگر اس نے مذکورہ طریقہ اختیار کر کے تھوڑے ہی دنوں میں انہیں پر کرلیا۔ وہ ایک دن اس کے کولہے کے گوشت پر اعتدال کے ساتھ چوٹ پہونچا کر سوزش پیدا کرتا اور ایک دن چھوڑ دیتا، زفت کا طلاء بھی معتدل مقدار میں استعمال کرتا تھا۔

جسم کا دبلا پن:

جس شخص کا جسم دبلا، نحیف اور سخت ہو گیا ہو اسے بعد از طعام حمام کرنا مفید ہوتا ہے۔ جس طرح جسم کے اندر زیادہ حرارت کی موجودگی میں ملطف چیزیں استعمال کرنے سے بخار آئے بغیر نہیں رہتا اسی طرح بعد از طعام حمام کرنے سے جگر کے اندر سدہ پیدا ہو کر رہتا ہے۔ بالخصوص جبکہ غذا گاڑھی ہوتی ہے۔ گردوں کے اندر پتھری بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ تمام انسانوں کے گردے تنگ ہوتے ہیں نہ ہی ان کے جگر کی نالیاں تنگ ہوتی ہیں لہٰذا اس طرح کی کیفیت تمام ہی انسانوں میں پیدا نہیں ہوتی۔ کوئی علامت بھی ایسی نہیں ہے جس کے ذریعہ ہم ان لوگوں کے درمیان تمیز کر سکیں۔ البتہ آدمی سے یہ پوچھا جا سکتا ہے کہ داہنی جانب یا زیریں پشت کیا اسے ثقل محسوس ہو رہا ہے۔ اگر اس کا ذکر وہ کسی بھی وقت کرے تو اسے فوراً پہلی غذا کے اندر سرکہ و شہد کے ہمراہ کبر دیں

186

اور اس وقت تک دیتے رہیں جب تک ثقل کی شکایت دور نہ ہو۔

اعضاء جو بمشقت غذا حاصل کرتے ہیں:

جو اعضاء بمشقت غذا حاصل کرتے ہیں اور سخت ٹھنڈے ہو گئے ہوں ان کے علاج میں، میرا طریقہ تلیین کا ہوتا ہے، چنانچہ ایک بار شہد اور ایک بار قیروطی کے ذریعہ طلاء کرتا ہوں۔ اعضاء پر انہیں رکھتے ہی بکثرت خون ان کی جانب کھنچ آتا ہے۔ کھال اگر طبعی مقدار سے کم ہوتی ہے تو اسے زیادہ کرنے کے لئے میں صرف دلک پر اکتفا کرتا ہوں۔

قلفہ ناقصہ:

سیسہ کا ایک ڈھانچہ لیکر عضو تناسل کے اوپر کو چڑھائیں اور قلفہ کو اس پر پھیلا کر ایک نرم رسی سے باندھ دیں۔ جس سے وہ لمبا ہو کر بر قرار رہے قلفہ چپکا ہو تو اسے پہلے ادھیڑ دیں پھر سیسہ کا قالب اس میں داخل کریں۔

ناقص ہونٹ اور ناک:

ہونٹ اور ناک ناقص اس لئے ہوتے ہیں کہ یہاں ایک سخت غلیظ گوشت کھال کو اٹھائے ہوئے ہوتا ہے چنانچہ عضو ناقص نظر آتا ہے۔ یہ صورت ہونٹ، کان اور ناک کے اندر ہوتی ہے۔ درمیانی حصہ کا پوست اتار دیں۔ دو طرف سے جلد کو چھیلیں اور پھر درمیان سے گوشت کو کاٹ کر پھینک دیں، اس کے بعد کھال کو اسی طرح سی دیں کہ کوئی حصہ سکڑنے نہ پائے۔ اس طرح عضو اپنی اصل طولانی پر آجائے گا کیونکہ جو شئے سکوڑے ہوئی تھی وہ جاتی رہے گی۔ (جالینوس)

ساہون کا طریقہ اس کے برعکس ہے اور یہ غلط ہے۔ یہ حضرات جلد اور گوشت کا ایک ٹکڑا ساتھ ہی کاٹتے ہیں پھر جلد کے دونوں کناروں کو جوڑ کر سی دیتے ہیں، اس طرح ہونٹ پہلے کے زیادہ چھوٹا ہو جاتا ہے۔ اوپر بیان کردہ طریقہ کے مطابق جلد پھاڑ کر ہونٹ سے الگ کرتے ہیں، اور پھر سخت گوشت کو جو جلد کو چھیلنے کے بعد نظر آتا ہے کاٹ دیتے ہیں، یہ وہی گوشت ہوتا ہے جس پر جلد پھیل کر عضو کو ناقص کر دیتی ہے۔ کاٹ دینے کے بعد جلد کے دونوں کناروں کو سی دیتے ہیں صحت ہونے کے بعد یہ عضو لمبا اور پتلا ہو جاتا ہے کیونکہ اس کے اندر تر گوشت پیدا ہو جاتا ہے اس میں کوئی صلابت اور موٹاپن نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

صبح کو اور نیند سے بیدار ہونے کے بعد دلک کرنے سے اعضاء کی قوت جاذبہ بیدار ہوتی ہے۔ غذا

187

اعضاء کی جانب کھینچتی ہے جس سے یہ سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔ اکثر لاغر حضرات اس عمل سے شاداب ہو چکے ہیں۔ لہٰذا روغن کے ذریعہ مالش کریں۔ اعضاء ناقصہ کے باب میں باب الریاضہ اور اس مقالہ کے آخری حصہ کا مطالعہ کریں۔ (جالینوس)

بعض لوگوں کے اندر جسم کی لاغری مزاج کی خرابی سے پیدا ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں قوتِ غاذیہ یا قوتِ مغذیہ یا دونوں ہی کے ضعف کے باعث یبوست کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ ایسے تمام حضرات کو زفت کے لطوخ سے فائدہ ہوتا ہے کیونکہ غذائیت کے باب میں اس سے غذا کے پہونچنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طلاء کے استعمال سے اکثر حضرات موٹے ہو چکے ہیں، بالخصوص جبکہ غذا پہونچانے والی قوت ضعیف اور قوت مغذیہ غیر ضعیف اور جودت غذائی کی راہ میں رکاوٹ موافق مادہ کی قلت ہو جاتی ہے۔ ایسا اس غذا کی قلت کے باعث ہوتا ہے جو وریدوں میں آتی ہے چونکہ اس لطوخ زفتی سے کچھ لوگ بہت سارے اسباب کی وجہ سے بھاگتے ہیں۔ مثلاً ایک یہ کہ دشواری محسوس کرتے ہیں، اس لئے دیگر بہت ساری تدبیروں سے انہیں یہ سمجھانے کی کوشش کریں کہ نفع اور قوت میں دیگر ادویات لطوخ زفتی کا مقابلہ نہیں کر سکتیں مریضوں کے جسموں کو رومال سے متوازن طور پر، نہ سختی سے نہ زیادہ نرمی سے دلک کریں، حتی کہ جلد سرخ ہو جائے، پھر دلک والی جگہ کو باندھ دیں۔ اعتدال کے ساتھ ریاضت کرنے کا حکم دیں مریض اعتدال کے ساتھ حمام کرے، حمام میں دیر تک نہ رکے۔ جسم کو رومال سے پونچھ لے جیسا کہ دلک خشک میں کیا جاتا ہے، پھر جسم پر تھوڑے روغن سے مالش کریں اور غذا دیں۔ ان سب تدبیروں کا مقصود یہ ہے کہ گوشت کی جانب عمدہ خون کھنچ کر آئے، گرمی پہونچا کر طاقت کو بڑھائیں تحلیل نہ کریں کہ تحلیل سے جسم لاغر ہو جائے گا۔ اعضاء کے اندر تحلیل کا عمل ہو رہا ہو تو اسے روغن کے ذریعہ دلک اور تمریخ سے روک دیں کیونکہ روغن کے ذریعہ مالش سے گو عمر موافق ہو مگر مسامات بند ہو جاتے ہیں۔ جس جسم کی یہ حالت ہوتی ہے اسے ٹھنڈے پانی سے بیحد فائدہ ہوتا ہے۔

جن جسموں کے اوپر موٹاپا کثرت سے آجاتا ہے ان کے لئے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ غذا کم اور لطیف کر دیں، جسمانی تحلیل میں اضافہ کریں قوت دافعہ کو طاقت پہونچائیں وہ اس طرح کہ کثرت سے اسہال شکم کی تدبیر کریں۔ حتی کہ آلات غذا اس بات کے عادی ہو جائیں کہ جو چیزیں ان کے اندر محتبس ہوں وہ بسرعت سے نیچے کی جانب خارج ہو جایا کریں۔

تیز ریاضت مثلاً دوڑ لگانے، بہ کثرت دلک اور اس کے بعد روغن محلل کے ذریعہ تمریخ سے جسم کی تحلیل زیادہ ہوتی ہے۔ دلک نرم اور مرخی ہونا چاہئے۔ ایک شخص کو تھوڑے ہی عرصہ میں ہم

188

نے تیز دوڑ لگوا کر دبلا کر دیا ہے۔ اس کے جسم کو ہم نہایت کھردرے رومال سے پونچھتے تھے، اس کے بعد کثرت سے روغن محلل کے ذریعہ مالش کرتے تھے، یہ روغنیات تکان دور کرنے والے ہوتے تھے۔ دلک کے بعد اسے حمام کرانے اور حمام کے بعد کچھ بھی غذا نہ دیتے تھے، چاہتے تو اسے سونے کا حکم اور تھوڑا کام کرنے دیتے تھے، اس کے بعد دوبارہ حمام کراتے، پھر قلیل الغذا اور کثیر الکمیت کھانا دیتے تاکہ کمیت سے اسے سیری ہو مگر غذا جسم کے اندر کم پہونچے۔ (جالینوس)

بعض اعضاء جو لاغر ہو جاتے ہیں ان کی یہ کیفیت طویل المدت سکون کا یا ان کی شکستگی کے وقت جو بندھن باندھا جاتا ہے اس کا نتیجہ ہوتی ہے۔ سکون کی وجہ سے پر سکون رہنے والے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں اور بندھن کی وجہ سے خون نچڑ کر عضو سے باہر چلا جاتا ہے، لہٰذا علاج بالضد کرنا لازم ہے۔ اس طرح عضو کی طاقت مضبوط ہوگی اور اس کی جانب خون زیادہ کھنچ کر آئے گا۔ عضو کے اندر طاقت مالش سے پیدا ہوگی، جو کمیت اور کیفیت میں اعتدال کے ساتھ کی جائے اور عضو کو موافق حرکت دی جائے۔ عضو کی جانب خون کا انجذاب، بقراط کے بیان کردہ بندھن کے ذریعہ ہو سکے گا۔ اس پر گرم پانی انڈیلا جائے جو معتدل مقدار میں ہو، اسے حرکت دی جائے اور اس کی مالش کی جائے۔ مالش اور حرکت سے ایک طرف عضو کو طاقت حاصل ہوگی دوسری طرف خون جذب ہوگا۔ دونوں باتیں کم نہ ہوں کہ مؤثر نہ ہوں اور زیادہ نہ ہوں کہ تحلیل ہونے لگے، بلکہ اعتدال کے ساتھ ہوں، رنگ جب تک سرخ نہ ہو جائے عضو پھول نہ جائے، سرخی حد سے زیادہ نہ بڑھ جائے تب تک پانی انڈیلتے رہیں۔ کمزور اور لاغر اعضاء سرخ دیر میں ہوتے ہیں۔ مذکورہ ساری تدبیر کا مقصود یہ ہے کہ عضو کا رنگ سرخ ہو جائے۔ اور وہ اچھی طرح سوج جائے۔ لہٰذا پانی اسی حد تک انڈیلا جائے۔ زیادہ انڈیلیں گے تو سوجن کم ہو جائے گی اور سرخی جاتی رہے گی۔

کمزور و لاغر عضو کے علاج کی بسرعت و تاخیر کامیابی کی علامت کا دارومدار عضو کی سرخی اور سوجنے پر ہے۔ برعکس حالت برعکس انجام پیش کرے گی۔ باقی جس مقام پر مذکورہ طریقہ اختیار کرنا مشکل ہو وہاں بعض سیال اور مسخن ادویات کے ذریعہ دلک کرنے کی ضرورت ہوگی۔ بالخصوص ایسی دوا کے ذریعہ جس میں تھوڑی تفسیا شامل ہو۔ دواء زفت کا طلاء کریں جو اروفلاس کے نام سے موسوم ہے۔ (بقراط)

مذکورہ بیماری کے اندر مستعمل ہونے والی اس دوا کے اجزاء اور اس کی سادہ بناوٹ حسب ذیل ہے۔ یہ کتاب اریباسیس سے ماخوذ ہے۔

زفت اور زیت کو عقد کر کے لطوخ بنالیں اور گرم گرم مقام ماؤف پر رکھیں۔ ٹھنڈا ہونے پر اسے

189

دور کر دیں۔ استعمال کے باب میں اچھی نگاہ دوڑالیں اور پھر استعمال کریں۔ (مؤلف)

دواء زفت کا استعمال مذکورہ اعراض کے تحت کریں۔ اگر دیکھیں کہ استعمال کے ابتداء ہی میں عضو کے اندر عمدہ سرخی اور سوجن آگئی ہے تو اسے فوراً روک دیں۔ ایسا نہ ہو تو دوسری، اور تیسری بار طلاء استعمال کریں۔ بعض حضرات میں اس کا طلاء روزانہ کیا جاتا ہے۔ بعض حضرات میں ایک دن کا ناغہ دیکر اور بعض حضرات میں دو دن کا ناغہ دیکر استعمال کرتے ہیں الغرض مقام ماؤف کی جیسی ضرورت ہو اس کے مطابق استعمال کریں۔ (بقراط)

یہ علاج اس لاغری کا ہے جو اعضاء میں پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ میرے نزدیک باندھنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔ الا شاذ ونادر، کسی وقت ضرورت بھی ہو تو بقراط کے بیان کے مطابق باندھیں۔ جسے "مخالف بندھن" کہا جاتا ہے۔ مخالف اس لئے کہ شکستگی کے بندھن کے مخالف ہوتا ہے کیونکہ شکستگی، ٹوٹ پھوٹ اور کچلنے پر سب سے پہلے دھجیاں مقام مرض پر نہیں بلکہ تندرست جگہ پر رکھی جاتی ہیں، اور باندھ دی جاتی ہیں، مقام ماؤف تک پہونچتے پہونچتے اسے ڈھیلا کر دیا جاتا ہے، مقام مرض پر آجاتی ہے تو اسے بیحد ڈھیلا کر دیتے ہیں، حتی کہ اس پر کوئی دباؤ نہیں پڑتا، صورت حال موسم سرما میں پیش آئے تو اس موسم میں ہم مقام ماؤف پر پٹی باندھ دیتے ہیں، تاکہ گرم رہے، موسم گرما میں ہم پٹی نہیں باندھتے بلکہ بندھن کے ذریعہ اوپر سے بکثرت خون کھینچ کر یہاں لاتے ہیں اور نیچے سے تھوڑا اس حد تک باندھتے ہیں کہ اوپر سے آیا ہوا خون منتشر نہ ہونے پائے۔ مقام مرض پر ہم کوئی چیز نہیں لپیٹتے اس اندیشہ سے کہ کہیں یہ گرم ہو کر حاصل شدہ خون کو تحلیل نہ کرنے لگے۔ ہاتھ یا پیر لاغر یا کمزور ہو جاتے ہیں تو اس صورت میں سامنے کی جانب باندھ دیتے ہیں۔ بندھن نیچے سے اوپر کی جانب دیتے ہیں، پیروں میں جنگاسہ تک اور ہاتھوں میں بغل اور شانہ تک جاتے ہیں کیونکہ پیر کی جانب سے آنے والی بڑی رگ کی شاخیں جسم کے نچلے حصوں میں عظم العجز کے پاس ایک ہی حالت میں تقسیم ہو کر ایک ایک قسم تغذیہ کے لئے دونوں پیروں میں چلی جاتی ہیں۔ جسم کے بالائی حصوں میں ہنسلی کی ہڈی کے پاس یہ تقسیم ہو کر ایک ہی انداز میں تغذیہ کے لئے دونوں ہاتھوں میں چلی جاتی ہیں۔ روک دینے کی صورت میں ایک ہاتھ اور پیر کی جانب دوڑنے والا خون محصور ہو کر دوسری جانب کی شاخوں میں چلا جائے گا اس لئے ضروری ہے کہ جو بندھن تندرست حصوں پر باندھا جائے وہ سخت نہ ہو بلکہ اس قدر ہو کہ تکلیف دہ نہ ہو۔ بیمار حصوں کا جہاں تک تعلق ہے ہوا سرد ہو تو کچھ ایسی چیز دی جائے جس سے گرمی پیدا ہو، سرد نہ ہو تو عضو کے لئے سب سے مفید یہ ہے کہ وہ کھلا ہوا ہو اور اس پر مسلسل مالش کی جائے۔ مالش پہلے رومالوں کے ذریعہ

190

پھر کثیر الحرارت ادویات کے ذریعہ کی جائے۔ بشرطیکہ عضو گرمی کو مشکل سے قبول کرنے والا ہو۔ جلد قبول کر لینے والا ہو تو زیت کے ذریعہ مالش کرنا کافی ہے جس میں بیحد گرم موم شامل کر لیا گیا ہو، جو اسے تھوڑا گاڑھا کر دے اور تیزی سے بہہ نہ سکے۔ ایسی صورت میں زیت جہاں دیر تک باقی رہے گی کم تحلیل کرے گی، تیزی سے بہے گی نہیں۔

مریض سے پوچھ لیں کہ عضو کے اندر حرارت اب بھی موجود ہے، یا ساکن ہو چکی ہے، ساکن ہو چکی ہو تو ایسے وقت میں علاج کے اعادہ کی ضرورت ہوگی یہ علاج کی چار قسمیں ہوئیں۔

۱۔ رومالوں کے ذریعہ دلک کرنا۔

۲۔ گرم پانی انڈیلنا۔

۳۔ گرم ادویات اور زیت کے ذریعہ دلک کرنا۔

۴۔ طلاء زفتی۔

زیر علاج عضو نہایت سخت سرد ہو چکا ہو تو دواء زفت غیر بسیط استعمال کریں یعنی جس میں زفت وزیت کے ہمراہ قفر یہودی، تھوڑی گندھک اور عاقر قرحا شامل کر لی گئی ہو۔ اس علاج پر مجھے کامل اعتماد ہے کیونکہ اس علاج کے ذریعہ میں نے بہ کثرت ایسے لوگوں کو صحتیاب کیا ہے جن کے اعضاء دبلے ہو چکے تھے۔ واضح رہے کہ اس حالت کے اندر عضو کے لئے خون کی اتنی مقدار کافی نہیں ہوتی جتنی حالت صحت میں ہوتی ہے کیونکہ اسے غذائیت کی زیادہ تر ضرورت ہوتی ہے۔ نیز یہاں سے حرارت کی تحلیل بھی زیادہ ہو جاتی ہے۔ مذکورہ علاج سے صحت کے مقابلہ میں خون یہاں زیادہ آنے لگتا ہے۔ یعنی اس علاج سے جو بندھن کے ساتھ کیا جاتا ہے۔

کسی بیماری میں حمام کرانا بقراط کے زمانہ تک محبوب رہا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گرم پانی کے نطول کا اس نے حکم نہیں دیا ہے۔ مگر میں گرم پانی استعمال کرتا ہوں۔ وہ اس طرح کہ آبزن کے اندر عضو کو رکھتا ہوں۔ اس طریقہ علاج سے اکثر حضرات کے اعضاء کا علاج کیا ہے جو کمزور ہو کر پتلے ہو چکے تھے۔ بندھن لگایا ہے اور دیر تک اس عضو کو ساکن کر دیا ہے پھر دوبارہ غذائیت اور بڑھنے کے لئے اس کی تدبیری ہے۔ رباط کسر (شکستگی کا بندھن) ہڈیوں کو نچوڑتا اور عضو سے اسے دفع کرتا ہے۔ چنانچہ عضو کمزور ہو جاتا ہے۔ رباط مخالف جسے مسمن کہیں یہ تندرست مقام سے اوپر وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں سختی ہوتی ہے پہلے اسے سخت کیا جاتا ہے پھر نرم حتی کہ پتلے مقام تک پہونچتا ہے۔

گندھک اور قفر (رال) کے چشمے عضو کی جانب خون زیادہ تر کھینچتے ہیں، اس کی جگہ عضو ماؤف پر ہم زیت کا طلاء کرتے ہیں۔

191

بیماری بازو یا پنڈلی کے اندر ہو تو بندھن کی ابتداء جنگاسہ یا بغل سے کرنا کافی ہے۔ رانوں اور عضد کے اندر ہو تو بندھن نیچے سے شروع کر کے جنگاسہ اور بغل تک جائیں۔ یہ بیماری کسی وقت بھی بازو اور پنڈلی کے اندر ہو اور مریض طاقتور ہو تو بہتر یہ ہے کہ مقابل کے ہاتھ پیر باندھے جائیں۔ مقام ماؤف کو بھی بیماری کے اوپر سے باندھا جاتا ہے تاکہ معطل ہو سکے نہ غذا لے سکے اور جن اعضاء کو باندھا جائے اس سے اسے نقصان نہ ہو بلکہ وہ اس حد تک برداشت کریں کہ دوسرے عضو کے برابر بڑھ کر پہونچ جائیں۔ پھر ان کی جانب اصلاح کے لئے توجہ کی جاتی ہے۔ بندھن اس حد تک نہ باندھا جائے کہ تکلیف دہ ہو حتی کہ عضو سبز یا سیاہ ہو جائے۔ اس سے عضو ہلاک ہو جائے گا۔ لہٰذا اس فعل سے قریب تر جو چیز ہو اس سے پرہیز کریں۔ عضو ماؤف کو گرم ہونے تک حرکت دینا اور اس کی مالش کرنا، ان دونوں افعال سے کافی خون جذب ہو کر آتا ہے۔

دبلے اعضاء کے علاج کے باب میں یہاں گفتگو مکمل ہو گئی ہے۔ (جالینوس)

دونوں پیروں میں سے کوئی ایک پیر بڑا ہو گیا ہو جیسے کہ ابو جعفر کی حالت ہو گئی تھی تو مقابل کے پیر کی فصد کھولیں، قئے کے ذریعہ استفراغ کریں، اور تندرست پیر پر مقوی ادویات اور دوسرے پیر پر مرخی دواؤں کا طلاء کریں۔ غذا کم کر دیں۔ دلک اور رباط کا طریقہ استعمال کریں۔ (مؤلف)

حرارت عزیزیہ کی کمزوری کے باعث جسم دبلا اور سخت ہو جائے تو غلیظ و غضب کو بھڑکا دینا مریض کے لئے سود مند ہوتا ہے۔ اسی طرح جن چیزوں سے نفس کو خوشی ہوتی ہے اور حرارت عزیزیہ بیرون جسم کی جانب پھیلتی ہے، وہ بھی مفید ہیں۔ کام و دہن کی لذتوں وغیرہ سے جن سے حرارت پھیلتی ہے جودت ہضم اور غذائیت ہوتی ہے۔ نیز غذا عمدہ طور پر سرایت کرتی ہے۔

نرم مالش سے جسم بیحد فربہ ہوتا ہے۔ اسی طرح نرم حرکتیں بھی اس باب میں مفید ہیں۔ (جالینوس)

عصب کمزور ہو اور رحم بیمار تو سکنجبین کے عوض ملطف تدبیر کے لئے کوئی دوسری چیز استعمال کریں، کیونکہ سرکہ ایسی صورت میں مضر ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جسم کا بے حد شاداب و فربہ ہو جانا خطرناک ہے۔ رگوں کے اندر مطلوبہ حد تک کشادگی ہونا ضروری ہے کیونکہ طبیعت غذا کا احالہ اسی وقت کرتی ہے جب رگوں کے اندر کشادگی ہوتی ہے۔ رگوں کے اندر انتہائی حد تک امتلائی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے تو حرارت عزیزیہ کے بجھ جانے سے اچانک موت کا اندیشہ ہوتا ہے کیونکہ اس وقت ہوا لینا موقوف ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اسی حالت میں جسم کو کم کرنے کی تدبیر کرنی چاہئے۔ اس حد تک شاداب و فربہ ہو جانے پر یہ ممکن نہیں ہوتا کہ آدمی اپنی حالت پر برقرار رہے۔ یا تو رگیں پھٹ جاتی ہیں یا حرارت عزیزیہ بجھ جاتی ہے جس سے اچانک موت

192

ہو جاتی ہے۔ اس لئے جسم کو کم کرنا لازم ہے تاکہ اس کے اندر غذا کے لئے جگہ رہے ورنہ مرگ مفاجات اور بعض رگوں کے پھٹ جانے کا اندیشہ رہے گا۔ دردسر کے کچھ مریض اچانک وفات پاگئے کیونکہ ان کی رگوں کے اندر زیادہ پھیلنے کی برداشت باقی نہیں رہی تھی۔ باقی فربہی جو انتہائی حد تک نہ پہونچے خطرناک نہیں ہوتی کیونکہ ایسی صورت میں رگیں کشادہ رہتی ہیں۔

جس طرح یکبارگی حد سے زیادہ استفراغ خطرناک ہے اسی طرح یکبارگی جسم کا تغذیہ بھی خطرناک ہے۔ (جالینوس)

فربہ ہونا چاہیں تو فربہی کی تدبیر تدریجاً اختیار کریں۔ (مؤلف)

ملطف تدبیر اکثر حالات کے اندر نسبۃً زیادہ خطرناک ہوتی ہے کیونکہ لطیف تدبیر سے قوت اکثر خطا کرتی ہے اور کمزور ہو جاتی ہے۔

مختصر وقت میں جو جسم دبلے ہو جاتے ہیں انہیں تغذیہ کے ذریعہ تیزی سے اپنی حالت پر واپس لائیں۔ مگر جو جسم دیر میں دبلے ہوتے ہوں انہیں دیر سے فربہی کی جانب لائیں کیونکہ مختصر وقت میں جو جسم دبلے ہو جاتے ہیں وہ رطوبتوں کے استفراغ کی وجہ سے ہوتے ہیں نہ کہ جامد اور غیر متحرک اعضاء کے پگھلنے کی وجہ سے، برعکس ازیں جو جسم دیر میں دبلے ہوتے ہیں وہ گوشت کے پگھل جانے سے دبلے ہوتے ہیں اور اس کی وجہ سے وہ سارے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں جن کے ذریعہ غذائیت، ہضم اور خون کی پیدائش کا کام ہوتا ہے۔ اس طرح وہ ایسی حالت میں آجاتے ہیں جس میں وہ غذا کو مطلوبہ مقدار کی حد تک پختہ نہیں کرپاتے لہٰذا غذا تھوڑی دینا لازم ہے تاکہ یہ اعضاء اس پر قابو پاسکیں باقی جس حالت کے اندر اعضاء اصلیہ اپنی حالت پر باقی ہوں اس حالت میں یہ ممکن ہے کہ غذا ایک بار میں بہ کثرت دیدی جائے کیونکہ اعضاء کی قوت ہاضمہ باقی رہتی ہے۔ (جالینوس)

مرطوب القوام غذائیں جسم کو نہایت تیزی سے موٹا کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ غلیظ شراب سرخ نبیذوں میں سب سے زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے۔ جن جسموں کا استفراغ ہو جاتا ہے اور انہیں مزید کی ضرورت ہوتی ہے تو انہیں یہ تیزی سے پر کرتی ہے کیونکہ ہضم کی تکمیل اصل میں حرارت اور رطوبت سے ہوتی ہے۔ غذا سیال اور رقیق ہوتی ہے تو طبیعت کے لئے اس کا احالہ اور تیزی سے اسے پلٹنا آسان ہوتا ہے۔ تاہم اس کے ساتھ کوئی بڑا کام نہیں ہوتا۔ زیادہ تر وہ صرف غذائیت کا کام کرتی ہے۔ مثلاً ماء اللحم، غلیظ شراب، لب گندم، چاول اور دودھ وغیرہ سے تیار شدہ حریرہ۔ سریع الاستحالہ لطیف غذائیں جسم کو تیزی سے غذائیت پہونچاتی ہیں، کیونکہ یہ جسم سے تحلیل بھی نہایت تیزی سے ہوتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ پیدا ہونے والا گوشت اس طرح باقی نہیں رہتا جس طرح انگور

193

اور خنزیر کے گوشت جیسی سخت غذاؤں سے پیدا ہونے والا گوشت باقی رہتا ہے۔ ان سے تیزی سے اضافہ نہیں ہوتا۔ البتہ جو اضافہ ہو جاتا ہے وہ باقی رہتا ہے۔ ایسی صورت میں بہتر یہ ہے کہ طاقتور غذاؤں کے قوام کو ہم لطیف بنائیں۔ چنانچہ اناج کا حریرہ اور گوشتوں کا پانی (ماء اللحم) وغیرہ بنا کر دیں۔ یعنی ایسی غذائیں دیں جن کے سریع الاستحالہ ہونے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بیمار موٹے جسموں میں موت لاغر اور دبلے جسموں کے مقابلہ میں بالعموم جلد آتی ہے۔ (مؤلف)

شروع عمر ہی سے جو آدمی موٹے جسم کا ہوتا ہے بالعموم موت اسے دبلے کے مقابلہ میں جلد آتی ہے۔ جسم کے لئے سب سے عمدہ بات یہ ہے کہ اس کا قدرتی رنگ اچھا ہو، نہ موٹا ہو نہ دبلا ہو، ایسا شخص بوڑھاپے کی حد تک پہونچتا ہے۔ اعتدال سے باہر ہو تو اس کا دبلے پن میں زیادہ ہونا موٹاپے میں زیادہ ہونے سے بہتر ہے کیونکہ موٹے جسم والے کے رگیں تنگ ہوتی ہیں اس کی وجہ سے روح اور خون اس کے اندر کم ہوتا ہے۔ عمر بڑھتی ہے تو حرارت عزیزیہ کسی معمولی سبب سے تیرنے لگتی ہے چنانچہ اچانک موت آجاتی ہے۔ دبلے آدمی کے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں رہتا۔ البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اس کے اعضاء رئیسہ سرد ہو جاتے ہیں کیونکہ ہوا کی ٹھنڈک سے ڈھانک کر رکھنے والی کوئی چیز یہاں نہیں رہتی۔ باقی جس آدمی کا قدرتی رنگ اور اس کی ظاہری صورت ابتداء عمر سے معتدل ہوتی ہے، اس کے بعد آرام و آرائش کے اسباب اختیار کرنے کی وجہ سے وہ کافی موٹا ہو جاتا ہے تو اس کا جسم گو موٹا ہوگا مگر رگیں کشادہ ہوں گی۔ اس کے اندر خون اور روح بھی زیادہ ہوگی۔ اس لئے حرارت عزیزیہ کا تیزی سے بجھنا کم ہوگا۔

نوجوانی میں جسم کا بڑا ہونا ناپسندیدہ نہیں پسندیدہ ہے البتہ یہ بڑھاپے میں بوجھل ہو جائے گا۔ یہ جسم اس سے خراب ہے جو لاغر و نحیف ہوتا ہے۔ (جالینوس)

جالینوس کا یہ بیان لمبے جسم کے بارے میں ہے مگر میرے خیال میں یہ بات فربہ جسم کے باب میں ہے کیونکہ جالینوس کا ارشاد ہے۔

"موٹا جسم یعنی زیادہ چوڑا اور گہرا جسم بڑھانے میں لطیف جسم سے بہتر ہوتا ہے۔ ایسی حالت والا جسم لمبا ہی ہو سکتا ہے۔" یہ آخری فقرہ اس کا زعم ہے۔ (مؤلف)

جس طرح ریاضت سے جسم خشک ہوتا ہے اسی طرح آرام و راحت سے وہ مرطوب ہوتا ہے۔ جن غذاؤں سے جسم فربہ اور مرطوب ہوتا ہے وہ اصل میں شیریں، چکنی اور بے مزہ غذائیں ہوا کرتی ہیں، اس کے علاوہ جو غذائیں ہوتی ہیں ان سے ایسا نہیں ہوتا کیونکہ وہ دوائی غذائیں ہوتی ہیں۔

بھوک سے جسم خشک ہوتا ہے۔ مرطوب امراض کا اس سے ازالہ اور جسم کا گوشت خشک ہوتا ہے

194

کیونکہ جسم کے اندر برابر تحلیل ہوتی رہتی ہے۔ بدل ما تحلل فراہم نہ ہونے کی صورت میں جسم بیحد خشک ہو جائے گا۔ (جالینوس)

کثیر الاخلاط اور بیحد موٹا جسم بالعموم قلیل الاخلاط جسم کے مقابلہ میں امراض کے لئے زیادہ مستعد رہتا ہے۔ البتہ زیادہ قلیل الاخلاط جسم بالخصوص بیحد دبلا بدن حرارت اور برودت سے تکلیف جلد محسوس کرتا ہے۔ خارجی اسباب سے تکان اور تکلیف اسے جلد پہونچتی ہے۔ بیداری، غم، فکر اور غصہ سے موٹے فربہ انسان کے مقابلہ میں بیماریاں اسے جلد لاحق ہوتی ہیں۔

جس آدمی کو دبلا کرنا مقصود ہو اسے قبل از طعام ریاضت کرائیں اور کھانا اسے ایک بار اور تھوڑا دیں اُسے کسی سخت چیز پر سلانا چاہئے کیونکہ اس سے جسم سکڑ کر سخت ہو جائے گا اور گوشت زیادہ نہ بڑھے گا۔ وہ چیز اسے ٹھوس کر دے گی۔ جسم کو ننگا کر کے ریاضت کرے۔ اس سے زیادہ خشکی پیدا ہو گی۔ روزہ رکھے، ننگا ہو کر ریاضت کرے اور جس آدمی کو فربہ کرنا چاہیں اس کے لئے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ دن میں اسے بار بار حمام میں داخل کریں۔ ایک بار غذا کے بعد داخل کریں۔ ہلکی ریاضت کرائیں۔ نرم بستر پر سلائیں جسم کو ہوا میں کھلا نہ رکھیں۔ تکان نہ ہونے دیں نہ روزے سے رہنے دیں۔

پولے جسم بہ آسانی فربہی کی آخری حد تک نہیں پہونچتے۔ اس لئے ان کی فربہی زمانہ تک باقی رہتی ہے مگر فربہی کی آخری حد تک پہونچ جانے والے وہی لوگ ہوتے ہیں جو ریاضت کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ فربہی عرصہ تک باقی نہیں رہتی۔ جسم کی فربہی جب حد کو پہونچتی ہے تو اس بات سے چارہ کار نہیں رہ جاتا کہ حالت تیزی سے منتقل ہو جائے۔ (جالینوس)

جو لوگ تکان میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کے جسم حد درجہ فربہ ہوتے ہیں مثلاً دردسر کے مریض، وہ پختہ صحت سے خارج ہوتے ہیں، کیونکہ اس فربہی کا انجام یہ ہے کہ طاقت اچانک ختم ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں کی حس و حرکت جاتی رہتی ہے، اور اس وجہ سے مفلوج ہو کر رہ جاتے ہیں کہ غیر طبعی موٹاپا اور جسم کے اندر امتلائی کیفیت کے رونما ہونے سے حرارت عزیزیہ بجھ جاتی ہے۔ روح کی نالی اور اس کے راستے بند ہو جاتے ہیں، سب سے کم درجہ کی حالت یہ پیدا ہوتی ہے کہ رگیں پھٹ کر متعفن ہو جاتی ہیں۔

دوسری نوعیت کی فربہی یعنی جس کے اندر گوشت کھردرا ہوتا ہے اس کے لئے آدمی کو کوشاں ہونا چاہئے کیونکہ اس میں صحت نہایت پختہ رہتی ہے۔ (بولس)

صحت کی پختگی اس لئے ہوتی ہے کہ حرارت عزیزیہ زیادہ ہوتی ہے۔ ہضم عمدہ ہوتا ہے۔ بایں ہمہ

195

آدمی گرمی سے دور تر ہوتا ہے۔ (مؤلف)

اکثر مزمن امراض کو ملطف تدبیر کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔ یہ ملطف تدبیر ہی ہو تو زیادہ تر دیگر علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ تمام امراض جن کا صحتیاب ہونا ملطف تدبیر سے ممکن ہو، ان میں بہتر یہ ہے کہ کسی دوا کے ذریعہ علاج نہ کیا جائے۔ میں نے بہت سے ایسے لوگوں کو دیکھا ہے جنکو درد گردہ اور درد مفاصل کی شکایت تھی وہ ملطف تدبیر کے ذریعہ مکمل طور پر صحتیاب ہو گئے حتی کہ بیماری کا ان پر دوبارہ حملہ نہیں ہوا۔ بعض کو بیحد افاقہ ہوا۔ بہت سارے ایسے لوگوں کو بھی دیکھے جنہیں ربو کی شکایت تھی اس تدبیر ملطف کے ذریعہ ان کی شکایت مکمل طور پر دور ہو گئی۔ یا بیحد افاقہ ہو گیا حتی کہ بیماری کا احساس بہت کم رہ گیا۔ تدبیر ملطف سے کلانی طحال کا ازالہ اور حمائے کبد تحلیل ہو جاتا ہے۔ صرع کا حملہ تھوڑا ہو اور شروع ہی میں تدبیر ملطف کے ذریعہ علاج کر دیا جائے تو مریض مکمل طور پر صحتیاب ہو جاتا ہے۔ مزمن صرع کے مریض کو بھی اس سے کچھ کم فائدہ نہیں ہوتا۔

تمام ملطف غذائیں اور دوائیں ان جسموں کے حق میں مفید ہوتی ہیں جو غلیظ، سرد اور لیسدار اخلاط سے پر ہوتے ہیں۔ البتہ اس کے بے اندازہ استعمال سے جسم کا خون فاسد اور صفراوی ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ بو اور مزہ قبل از تجربہ ملطف تدبیروں کے حق میں ہم کافی دلائل تذکرہ کے لئے فراہم کر چکے ہیں کیونکہ جو چیز سوزش پیدا کر کے تحریک کرتی ہے ظاہر ہے اس میں تیزی اور چرپراپن ہوگا۔ اور ہر تیز اور چرپری چیز غلیظ اخلاط کو توڑنے میں مفید ہوگی۔ تھوڑا زیادہ استعمال کر لینے سے معدہ کے اندر سوزش اور کرب پیدا ہوگا اور قئے اور براز کے ذریعہ خارج ہو جائے گی اس سے ایک طرح کی بو پیدا ہوگی جس کے اندر چرپراپن ہوگا، پیشاب اور پسینہ بھی تیز ہوگا، خون نیچے سے پھٹ کر جسم کو زخمی کر دے گا۔ یہ ساری باتیں اس بات کی علامات ہیں کہ اس طرح کی اشیاء غلیظ اخلاط کو لطیف بنا دیتی ہیں۔ تجربہ سے بھی اس کی شہادت ملتی ہے۔ چنانچہ یہ غلیظ، سرد اور لیسدار اخلاط کے حق میں بیحد نفع بخش ثابت ہو چکی ہیں۔

اسے بقدر ضرورت استعمال کرنا مناسب ہے ورنہ اخلاط خراب ہو جائیں گے۔ عوام سے یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ لہسن، پیاز، ہالون، گندنا، یہ سب ملطف اشیاء میں داخل ہیں۔ اس کے بعد مقدونس، بادان اور حاشا کا نمبر ہے جو تازہ ہوں کیونکہ خشک ہونے کی صورت میں ان کی لطافت تیز ہو جاتی ہے۔ اور وہ غذاؤں کی حد سے نکل کر دواؤں کی صف میں داخل ہو جاتی ہیں۔ واضح رہے کہ پانی اور روغن دونوں سے ملطف اشیاء کی طاقت ٹوٹ جاتی ہے۔ اسی طرح سداب، گندنا، دھنیا، سویا، پودینہ اور انجرہ تر حالت میں متوازن لطافت پیدا کرتی ہیں، خشک ہو جانے کی صورت میں لطافت تیز ہو جاتی ہے، ان

196

کے استعمال سے سخت گرمی پیدا ہوتی ہے۔

کچھ چیزیں ایسی ہیں جو طاقتور لطافت اور غلظت و بے مزہ ہونے میں متوازن ہوتی ہیں۔ یہ وہی ہوتی ہیں جن میں تیزی، تلخی اور نمکینیت کا کچھ حصہ ہوتا ہے۔ یہ دوسری طاقتور دوائیں جو لطافت مگر کم پیدا کرتی ہیں، مثلاً طرخشون، کاسنی، شاہترہ، خس، الغرض بو، مزہ یا دونوں سے تیزی محسوس ہو تو اس کے اندر قوت لطافت ہوگی، یہی اثر ان چیزوں کا بھی ہوتا ہے جو خوشبودار ہوتی ہیں، لینے پر محسوس ہوتا ہے کہ ان کے اندر خوشبو ہے۔ یہ لامحالہ گرم اور اثر کے لحاظ سے لطافت پیدا کرتی ہیں، البتہ ان کی حرارت تیز چیزوں کے مقابلہ میں کم ہوتی ہے۔ اس لئے لطافت کا اثر بھی کم ہوتا ہے۔ ہر وہ چیز جس کے اندر بورتی یا نمکین مزہ ہو لطافت اور تلیین شکم کی حامل ہوتی ہے۔ تلخ چیزوں کے اندر بھی بورتی اور نمکین اشیاء کے مقابلہ میں قوت لطافت کم نہیں ہوتی۔

ملطف سادی غذائیں جب ابال دی جاتی ہیں اور پانی اور روغن کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں تو ان میں لطافت کا اثر کم ہو جاتا ہے۔ مگر سرکہ یا شہد یا دونوں کے ہمراہ استعمال کرنے سے یہ اثر بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

یہ ممکن ہے کہ سرکہ کے ہمراہ استعمال کرنے سے بعض چیزوں کا اثر کم ہو جائے مثلاً پیاز۔ پیاز کی زیادہ حدت اور تیزی سرکہ کے ساتھ استعمال کرنے سے جاتی رہتی ہے کیونکہ وہ سرد ہو جاتی ہے۔ شہد سے مذکورہ بالا بعض چیزوں کی طاقت ٹوٹ سکتی ہے کیونکہ یہ شیریں مزہ چیزیں مغلظ اور تلخ چیز ملطف ہوا کرتی ہیں۔ کچھ تلخ چیزیں شہد کے ہمراہ ہوں تو لطافت کم پیدا کرتی ہیں، لہٰذا اس کا کوئی واجبی قانون معلوم کرنا ضروری ہے۔ پتہ نہیں اس حقیقت کو جالینوس نے کس طرح فراموش کر دیا۔ (مؤلف)

روغن سے تمام ملطف اشیاء کی قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

خردل، کاشم اور کرویا وغیرہ سے تیار شدہ سالن ان مریضوں کے لئے ضروری ہے جو ملطف تدبیر کے تحت ہوتے ہیں، اس کا وہ مسلسل استعمال کریں تاکہ اگر مغلظ غذا کھانے کا اتفاق ہو تو کھا سکیں۔ بلیون ملطف اور مغلظ اشیاء کے درمیان ہوتی ہے۔

جو غذائیں قبضیت اور تلخی میں متوازن ہوتی ہیں وہ متوازن لطافت پیدا کرتی ہیں۔ تخم سویا، کاشم، نانخواہ، زوفا اور ان تمام پودوں کے بیج جن کے اندر حدت تیزی اور حرارت کے ساتھ خوشبو ہوتی ہے ملطف تدبیر کے لئے موافق ہوا کرتے ہیں۔ مذکورہ بیجوں میں کچھ تو ایسے ہیں کہ اپنی شدت تاثیر سے بیحد لطافت پیدا کرتے ہیں، مثلاً تخم سداب تاثیر اور بیحد لطافت پیدا کرنے میں نہایت زود اثر ہوتے ہیں۔ فنجکشت اور شہدانہ غذائی حدت کا خاموشی سے ملطف ادویات کی طرح مقابلہ کرتے

197

ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زیادہ استعمال کرنے پر دردسر کی شکایت ہو جاتی ہے۔ مذکورہ خوشبودار تخم ان لوگوں کے لئے موزوں ہوا کرتے ہیں جو بول کے ذریعہ خون کا تنقیہ کرنا چاہتے ہیں۔ گندم جو بیحد غلیظ خون پیدا کرتا ہے ان لوگوں کے لئے موزوں نہیں ہوتا جو لطیف تدبیر کے خواہشمند ہوں۔ البتہ خمیر زیادہ اٹھادیا جائے اور آٹے کے اندر نمک زیادہ ڈال کر تندوری روٹی پکالی جائے پھر سکنجبین اور شراب لطیف کے ہمراہ استعمال کی جائے تو اس کی غلاظت جاتی رہتی ہے۔ کوہستانی پرندوں کے گوشت، چوزے، چھوٹی مچھلیاں، سب کی سب لطیف خون پیدا کرتی ہیں۔ فلفل غلیظ غذاؤں کے ہمراہ شامل کرلی جائے تو ان کی غلاظت کے ازالہ کا بڑا سامان پیدا کردیتی ہے۔ تمام شیریں چیزوں کا شہد لطیف خلط پیدا کرتا ہے اور ملطف ہوتا ہے۔ جو اس بات سے بالکل بے نیاز ہے کہ اس کے ہمراہ کوئی ملطف شئے لی جائے۔ اگر دودھ یا کسی اور مغلظ شئے کے ہمراہ لیا جاتا ہے تو نفخ پیدا کرتا ہے اور عسیر الہضم ہوتا ہے۔ شیرج انجیر بھی ملطف ہے، مگر اس کا شہد اور زیادہ ملطف ہے۔ انجیر خشک متوسط مگر لطافت سے قریب تر ہے۔ انجیر تازہ اگر پختہ ہے تو مغلظ نہیں ہوتا۔ اگر نہ پختگی کی حالت میں لیا جائے تو نفخ و غلاظت پیدا کرتا ہے اور نیچے بمشکل اترتا ہے۔ سفید شراب رقیق خلط پیدا کرتی ہے، اور پیشاب کے ذریعہ تنقیہ کرتی ہے اور اخلاط غلیظہ کو توڑ دیتی ہے۔ وہ شراب جو رقیق ہونے کے ساتھ سرخ اور تیز ہوتی ہے، وہ نہایت سخت لطافت پیدا کرتی ہے، مگر یہ گرم مزاج لوگوں کے لئے یا جن کے سر کمزور ہوں یا جنہیں کوئی بیماری ہو، ان کے لئے موزوں نہیں ہوتی۔ سیاہ، غلیظ شیریں اور قابض شراب کو تو وہ حضرات ہاتھ نہ لگائیں جو لطیف تدبیر کے خواہشمند ہوں کیونکہ اس نے رگوں کے اندر غلیظ خون بھر جاتا ہے، بالخصوص شیریں سیاہ اور غلیظ شراب سے اس طرح کی کیفیت پیدا ہو کر رہتی ہے۔

تمام شیریں چیزوں سے احشاء کے اندر ہیجان پیدا ہوتا ہے حتی کہ شہد گو یہ ملطف ہے مگر احشاء کے گرم ورموں اور اس کے سدوں کی حالت میں ناموزوں ہے۔ البتہ سرکہ کے ہمراہ موزوں ہوتا ہے۔ سکنجبین تدبیر ملطف کے لئے استعمال کی جانے والی اشیاء میں سب سے زیادہ موزوں ہوتی ہے۔ یہ ردئی الخلط ہوتی ہے نہ ہی اس کے اندر تمام ملطف اجزاء جیسی دوائیت ہوتی ہے اور نہ ہی وہ معدہ کے لئے نقصان دہ ہوتی ہے سرکہ اگر عنصلی ہو تو لطافت اور بڑھ جاتی ہے۔ عنصل کی شراب یا سرکہ بیحد لطافت پیدا کرتا ہے۔ بہت سارے لوگ تدبیر کے دیگر تمام طریقوں کو آزما کر تھک گئے مگر سرکہ عنصل ہی سے ان کی صحت کی حفاظت ہو سکی۔

تھوڑی ریاضت بھی کرنی لازم ہے۔ تمام اشیاء کی تاثیرات کا علم بھی ضروری ہے کیونکہ ان میں کچھ ملطف ہوتی ہیں کچھ مغلظ اور کچھ بین بین ہوتی ہیں، لہذا استعمال یا اجتناب کریں تو اسی کے مطابق کریں۔

198

دودھ تو گویا مغلظ ہے۔ دودھ کی مائیت ملطف ہوتی ہے تاہم اس سے اسہال آتے ہیں۔ لہٰذا لطافت پیدا کرنے کے لئے اس کا مسلسل استعمال ممکن نہیں ہوتا۔ دودھ کا استعمال نہ کریں، بالخصوص غلیظ دودھ، استعمال کرنا ہی ہو تو کوئی ملطف شئے کے ہمراہ استعمال کریں۔ پنیر تو تمام چیزوں کے مقابلہ میں زیادہ ترک کر دیئے جانے کے قابل ہے کیونکہ بیحد غلظت پیدا کرتا ہے۔ بالکل اسی طرح کی غلظت جس طرح کی حلوون، دماغ، جگر، گردے، کچے انگور سخت ابالے ہوئے انڈے پیدا کرتے ہیں، تدبیر لطیف اختیار کرنے والے ان سے پرہیز کریں۔ کسی وقت دودھ کی ضرورت ہی ہو جائے تو نہایت رقیق استعمال کریں اسے جوش نہ دیں، شہد یا نمک کے ہمراہ استعمال کریں۔ (جالینوس)

خشکی پیدا کرنے والی غذاؤں، شراب خالص، کم کھانے پینے، تکان، بڑھاپے، غم وفکر، بیداری اور دل پر غلبۂ حرارت سے جسم کے اندر خشکی پیدا ہوتی ہے۔ (جالینوس)

جسم کو فربہ کرنے کے لئے کثیر الغذائیت ماکولات یا آہستہ ریاضت کا طریقہ استعمال کریں۔ کثیر الغذا گوشت پکا کر کھانے کے مقابلہ میں بھون کر کھانا زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے کیونکہ اس کے اندر غذائیت زیادہ ہوتا ہے، اس کی مائیت مجتمع ہو جاتی ہے۔ چنانچہ تھوڑے گوشت کے اندر غذائیت زیادہ آجاتی ہے اس سے پیدا شدہ گوشت ڈھیلا ہوتا ہے نہ ہی تر، بلکہ سخت طاقتور ہوتا ہے۔ پکائے ہوئے گوشتوں سے جو غذائیت حاصل ہوتی ہے وہ بھنے ہوئے گوشتوں کے حاصل شدہ غذائیت کے مقابلہ میں ڈھیلی، تر اور تیزی سے بکھر جانے والی ہوتی ہے۔

معدہ کی حالت پر ہمیشہ نظر رکھیں کیونکہ ضرورت سے زیادہ گرم ہونے کی صورت میں صفراوی کیموس پیدا ہوتا ہے جسم اس سے زیادہ جذب نہیں کر پاتا کیونکہ ناموافق ہوتا ہے لہٰذا اس کی موجودگی میں جسم کمزور اور دبلا ہوگا۔ سرد معدہ مائی کیموس بناتا ہے۔ چنانچہ اس سے پیدا شدہ گوشت ڈھیلا اور تیزی سے بکھر جاتا ہے۔ معتدل معدہ شیریں، ٹھوس اور غلیظ کیموس بناتا ہے۔ جگر اس زیادہ جذب کرتا ہے اور اسے صالح عمدہ، ٹھوس اور موافق خون میں تبدیل کر دیتا ہے۔ لہٰذا گوشت زیادہ بنتا ہے الغرض گوشت کی کثرت جسم کے اندر عمدہ خون کی زیادہ تولید کے لئے مفید ہے۔ (جالینوس)

بقراط کا قول ہے۔ جو غذائیں بیحد کمزور ہوتی ہیں ان کی عمریں بھی تھوڑی ہوتی ہیں۔

مراد ان غذاؤں سے ہے جو قلیل الغذا ہوتی ہیں، زیادہ لینے کے باوجود ان کی عمر میں زیادہ نہیں ہوتیں۔ (جالینوس)

ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ ایسی صورت میں خون اور گوشت کم بنے گا، چنانچہ طاقت گرے گی، اور اعضاء اصلیہ تیزی سے خشک ہوں گے۔ (مؤلف)

199

کلائی طحال سے دو اسباب کے تحت جسم دبلا ہوتا ہے۔
ا۔ یہ بڑھ جانے کی وجہ سے غذاؤں سے پیدا شدہ خون کو زیادہ جذب کرنے لگتی ہے۔
۲۔ اس سے جگر کی طاقت کمزور ہو جاتی ہے چنانچہ ہضم کم ہو جاتا ہے جس سے خون بھی کم بننے لگتا ہے۔ (بقراط)

مسور مقشر اور باجرہ وغیرہ جیسی خشک غذائیں کمزور خشک جسم والوں کے لئے سب سے زیادہ مضر اور جسم کے اندر خشکی پیدا کرنے والوں کے لئے عمدہ ہوتی ہیں۔

تیز اور ترش غذائیں شکم کو چلادیتی ہیں۔ البتہ ترش غذاؤں کا یہ اثر برودت اور تیز چرپری غذاؤں کا اثر حرارت کی موجودگی میں ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زیادہ فربہی کے ساتھ جسم کو کوئی آفت لاحق نہ ہو تو یہ زیادہ صحت کی علامت ہے۔

میرے خیال میں تندرستوں کی تدبیر یہ ہے کہ رطوبت ہی کی بنیاد پر حیات انسانی کا دار و مدار ہے۔ ہمارے لئے اگر یہ معلوم کرنا مشکل نہ ہو کہ رطوبت کی وہ کون سی حد ہے جس سے آگے بڑھ جانے پر جسم بیمار ہو جاتا ہے تو تدبیر کے پہلو سے یہ لازم ہے کہ جسم اس مرتبۂ رطوبت سے کم نہ ہو مگر درحقیقت اس حد سے چونکہ ہم واقف نہیں ہیں اور مرطوب جسم کے اندر امراض بکثرت ابھرتے رہتے ہیں اس لئے اکثر حالات کے اندر ہم جسم کو خشک کرنے لگتے ہیں، کیونکہ مذکورہ امراض کبھی بذریعہ عرض ہلاکت پیدا کرتے ہیں، یعنی عرض کے ذریعہ زیادہ تر دبلا کئے بغیر موت کا باعث ہو جاتے ہیں۔ (جالینوس)

دبلے عضو کو فربہ بنانے کے لئے:

عضو کو کسی دھجی سے اس قدر رگڑیں کہ سرخ ہو جائے۔ پھر گرم پانی کا نطول کر کے مالش کریں۔ پھر قیروطی کا مروخ استعمال کریں، بعد ازآں ہر تیسرے یا چھوتھے دن عاقرقرحا اور کبریت کا ضماد لگائیں۔ ضماد لگا کر چھوڑ دیں کہ منجمد ہو کر پھول جائے۔ ٹھنڈک سے بچائیں۔ (طبری)

گائے کا چھاج ترش ہونے سے پہلے جھاگ اتار کر ۲۰۰ ملی لیٹر دیں اور ۳ گھنٹے کے بعد جبکہ ہضم ہو جائے ۲۰۰ ملی لیٹر پھر دیں، اور تین گھنٹوں کے بعد ہضم ہو جائے تو سہ بارہ ۲۰۰ ملی لیٹر دیں اور مریض کو عشاء تک کچھ اور کھانے پینے نہ دیں، اس کے بعد چوزوں اور بکری کے بچوں کا گوشت کھلائیں، جسم کو خوشبوجات سے خوشگوار رکھیں۔ اس طرح ایک ہفتہ استعمال کرائیں۔ (طبری)

چربی زیادہ ہو جاتی ہے تو متلی کی تحریک ہونے لگتی ہے۔ منی کم ہو جاتی ہے فالج اور لقوہ طاری

200

ہو تا ہے اور اچانک موت ہو جاتی ہے۔ جسم بیحد لاغر ہو جاتا ہے تو موت تیزی سے آتی ہے۔ جسم کو فربہ کرنے والی چیزوں میں عیش و آرام، چکنی غذاؤں کا استعمال، گوشت خوری، سکر اور چاول کا دودھ کے ساتھ استعمال اور چکنے حقنے داخل ہوں، لاغر کرنے والی اشیاء کی فہرست میں تکان، بلاور مقل اور اطریفل کا استعمال، کم سونا، بہ کثرت جماع، مسلسل مطالعہ کتب، خوف، حزن اور خشک غذاؤں کا استعمال شامل ہے۔ (طبری)

حد سے زیادہ فربہی کا علاج:

دواء الکرکم، کمونی، فلافلی اور دیگر لطیف ادویات سے کریں، حمام میں روغن یاسمین، روغن ناردین وغیرہ کے ذریعہ تمریج کریں، شہد اور خردل کے ہمراہ روٹی دیں، قلیل الغذا خشک گوشت کھلائیں۔

فربہی کے لئے آدمی کو جماع سے روک دیں، خشکی سخت ہو تو دودھ آبزن، مروخ، حریرہ جات اور بطی الہضم غذائیں دیں۔ (اُھرن)

فربہی کا حیرت انگیز نسخہ:

دانہ ارنڈ کو نچوڑ کر اوپر سے ۸۰۰ گرام گائے کا تازہ دودھ انڈیلیں اور سب کو اچھی طرح گھوٹیں اور اس دودھ میں اچھی طرح گوندھ کرے اگرام کی پتلی روٹیاں پکائیں اور خشک کر کے دو روٹیاں روز کوٹ کر پلائیں۔ حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (حنین)

دبلا کرنا مقصود ہو تو تیز ریاضت مثلاً دوڑ لگانے کا حکم دیں، ریاضت کے بعد کھانے سے روک دیں حتی کہ حرارت میں بالکل سکون ہو جائے۔ اسی حالت میں آدمی سو جائے پھر قلیل الغذا اور خشکی پیدا کرنے والی غذائیں دیں۔ (جالینوس)

جسم کو لاغر کرنے کے لئے:

تیز ریاضت، دھوپ میں رہنے، حمام میں باریک ظروف کے ذریعہ اچھی طرح دلک کرنے پر بھروسہ کریں کیونکہ تھوڑا دلک کرنے سے آدمی کا جسم فربہ ہونے لگے گا۔ ملطف غذائیں مدربول ادویات اور مطالعہ کتب کا حکم دیں۔

نسخہ:

حسب ذیل دواء روزانہ استعمال کرنے سے بدن خشک ہو کر لاغر ہو گا۔ فلفل ۲ جزء، بطر اسالیون ۲ جز، آسارون نصف جزء، انیسون نصف جز، روزانہ پلائیں۔ ریاضت اور حمام کے بعد آدمی کو سونے کا

201

حکم دیں۔اس کے بعد غذا دیں پھر سونے نہ دیں۔(اوریباسوس)

دق کے مریض کے لئے حریرہ:

چنا گائے کے دودھ میں شب وروز بھگوئیں اور خشک کرلیں۔پھر چاول سفید مغسول ۱۰۵ گرام یا گندم وجو کوفتہ ۱۰۵ گرام، نان میدہ خشک ۲۱۰ گرام، بادام مقشر شیریں ۷۵ گرام، خشخاش ۱۰۵ گرام، سکر ۲۱۰ گرام، روزانہ ان میں سے ۱۰۵ گرام لیکر تازہ دودھ وروغن بادام یا روغن تل میں جوش دیں اور آبزن لینے سے پہلے دیں۔بیحد فربہی آئے گی۔(ابن ماسویہ)

آرد چاول، چنا اور میدہ کی روٹیاں بنا کرلیں۔بادام مقشر اور سکر گائے کے تازہ دودھ کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کریں۔(مؤلف)

سایہ اور دھوپ سے بچاؤ رطوبت پیدا کرتا ہے اور دھوپ سے جسم لاغر ہوتا ہے۔آب سرد، آب گرم کثرت سے پسینہ آنا، جماع، قئے، دیر تک سونا اور ان میں ایک بار کھانے سے آدمی دبلا اور دوبار کھانے سے فربہ ہوتا ہے۔(روفس)

غلبۂ یبوست کے لئے، کتاب الذبول میں جالینوس کا قول ہے۔آبزن اور مروخ کے ذریعہ تدبیر نہ کی جائے تو دق کے مریضوں کے لئے شفاء کی کوئی راہ باقی نہیں رہتی۔(حنین)

اصل یہ ہے کہ گرم قلب کے مزاج کو واپس لانے کے لئے سرد ہوا، گرم دماغ کے لئے ضماد مبرد اور گرم جگر ومعدہ کے لئے غذائیں اور ضماد استعمال کئے جائیں۔جسم کا جملہ مزاج اعضاء رئیسہ کے مزاج کا تابع ہوتا ہے۔لازم یہ ہے کہ معتدل شخص آبزن کے پانی میں نہ ہی حمام کی ہوا میں حرارت محسوس کرے اور نہ ہی اس کی سردی سے کانپنے لگے۔آبزن دن میں دوبار استعمال کریں۔بیماری ہلکی ہو تو تین بار، آبزن کے بعد روغن بنفشہ وروغن نیلوفر کے ذریعہ تمریخ کریں۔جن مریضوں پر حرارت کا غلبہ ہو ان کے لئے آبزن میں داخل ہونے کے بعد اس میں تھوڑا سرد پانی ڈالیں تاکہ وہ تھوڑی ٹھنڈک محسوس کریں جو تکلیف دہ نہ ہو، سر پر آبزن کا سب سے زیادہ ٹھنڈا پانی انڈیلیں۔اس سے نکلنے کے بعد دماغ، سینہ اور جگر پر ٹھنڈے ضماد رکھیں۔جو خوشبودار اور بالفعل سرد ہوں، ان مریضوں پر ٹھنڈک کا غلبہ ہو تو انہیں طاقتور خشک مبرد چیزوں سے بچائیں۔ان کے قریب کوئی ایسی چیز نہ لائیں جو بالفعل سرد ہو، جس سے ان کی جلد چھل جائے اور ان پر کپکپی طاری ہو جائے۔اس طرح کی حالت میں جسم کی گہرائیوں تک استعمال کی جانے والی رطوبتیں پہونچ نہ سکیں گی۔غلبۂ حرارت کی صورت میں مذکورہ اشیاء میں سے کسی طاقتور شئے کی ضرورت نہ ہو گی۔جسم جب تک

202

کمزور حالت میں ہو آبزن وحمام میں طاقت کے گرنے سے مریض کو بچانا ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں احتیاط رکھیں۔ انہیں چلنے پھرنے نہ دیں۔ انہیں تعب و تکان، بے خوابی اور اضطراب سے دور رکھیں۔ آبزن وحمام میں اس حد تک نہ رکھیں کہ استرخائی کیفیت پیدا ہو جائے اور ان کی قوتیں گر جائیں۔ دھوپ، گرم ہوا اور فکر و تردد سے انہیں دور رکھیں۔ جسم صحت کی جانب آجائیں اور تھوڑی شادابی آجائے تو حمام کے بعد نکلتے وقت سرد پانی استعمال کریں۔ اس میں یکبارگی ڈبکی دیں۔ شادابی کی حالت میں ہوا کی سردی میں برابر اضافہ کریں۔ حتی کہ نہایت سرد ہو جائے۔ جسم جب تک شاداب نہ ہو سرد پانی کے اثر سے سختی کے ساتھ اجتناب کریں، غذا کے بعد حمام اس وقت کرائیں جب غذا معدہ سے تھوڑا نیچے اتر جائے۔ یہ نہ ہو سکے تو کوئی موافق حریرہ دیں اور انتظار کریں کہ حریرہ معدہ سے اترتا ہوا محسوس ہو جائے۔ اس کے بعد حمام و آبزن کرائیں۔ سدہ عارض ہو تو سکنجبین، افسنتین اور دودھ کے ہمراہ پکا ہوا چاول استعمال کریں۔ چاول اس حد تک پکا ہو کہ سرخ ہو جائے اور گل جائے۔ یہ فربہی لائے گا۔ البتہ دبلے کمزور مریضوں کے لئے یہ موزوں نہیں ہوتا۔ جن غذاؤں سے فربہی آتی ہے وہ بے مزہ اور وہ غذائیں ہوتی ہیں جن کی جانب مریض کا میلان ہوا کرتا ہے۔ دبلے انسانوں کے لئے سب سے زیادہ موافق غذا گدھی کا دودھ ہے۔ یہ نہ ہو سکے تو بکری کا تازہ دودھ، جسمیں تھوڑی شکر ملالی گئی ہو تاکہ پنیر نہ بن سکے۔ بکری کو جو، کاسنی اور خس کا چارہ دیں۔ یہ نوجوان فربہ ار قریب الولادت ہو۔ دودھ سے پہلے اور بعد میں آبزن کرائیں۔ اسی طرح ماءالشعیر دیں۔ طاقت تھوڑی آجائے تو جو کے ہمراہ مسور مقشر جوش دیں۔ سرد سبزیوں مثلاً پالک، بتھوا، کاہو، چولائی، خرفہ اور ملوخیا وغیرہ کے شوربے موزوں ہوتے ہیں۔ کدو کو بعض اوقات تھوڑے سرکہ اور سکر سے خوشبودار کر لیتے ہیں۔ ککڑی اور کھیرے کا مغز اور کبھی کدب کا پانی بھی پیتے ہیں، کدو کو بھون لیں اور اس کا پانی قبل از طعام و بعد از آبزن سکر کے ہمراہ استعمال کریں۔ کاہو کو سرکہ کے ہمراہ دیں۔ بخار اور حرارت موجود نہ ہو تو مذکورہ چیزوں کے ساتھ چوزے، مرغیاں دودھ پیتے بکری اور بٹیر کے بچوں کا گوشت اور مچھلیاں دیں، یہ حریرہ کے تھوڑے عرصہ بعد دیں۔ دوسری بار غذا اور لمبا آبزن عشاء کے وقت دیں، غذا کو طاقتور بنا دیں اور اس میں مقوی جسم چیزیں شامل کرتے جائیں مگر جسم جب تک کمزور ہے غذا کو لطیف تر باریک تر اور مرطوب تر رکھیں، کم مقدار میں اور بار بار دیں، پکائی ہوئی غذا، بھونی ہوئی غذا کے مقابلہ میں زیادہ موزوں ہوگی۔ غذائیں بالفعل سرد لی جائیں۔ سب سے زیادہ ترجیح کے قابل وہ غذائیں ہوں گی جو سریع الہضم اور معدہ سے جلد اتر جانے والی ہوں۔ شربت جلاب و شربت بنفشہ استعمال کریں، بشرطیکہ اس کے اندر شیرینی زیادہ نہ ہو اور اس میں خوب پانی

203

ملالیا گیا ہو۔ کمزوری اور متلی کی حالت میں رب ریباس اور آب انار استعمال کریں بشرطیکہ ضعف اشتہا ہو۔ بخار کا کوئی مانع نہ ہو تو شراب اور پانی ہم وزن دس بار استعمال کرائیں۔ شراب میں پانی ملا کر ایک دن سے زیادہ رہنے دیں۔ حتی کہ اس میں نبیذ کی تیزی کچھ بھی باقی نہ رہے۔ سفید رنگ کی شراب لیں۔ پرانی شراب سے اجتناب کریں۔ سینہ و جگر پر فصد لین کا ضماد رکھنا نہ بھولیں بالخصوص آبزن کے بعد اسی طرح اس پر سبزیوں کا پانی رکھیں اور آب بنفشہ اور کافور میں دھجیاں تر کر کے سر پر رکھیں۔ مریض کو سرد مکان میں رکھیں۔ جس کے فرش پر سرد پتیاں اور خوشبوجات رکھی گئی ہوں۔ صندلی پارچہ کا لباس ہو، سیب، مروم گیاہ، آس، چوکا، گلاب، شاہسفرم، خربوزہ، بہی، خوبانی، صندل اور کافور اور خلنجے ہوں۔ کھانے کے بعد مریض تاریک جگہ پر سو جائے، گرم کمبل نہ اوڑھے، جماع بالکل ترک رکھے، جماع کرنا موزوں بھی ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ گرم مقام پر اور بھوک کی حالت میں نہ کرے۔ طاقت آجائے تو کھانے سے پہلے تھوڑی ریاضت طلوع آفتاب سے پہلے سرد ہوا میں کرے۔ اس حد تک نہ کرے کے تعب و تکان آجائے کم ہو یا بیش ہو۔ چیخ پکار، کثرت گفتگو اور بلند آواز سے اجتناب کرے۔ سرد پانی پینا بیحد مفید ہے۔ تھوڑی نبیذ شامل کر کے برف سے ٹھنڈا کر کے پینا اور زیادہ بہتر ہے۔ بیضۂ نیمبرشت، بھیڑ کے بچوں کا بھیجہ، انگور، انار برف سے ٹھنڈا کر کے اور آلو بخارا ان مریضوں کے لئے مفید ہے جو شدید حرارت محسوس کرتے ہوں۔ (اغلوقن)

حسب ذیل چیزوں کے استعمال سے آدمی لاغر ہوتا ہے:

آرد کرسنہ، مرزنجوش، زاج، البتہ مزاج مہلک اور خبیث ہوتی ہے۔ سل پیدا کرتی ہے اور پھیپھڑے کو خشک کر دیتی ہے۔ لہٰذا اصلاً اس سے اجتناب کریں۔ (ابن ماسویہ)

انگوٹھے اور کانی انگلی سے دو فالتو انگلیاں نکل آتی ہیں، ان کے علاوہ کسی اور انگلی کے پہلو سے کم ہی کوئی انگلی نکلتی ہے۔ کبھی یہ فقط گوشت ہوتا، کبھی ان کے اندر ہڈیاں ہوتی ہیں۔ کچھ ان میں سے دو انگلیوں کے درمیانی حصہ سے، کچھ انگلیوں سے نکلتی ہیں۔ درمیانی حصہ سے نکلنے والی انگلی کے اندر ارادی حرکت ہوتی ہے۔ انگلیوں سے نکلنے والی انگلی کے اندر کبھی حرکت ہوتی ہے اور اگر اس کے اندر ہڈی ہوتی ہے تو متحرک نہیں ہوتی۔

لحمی انگلی کو بلا خوف و خطر کاٹ دیں۔ مگر جوڑ سے جو انگلی نکلتی ہے جو اعصاب سے اس کی شرکت ہوتی ہے اس لئے اس کا کاٹنا خطرناک ہوتا ہے۔ (بولس نے اسے نہ کاٹنے اور انطلیس نے کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (مؤلف)

204

کسی انگلی کے پورے جو انگلی اگتی ہے اسے حسب ذیل طریقہ سے کاٹیں اس کے ارد گرد کو ہڈی تک گھمائیں پھر ہڈی کو کاٹ دیں، پھر جلد کو اپنے مقام پر چپکا کر مندمل کر دیں (اسی طریقہ پر انطلیس نے اس انگلی کو کاٹنے کا حکم دیا ہے جو درمیانی حصہ سے نودار ہوتی ہے۔) (مؤلف دبولس وانطلیس)

موٹے فربہ لوگ بھوک پیاس برداشت نہیں کرتے۔ تخمہ ان کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اسباب کے تحت عمدہ جسم والوں کے مقابلہ میں یہ تیزی سے بیمار پڑتے ہیں۔ ان کی صحت ناقابل اعتماد ہوتی ہے۔ بیمار ہوتے ہیں تو ان کی بیماریاں مہلک اور قاتل ثابت ہوتی ہیں۔ انہیں صرع، فالج، وجع الفواد، ضیق تنفس، ہیضہ، غشی، حمیات محرقہ اور عرق العرق کی بیماریاں عارض ہوتی ہیں چونکہ موٹے جسم کے ہوتے ہیں اس لئے بیماریوں کا احساس جلد نہیں ہوتا۔ یہ علاج بھی آسانی سے قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ دوائیں ان کے اعضاء کے اندر تیزی سے سرایت نہیں کرتیں۔ ان کا اثر پہلے ہی کمزور ہو جاتا ہے۔ چونکہ اعضاء ان کے تنگ اور تنفس کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کی بیماریاں خراب ہوتی ہیں، رگوں کی فصد کھولنا مشکل ہوتا ہے۔ انہیں مسہل ادویات نقصان پہونچاتی ہیں بسا اوقات تو مہلک ہوتی ہیں، بلغم ان میں زیادہ ہوتا ہے جو سب سے بڑی خلط ہوتی ہے۔ خون کم ہوتا ہے جو سب سے عمدہ خلط ہوتی ہے۔ بیماری کی وجہ سے قئے ہو جائے تو تیزی سے صحت یاب نہیں ہوتے۔ اپنی طبعی حالت پر وہ طویل مدت کے بعد ہی واپس آتے ہیں۔ معتدل جسم کے لوگ تقریباً بیمار نہیں ہوتے۔ بیمار ہو جاتے ہیں تو تیزی سے کمزور ہو جاتے ہیں۔ فربہ انسان کو جماع کا شوق نہیں ہوتا، نہ ہی وہ زیادہ جماع کر پاتا ہے۔ فربہ عورت کو حمل قرار نہیں پاتا۔ حمل قرار بھی پا جائے تو ساقط ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ ساقط نہ بھی ہو تو بچہ بیحد کمزور پیدا ہوتا ہے۔

آدمی دبلا اس طرح ہوتا ہے کہ مزاج گرم ہو جاتا ہے۔ جاندار کا مزاج جب بھی سرد ہوگا وہ موٹا ہو تا جائے گا۔ لہٰذا موٹے انسان پر ریاضت لازم کریں اور اسے سکون، حمام اور گاڑھی غذا سے دور رکھیں۔ واضح رہے کہ دبلے انسانوں کی رگوں میں خون زیادہ اور موٹے انسانوں میں کم ہوتا ہے۔ لہٰذا اس بات کی کوشش کریں کہ خون زیادہ ہو اور چربیاں پگھل جائیں۔ تھوڑی تکان سے فربہی آتی ہے۔ دلک اور ہاتھ پیروں وغیرہ کو دبانے سے آدمی فربہ ہوتا ہے۔ زیادہ سونے سے آدمی دبلا ہوتا ہے۔ (بولس)

برعکس ازیں طویل بے خوابی اور غم وفکر سے جسم دبلا ہوتا ہے (مؤلف)

بہ کثرت پسینہ اور مسلسل بھوک سے بھی آدمی دبلا ہو جاتا ہے۔ کوشش کریں کہ جسم کے مسامات کشادہ رہیں تاکہ بہت ساری چیزیں جسم سے نکل جائیں۔ بسیار خوری سے بچیں کیونکہ جسم کو جو غذا

205

لینی ہوتی ہے وہ تو لے لیتا ہے۔ فالتو کو چند مقامات میں رکھ دیتا ہے اور بوقت ضرورت اسے استعمال کرتا ہے۔ اس طرح وہ مسلسل تغذیہ کی حالت میں رہتا ہے۔

نان خواری اور نان ملت بالخصوص جو زیت کے ہمراہ گوندہ کر پکائی گئی ہو، کے قریب نہ جائیں کیونکہ اس سے انسان بیحد موٹا ہو جاتا ہے۔ دودھ کے ہمراہ تیار کردہ حریرہ سے بھی اجتناب کریں۔ جو گندم کے مقابلہ میں بہتر ہوتا ہے۔ مسور سے جسم دبلا اور باقلی سے موٹا ہوتا ہے۔ سبزیاں دبلا کرتی ہیں کیونکہ قلیل الغذا ہوتی ہیں۔ چربی سے جسم دبلا اور گوشت سے موٹا ہوتا ہے۔ لہٰذا ملطف اور چرپری اشیاء استعمال کریں، ادرار بول اور اسہال شکم کی تدبیر کریں، انیسون، دوقو، بطر اسالیون، فلفل، اسارون لیکر شہد میں گوندہ لیں اور بقدر ۵ء۴ گرام پلائیں۔

قدیم اور رقیق شراب سے دبلاپن اور غلیظ وشیریں شراب سے فربہی آتی ہے۔ سرکہ سے بیحد لاغری پیدا ہوتی ہے۔ بھوک کے وقت آدمی چکنی غذا اور سبزیاں لے۔ یہ تیزی سے ہضم ہوتی ہیں اور غذائیت ان میں کم ہوتی ہے۔

حمام میں نطرون کے ذریعہ دلک کرے۔ کچھ خواتین ایسی مشاہدہ میں آئیں جن کی چھاتیاں بڑھ گئیں تھیں۔ چنانچہ جرجیر کے ہمراہ روغن ملح اور بیخ قصب متخول کے ذریعہ دلک کا قصد کیا گیا۔ خواتین کو دبلا کرنا چاہیں تو ادرار طمث اور فربہ کرنا چاہیں تو قلت طمث کی تدبیر کریں۔ (بولس)

فربہی کی ادویات:

کسیلا، تخم ارنڈ، ورک بری، خربق سفید، مغاث، تودری، بوزیدان، لعبہ، بہمن، جوز، جندم، حب السمنہ، فلفل ونانخواہ ہمراہ باقلی، چنا، گندم اور دودھ وغیرہ جیسی مسخن، مغلظ اور منفخ ادویات کے ذریعہ ضماد رکھیں۔ نیز اس کے اندر ورک وغیرہ جیسی دوائیں شامل کریں جو اپنی خاصیت سے اثر کرتی ہیں۔

(مؤلف)

فربہی کا نسخہ:

حرف یک جزء، خربق یک جزء، آرد چنا یک جزء، باقلی یک جزء، نانخواہ یک جزء، کسیلا ۲ جزء، کمونی کرمانی نصف جزء، فلفل نصف جزء پیس کر گوندہ لیں اور تندور کے اندر رکھ روٹی پکالیں اور خشک کر لیں اس کا ایک جزء اور ایک جزء سمیز (میوہ) لیکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں اور کسی فربہ چوزہ کے شوربا کے ہمراہ روزانہ قبل از طعام چاٹ لیں۔ (سابوز)

206

فربہی کے لئے:

تودری ۷ گرام، خشخاش سفید ۷ گرام، بورہ یک جزء، جوز ۳، جندم ۳، حب الصنوبر ۳، حب السمنہ ۴، سورنجان ساڑھے ۳ گرام، تخم اجوائین خراسانی ساڑھے ۳ گرام، عاقرقرحا ساڑھے ۳ گرام، خولنجان ساڑھے ۳ گرام، بہمن سفید ساڑھے ۳ گرام، کیسلا ساڑھے ۷ اگرام، گندم سفید مملوک، شیر گاؤ، دورق، گندم کو دودھ میں بھگولیں حتی کہ پھول جائے پھر سایہ میں خشک کر کے بھون لیں اور مذکورہ تمام دواؤں کو اس کے ساتھ یکجا کرلیں اور روزانہ ۳۵ گرام صبح و شام استعمال کریں اگر اس کے بعد دودھ لے لیں۔

دیگر:

رنگ کو خوبصورت اور جسم کو فربہ کرتا ہے۔

بادام، بندق، حبہ خضراء، فستق، شہدانہ، حب صنوبر کبار شہد میں گوندہ کر گولیاں بنالیں اور روزانہ بقدر اخروٹ پانچ یا دس لیں اور اس کے بعد شراب پی لیں۔ یہ قوت باہ کے لئے بھی عمدہ ہے۔

سل کے مریضوں کے لئے جوارش:

یہ فربہی لاتی ہے حرارت کو تسکین دیتی اور شکم کو بستہ کرتی ہے۔ بادام مقشر، تخم کدو، طباشیر، گلسرخ، سنبل، مصطگی، بطور سفوف استعمال کریں۔ (حنین)

کمزور جسمانی ہیئت خراب ہوتی ہے، کیونکہ اعضاء رئیسہ سرد ہوتے ہیں اس لئے حرارت و برودت جلد قبول کرلیتے ہیں اور ان کی طاقتیں بہت جلد تحلیل ہونے لگتی ہیں۔ نہایت موٹاپا بھی خراب ہوتا ہے کیونکہ ایسی صورت میں رگیں تنگ خون و روح کم اور تعفن و فضلات زیادہ اور امتلائی کیفیت مسلسل اور تیز تیز حرارت کسی معمولی سبب کے تحت ست ہوجایا کرتی ہے۔ (جالینوس)

جو بدن خشک ہوجاتے ہیں ان کے لئے پانی سب سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ تھوڑا پانی خارجی طور پر عرصہ تک ڈالا جاتا ہے۔

کسی طرح کا بھی استفراغ زیادہ ہوجانے کی صورت میں طاقت کمزور ہوجاتی ہے اور امراض کا سرعت سے حملہ ہوتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ جسم کے لاغر ہونے سے کوئی مرض لاحق نہیں ہوتا۔ جن مریضوں کو استفراغ زیادہ ہوا ہے وہ بسہولت امراض کا شکار ہوئے بغیر نہ رہ سکے کیونکہ برودت کسی بھی سبب کے تحت تیزی سے ایسے مریضوں کو پہونچتی ہے۔ تکلیف تمام خارجی

207

اسباب سے لاحق ہوتی ہے۔ بے خوابی، غم وفکر اور تخمہ کی وجہ سے اس میں اور زیادہ شدت پیدا ہو جاتی ہے جو لوگ موٹے ہوتے ہیں غیظ غضب سے انہیں اور زیادہ سرعت سے یہ کیفیت لاحق ہوتی ہے۔
جسے دبلا کرنا چاہتے ہوں انہیں سخت ریاضت کرائیں۔ قبل از طعام شراب دیں، سالن اور غذائیں چکنی چیزیں رکھیں تا کہ تھوڑی مقدار سے آدمی سیر ہو جائے۔ (جالینوس)
اسی طرح زفت اور راتینج سے گرمی پہونچانے پر عضو گرم اور سوج جاتا ہے۔ گرمی اعتدال کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ میں نے عضو پر اس کا طلاء کر کے تھوڑی دیر کے لئے چھوڑ دیا۔ حتی کہ منجمد ہو گئی، پھر کھینچ کر دفعتہً ہٹا دیا۔ (جالینوس)
طلاء زفتی کا استعمال اسی طرح ہوتا ہے۔ چمڑے کا ایک ٹکڑا لیکر آگ کے قریب کریں حتی کہ تھوڑا پگھل جائے۔ پھر عضو پر چپکا دیں، منجمد ہو جائے تو کھینچ لیں۔ (مؤلف)

فربہی کا نسخہ :

پہلے دن ۲۰۰ گرام شیر مخیض پینے کے تین گھنٹہ بعد دوبارہ ۲۰۰ گرام پئیں۔ پھر ہضم ہونے اور ڈکاریں دور ہو جانے کے وقت تک کچھ نہ لیں۔ اس کے بعد صرف کزمازج مرغ یا بکری کے بچہ کے گوشت کے ہمراہ دیں۔ اور رقیق صاف نبیذ پی لیں۔ اور خوشبو جات سونگھیں۔ ڈکاروں کے دور ہو جانے کے حمام کریں پھر ایک دن غذا لیں اور ہر ہفتہ کوئی چکنا حقنہ لیں۔ (جورجس)
شیر مخیض سے مراد چھاج نہیں بلکہ خود وہ دودھ ہے جس میں ڈہتے وقت جھاگ آجاتا ہے۔ اسے گرما گرم استعمال کریں کیونکہ چکنائی نہ ہونے کی وجہ سے اس میں بیحد غذائیت ہوتی ہے کم فضلہ ہوتا ہے اور معدہ کے لئے زیادہ ہلکا اور دیر تک باقی رہتا ہے۔ (مؤلف)
طب قدیم میں جو پرانی قرابادین ہے اس میں حسب ذیل بیانات نظر آئے ہیں۔ اجوائن خراسانی سفید، خربق سفید، تودری، لعبہ، خشخاش، بیخ کاکنج اور تمام مخدر ادویات سے فربہی آتی ہے، چاول کی اس میں تعریف کی گئی ہے۔ (مؤلف)
ارادی یا غیر ارادی طور پر کم خوراک سے سادہ لاغری آتی ہے۔ (جالینوس)
صحیح کہا ہے کیونکہ جسم کے اندر رطوبت غذا کے ذریعہ پیدا ہوتی ہے۔ (مؤلف)
اسہال سے جسم کے اندر غذا کا پھیلنا رک جاتا ہے۔ اس لئے موٹے انسان کو دبلا کرنے میں اس سے زیادہ مؤثر کوئی اور چیز نہیں ہے۔ اسی طرح برعکس حالت کے لئے برعکس صورت اختیار کریں۔ (جالینوس)

208

دوران کلام یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ غذا کو منتشر کرنے والی مدربول ادویات ہوتی ہے ہیں بشرطیکہ غذا لینے کے کچھ دیر بعد یا غذا کے ہمراہ لی جائیں۔ (مؤلف)

دبلے انسانوں کو بخار ہو جائے تو انار کا ستو وغیرہ دیں تاکہ اشتہا واپس آئے۔ انہیں کمبل اوڑھا کر گرم نہ رکھیں بلکہ جو چیز اوڑھائیں وہ نرم اور چکنی ہو۔ مرطوب ہوا میں رکھیں۔ یہ ان کے لئے موزوں ہے۔ معتدل آبزن کرائیں اور نکلیں تو فوراً سکون پہونچائیں۔ کسی نرم بستر پر لٹائیں حتی کہ حرارت میں سکون ہو جائے۔ اس کے بعد کھائیں۔ دن میں کئی بار تھوڑا تھوڑا کھائیں۔ ہوائے سرد، عرق گلاب عرق صندل کے طلاء، اور صندلی قمیصوں کے ذریعہ پوشیدہ طور پر تحلیل ہوتی ہے، اس سے بچائیں بالخصوص جبکہ ایسی حالت میں آجائیں جس میں ان پر غشی طاری ہو جائے۔ گھر میں گلاب، چوکا اور آس بچھادیں۔ الغرض وہ تمام چیزیں رکھیں جو خوشبو کے ساتھ قبض پیدا کرتی ہوں، فکر و غم اور غیظ و غضب سے دور رکھیں۔ برف کا پانی پینا بیحد مفید ہے بشرطیکہ تھوڑی شراب کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ طاقت آجائے تو تدبیر کے اندر رفتہ رفتہ طاقت کے مطابق شدت پیدا کریں۔ ان کے لئے جن کے اخلاط لطیف ہوں اور بسرعت تحلیل ہو رہے ہوں قابض اشیاء استعمال کریں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہیں آپ روحانی تحلیل والے کہتے ہیں۔ (حنین)

عرصہ دراز سے بھوکے یا سفر کی حالت میں رہنے سے جس کا جسم کمزور ہو گیا ہو اسے شروع میں سخت غذائیں دے سکتے ہیں کیونکہ اُن کے اصلی اعضاء اور قویٰ بحال ہوتے ہیں، اپنی طبعی حالت سے وہ زیادہ دور نہیں ہوتے۔ صرف چربی اور گوشت کم ہو جاتا ہے۔ مگر جن پر نقاہت طاری ہو جاتی ہے تو چونکہ ان کے قوی کمزور ہو جاتے ہیں اس لئے وہ سخت غذاؤں کو ہضم نہیں کرپاتے۔ (حنین)

جسم پر جو لوگ پانی انڈیلنے کے عادی نہیں ہوتے وہ تیزی سے خشک ہو جاتے ہیں، بالخصوص جبکہ خشک اور گرم ہوا چلتی ہے۔ جسے کثرت سے پسینہ آتا ہے۔ اس کا جسم خشک ہو جاتا ہے معتدل قئے کرنے سے جسم مرطوب اور بکثرت قئے کرنے سے کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ معتدل قئے کرنے سے جسم مرطوب اور بکثرت قئے کرنے سے کمزور ہو جاتا ہے کیونکہ معتدل قئے سے معدہ صاف اور ہضم عمدہ ہو جاتا ہے۔ دیر تک سونے سے جسم نحیف ہو جاتا ہے کیونکہ اس سے طاقت جاتی رہتی ہے۔ معتدل خواب سے طاقت اور شادابی پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد گفتگو کرنے سے بیحد کمزوری لاحق ہوتی ہے۔ یہ مضر ہے۔ اس سے غذا فاسد ہو جاتی ہے۔ دن میں ایک بار کھانے سے آدمی لاغر ہوتا ہے۔ شکم بستہ ہو جاتا ہے اور صفراء کی تحریک ہونے لگتی ہے۔ دو بار کھانا اس کے برعکس نتیجہ پیش کرتا ہے۔

209

نسخہ:

یہ فربہی لاتا ہے اور رنگ کو خوبصورت بناتا ہے۔
آرد مکوک ۷۰ گرام، غزروت ۶۸ گرام، سب کو گھی گاؤ میں اچھی طرح لت کر کے روٹی پکائیں اور صبح وشام کھائیں۔ (روفس)

حیرت انگیز نسخہ:

حرف سفید، آرد نخود، آرد مسور، آرد باقلی، نانخواہ ہم وزن۔ کسیلا دو جزء، کمون کرمانی یک جزء، فلفل یک جزء سب کو چھان گوندہ کر چپاتیاں بنالیں اور تندور کی اینٹ پر رکھ کر پکالیں۔ اسے ۳۵ گرام، خشک روٹی ۷۰ گرام لیکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں اور روٹی کے بغیر اسے پیس کر کسی یخنی میں ڈالیں اور قبل از طعام چاٹ لیا کریں۔ (قرابادین کبیر)

مذکورہ قرابادین کی اس فصل کی تفسیر میں جس کے شروع میں ''خصب البدن المفرط'' کا بیان ہے آیا ہے۔

''شادابی میں جسم کا حد سے آگے بڑھ جانا یا تو کوئی رگ کاٹ دے گا جس سے خون بہے گا یا آدمی اچانک مرجائے گا کیونکہ حرارت عزیزیہ گھٹ جائے گی اس کے لئے کوئی حد نہیں ہے۔ ہوتا یہ ہے کہ تنفس تنگی آتی ہے پھر اختلاج قلب شروع ہوجاتا ہے۔ ایسی حالت میں فوراً فصد کھول دیں۔ اس کے بعد غذا کم کردیں۔ ورنہ اچانک موت کا اندیشہ رہتا ہے۔ کسی آدمی کا جسم بیحد شاداب ہوگیا ہو پھر حالت یہ ہوجائے کہ خون کی قئے ہونے لگے، یا خون تھوکنے لگے یا خون کا کوئی بھی استفراغ ہونے لگے، اور اس کے بعد اسی حالت میں جسم خشک ہوجائے جس سے مریض کو فائدہ پہونچے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ عروقی امتلاء حد سے زیادہ بڑھ گیا ہے۔ (مؤلف)

شیریں چیزوں کے کھانے سے جگر فربہ ہوکر بڑھ جاتا ہے۔ (جالینوس)

لہٰذا جن حضرات کو فربہ بنانا ہو انہیں میٹھی چیزیں کھلائیں سدوں پر نگاہ رکھیں۔ (مؤلف)

باقلی سے فربہی آتی ہے۔ کھانے سے جسم کا گوشت زیادہ بڑھتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

بطخ کے گوشت سے فربہی کثرت سے ہوتی ہے۔ (دیاسقوریدوس وابن ماسویہ)

آرد نخود، آرد باقلی اور آرد گندم ملاکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں یہ فربہی لائے گا۔ جوز گندم اور ملاکر دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں یہ فربہی لائے گا۔ جو گندم اور کسیلا دونوں سے فربہی آتی ہے (جوز) بادام شیریں اور بندق دونوں سے فربہی آتی ہے۔ (سندھشار)

210

لک فربہ لوگوں کو بہت لاغر کرتی ہے۔(بولس)
میرے خیال میں یہ چیز وہی ہے جسے دیاسقوریدوس نے قیمور کے نام سے موسوم کیا ہے۔(مؤلف)
لک کے ۳ گرام استعمال سے آدمی لاغر ہو جائے گا۔(بولس)
قنج فربہی لاتا ہے، اس باب میں یہ مؤثر ہے۔(خوز)
مغاث کی خاصیت یہ ہے کہ اس سے فربہی آتی ہے۔(بدیغورس)
میرے خیال میں نام غلط ہے، مراد بعینہٖ ہے بلکہ اس میں مجھے کوئی شک بھی نہیں ہے۔(مؤلف)
ایک بار کھانے سے لاغری اور شکم میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔ صبح و شام کھانے سے برعکس حالت ہوتی ہے۔ گرم پانی پینے سے آدمی دبلا اور سرد پانی سے موٹا ہوتا ہے۔ دھوپ اور پسینہ سے دبلا اور برعکس حالت میں برعکس صورت ہوتی ہے۔ حمام کم کرنے اور روغن کم استعمال کرنے سے جسم خشک ہوتا ہے۔(روفس)

کتاب التدبیر کے اندر جالینوس نے غذائی معاملہ کو اہمیت دی ہے۔ حتی کہ اس کا یہ قول ہے کہ لاغر ہو جانا غذائیت کے فقدان کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جسم کو بیحد مرطوب رکھنے کے لئے غذا سے بڑھ کر کوئی اور چیز ہرگز نہیں ہے۔ لاغری کی تدبیر کے لئے اس نے تین چیزیں مرتب کی ہیں۔

۱۔غذا ۲۔حمام ۳۔نیند

اس نے کہا ہے کہ جس آدمی کو فربہ کرنا چاہیں اسے غذا دیتے وقت حمام میں داخل نہ کریں۔ غذا کے ہضم ہونے اور معدہ سے اترنے کا انتظار کریں اس کے بعد حمام کرائیں، کیونکہ حمام ایسے وقت میں موزوں نہیں ہوتا، جبکہ غذا ہضم نہ ہوئی ہو اور نہ ہی اس وقت موزوں ہے جب کہ غذا کو ہضم ہوئے دیر ہو چکی ہو۔ ایسے وقت میں جسم فربہ نہیں بلکہ دبلا ہوگا۔ وقت اول سے مراد یہ ہے کہ غذا لیتے وقت آدمی کو حمام میں داخل کریں۔ اس سے کچے اخلاط کھنچ کر آئیں گے۔(مؤلف)
جسم سے چپکنے کے متعلق سے ان غذاؤں کا کوئی فائدہ نہیں ہے لہٰذا سب سے عمدہ وقت وہ متوسط وقت ہوتا ہے جس کا ہم نے تذکرہ کیا ہے۔(مؤلف)

جسم کو لاغر بنانے کے اصول:

۱۔غذا کو کم کر دینا۔ ۲۔زیادہ تکان پیدا کرنا۔ ۳۔اسہال، بول اور فصد کے ذریعہ مسلسل استفراغ کرنا۔
جسم پھیلا ہوا، چکنا اور سرخ دیکھیں تو یہ اس کے شاداب ہونے کی علامت ہے۔ تشنج زدہ، سخت اور زرد دیکھیں تو یہ دبلے پن کی علامت ہوگی۔(جالینوس)

211

چکناپن اور سرخی تدبیر سے پہلے تو واضح رہے کہ تدبیر کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔ (مؤلف)

جس کا جسم سخت ہو گیا ہو تو اسے ایک ایسی جگہ منتقل کر دیں جس کی ہوا سرد اور مرطوب ہو۔ مگر جس کے جسم کے اندر شدت کی شادابی ہو اس کے لئے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ (جالینوس)

جسم کو دبلا کرنے کے لئے آدمی کو دھوپ میں دیر تک رکھیں، دن میں ایک بار کھانا دیں، کھردرے رومالوں سے دلک کریں۔ کثرت سے پسینہ، پیشاب اور دست لانے کی تدبیر کریں۔ (مؤلف)

فربہی لانے کے لئے حیرت انگیز نسخہ:

آنزروت ۵، حرف سفید ۱۰، کسیلا ۳، زیرہ ۳، نانخواہ ۵، تخم اجوائن ۵، جوز جندم ۵، زرنباد ۳، حسب السمنہ ۱۰، بوزیدان ۱۰، بہمن ۱۰، سورنجان ۵، حرف ۵، ترنجبین ۵، بادام مقشر ۵۰، سکر ۵۰۔

مذکورہ دواؤں میں سے ۷۵ گرام طبیخ شیر کے ہمراہ صبح وشام لیں اور آرد چاول، باقلی، نخود اور میدہ کا دودھ بادام اور سکر کے ہمراہ حریرہ بنا کر استعمال کریں۔ (مؤلف)

فربہی کے لئے:

خبث الحدید ۱۴۹ گرام، شونیز کم از کم ۲۴ گرام، سداب، کرفس، کسی عصارہ کے اندر اس پر ۲۴۰۰ گرام بکری کا دہی انڈیلیں اور شب و روز چھوڑ دیں۔ پھر ۴۰۰ گرام صاف کر کے صبح کو بطور مشروب استعمال کریں۔ بھوک لگے تو جو غذا پسند ہو لیں اور اس کے بعد پیاس لگنے پر دودھ پانی ملا ہوا پئیں۔ ہر تیسرے دن تبدیل کریں، اور دوبارہ استعمال کریں۔ اس طرح تین یا دو ہفتہ استعمال میں رکھیں۔ سرکہ اور نمکین سبزیاں ترک کر دیں، بعد میں نبیذ لیں۔ فربہی کے لئے عمدہ تدبیر ہے۔

فربہی کے لئے عمدہ نسخہ:

فرف سفید دودھ میں جوش دیکر تین یا سات دن بطور مشروب استعمال کریں۔ ایک خاتون میرے پاس آئی۔ اس نے رائی جیسی کوئی شئے گندم کے ساتھ ابال کر ایک مرغی کو کھلایا وہ فربہ نہیں بلکہ دبلی ہو گئی۔ آنکھوں میں یرقان کا اثر ہو گیا، اس مرغی کو کھانے کے بعد حرارت اور یبوست کا شدید حملہ ہو گیا۔ میں نے اس کا علاج لعاب اسپغول، آب خیار مقشر وغیرہ سے کیا چنانچہ وہ صحت یاب ہو گئی۔ (طبری)

212

فربہی کے لئے:

نخود، باقلی، جو، چاول کا آٹا، ہم وزن۔ مسور مقشر نصف، خشخاش سفید نصف، ماش مقشر نصف، تل مقشر پونہ، کعک ۲، بادام مقشر نصف، سکر ۲، دودھ کے ہمراہ حریرہ بنالیں، اس میں گندم نصف چکل کر شیر بھیڑ کے ہمراہ روزانہ صبح کو استعمال کرتے ہیں۔

فربہی کا عمدہ نسخہ:

تازہ دودھ ۲۰۰ گرام، پانی ۲۰۰ گرام آہستہ ابالیں حتی کہ پانی جل جائے پھر اس میں فانیذ ۳۴ گرام، گائے کا گھی ۳۴ گرام اور روغن حل شامل کر کے دو گھنٹہ ابالیں اور نہار منہ لیں۔

فربہی کا عمدہ نسخہ:

منقی میں اس کا چار گنا پانی ڈالکر جوش دیں حتی کہ نصف باقی رہے، پھر اسے صاف کر کے منقی بقدر ۳.۲۴ گرام میں ۴۰۰ گرام خبث الحدید اور نانخواہ، قرص اور صقر ۲۴، ۲۴ گرام شامل کر کے چھوڑ دیں حتی کہ دو دن ابال کھاتا رہے اب اسے ۴۰۰ گرام صبح و شام نہار منہ اور شام کو استعمال کریں اور ہر تین گھنٹوں کے بعد لیکر کراث کی چٹنی کے ہمراہ روٹیاں کھائیں اور اس پر نبیذ ۴۰۰ گرام پئیں۔ سات گھنٹے گذر جائیں تو فربہ گوشت کھائیں اور اس پر نبیذ صلب ۱۲۰۰ گرام پئیں۔ یہ شکم، صفار اور بواسیر کے لئے عمدہ ہے۔

فربہی اور صفار کے لئے حیرت انگیز نسخہ:

خبث الحدید پینے کے بعد دن میں ہر گھنٹہ کے بعد گھی اور چٹنی کے ہمراہ چپاتی لیں یا نبیذ صلب پئیں۔ چھٹے گھنٹہ سر پر تیل رکھیں اور ایک دن پکایا ہوا اور ایک دن بھنا ہوا گوشت کھائیں اور اس پر ایسی نبیذ لیں جو توازن کے ساتھ مدہوشی لائے۔ اس سے آدمی بیحد فربہ ہو گا اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔

فربہی، رنگ کو سرخ بنانے، اور ازالہ صفار و بواسیر کیلئے مذکورہ نسخہ:

ایک کلو پانچ سو دس گرام میتھی دانہ کو تین بار دھوئیں اور اس کے ساتھ شراب ۲۴ گرام شامل کر کے اوپر سے ۱۶۰۰ گرام پانی ڈالیں، اور اسے تندور میں ایک شب رکھیں، پھر صاف کر کے ۴۰۰ گرام لیں اور اس میں روغن کنجد تازہ ۱۰۸ گرام اور نبیذ ۳۴ گرام داخل کر کے ایک ہفتہ تک استعمال

213

کریں۔(ابن ماسویہ)

فربہی کے لئے:

اجوائن خراسانی کو پانی میں شب وروز بھگو لینے کے بعد اسے پانی سے دھو کر خشک کرلیں اور ہلکے طور پر گھی کے ساتھ لت کر کے پیسے جانے کے حد تک خشک کریں۔ پھر اس میں اس کا چار گنا مغز بادام مقشر اور اتنا ہی مغز اخروٹ اور بادام کے ہم وزن سکر شامل کریں۔ بوقت خواب ساڑھے ۱۷ گرام لیں۔

دیگر نسخہ:

زیرہ، نانخواہ، حرف ہم وزن، فلفل پونہ، آرد نخود، آرد مسور، آرد باقلی، آرد گندم ہم وزن، دواؤں کی طرح چپاتی بنا کر خشک کریں اور دودھ کے ہمراہ یا یخنی کے ساتھ صبح کو ایک ہفتہ تک لیتے رہیں، اس کے بعد نصف النہار میں اور شب میں ایک چپاتی بقدر ساڑھے ۱۷ گرام لیا کریں۔

دیگر نسخہ:

بادام، بندق مقشر، حبہ خضراء، سمسم، خشخاش ہم وزن، کسیلا نصف، فانیذ تمام دواؤں کے ہم وزن، صبح کو اور بوقت خواب ۷ گرام بطور سفوف لیں۔

غلاموں کے ایک تاجر شخص کا تجربہ:

لڑکی کو روزانہ ایک مرغی تازہ بھنی ہوئی میدہ کی روٹی کے ہمراہ ایک مہینہ تک دیں، فربہ ہو جائے گی اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔ (طب قدیم)

جگر کی حالت خراب ہوئے بغیر آدمی دبلا نہیں ہو سکتا۔ (کتاب الاغذیہ)

مغاث ۴، کتیرا ۱، عود، خربق ۵، زرنباد، جج ۳، پیس چھان کر اس کا ایک تہائی سمند نیکوب، ایک تہائی بادام مقشر، ایک تہائی سکر سلیمانی سب کو یکجا کر کے روزانہ ۷۰ گرام لیں اور بھیڑ کا دودھ ۸۰۰ گرام، آب انگور ۴۰۰ گرام دونوں کو جوش دیکر اس میں دوا ڈالیں، اور اس طرح شامل کریں کہ دوا غالب رہے اور نیگرم میں جسم اس سے بیحد فربہ ہو گا۔ رنگ خوبصورت اور سرخ ہو جائے گا۔ (مصنف)

ستو کے ہمراہ استعمال کی جانے والی دوا جو نفخ توڑتی اور رنگ کو عمدہ بناتی ہے۔

214

نسخہ :

کسیلا ۷ گرام، کوٹ چھان لیں اور ستو کے ہمراہ روزانہ سات گرام پئیں یا ۸۰۰ گرام ایسی نبیذ کے اندر جس میں ترشی نہ ہو ساڑھے ۷ اگرام کسیلا ڈالیں اور ایک پیالہ صبح کو اور ایک پیالہ شام کو لیں۔ اور بوقت خواب اس کے اندر ستو کے تین مشروبات بھگو کر لیں۔

فربہی کا ہندوستانی نسخہ :

اجوائن خراسانی کو پانی سے اچھی طرح دھولیں اور اچھی طرح کھولائیں، پھر پانی پھینک اجوائن کو سایہ میں خشک کرلیں اور اچھی طرح پیسیں پھر اسے گوندھے ہوئے آٹے کے بیچ میں رکھ کر بند کردیں اور تندور یا کسی اینٹ کے اوپر رکھیں کہ آٹا گدر کھجور کی طرح سرخ ہو جائے پھر اسے نکال کر پیس لیں۔ اور ۹ گرام تل اور روغن کے ساتھ گوندھے ہوئے خشخاش کے ہمراہ شامل کرلیں۔ اور صبح وشام ۲۷ گرام لیں۔

ایضا:

ایک گرگٹ پھاڑ کر اس کے اندر نمک ڈالیں اور خشک کر کے پیس لیں، اور کھانے میں شامل کر کے لیں۔ ایک ہفتہ کے اندر آدمی فربہ ہو جائے گا۔ (بختیشوع)

بلبوس سے گوشت زیادہ بڑھتا ہے۔ تر روٹی سے گوشت میں اضافہ ہوتا ہے۔ ہریسہ سے گوشت میں افزائش ہوتی ہے۔ گرم مزاج کمزوروں کے لئے عمدہ ہے۔ اس سے جسم کے اندر رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسم پر بالائی کے طلاء کرنے سے آدمی کو غذا پہونچتی ہے اور وہ فربہ ہوتا ہے۔ بالائی جسمانی یبوست کے لئے مفید ہے۔ (دیاسقوریدوس)

چنا اور باقلی دودھ کے ہمراہ بطور حریرہ بنا کر استعمال کرنے سے فربہی آتی ہے۔ کرسنہ سے گائیں موٹی ہوتی ہیں۔ (ابن ماسویہ)

کرسنہ کو بھون کر اچھی طرح کوٹ کر اور شہد کے ہمراہ مخلوط کر کے بقدر اخروٹ لینا دبلوں کے موافق ہوتا ہے۔

دودھ روزانہ لینے سے انسان کا جسم مرطوب رہتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

فربہی لانا مغاث کی خاصیت ہے۔ نیم گرم پانی سے غسل کرنے سے آدمی فربہ ہوتا ہے۔

(روفس وبدیغورس)

215

نظر وان سے دبلے انسانوں کے لئے مفید ضماد تیار ہوتا ہے۔ (روفس)

فربہی اور گوشت میں اضافہ کے لئے:

گندم کوفتہ، نخود کوفتہ، باقلی، لوبیا، سمید نیمکوب، بادام شیریں۔ (ابن ماسویہ)

نسخہ:

ملوک، آرد سمید، غزروت ۷۰ اگرام، سب کو بھیڑ کے گھی میں اچھی طرح لت کریں اور روٹی پکا کر صبح و شام کھائیں۔ فربہ ہوں گے اور رنگ خوبصورت ہو جائے گا۔ قئے قبل از طعام فربہی اور بعد از طعام لاغری پیدا کرتی ہے۔ (طبیب نامعلوم)

فربہی کے لئے نسخہ:

شہد کے کیڑے سات عدد کو خشک کر کے صاف کرلیں۔ پھر انہیں ستو میں ملا کر دو ہفتہ تک استعمال کریں، روزانہ ایک ہفتہ تک بمقدار ۱۶۰۰ اگرام لیں۔ (طبیب نامعلوم)

حمام سے نکلتے ہی کھانا گوشت کے اندر بیحد اضافہ اور اسے طاقت پہونچاتا ہے۔ (اُرکاغانس)

فربہی کے لئے مؤثر اور عمدہ حریرہ:

کعک ۱۴۰ اگرام، بادام مقشر ۷۵ اگرام، چاول سفید کئی بار دھلا ہوا ۱۴۰ اگرام، جو سفید کوفتہ ۱۰۵ گرام، گندم سرخ ۷۵ اگرام، تخم خشخاس سفید ۱۰۵ اگرام، باقلی خشک ۱۰۵ اگرام، مغاس ۳۵ گرام، لوبیا سرخ ۷۵ اگرام نخود مقشر ۷۵ اگرام، سکر سفید سلیمانی ۳۵۰ اگرام، زیرہ نبطی ۷۰ گرام اچھی طرح کوٹ کر تازہ دودھ کے ہمراہ اچھی طرح جوش دیکر حریرہ بنائیں اور ۱۳۶ اگرام ہمراہ روغن بادام شیریں لیں اور ہر چیز سے پہلے لیں اس کے بعد اونٹ کے گوشت کی یخنی لیں اور پھر شراب ریحانی جسے پانی کے ذریعہ توڑ دیا گیا ہو لیں۔

جسم پر موسم گرما میں روزانہ اور موسم سرما میں دو بار طلاء زفتی کرتے ہیں، اور اس حد تک باقی رکھتے ہیں کہ توازن کے ساتھ سرخی آجائے، اس سے گوشت کے اندر اضافہ ہوتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

حریرہ کا عمدہ نسخہ:

یہ بیحد فربہی لاتا ہے اور سل کے مریضوں کے لئے موزوں ہے۔

نخود خیساندہ اور شیر گاؤ یا شیر بھیڑ شب و روز یک جزء، باقلی مقشر ۲ جزء، مسور مقشر یک جزء، جو

216

مقشر ۳ جزء، گندم مقشر یک جزء، خشخاش سفید یک جزء، ماش مقشر ۲ جزء، چاول مغسول خیساندہ در آب سبوس سمیند ڈیڑھ جزء، بادام مقشر یک جزء، نان سمیند خشک کردہ ۳ جزء، سکر طبرزد ۲ جزء، تل مقشر نصف جزء، سب کو کچل کر اس میں سے ۲۰ گرام لیں اور شیر بھیڑ گرم میں جوش دے کر صبح کو نوش کریں۔

دیگر نسخہ:

فربہی لاتا ہے اور رنگ عمدہ بناتا ہے۔ آرد سمیند، مکوک، غزروت ۷۰ اگرام سب کو یکجا کر کے گھی میں اچھی طرح لت کریں اور گوندہ کر روٹی پکائیں اور تندور میں خشک کریں پھر اسے کوٹ کر ۳۵ گرام آب سرد کے ہمراہ متواتر چند دنوں تک استعمال کریں۔ (ابن ماسویہ)

جسم کی رطوبتوں کے مقامات حسب ذیل ہوتے ہیں:

۱۔ بڑی بڑی رگوں کے اندر جہاں وہ بڑی بڑی رگوں کے اندر موجود رطوبتوں اور خون کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

۲۔ چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر، جہاں وہ چھوٹی چھوٹی رگوں کے اندر جو ہر عضو کو سیراب کرتی ہیں موجود رطوبتیں خون کے قائم مقام ہوتی ہیں۔

۳۔ رطوبتیں اعضاء کے اندر پھیلی ہوئی ہوتی ہیں، بالکل ایسے جیسے بھگویا ہوا اون وغیرہ۔

۴۔ کچھ وہ رطوبتیں جن کے ذریعہ اعضاء کے اجزاء ایک دوسرے سے جڑتے ہیں۔

بڑی بڑی شرائین کے اندر محصور رہنے والی رطوبتیں اور خون کم ہو جاتے ہیں تو اس سے چھوٹی چھوٹی شرائین کی رطوبتیں اور خون بھی کم ہو جاتے ہیں، قابض ماکولات و مشروبات سے یہ صورت حال لاحق ہوتی ہے کیونکہ یہ چیزیں کچھ کو چوس لیتی ہیں اور کچھ کو دفع کر دیتی ہیں، حتی کہ وہ معدہ اور بڑی بڑی تجویفوں میں چلی جاتی ہیں اس طرح وہ جسم سے خارج ہو جاتی ہیں۔ یہ رطوبتیں فنا ہو جاتی ہیں تو ان کی مثال وہی ہوتی ہے جو اون کے اندر سے پانی کے فنا ہو جانے کی ہوتی ہے اس کی وجہ سے چربی، گوشت اور دیگر اعضاء بیحد خشک ہو جاتے ہیں، ان رطوبتوں کے فنا ہو جانے کا انجام یہ ہوتا ہے کہ وہ رطوبت بھی فنا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اعضاء ایک دوسرے میں پیوست رہتے ہیں۔ یہی ذبول کی حالت کہلاتی ہے جو لاعلاج ہے۔ دائمی بخار اور قلت غذا اس کا سبب ہوتا ہے۔

ایک شخص کو دیکھا کہ معدہ کے فساد مزاج یابس میں مبتلا ہے۔ اس کی وجہ سے وہ غذا ہضم نہیں کر پاتا تھا۔ بیحد دبلا ہو چکا تھا۔ میرا مقصود یہ تھا کہ اس کے جسم کو معدہ سمیت مرطوب کر دوں۔ چنانچہ

217

حمام سے بالکل قریب اسے ایک جگہ رکھا۔ میں اسے قریب ہی سے حمام لیجاتا تھا تاکہ زیادہ حرکت کرنے سے اس کے اندر خشکی پیدا نہ ہو سکے۔اسے آبزن حمام کے معتدل مقام پر دیر تک متوازن پانی کے ذریعہ کراتا تھا۔ایسے مریض کو حمام کی حرارت نہیں بلکہ پانی کی رطوبت کی ضرورت ہوا کرتی ہے۔پانی کا گرم ہونا بھی ضروری نہیں ہے کیونکہ کمزور جسم حرارت کو برداشت کرتے ہیں نہ برودت کو طبیعت دونوں سے بھاگتی ہے۔ دونوں افراط کی حد تک ہوں تو جسم کی گہرائی میں داخل ہو جاتے ہیں۔ مگر معتدل حرارت سے سابقہ پڑتا ہے تو جسم پھیلتے ہیں اور جہاں جہاں پانی پڑتا ہے وہاں وہاں سے وہ باہر نکل جاتے ہیں۔ان مریضوں کے لئے ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ مسامات کشادہ ہوں، کھل جائیں اور ڈھیلے پڑ جائیں۔ بیحد معتدل پانی اپنی کیفیت سے اس طرح کا اثر پیدا کرتا ہے۔ بیحد گرم پانی سے جسم سے انقباض پیدا ہوتا ہے چنانچہ وہ سمٹ کر اپنی ذات کے اندر محدود ہو جاتا ہے۔ حمام سے نکلتے ہی مذکورہ مریض کو گدھی کا تازہ تازہ دودھ پلاتا تھا کیونکہ مذکورہ بیماری کے لئے یہ دوا سب سے اچھا ہوتی ہے کیونکہ اس کے اندر لطافت زیادہ ہوتی ہے یا زیادہ رقیق ہوتا ہے اور معدہ کے اندر اس کا پنیر کم بنتا ہے۔ دودھ کی ضرورت اس لئے ہوتی ہے کہ یہ معدہ سے بہ سرعت نیچے اتر جاتا ہے اور پورے جسم کے اندر سرایت کرتا ہے،اس طرح تیزی سے غذائیں پہونچ جاتی ہے۔ ایسے مریضوں کو صرف دودھ یا دودھ تھوڑے نیم گرم کے ہمراہ دینا ضروری ہے۔ دونوں چیزیں خالص اور عمدہ ہوں۔ اس بات کو کوشش کریں کہ مریض غذا کو ہضم کرے یا محسوس وغیرہ کر کے برابر دیکھ بھال کرتے رہیں۔ جانور سے بچھڑے کو دور رکھیں،اسے معتدل ریاضت کرادیں۔ چارہ وہ دیں جو زیادہ مرطوب نہ ہو۔انجیر اور جو اعتدال کے ساتھ دیں۔ فضلہ اس کا زیادہ رطوبت لئے ہوئے اور ریاح سے بھرپور ہو تو یہ سمجھیں کہ وہ غذا ہضم نہیں کر سکا ہے۔ لہٰذا اس کی ریاضت اور بڑھادیں اور غذا کم کردیں۔ فضلہ سخت ہو تو برعکس تدبیر اختیار کریں۔ دودھ پلادینے کے بعد مریض کو دوسری بار حمام میں داخل کرنے کے وقت تک آرام کرنے دیں۔ ضرورت ہو تو تیسری بار بھی حمام کرائیں۔ دوسری بار حمام کے اندر اس وقت داخل کریں جب یہ اندازہ ہو جائے کہ دودھ ہضم ہو چکا ہے۔اندازہ مریض کی ڈکار اور شکم کے پھولنے سے ہوگا۔ ہضم ہونے کی مدت پانچ گھنٹے ہے۔ چار گھنٹوں میں غذا استوار ہوتی ہے۔ تیسری بار حمام میں داخل کرنا ہو تو اس مدت میں اضافہ کردیں۔ جب بھی مریض پانی سے نکلے روغن کے ذریعہ کپڑے پہنے سے پہلے دلک کریں۔ خیال رکھیں کہ مریض گرم پانی کے اندر اس حد تک رہے کہ سوج جائے اور دلک اس حد تک ہو کہ وہ سرخ ہو جائے۔اس سے تجاوز نہ کریں ورنہ تحلیل شروع ہو جائے گی۔ معتدل گرمی پہونچائے بغیر مریض کو حمام کرائیں گے تو اس سے تجاوز کرنے پر

218

مریض کو دبلا اور سخت کر دیں گے۔ الغرض حمام کے بعد مریض کی تدہین کریں تاکہ رطوبت محفوظ رہ سکے۔ دودھ پینے میں مزہ آتا ہو تو حرکت کے بعد دوسری بار بھی پلائیں۔ اور مزہ نہ آتا ہو تو ماء الشعیر یا خندروس (مکئی) جو اچھی طرح پکائی گئی ہو استعمال کرائیں۔ اس کے بعد آرام کرنے دیں۔ پھر عشاء میں عمدہ پکائی ہوئی روٹی رضراضی مچھلی کے ہمراہ اور مرغ کے خصیے و باز و دودھ میں سیر کر کے دیں۔ خیال رکھیں کہ غذا ہلکی اور کثیر الغذا ہوا۔ اس کے اندر لسی ہو ورنہ زیادہ فضلات۔ بخداطاقتور لیسدار غذا زیادہ غذائیت کی حامل ہوتی ہے مگر جسم کو تو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ غذا کے اندر احالہ کرے تاکہ اُسے غذائیت نصیب ہو اسلئے کمزور جسموں کو ضرورت یہ ہوتی ہے کہ وہ غذا لیں جن پر انہیں دسترس حاصل ہو۔ لہٰذا مذکورہ نوعیت کے جسم کے لئے گاڑھی غذا گو کثیر الغذائیت ہو موزوں نہیں ہوتی۔ البتہ طاقتور جسموں کے لئے گاڑھی غذا موزوں ہوا کرتی ہے۔ نہایت رقیق غذاؤں سے کوئی خاص غذائیں حاصل نہیں ہوتی۔ لہٰذا اس کا انتخاب ان جسموں کے لئے کریں جو مذکورہ دونوں اقسام کے درمیان متوسط ہوں۔

میں یہ بھی کہتا ہوں کہ جنہیں بھی جسم کے اندر ابھار اور تحریک کی ضرورت ہوتی ہے انہیں شراب کے علاوہ اور کچھ نہیں لینا چاہئے۔ شراب بھی سفید ہو، پانی کم اٹھاتی ہو اور قبضیت رکھتی ہو کیونکہ اس طرح کی شراب کمزور ہونے میں پانی سے مشابہ ہوتی ہے اور بہر حال اس حد تک طاقتور نہیں ہوتی ہے کہ خشکی پیدا کر دے۔ لہٰذا مذکورہ قسم کے مریضوں کے حق میں سب سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔ پانی کے اندر حسب ضرورت مریض کی مالش کریں، مالش دوا، پانی اور شراب کے اثر کی حد تک ہو۔ شراب اس حد تک لی جائے کہ معدہ کے اندر تیرے نہیں نہ اس کے اندر قراقر پیدا ہو غذا اس حد تک ہو کہ معدہ پر بوجھ نہ بنے، نہ پھیلے نہ پھولے۔ اگر مذکورہ عوارض میں کوئی عارضہ لاحق ہو جائے تو دوسرے دن غذا کم کر دیں۔ پہلے دن غذا ٹھیک طور پر ہضم ہو جائے تو دوسرے دن تھوڑا اضافہ کر دیں اور کمزوروں کی تدبیر کے مطابق چہل قدمی اور سواری کی تدبیر اختیار کریں۔ کمزوروں اور زیر بحث مریضوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ کمزوروں کے جسم کی حالت زیر بحث مریضوں کے معدہ جیسی ہوتی ہے۔ ان پر زیادہ تر یبوست، مزمن امراض کے اندر اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اعضاء کی رطوبتیں تحلیل ہونے کے قریب ہوتی ہیں۔ یہ رطوبتیں گو جملہ طور پر فنا ہو جاتی ہیں مگر ہم مذکورہ تدبیر سے انہیں واپس لا سکتے ہیں۔ مگر جو رطوبت اجزاء عضو کو ایک دوسرے کے ساتھ مربوط کرتی ہے اسے واپس لانے کی کوئی راہ نہیں ہوتی۔ جسم میں اضافہ ہونے لگے تو تدبیر کے اندر اضافہ کریں، مالش سواری اور غذا کی کمیت میں اضافہ کریں۔ غذا کی کیفیت ایسی رکھیں جو غلظت اور

219

گاڑھے پن کی جانب مائل ہو۔ مریض صحت کے قریب ہو جائیں تو جو کا دلیہ اور دودھ بند کر دیں اور انہیں پسندیدہ طاقتور اور مغذی گوشت کی غذائیں دیں ان غذاؤں تک بتدریج آئیں۔ عشاء کے وقت جو غذا دیں وہ طاقتور ہو۔ واضح رہے کہ یہ تدبیر اس مریض کے لئے ہے جو سوء مزاج یا بس معدہ کی وجہ سے لاغر ہو چکا ہو۔ نیز سل اور نقاہت کے مریضوں کے لئے بھی یہی تدبیر ہے۔ باقی تندرستوں کو فربہ کرنا چاہیں تو انہیں حمام میں داخل کریں، تمریخ کریں، طاقتور غذائیں دیں۔ انہیں دودھ اور جو کے دلیہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ موزوں ریاضت کرائیں۔ اسی طرح شراب دیں، موزوں مالش اور دلک کریں کیونکہ نقاہت کے مریض اور وہ مریض جو ضعف معدہ کے ساتھ ہی لاغر ہو گئے ہوں زیادہ غذا کے محتاج ہوتے ہیں مگر ہضم کی ضرورت نہیں رکھتے۔ زیادہ تو کجا متوسط بھی ہو تو غذا کئی بار تھوڑی تھوڑی دیں، حتی کہ دوبار میں بھی غذا قبول کر لیتے ہوں تو بھی انہیں تھوڑی کئی بار دیں۔ پہلی غذا کی مقدار اس حد تک ہو کہ دوسری غذا سے پہلے پہلے اچھی طرح ہضم ہو جائے۔ پہلی غذا طاقتور ہو گی تو اس کیفیت کا پیدا ہونا ممکن نہ ہو گا۔ لہٰذا پہلی غذا کو سریع الاستحالہ اور سریع الخروج ہونا چاہئے تاکہ دوسری غذا پہونچے تو معدہ فارغ ہو۔ دوسری غذا کو زیادہ طاقتور ہونا چاہئے کیونکہ مریض اس کے بعد آرام کرے گا اور دیر تک سوئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ریاضت کرنے والے حضرات ایسا ہی کرتے ہیں۔ کیونکہ تجربہ سے اس طریقہ کا موثر ہونا انہیں معلوم ہوتا ہے۔ تحریک پیدا کرنے والوں کے لئے بھی مضر نہیں ہے کہ طریقہ وہی اختیار کریں جو ریاضت والے اختیار کرتے ہیں۔ ریاضت کرنے والے عشائیہ کے بعد اس وقت تک کوئی چیز نہیں پیتے جب تک کھانا ہضم نہیں ہو جاتا۔ پیاس ہو تو بقدر کفایت پلائیں کیونکہ ماکول و مشروب کے ہمراہ پانی زیادہ ہو جانے کی صورت میں معدہ غذا پر گرفت نہ رکھ سکے گا۔ کھانا ہضم ہو جائے تو اچھی طرح سیراب ہونے کی اجازت دیں ۔ایسی صورت میں غذا نیچے اترے گی اور تیزی سے غذائیت حاصل ہو گی۔ دوسرے دن اور زیادہ اشتہا پیدا ہو گی۔ صبح کو مریض باہر نکل کر تھوڑی چہل قدمی کریں۔ جسم پر معتدل مالش کرائیں۔ معتدل مالش یہ ہے کہ جسم گرم ہوائے تو مالش روک دیں۔ اس کے بعد سواری کرائیں۔ سواری سے اترنے کے بعد دوبارہ مالش کرائیں۔ نصف النہار سے پہلے حمام میں داخل ہوں، اور ضروری ہو تو نصف النہار ہی میں داخل ہوں، دوسرے دن معمول کے مطابق پانی پینے دیں کوشش کریں کہ سوتے رہیں کیونکہ کم سونے سے سخت خشکی پیدا ہو گی۔ غذاؤں میں ان کے معمول کا خیال رکھیں۔ ایسی غذائیں نہ دیں جنہیں وہ پسند نہ کرتے ہوں، واضح رہے کہ جن مریضوں کو معدہ کی ذبولی یبوست لاحق ہوتی ہے۔ وہ صحتیاب ہرگز نہیں ہوتے ان کے معدہ تمام عمر بوڑھوں کے معدوں کی طرح رہتے ہیں، وہ ہمیشہ

220

کمزور رہتے ہیں۔ قلب میں جن کی یہ حالت ہوتی ہے وہ تیزی سے لاغر ہوتے ہیں اس کے بعد جگر سے پیدا شدہ ذبول کی حالت ہوتی ہے۔ جو ذبول دیگر تمام اعضا سے شروع ہوتی ہے اس میں طول مدت اس قدر ہوتی ہے جس قدر ان اعضاء میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ جرم قلب جن کا تھوڑا خشک ہو جاتا ہے وہ تیزی سے بوڑھا ہوتا ہے۔ البتہ وہ اس شخص سے زیادہ زندہ رہتا ہے جس کا قلب خشکی کی وجہ سے مجروح ہو جاتا ہے۔ اس کی تدبیر اسی تدبیر کے مطابق ہے جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں جس کے مطابق ظاہر و باطن دنوں کی تدبیر ہوا کرتی ہے۔ واضح رہے کہ یبوست کے ہمراہ برودت مزمن ہو جائے تو علاج کے باب میں معتدل گرمی پہونچانا پیش نظر رکھنا لازم ہے کیونکہ جن لوگوں میں چھوٹی چھوٹی نالیوں کی تجویفوں کی رطوبتیں کم ہو گئی ہیں انہیں دو دن معتدل گرمی تدبیر کو مد نظر رکھتے ہوئے پہونچانے پر تیسرے دن زیادہ گاڑھی اور چوتھے اور پانچویں دن موزوں تر غذا دی جاسکے گی۔

مزاج حار یابس جسم کو دبلے پن کی جانب مائل کر دیتا ہے۔ تیز ریاضت، تدبیر لطیف، ملطف ادویات، ہموم وانکار، بے خوابی، یہ ساری باتیں مزاج کو شدید تر گرم اور خشک کر دیتی ہیں چنانچہ اس کی وجہ سے آدمی دبلا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تیز دوڑ لگانے سے بھی گوشت بری طرح کم ہو جاتا ہے لہٰذا جس آدمی کے گوشت کو بڑھانا ہو اسے شراب غلیظ پلائیں اور غذا ایسی دیں جس سے غلیظ خون بنتا ہو ریاضت ایسی کرائیں جس میں حرکت کم کرنی پڑے۔ اعتدال کے ساتھ دلک کریں۔ الغرض اس کے ساتھ آدمی کو دبلا کرنے کے باب میں ہم نے جو کچھ بیان کیا ہے اس کے مطابق وہی عمل کریں جو دبلا کرنے کے لئے آپ اختیار کرتے ہیں۔ طلاء زفتی ہر تین یا چار دن کے بعد ایک بار کرنا مفید ہے۔ یہ دوا گوشت کو بڑھانے کے لئے مفید ہے۔ اسی طرح یہ بیماری کسی ایک عضو میں عارض ہو تو اسی دور کا طلاء کریں یہ طریقہ بیحد مؤثر ہے، کیونکہ اس طریقہ سے بہ کثرت خون جذب ہو جانے کے باعث گرمی اور رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا مسلسل استعمال موٹے جسموں کے لئے مناسب ہے نہ ہی جس جگہ اس کا استعمال مناسب ہے اس جگہ اس کا استعمال کثرت سے بار بار کرنا ہی مناسب ہے۔ بس موسم سرما میں دو بار اور موسم گرما ایک بار اس سے ہر علاج میں مدد ملے گی۔

پیدا ہونے والے بچہ کا کوئی عضو دبلا ہو تو غلاموں کی تجارت کرنے والے اس کا علاج مذکورہ دوا سے کرتے ہیں ساتھ ہی وہ ایک سیدھی چکنی روغن سے لت پت چھڑی کے ذریعہ ہلکی سی چوٹیں بھی پہونچاتے ہیں۔ چوٹ پہونچانے کی ایک معتدل مقدار بھی ہوتی ہے، اور اسی اعتدال پر علاج کا سارا انحصار ہوتا ہے۔ مقدار یہ ہے کہ جسم سوج جائے، ایک قول کے مطابق پچک جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جس عضو کا گوشت بڑھانا چاہیں۔ اس کا دلک کرنا، اس پر گرم پانی انڈیلنا یا ہلکی چوٹ پہونچانا حتی

221

کہ پھول جائے ضروری ہوتا ہے عضو پھولنا شروع ہو جائے تو قبل اس کے کہ تحلیل ہونے لگے فوراً رک جائیں کیونکہ گرمی پہونچانے والی تمام چیزیں اگر عرصہ تک استعمال کی جاتی ہیں تو جو کچھ جذب ہو کر آتا ہے وہ تحلیل ہونے لگتا ہے۔

غلاموں کے ایک تاجر کے یہاں ایک ایسا لڑکا آیا جس کے کولہوں پر گوشت نہ تھا۔ مگر تھوڑے ہی عرصہ میں وہ بڑھ گیا، وہ اس طرح کہ اس نے اس پر ایک دن اعتدال کے ساتھ چوٹ پہونچائی اور ایک دن ناغہ کیا اور اعتدال کے ساتھ اس پر طلاء زفتی استعمال کیا۔

باقی جس شخص کا پورا جسم کمزور اور دبلا ہو جاتا ہے اسے بعد از طعام حمام مفید ہوتا ہے۔ واضح رہے کہ بعد از طعام کرنے سے جگر کے اندر سدہ بنے بغیر نہیں رہتا۔ بالخصوص جبکہ غذا اس کے موافق ہوتی ہے کیونکہ غلیظ خون پیدا کرنے والی غذائیں مذکورہ طریقہ کے خلاف استعمال کی جاتی ہیں تو بھی سدہ پیدا کر دیتی ہیں، لہٰذا اس طرح پر یعنی بعد از طعام حمام میں داخل ہونے سے پرہیز کریں۔ اس تدبیر سے مسلسل استعمال کرنے کے بعد کبھی گردہ کے اندر پتھری بھی بن جاتی ہے۔ سبب جو سبھی کو پیش نہیں آتا وہ انسانوں کا مختلف ہونا ہے۔ چنانچہ کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کے گردے چپکے ہوئے اور تنگ نالیوں کے ہوتے ہیں، اسی طرح ان کے جگر کی نالیں کا حال بھی ہوتا ہے۔ کچھ لوگ اس کے برعکس ہوتے ہیں۔ پھر ان کی کوئی واضح علامت بھی نہیں ہوتی۔ بس اس تدبیر کا عمل جس مریض پر ہم کریں اس سے پوچھیں کہ آیا داہنے پہلو میں اسے ثقل کا احساس ہو رہا ہے یا کمر میں (دونوں میں سے کوئی بات ہو) تو ہم اسے فوراً پہلی غذا میں کبر سرکہ اور شہد کے ہمراہ دیں اور برابر دیتے رہیں حتیٰ کہ ثقل کا احساس جاتا رہے۔ باقی جسمانی اعضاء مشقت کے ساتھ غذا قبول کرتے ہوں اور ساتھ ہی بیحد ٹھنڈے ہوں تو میرا بارہا یہ معمول رہا ہے کہ نیتون کے ذریعہ علاج کرتا رہا ہوں، ایک بار شہد کے ہمراہ اور ایک بار قیروطی کے ہمراہ اس کا طلاء کیا اعصاب پر اسے رکھنے سے بھی بہ کثرت خون جذب ہو کر آ گیا۔ جلد ناقص ہوتی ہے تو اس کا علاج دلک کے ذریعہ کرتا ہوں۔ دوسرے علاج کی ضرورت نہیں ہوتی۔ (جالینوس)

ہونٹوں، ناک کے کنارے اور کان کے اندر جو نقص ہوتا ہے اس کا ازالہ ہم اس طرح کرتے ہیں کہ سب سے پہلے دونوں طرف کی تمام جلد کو چھیل دیتے ہیں، پھر سخت گوشت نکال کر دونوں طرف سے کھال کو سمیٹ کر ایک دوسرے میں ملا دیتے ہیں پھر انہیں سی کر چپکا دیتے ہیں۔ (جالینوس)

جسم کا دبلا پن کبھی سوء مزاج یابس کی وجہ سے ہوتا ہے جو جسم یا معدہ کو لاحق ہو جاتا ہے جو قوت مؤدیہ غذا یا قوت غاذیہ یا دونوں کے ضعف کا باعث ہوتا ہے۔ ان دونوں قوتوں کے ضعف کی وجہ سے جو

222

لوگ دبلے ہو جاتے ہیں۔انہیں مفید یہ ہے کہ طلاء زفتی کی جائے۔ قبل از طعام معتدل (کھر درے پن اور نرمی میں) رومالوں کے ذریعہ اس حد تک دلک کیا جائے کہ جسم سرخ ہو جائے۔اس کے بعد سختی سے دلک کیا جائے تاکہ جسم سخت ہو جائے بعد ازاں اعتدال کے ساتھ ریاضت کرائی جائے اور پھر حمام۔حمام میں تاخیر نہ کی جائے۔اور تولیہ سے تھوڑا خشک کر لیا جائے۔بعد ازاں تھوڑے روغن کے ذریعہ تمریخ اور پھر کھانادیں۔عمر کے لحاظ سے سر دپانی کی برداشت ہو تو جسم پر انڈیلا جائے۔اس سے فائدہ ہوگا۔طاقت میں مذکورہ لطوخ کے برابر کوئی چیز نہیں ہے۔ماضی میں اکثر حضرات نے جن کا جسم سخت اور موٹا تھا اسے استعمال کیا ہے۔بالخصوص ان حضرات نے استعمال کیا ہے جن کی قوت مغذیہ نہیں بلکہ قوت مؤدیہ کمزور تھی۔ قلت مادہ اور وریدوں میں پہونچنے والی غذا کی قلت سد راہ تھی۔مذکورہ طلاء، فتق امعاء وغیرہ کی وجہ سے ممکن نہ ہو تو پیشتر مذکورہ دلک وریاضت کا طریقہ استعمال کریں۔اس باب میں ہمارا مقصود یہ ہوتا ہے کہ گوشت کی جانب خون کثرت سے جذب ہو کر آجائے اور قوت غاذیہ کو طاقت پہونچے۔ہم حتی الامکان جسم کو تحلیل سے ہونے سے بچاتے ہیں۔ قوت مغذیہ کو طاقت یوں پہونچائی جاسکتی ہے کہ گوشت کو گرم کردیں اور روغن کے ذریعہ اعضاء کو غذا پہونچنے سے روک دیں۔سر دپانی اس باب میں بیحد مفید ہوتا ہے۔

ایک لڑکا میرے پاس لایا گیا جس کی پنڈلیاں گوشت کی قلت سے دبلی ہو چکی تھیں۔ پہلے دن سب نے یکے بعد دیگرے دوبار زفت کا طلاء کیا۔جیسا کہ میرا معمول رہا ہے۔پھر حکم دیا کہ اسے ایسی غذا دی جائے جو زیادہ نہ ہو اور تیزی سے نیچے نہ اترے۔دوسرے دن اعتدال کے ساتھ مذکورہ طلاء کے ذریعہ دلک کیا۔طلاء کم مقدار میں استعمال کیا۔جب جسم نرم ہو گیا تو حکم دیا کہ زیادہ دوڑ لگائے مگر تیز نہ دوڑے۔یہی عمل تیسرے دن بھی کیا۔دوڑ لگانے کے بعد دلک مسکن کر تا تھا۔میں نے حکم دیا کہ روزانہ چہل قدمی کرے۔ چہل قدمی کی ابتداء اعتدال سے کرے پھر تھوڑا تھوڑا اضافہ کرے۔ پنڈلیوں کو برابر دیکھتا رہا۔بالخصوص اس کی رگوں کو کہیں کشادہ نہ ہو گئی ہوں کیونکہ کی کشادگی گوشت بڑھے بغیر خراب ہے اور ام کا باعث ہو گی۔یہ بھی دیکھتا رہا کہ کیا پنڈلیاں گرم ہو گئی ہیں اور لڑکا ورمی تکان محسوس کر رہا ہے یا نہیں۔اسی طرح تمام اعضاء کی دیکھ بھال ضروری ہے۔مذکورہ باتوں میں سے کوئی بات نظر آجائے تو ریاضت روک دیں اور باب الاطباء میں بیان کردہ تدبیر کے مطابق مسکن تدبیر اختیار کریں۔پیروں اور عضو ماؤف کو بحالت نیند اوپر لٹکادیں۔ طبعی حالت پر آجانے کے بعد دوبارہ عمل شروع کریں کوئی بات نظر نہ آئے تو روزانہ ریاضت کے اندر تھوڑا تھوڑا اضافہ کرتے جائیں۔

(جالینوس)

223

زفت یارا تینج کو اعتدال کے ساتھ گرم کریں۔ پھر عضو پر طلاء کر کے منجمد ہونے کے وقت تک چھوڑ دیں۔ پھر عضو کے پھول جانے پر اسے نکال دیں۔ (جالینوس)

طلاء زفتی کے استعمال کا طریقہ یہی ہے۔ (مؤلف)

جسم بوڑھے کی طرح ٹھنڈا اور خشک ہو گیا ہو تو زردئ بیضہ کا سمیذی روٹی کے ساتھ حریرہ بنا کر دیں اور تھوڑی شراب اور پانی پلائیں۔ اس کے تین گھنٹوں بعد پانی اور شراب میں روٹی تر کر کے دیں۔ اور حمام میں داخل کریں۔ مقصود صرف رطوبت پہونچانا ہو حمام سے نکال کر چنا، اور سویا کے ہمراہ بھیڑ کے بچے کی یخنی دیں۔ اس کے بعد ملی ہوئی شراب پلائیں۔ اسے زیادہ نہ دیں نہ طاقتور بنائیں۔ ورنہ درد سر ہوگا۔ مریض کو سونے دیں۔ عود معطر کی دھونی دیں۔ دھونی سامنے سے بھی دیں۔ بستر اور تکیہ نرم رکھیں۔ حمام میں دیر تک رہنے نہ دیں۔ حمام شدید الحرارت نہ ہو۔ بھیجہ، پایوں، فربہ پہلو، گندم، نخود اور سویا کا پانی لیکر اسے چکنا کریں اور اس میں تھوڑا روغن بان ڈال کر تین دن حقنہ کریں اور پانچ دن کا ناغہ دیں پھر رات میں یہی حقنہ کریں اور رات بھر سونے دیں۔ صبح سویرے زردئ بیضہ کا حریرہ اور دیگر تدبیر اختیار کریں۔ زردئ بیضہ، روٹی اور شراب لینے کے بعد مریض حمام میں داخل ہو تو جائز ہے۔ موسم سرما میں گرم پانی کے ہمراہ کوئی شربت استعمال کرے۔ اعضاء کا روغن خیری کے ذریعہ دلک کرے۔ جو لوگ فربہ ہو جاتے ہیں اور رنگ ان کا سرخ ہو جاتا ہے سوء تنفس کی وجہ سے کبھی انہیں اعصابی ہیجان ہونے لگتا ہے۔ (ابن ماسویہ)

شیر گاؤ ۴۰۰ گرام صبح کو لیں اور نصف النہار تک کچھ کھائیں پئیں نہیں۔ اس کے بعد کھائیں اور ہر چار دن کے بعد حمام میں غسل کریں اور ایسے حقنے استعمال کریں جس میں گردہ کی چربی بکثرت شامل کی گئی ہو۔ اس سے فربہی آئے گی اور مزاج مرطوب ہوگا۔ بھیڑ کے دودھ کا بھی یہی اثر ہے۔ کھانے کے بعد جس وقت کھانا ہضم ہونے لگتا ہے گرم پانی لینے سے بیحد فربہی آتی ہے۔ (یہودی)

ذبول:

خشکی کی وجہ سے زندہ جسم کا فاسد ہو جانا ذبول کہلاتا ہے۔ سادہ ذبول، ارادی یا غیر ارادی طور پر غذا نہ لینے کی وجہ سے واقع ہوتا ہے۔ سادہ سے مراد وہ ذبول ہے جو فقط خشکی کی وجہ سے لاحق ہوا ہو۔ برودت کے ہمراہ جو ذبول ہوتا ہے وہ مشائخ (بوڑھوں) کو عارض ہوتا ہے۔ حرارت کے ہمراہ جو ذبول ہوتا ہے وہ دقی بخاروں میں لاحق ہوتا ہے۔ ذبول پورے جسم پر نہیں ہو، وہ اس لئے تا کہ بالکلیہ جسم ذبول کی حالت میں نہ آئے، بوڑھاپے کی حالت میں تو غیر ممکن ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے طویل

224

عرصہ تک ہو۔ طب کے اس حصہ کو "تدبیر مشائخ" کہتے ہیں۔ مقصود یہ ہوتا ہے کہ جرم قلب کا علاج ہو اور حتی الامکان اسے خشک ہونے سے بچایا جائے کیونکہ یہ عضو جب تک متحرک رہے گا مردہ نہ ہوگا۔ یہی حال جانوروں کا بھی ہے اور یہی حال جگر کا بھی ہوتا ہے اگر رطوبت کو دائمی طور پر روکنا ممکن ہو تو بوڑھاپے کو روک دینا بھی ممکن ہوگا۔ مگر یہ ممکن نہیں ہے۔ البتہ یہ ممکن ہے کہ اسے دیر تک دور رکھا جائے۔

امیروس کا قول مشائخ کے بارے میں صحیح ہے وہ یہ ہے کہ حمام کرنے اور کھانے کے بعد انہیں نرم بستر پر سونا ضروری ہے۔ مشائخ کی تدبیروں میں یہ تدبیر سب سے صحیح تدبیر ہے کیونکہ اس تدبیر سے بیحد رطوبت پیدا ہوتی ہے۔ جسم کو غذا کے ذریعہ خاص طور پر رطوبت پہونچانا دیگر تمام مرطب تدبیروں کے مقابلہ میں زیادہ افادیت کا حامل ہے کیونکہ غذا جسم کا حصہ بن جاتی ہے اور اصلی رطوبت کے اندر اضافہ کرتی ہے۔ باقی دیگر مرطبات، توبیرون سے خشکی کو روکتی ہیں یا ان رطوبتوں کے اندر اضافہ کرتی ہیں جو اعضاء کے درمیان پھیلی ہوئی ہوتی ہیں۔ مذکورہ طریقہ سے یہ ممکن ہے کہ مزاج قلب کو مرطوب رکھا جائے اور اس کی اصلی رطوبت میں اضافہ ہو۔ تمام اعضاء کے اندر رطوبت اس رطوبت کے اضافہ سے ہوتی ہے جو پھیلی ہوئی ہوتی ہے۔ جیسا کہ دیگر رطوبتیں کم ہو جاتی ہیں تو اعضاء اصلی کی رطوبت کے کم ہو جانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

قلب و جگر کے اندر رطوبت معدوم تب ہی ہوتی ہے جب خون شدت کے ساتھ معدوم ہو جاتا ہے۔ جگر کے لئے خون کی تولید ہوتی ہے اور خون کے اندر شدید قوت جاذبہ ہوتی ہے اس لئے ممکن نہیں ہے کہ جب تک تمام اصلی اعضاء کی غذا قوت جاذبہ کے مطابق معدوم نہ رہے، قلب کی غذا معدوم نہیں ہو سکتی۔ یہ خیال کرنا لازم نہیں ہے کہ دبلے شخص کا قلب و جگر دیگر تمام اعضاء کے مقابلہ میں زیادہ بہتر ہوتا ہے۔ حالت ذبول کے اندر جبکہ دل سرد ہو علامت یہ ہے کہ تنفس سرد، صغیر اور متفاوت ہوگا، اسی طرح نبض، صغیر اور متفاوت ہوگی۔ یہ لاعلاج بیماری ہے۔ (جالینوس)

موٹے شخص کو دبلا کرنے کی جو تدبیر ہم نے بیان کی ہے اس کے برعکس تدبیر اختیار کریں۔ حمام میں بار بار داخل کریں۔ دو یا ایک بار لامحالہ بعد از طعام حمام کرائیں۔ تھوڑی آہستہ ریاضت، تدبیر، نرم بستر، غذا کئی بار اور زیادہ استعمال کرائیں۔ (بقراط)

شکم کے کیڑوں سے انسان دبلا ہو جاتا ہے کیونکہ یہ تمام غذا سلب کر لیتے ہیں۔ (جالینوس)

غیظ و غضب کا بھڑکنا، ایسی چیزیں جن سے چہرہ سرخ ہو جائے اور حرارت بیرون جسم کی جانب ابھر آئے، مثلاً جنگ اور کشتی کا منظر دیکھنا یا اس میں حصہ لینا، ان سب باتوں سے آدمی فربہ ہوتا ہے۔

225

خوشی و مسرت سے فربہی آتی ہے۔ طلاء زفتی، جسم کو سرخ کرنا، اعتدال کے ساتھ دلک کرنا اور نقل و حرکت سے پورا جسم فربہ ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ عضو بھی فربہ ہو جاتا ہے جس کے لئے مذکورہ تدابیر اختیار کی جاتی ہیں۔ (جالینوس)

ریاضت کے عادی شخص کا جسم شاداب ہو اور وہ ریاضت ترک کردے تو کبھی دبلا ہو جاتا ہے۔ آہستہ چہل قدمی سے جسم موٹا ہوتا ہے۔ ہر قسم کی آہستہ ریاضت سے فربہی آتی ہے۔ فربہی کے لئے روٹی اور تر غذائیں کثرت سے استعمال کریں اور لاغری پیدا کرنے کے لئے ستو وغیرہ جیس غذائیں استعمال کریں جو مقدار میں زیادہ مگر کیفیت میں کم ہوں۔

جسم میں کمی واقع ہو جانے پر خنزیروں کا گوشت بھون کر استعمال کریں کیونکہ یہ کثیر الغذا ہوتا ہے۔ بھنا ہوا گوشت طاقتور اور غیر سیال ہوتا ہے۔ اس سے پھولا ہوا گوشت نہیں بلکہ سخت، طاقتور اور گھٹا ہوا گوشت پیدا ہوتا ہے۔ غلاموں کے تاجر جلد کو پھیلا دیتے ہیں۔ گوشت سے زیادہ کم فاصلہ تک جلد کو الگ کر دینے کے مطابق انہیں جسم کے فربہ ہو جانے کی امید ہوتی ہے۔ صفراوی رنگ بالعموم دبلے جسم کا ہوتا ہے۔ سرخ رنگ فربہ جسم اور اس جسم کا ہوتا ہے جو فربہی کے لئے مستعد ہوتا ہے۔ فربہ ہونا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک جسم میں عمدہ خون بکثرت پیدا نہ ہو۔ خون صفراوی خواہ زیادہ کیوں نہ ہو فربہی نہیں لائے گا۔ محرور المزاج شخص سرد ہوا اور سرد بستر پر سونے سے فربہ ہوگا۔ برعکس تدبیر سے برعکس نتیجہ ظاہر ہوگا۔ (جالینوس)

کمزور جسم کے انسان میں بیماریاں تیزی سے پیدا ہوتی ہیں کیونکہ تمام خارجی اسباب سے برودت، حرارت، تکان اور تکلیف اسے تیزی سے پہونچتی ہے اور آسانی سے اثر انداز ہو جاتی ہے۔ بے خوابی، غم، تخمہ اور غیظ و غضب کی وجہ سے فربہ جسم کے مقابلہ میں بیماریاں اسے جلد لاحق ہوتی ہیں۔

بعض اعضاء لاغر اس لئے ہوتے ہیں کہ طویل المدت تک وہ سکون کی حالت میں ہوتے ہیں یا کوئی ان پر بندھن ہوتا ہے جو شکستگی وغیرہ کی وجہ سے باندھ دیا جاتا ہے۔ سکون کی وجہ سے قوت جاذبہ کمزور ہو جاتی ہے اور بندھن کی وجہ سے عضو کا خون نچڑ جاتا ہے اس لئے اس کی غذا کم ہو جاتی ہے۔ لہٰذا علاج کے سلسلہ میں اس کے برعکس طریقہ اختیار کریں۔ حرکت دیکر طاقت پہونچائیں۔ اعتدال کے ساتھ دلک کر کے، طلاء اور رباط استعمال کر کے یہاں خون لانے کی کوشش کریں، دلک اور پانی کا انصاب اس حد تک ہو کہ عضو پھول کر سرخ ہو جائے۔ سرخی زیادہ ہونے سے پہلے یہ عمل روک دیں۔ کیونکہ ایسی حالت میں جذب خون سے کہیں زیادہ عضو میں تحلیل واقع ہونے لگے گی۔ طبعی حالت کی جانب عضو کے بسرعت واپس ہونے کی علامت یہ ہے کہ دلک اور گرم پانی انڈیلنے کے وقت عضو

226

تیزی سے سرخ ہو جائے گا۔ جن اعضاء کے اندر سرخی کا پیدا ہونا مشکل ہو انہیں بعض گرم ادویات کے ذریعہ دلک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ مثلاً وہ دوائیں جن کے اندر تھوڑی تفسیا اور سرخی پیدا کرنے والی ادویات شامل ہوں۔ یہ دوائیں عضو کے سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ سرخ ہو جائے تو انہیں دور کر دیں۔ سرخ نہ ہو تو دوبارہ سرخ ہونے تک استعمال کریں۔ طلاء زفتی اس باب میں عمدہ شئے ہے۔ کمزور اور لاغر اعضاء کا علاج میں اسی طرح کرتا ہوں۔ بندھن کی ضرورت شاذونادر ہوتی ہے۔ بندھن کا طریقہ یہ ہے کہ بیماری کے اوپر جو مقام ہوتا ہے وہاں ایک موزوں مقام سے شروع کریں۔ یہاں سختی سے لپیٹیں اور مقام ماؤف کی جاب لائیں۔ مقام ماؤف سے ڈھیلا سے ڈھیلا تر کر دیں۔ اس طرح مقام ماؤف پر خون زیادہ سے زیادہ جذب ہو کر آئے گا۔ یہ بندھن شکستگی کے بندھن کے برعکس ہوتا ہے کیونکہ شکستگی کے بندھن میں شکستہ مقام پر بندھن سب سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ (جالینوس)

مذکورہ علاج مفلوج عضو کا علاج ہے۔ (مؤلف)

موسم گرما میں بندھن سے مقام ماؤف کے اوپر باندھتا ہوں، مقام مرض پر نہیں کیونکہ مجھے اس جگہ گرمی اور تحلیل ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ موسم سرما میں البتہ مقام ماؤف کو باندھتا ہوں اور اسے گرم رکھتا ہوں، بیماری کسی ہاتھ یا پیر میں ہو اور وہ کافی دبلا ہو چکا ہو تو دوسرا ہاتھ اور پیر باندھ دیتا ہوں وہ اس طرح کہ نیچے سے اوپر کی جانب بندھن ہو تا کہ یہاں آنے والے خون کو روک کر دوسرے عضو کی جانب اس کی ترسیل کر سکوں۔ بندھن زیادہ سخت نہیں بلکہ اس حد تک ہونا چاہئے کہ تکلیف نہ ہو۔ دوسرے عضو کو گرمی میں کھلا ہوا اور سردی میں بچا کر رکھیں۔ ہمیشہ سب سے پہلے خام رومالوں سے دلک کریں، اس کے بعد گرم ادویات کے ذریعہ دلک کریں۔ بشرطیکہ عضو گرمی کو بمشکل قبول کرتا ہو۔ آسانی سے قبول کر لیتا ہو تو بس اس قدر کافی ہے کہ اسے روغن سے دلک کریں جس میں بہت تھوڑی موم ہو بیمار سے پوچھیں کہ دلک اور ادویات کے ذریعہ جو حرارت پہونچائی گئی ہے اس سے حرارت باقی ہے یا نہیں۔ باقی ہے تو یہ عمل بند کر دیں گے ورنہ علاج دوبارہ کریں گے۔ یہ علاج چار قسم کا ہوتا ہے۔

۱۔ حرکت ۲۔ دلک ۳۔ آب گرم ۴۔ ادویات

قلیل الحرارت مثلاً زیب، کثیر الحرارت مثلاً زفت اور تمر ادویات۔

زیر علاج مریض کافی سرد ہے تو بکثرت ادویات کا ایسا مرکب استعمال کریں جس کے اندر قفر، تھوڑی کبریت جو آگ پر نہ رکھی گئی ہو، اور عاقرقرحا شامل کیا گیا ہو۔ اس طریقہ سے میں نے بہت

227

سے مریضوں کا علاج کیا چنانچہ وہ صحتیاب ہو گئے۔
بیماری رگ پنڈلی یا ہاتھ کے اندر ہو تو صرف اس قدر کافی ہے کہ بندھن چنگاسہ سے ہلکے طور پر دبا کر شروع کریں اور مقام ماؤف تک لیجاتے ہوئے ڈھیلا کر دیں۔ بیماری ران یا بازو کے اندر ہو تو دوسرے ہاتھ اور پیر کو باندھنا ضروری ہوتا ہے۔ بندھن کی ابتداء نیچے سے کریں۔ اور اوپر جنگاسہ اور بغل تک لیجائیں۔ ہاتھ یا پنڈلی کے اندر دبلا پن حد سے زیادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ اوپری بندھن کے ساتھ دوسری جانب کے عضو کو باندھ دیں۔ بیمار ہاتھ اور پیر کے نیچے بھی اوپر تک باندھ دیں، تاکہ غذا نہ لے سکے اور غذا سب کی سب مقام ماؤف تک پہونچے۔ اس بندھن سے تندرست عضو متاثر ہوتا ہے۔ مگر صبر کرنا پڑے گا، تاکہ مریض اپنی طبعی حالت پر واپس آسکے، علاوہ ازیں ہم اس پر کچھ توجہ بھی دیتے ہیں۔ بندھن زیادہ سخت نہ رہے کیونکہ یہ بیحد خراب ہے۔ اس سے عضو عظیم فساد کی زد پر ہوتا ہے۔ (جالینوس)
ذبول کی کیفیت ان اورام کی وجہ سے لاحق ہوتی ہے جو تحلیل نہیں ہوتے الامزمن ہو جاتے ہیں، اس سے جسم آہستہ آہستہ پگھلتا ہے۔ اس طرح کی بیماری میں نبض ضعیف، شدید السرعۃ، متواتر، مائل اور منخنی ہو جاتی ہے۔ ذبول کی کیفیت اس شراب کی وجہ سے بھی لاحق ہو جاتی ہے جو کسی بڑی بیماری کے اندر مریض کو بحالت گرم بخار پلادی گئی ہو۔ بیماری کی وجہ سے مریض شدید غشی کی زد پر ہو۔ شراب سے تو عرضی موت سے بمشیت الٰہی نجات مل جاتی ہے مگر جسم روزافزوں دبلا ہوتا جاتا ہے۔ اس ذبول کے اندر نبض ایک ہی حالت پر ثابت، واحد، ضعیف اور بیحد متواتر تمام اوقات میں ذنب الفار کے مانند ہو جاتی ہے۔ مذکورہ دونوں ذبول کے اندر جسم کے اندر حرارت باقی رہتی ہے۔
ذبول کی تیسری قسم سوء مزاج بارد یابس کی وجہ سے لاحق ہو جاتی ہے۔ بالخصوص یہ بوڑھوں کو عارض ہوتی ہے۔ اور خصوصیت کے ساتھ جبکہ معدہ اور پھیپھڑا دونوں بیمار ہوں۔ یہ قسم زیادہ تر بخار کے بعد عارض ہوتی ہے اس وقت نبض جب تک طاقت رہتی ہے مماسک اور متفاوت ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت کے اندر تواتر کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی مگر طاقت بیحد تحلیل ہو جاتی ہے تو ضرورت پوری کرنے کے لئے متواتر ہو جاتی ہے جو جسم عرصہ دراز میں تحلیل ہوتے ہیں انہیں عرصہ دراز میں آہستہ آہستہ تغذیہ کے ذریعہ فربہی کی جانب واپس لانا چاہئے مگر جو تھوڑے عرصہ میں تحلیل ہو جاتے ہیں وہ رطوبتوں کے استفراغ سے اس کیفیت سے دوچار ہوتے ہیں، جامد اعضاء کے پگھلنے سے نہیں زیادہ عرصہ کے اندر دبلے ہونے والے اعضاء کا گوشت پگھل جاتا ہے۔ یہ باریک اور کمزور ہو جاتے ہیں، غذا ہضم کرنے والے اعضاء کمزور ہو جاتے ہیں، یہی اعضاء تو غذا کو جسم کے

228

اندر پھیلاتے اور خون پیدا کرتے ہیں۔ لہٰذا مناسب ہے کہ غذا تھوڑی پہونچائی جائے تاکہ حسب ضرورت اعضاء ہضم غذا کو ہضم کر کے جزوِ بدن بنا سکیں۔ باقی جن اعضاء کی رطوبتوں کا استفراغ ہو جاتا ہے ان کے لئے اجابتوں کا اعادہ بسرعت ممکن ہے۔ بشرطیکہ اعضاء کی قوت تولید خون اور قوت تحریک پر ہمیں اعتماد ہو۔ اور وہ غذائیں استعمال کی جائیں جو جسم کو بسرعت غذا پہونچاتے ہوں، یعنی رقیق ولطیف غذائیں۔ خصوصیت کے ساتھ وہ غذائیں جو باقی رہ سکیں۔ اسی طرح جسم سے ان کی تحلیل بھی ہو۔ برعکس حالت میں برعکس صورت اختیار کی جائیں۔ سخت اور باقی رہنے والا گوشت پیدا کرنا چاہیں تو مذکورہ غذاؤں کو ترک کر کے ایسی غذائیں استعمال کریں جو گاڑھی، طاقتور اور لیسدار ہوں۔ واضح رہے کہ سنتری حضرات انگور کھا کر موٹے ہو جاتے ہیں مگر ان کا گوشت نہایت ڈھیلا ڈھالا ہوتا ہے۔ (جالینوس)

زمانے تک مسلسل آرام کرنا اور گاڑھی اور مرطوب غذائیں لینا جسم کو مرطوب کر دیتا ہے جس انسان کو فربہ بنانا ہو اسے ترش، نمکین، کسیلی اور چرپری غذاؤں سے پرہیز کرائیں کیونکہ ان غذاؤں سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ جن غذاؤں کے اندر مذکورہ اثرات ہوتے ہیں وہ دوائی غذائیں ہوتی ہیں۔ مذکورہ شخص کے لئے موزوں غذائیں، شیریں، چکنی اور بے مزہ غذائیں ہوا کرتی ہیں۔ واضح رہے کہ پانی اعضاء اصلی کو مرطوب کرنے کے لئے کافی نہیں ہوتا۔ نہ پینے سے، نہ خارجی اور داخلی طور پر اس کے استعمال سے جسم پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ بلکہ اثر یوں ہوتا ہے کہ سطح آب سے جسم کی ملاقات ہو اور اسے بہ آسانی خشک کیا جا سکے۔ (جالینوس)

کرسنہ بھون کر پیس لیا جائے اور اخروٹ کی طرح شہد کے ساتھ گوندھ کر بنا لیا جائے تو لاغری میں مفید ہوتی ہے۔ آب لسان الحمل اس شخص کے لئے مفید ہے جس کے مزاج پر خشکی غالب ہوتی ہے۔ اسی طرح تازہ مچھلی، کدو اور ستو بھی مفید ہے۔ بالخصوص موسم گرما میں اور احشاء کے لئے۔
(بختیشوع)

جسم کا جو حصہ کھلا ہوا اور ظاہر ہوتا ہے وہ خشک ہوتا ہے، کیونکہ انجرات اس سے نکل جاتے ہیں، مگر جو حصہ پوشیدہ ہوتا ہے وہ عرق آلود ہوتا رہتا ہے کیونکہ جو بخار نکلتا ہے اس کا کچھ حصہ باقی رہ جاتا ہے چنانچہ جسم مرطوب رہتا ہے۔ (بقراط)

اس نکتہ سے یہ بات نکلتی ہے کہ جسم کو مرطوب کرنا چاہتے ہوں اسے ہوا کے روبرو نہ رکھیں۔ بالخصوص گرم اور شمالی ہوا کے روبرو کیونکہ ان دونوں سے خشکی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری یہ ہے کہ اس جسم کو اعتدال کے ساتھ تر رکھیں، افراط کی حد تک تری بھی مزاج کو خشک کر دیتی ہے۔ (مؤلف)

229

اثر طبعی طور پر مفقود نہ ہو تو گوشت کی صحت میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ (جالینوس)

ذبول کے بارے میں جالینوس کہتا ہے کہ آبزن اور تمریخ کے ذریعہ تدبیر نہ کی جائے تو دق کی صحتیابی کا امکان نہیں ہوتا۔ اغلوقن میں اس کا قول ہے کہ قلب حار کے مزاج کو واپس لانے کے لئے موزوں تر یہ ہے کہ سرد ہوا میں سانس لی جائے مزاج حار دماغی کی اصلاح کے لئے سرد ضماد استعمال کریں۔ معدہ اور جگر حار کی اصلاح کے لئے غذائیں اور ضماد موزوں تر ہوتے ہیں۔

جسم سے ریاح کی تحلیل ہو توان کے اندر اضافہ کریں، غذا کے لئے خوشبوجات استعمال کریں۔ جو اخلاط تحلیل ہوں ان کے لئے مشروبات کام میں لائیں اور جو اعضاء اصلی تحلیل ہوں ان کے لئے اناج اور گوشت استعمال کریں بشرطیکہ آدمی دق میں مبتلا نہ ہو اور اس قدر حرارت نہ ہو کہ معتدل اجسام کی حرارت محسوس ہو نہ اس قدر برودت ہو کہ جسم کپکپا رہا ہو۔ ایسے لوگوں کو آبزن دن میں دو بار کرنا چاہئے۔ بیماری کمزور ہو تو آبزن زیادہ کرائیں۔ آبزن میں داخل ہونے سے پہلے تمریخ کریں اور روغن گل و روغن بنفشہ کا ضماد استعمال کریں۔ (حنین)

آبزن سے پیشتر تمریخ محل نظر ہے۔ (مؤلف)

آبزن کی سب سے زیادہ مؤثر باری شام کی ہوتی ہے۔ جن لوگوں پر حرارت کا غلبہ ہو آبزن میں داخل ہونے کے بعد اس کا پانی تھوڑا سرد ہونا چاہئے۔ سر پر انڈیلا جانے والا پانی، آبزن کے پانی سے زیادہ سرد رکھیں۔ آبزن سے نکلنے کے بعد سر پر سرد چیزیں رکھیں بشرطیکہ دماغ بیحد گرم ہو، سینہ، جگر اور معدہ پر سرد چیزیں رکھیں۔ ان ضمادوں کے اندر برودت کے ساتھ خوشبو بھی ہو، یہ بالفعل و بالقوہ سرد ہوں۔ بالقوہ خشک چیزوں سے پرہیز کریں۔ نیز جسموں کو تیزی اور طاقتور طور پر بالقوہ و بالفعل سرد کر دینے والی چیزوں سے بھی پرہیز کریں۔ اس سے جسم فربہ ہوتے ہیں چنانچہ رطوبتوں کے اثرات سرایت نہیں ہوتے۔ سوء مزاج یابس حرارت کے ساتھ ہو تو برودت سے اس حد تک بچنے کی ضروری نہیں ہوتی۔ ایسی حالت کے اندر جس میں مذکورہ کیفیت کے ساتھ حرارت ہو، روغن نیلوفر، روغن بنفشہ، عرق گلاب، کافور، سرکہ، روغن گل اور قیروطی مفید چیزیں ہیں، جسم دبلا ہو اور مسلسل دبلا ہو تو تکان سے آدمی کو بری طرح بچائیں۔ بالخصوص حمام میں اور آبزن استعمال کرتے وقت۔ ضعف غالب ہو تو اس سلسلہ میں احتیاط برتیں۔ ایک ڈولی کے اندر آدمی کو حمام تک لیجائیں اور پھر اسی طرح واپس لائیں۔ تکان اور دل کو فکر اور گھبراہٹ وغیرہ کی مشقت سے دور رکھیں۔ حمام اور آبزن میں انہیں دیر تک نہ رہنے دیں اس حد تک نہ رہنے دیں کہ جسم پر ذبول اور قوی پر استرخائی کیفیت طاری ہو جائے۔ دھوپ سے قریب حمام اور آبزن نہ ہوں کہ ان کا پانی بہت

230

زیادہ گرم ہو جائے۔ (حنین)

طویل فکر مندی سے فربہ انسان دبلا ہو جاتا ہے۔ (جالینوس)

طویل فکر مندی وہی لاغری کا باعث بنتی ہے جس میں آدمی فکر کرے تو اہتمام کرنے لگے، دیگر فکر مندیوں سے آدمی دبلا نہیں ہوتا۔ (مؤلف)

جسم جب تک کمزور ہے حمام اور آبزن کے اندر پانی اسی قدر ہونا چاہئے جس کا تذکرہ ہم کر چکے ہیں مگر جب وہ ٹھیک ہو اور تھوڑی فربہی بھی آچکی ہو، اور قوت واپس آرہی ہو تو آبزن سے نکلتے نکلتے ٹھنڈک استعمال کریں۔ آبزن میں ایک ایسا غوطہ لگائیں کہ ٹھنڈک اور زیادہ بڑھ جائے۔ جسم فربہ نہیں ہو جاتا اور گوشت کی ایک مقدار حاصل نہیں ہو جاتی تو اس وقت تک ٹھنڈک سے بچیں اور اس سلسلہ میں سخت احتیاط برتیں۔ حمام اس وقت استعمال کریں جب بھوکے ہوں اور نہ جسم میں کچھ کمی واقع ہوئی ہو۔ بلکہ لی گئی غذا کا کچھ حصہ جسم کے اندر موجود ہو۔ یہ بات میسر نہ ہو تو موافق حریرے استعمال کریں اور ایک گھنٹہ انتظار کر کے دیکھ لیں کہ نیچے اترنے کا احساس ہو رہا ہے یا نہیں۔ اس کے بعد حمام و آبزن استعمال کریں۔ اس تدبیر سے دبلے انسان بری طرح فربہ ہو جاتے ہیں۔ البتہ کبھی کبھی اس کے بعد داہنے پہلو میں بوجھ محسوس ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں عرق افسنتین، سکنجبین، دودھ کے ہمراہ چاول کا حریرہ استعمال کریں۔ جو اس قدر پکایا جائے کہ سرخ ہو جائے۔ یہ حریرہ کمزور دواؤں کے لئے نہیں بلکہ ان کے حق میں موزوں ہوتا ہے جن کے اندر تھوڑی طاقت ہو۔ خلو معدہ کی حالت میں حمام کرانے سے پرہیز کریں۔ بے مزہ غذائیں فربہی لاتی ہیں، نیز وہ غذائیں بھی جو خشک نہ ہوں اور طبیعت میں ان کے لئے اشتہا پیدا ہوتی ہو۔ مریضان دق یعنی وہ حضرات جن کے اعضاء رئیسہ پر حرارت ویبوست غالب آجاتی ہے اور ضعف اس درجہ پر پہونچ جاتا ہیں کہ غشی طاری ہونے لگتی ہے، کے لئے سب سے موافق غذا گدھی کا دودھ اور ماء الشعیر ہے۔ گدھی کا دودھ میسر نہ ہو تو گائے کا تازہ تازہ دودھ سکر کے ہمراہ لیں، تاکہ پنیر نہ بن سکے۔ گائے کو جو، کاسنی یا خس جیسی چیزیں بطور چارہ دی گئی ہوں، یہ نوجوان، موٹی تازی ہو اور اس نے ماضی قریب ہی میں بچہ دیا ہو۔ دودھ حمام سے نکلنے کے بعد استعمال کریں وقتاً فوقتاً حسب برداشت مریض کو قئے کرائیں۔ ماء الشعیر بھی اچھی طرح جوش دے کر آبزن سے نکلنے کے بعد ہی لیں۔ طاقت کمزور ہو تو ماء الشعیر کر رقیق کر کے اس کا صاف حصہ استعمال کریں اور جیسے جیسے طاقت آتی جائے اُسے گاڑھا کرتے جائیں حتی کہ اس کا ثقل بھی استعمال کرنے لگیں۔ کبھی کبھی اس میں عدس مقشر شامل کرلیں۔ حرارت جب غالب ہو تو یہ موزوں ہوتی ہے۔

231

مذکورہ حضرات کے لئے قطف۔ (بتھوا) پالک، چولائی، رجلہ، خس، ملوخیاوغیرہ اور کدو، شکم خیار اور قثاء سے تیار کردہ یخنی موزوں ہوتی ہے۔ کبھی کبھی آبزن کے بعد قبل از طعام آب کدو مشوی تھوڑی سکر اور سرکہ کے ہمراہ خوشبودار کر کے لے لیتے ہیں اور پانی ملے ہوئے سرکہ کے ہمراہ خبیص استعمال کرتے ہیں، اسے خالص طور پر نہیں لینا چاہئے۔ بالخصوص جبکہ مریض طاقتور ہو کیونکہ اس سے خشکی پیدا ہوگی۔ حرارت مانع نہ ہو۔ چوزے وغیرہ، بکری اور بھیڑ کے دودھ پیتے بچے اور رضاضی مچھلی شکار کرتے ہی بطور یخنی لیں۔ انہیں حریرہ کے تھوڑی دیر بعد استعمال کریں دوسری بار آبزن کے بعد عشاء کے وقت لیں۔ حریرہ آبزن سے پہلے ہلکا لیں۔ تاکہ آبزن میں داخل ہونا ممکن ہو۔ جسم میں جیسے جیسے طاقت آتی جائے حسب برداشت غذا کے اندر اضافہ کریں۔ مگر جب تک کمزور رہے غذا کو لطیف، رقیق اور مرطوب رکھیں، اور کئی بار لیں۔ ایسے لوگوں کے لئے بھنی ہوئی چیزیں سب سے عمدہ ہوتی ہیں۔ غذاؤں کی دیکھ بھال کرتے رہیں۔ دیکھیں کہ تیزی سے نیچے اتر رہی ہوں تو دوسری غذاؤں کے مقابلہ میں انہیں ترجیح دیں۔ ٹھنڈی چیزیں لی جائیں کیونکہ عمدہ ہوتی ہیں، شربت بنفشہ اور جلاب استعمال کریں بشرطیکہ ان میں شیرینی زیادہ نہ ہو، پانی بہ کثرت استعمال کریں۔ غشی کے وقت اور نبض کے صغیر، تنفس کے کمزور ہونے اور قلت اشتہا کی حالت میں رب ریباس استعمال کریں۔ نیز آب انار اور رب انار لیں۔ شراب کے لئے حرارت مانع نہ ہو تو ایسی شراب استعمال کریں جس میں دس گنا پانی ملایا گیا ہو، اور اس حد تک چھوڑ دیا گیا کہ اس کی کیفیتیں ٹوٹ گئی ہوں اور اس حد تک ہو چکا ہو کہ نبیذ کی کوئی تیزی باقی نہ رہ گئی ہو۔ اسے ٹھنڈا کر کے استعمال کریں۔ اس کا سفید دودھ لیں اور پرانے سے پرہیز کریں۔ جگر اور معدہ پر ضماد رکھیں۔ واضح رہے کہ جگر کم ہی گرم ہوتا ہے اور اسی حالت میں ایک مدت تک باقی رہتا ہے۔ اسی طرح معدہ بھی گرم نہیں ہوتا اس پر صندل، کافور، عرق آس، عرق گلاب و اخلاف کا ضماد رکھیں۔

سینہ پر قیروطی کا ضماد رکھیں جس میں کافور شامل کی گئی ہو۔ کبھی کبھی اس کے اندر تھوڑا سرکہ بھی شامل کردیتے ہیں۔ اس ضماد کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ آبزن کے بعد استعمال کیا جائے اور سینہ اور پسلیوں پر رکھا جائے تاکہ قلب سے حرارت کا تطفیہ ہو، آب خس، آب حی العالم وغیرہ آرد جو کے ہمراہ استعمال میں لائیں۔ گرمی پیدا ہو جانے کے بعد تبدیلی کریں اور اس کے ہمراہ روغن نیلوفر اور کافور شامل کریں۔ سر پر بھی رکھیں۔ ایسی صورت میں ضرورت ہو تو اسے برف سے ٹھنڈا کرلیں۔ سینہ اور معدہ پر رکھے جانے والے ضمادوں پر ٹھنڈک غالب نہ ہو، جیسا کہ دماغ پر رکھے جانے والے ضماد پر ٹھنڈک غالب رہتی ہے۔ بالخصوص جبکہ جسم دبلا ہو۔ گردوپیش کی ہوا ٹھنڈی

232

رہے، یاتو ہوا کے ذریعہ، یا بڑے بڑے پنکھوں کے ذریعہ قریب میں سیب یالفاح، آس، گلاب خلاف، اسطوخودوس، خربزہ، بہی، خوخ کے علاوہ گلاب، صندل، کافور، آب آس اور سیب وغیرہ کے کھلے رکھے جائیں۔ غذا کے بعد ہمیشہ سونے کا اہتمام کریں۔ غذا لینے کے بعد تاریک اور ٹھنڈے مقام میں نرم وگداز پر لیٹیں۔ ماحول میں ٹھنڈک مذکورہ بیان کے مطابق خوشبوجات کے ذریعہ پیدا کریں۔ جماع اور ان تمام باتوں سے قطعی اجتناب کریں جو جسم کو گرم کردیتی ہوں۔ حتی کہ جسم میں طاقت آجائے۔ طاقت آجانے کے بعد بھی گرم مقام پر، یا سخت بھوک کی حالت میں امتلائی کیفیت میں ان چیزوں سے پرہیز کریں۔ قبل از طلوع آفتاب ٹھنڈی ہوا کے اندر چہل قدمی اور سواری کر کے تھوڑی ریاضت کریں۔ ریاضت اس حد تک نہ ہو کہ جسم میں تکان کا کچھ بھی اثر پیدا ہو۔ چیخ وپکار اور کثرت کلام سے بچیں۔ تنفس صغیر ہو اور متلی ہو رہی ہو تو جو کا ستو آب انار کے ہمراہ اور روغن بادام کے ہمراہ سلت (جو برہنہ) کا ستو استعمال کریں۔ ان چیزوں کا حقنہ کریں جن کی جانب طبیعت زیادہ مائل اور وہ تیزی سے ہضم ہو جاتی ہوں شیرینی تھوڑی استعمال کریں کیونکہ یہ گرمی پیدا کرتی ہے اور تکلیف وہ ہوتی ہے لی جائے تو اعتدال کے ساتھ لی جائے۔ قابض اشیاء سے بالکلیہ پرہیز کریں۔ (جالینوس)

نمکین تلخ، چرپری اور ترش غذائیں ترک کردیں، باعث تکلیف لباس استعمال نہ کریں۔ (مؤلف)

حمام اور آبزن کے بعد نرم بستر پر آرام کریں تاکہ حمام وغیرہ سے پیدا شدہ تکان میں سکون پیدا ہو۔ اس کے بعد غذا لیں اور غذا دن میں کئی بار لیں۔ آبزن صبح وشام یا دن میں تین بار کریں۔ اس کا پانی جسم کے لحاظ سے معتدل ہو آبزن سے پہلے اور بعد میں روغن کے ذریعہ تمریخ کریں۔ ممکن حد تک نقل وحرکت کم کریں۔ مرطوب ہوا کے اندر گھومیں پھریں، گردو پیش پانی اور رجلہ کا انتظام رکھیں۔ روزانہ آخر میں آبزن ہمیشہ بعد از طعام کریں، نہ ہو سکے تو آبزن سے پہلے تھوڑی چیز تناول ضروری کریں۔ آبزن سے نکلنے کے بعد ماء الشعیر وغیرہ برف سے ٹھنڈا کر کے لینا موزوں ہوتا ہے۔ ٹھنڈک پیدا کرنے والی غذائیں لازماً استعمال کریں۔ اس کے بعد ٹھنڈی چیزیں جو سبزیوں وغیرہ سے تیار کی گئی ہوں قریب میں رکھیں۔ یہ تدبیر ان لوگوں کے لئے ہے جن کے اندر بخار اور حرارت ہو۔ عنب الثعلب بھون کر استعمال کریں۔ ٹھنڈا پانی ان لوگوں کے لئے بیحد مفید ہے جن کے مزاج پر سوء مزاج حار یابس بیحد غالب ہو، فربہی پیدا کرنے والی مرغیاں، فربہی پیدا کرنے کے لئے عمدہ ہوتی ہیں، انہیں تھوڑا طاقتور بنالیا جائے۔ بالخصوص اناج کی غذا دیکر۔ نیز دودھ، زردی بیضہ اور بھیڑ کے بچوں کا بھیجہ مفید ہے۔ جن مریضوں پر حرارت اور یبوست کا بیحد غلبہ ہو ٹھنڈا کر کے ان کی ہواؤں

233

کی دیکھ بھال کرتے رہیں، تاکہ زیادہ تحلیل نہ ہو سکے۔ ورنہ غشی طاری ہو گی، مقصود یہ ہو کہ ان کے اندر روح ہمیشہ گاڑھی بنی رہے۔ قبل از طعام برف سے ٹھنڈا کر کے توت، انگور آبی، غیر شیریں اور خربوز جیسے فواکہ دیں۔ جن مریضوں پر غشی طاری ہوتی ہو انہیں بہی اور ناشپاتی دیں۔ جو مریض خشکی کی جانب آچکے ہوں اس وقت ان کی قوتوں کو بحال رکھنا زیادہ اولیٰ ہے۔ قابض روغنیات کے ذریعہ ان کی تمریخ کریں۔ (جالینوس)

لعبہ جنگلی فربہی لاتی ہے خشک جسم کو مرطوب کرتی ہے اور گوشت کے اندر بیحد اضافہ کرتی ہے بشرطیکہ کسی ستو کے ہمراہ استعمال کی جائے۔ البتہ یہ قوی الحرارت ہوتی ہے کبھی اس سے گرم درد اٹھنے لگتے ہیں۔ (ابو جریج راہب)

فربہی کا مجرب نسخہ، ان کے لئے جن پر دبلاپن غالب ہو چکا ہو:

ارنڈ مقشر ا کلو ۶۰۰ گرام۔ اچھی طرح پیس لیں۔ پھر اس پر ۸۰۰ گرام دودھ انڈیلیں اور اچھی طرح گوندہ کر یکجا کر لیں۔ پھر اس کی روٹیاں پکائیں ایک روٹی کا وزن ۷ا گرام ہو۔ اسے خشک کر کے سفوف بنالیں۔ اور ایک روٹی کا سفوف روزانہ قبل از طعام استعمال کریں۔ حیرت انگیم طور پر مفید ہے۔ (کندی)

معتدل اور عمدہ گوشت کا جسم صحت کے اعتبار سے کامل تر اور معتمد تر ہوتا ہے۔ باقلی سے جسم مرطوب ہوتا ہے۔ گائے کا دودھ جس کا جھاگ اتار لیا گیا ہو۔ بلونے کے فوراً بعد اس میں خبث الحدید، صعتر اور بزورڈال کر پینے سے بدن شاداب ہو جاتا ہے۔ (روفس)

خبث سے فربہی اور شادابی آتی ہے۔ لہٰذا اس کا نسخہ پیش کیا جاتا ہے۔

نسخہ:

مغاث ۴۰۰ گرام چھلنی سے چھان کر دودھ میں گوندہ لیں اور چھلنی سے ایک شب ڈھانک دیں، پھر اس پر کتیرا ۲۰۰ گرام کوفتہ، اور حب السمنہ نصف ربع، ڈالیں اور اسے شیرج سے ڈھانک دیں اور پھر اس میں حب السمنہ نصف ربع، کمون نصف ربع ڈال کر اچھی طرح جوش دیں پھر روغن کو صاف کر کے آرد باقلی، چاول، گندم، غذا اور دودھ کا حریرہ بنائیں اور حریرہ کے اندر روغن ڈال دیں۔ پھر اسے خبث میں داخل کریں۔ بیحد حیرت انگیز نسخہ ہے۔ (یوسف ساحر)

234

جسم کو شاداب اور مرطوب رکھنے والا حریرہ:

کعک مجمر ۲ جزء، آرد چاول یک جزء، بادام شیریں مقشر نصف جزء پسا ہوا سب کو سکر اور دودھ میں جوش دیکر حریرہ بنالیں۔ (طبری)

اس میں مفید خبث کی قسمیں ہیں، یہ قرابادینی بیان ہے۔ (دیاسقوریدوس)

بارزد تازہ دودھ کے اندر حل کر کے حقنہ کریں۔ اس تدبیر کے برعکس تدبیر استعمال کریں جو حملہ کے نام سے موسوم ہے۔ دبلا کرنے میں سب سے زیادہ موافق مزاج حار یابس ہوتا ہے کیونکہ حار مزاج سے چربی پیدا نہیں ہوتی اور یابس مزاج گوشت بننے میں مانع ہوتا ہے۔ ملطف تدبیر اور طاقتور ادویات نیز قلت نوم اور غم و حزن کا طریقہ اختیار کریں، آدمی کو خشک چیزوں پر سلائیں، شراب بالکلیہ ترک کرادیں۔ معدہ اور جگر پر کبھی نہایت ٹھنڈک پیدا کرنے والی چیزیں رکھیں جاتی ہیں، یہ دوائیں خطرناک ہوتی ہیں، لہٰذا حکمت کے ساتھ استعمال کی جائیں کیونکہ ان سے کبھی قوت جاذبہ مکمل طور پر گر جاتی ہے جیسے شوکران اور اجوائن خراسانی وغیرہ۔ جسم جب بھی گرم ہو جائے چند دنوں کے لئے تبدیل کردیں۔ پھر دوبارہ انہیں استعمال کریں غذا کثیر الکمیہ اور قلیل الغذاء استعمال کریں۔ شراب نہایت رقیق مثلاً زرد قدیم اور سفید پئیں۔ غلیظ اور گاڑھی شراب سے اجتناب کریں۔ (ابن سرابیون)

جس آدمی کو دبلا کرنا ہو تو بعد از طعام نقل و حرکت کرائیں اس سے جسم کا استفراغ ہوگا۔ جسم میں امتلائی کیفیت کے بعد تکان پیدا کریں، تکان اور حمام کے بعد انتظار نہ کریں بلکہ سکون ہونے اور طبعی حالت پر واپس آنے سے پہلے پہلے غذا لے لیں، کیونکہ ایسی حالت میں تھوڑی غذا سے آدمی شکم سیر ہو جائے گا۔ غذائیں چکنی ہوں تاکہ آدمی تیزی سے سیر ہو سکے۔ (بقراط)

یہ تدبیر جالینوس کی تدبیر کے مخالف ہے، جالینوس کہتا ہے قبل از طعام نبیذ لیں تاکہ گرم ابخرات سے جسم میں امتلاء پیدا نہ ہو غذا زیادہ نہ لے۔ اس حالت میں پرہیز کرنا لازم ہے کیونکہ ریاضت اور حمام کے بعد انسان جبکہ غیر متنفس تیز رہتا ہے غذا لے لیتا ہے تو احشاء کے اندر سدے پیدا ہو جاتے ہیں بالخصوص جگر کے اندر۔ جیسا کہ غذا کے بعد تکان و حمام سے ان جسموں کی حالت ہو جاتی ہے جن کے اندر غذائیں نالیاں تنگ ہوتی ہیں کیونکہ جسم جب دبلا ہوتا ہے تو استحصال غذا کا محتاج ہوتا ہے۔ آدمی ریاضت کے بعد کھانے کے باب میں اس حد تک انتظار کرتا ہے کہ حرارت میں پوری طرح سکون ہو جائے۔ برعکس حالت میں برعکس صورت ہوگی۔ دبلا شخص اس وقت زیادہ اور فربہ شخص کم کھائے گا کیونکہ یہ جلد سیر ہو جائے گا۔ بالخصوص جبکہ غذا چکنی ہو۔

235

ریاضت کے بعد شراب دیں مگر احتیاط کے ساتھ دیں۔ نیم گرم پانی کے ہمراہ دیں کیونکہ اس وقت اشتہا کم ہوتی ہے۔ سرد پانی سے اجتناب کریں اس سے اشتہا بڑھ جاتی ہے۔ غذا ایک بار دیں، حمام ترک کردیں بستر کھردرا استعمال کریں۔ ممکن حد تک چادر نہ اوڑھیں۔ غذا کئی بار لینے سے ہضم بیحد عمدہ ہو جاتا ہے۔ فضلہ کم بنتا ہے، برعکس تدبیر سے برعکس انجام ہوتا ہے۔ حمام کرنے سے غذا کو سرایت کرنے میں بیحد مدد ملتی ہے کیونکہ جسم کا بیرونی واندرونی اور بالخصوص بیرونی حصہ گرم رہتا ہے۔ سخت چیز کے اوپر سونے سے جسم سمٹتا ہے، پھلتا نہیں ہے۔ کھلا بدن سرما میں سرد اور گرما میں گرم ہو جاتا ہے اور دونوں موسموں میں تحلیل اس کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے۔ موسم سرما میں اس لئے کہ بیرونی حصہ نہایت سرد ہو جاتا ہے جس سے غذا اطراف اور سطح جسم کی جانب نفوذ نہیں کرپاتی۔ (مؤلف)

جسم کا حد سے زیادہ شاداب ہو جانا خطرناک ہے کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے کہ ایسے لوگ اپنی حالت پر ثابت نہیں رہتے اور نہ ہی اس حالت میں وہ غذا ہضم کرپاتے ہیں۔ اصلاح کے اعتبار سے جسم کا بڑھنا بھی ممکن نہیں ہوتا کیونکہ فربہی از حد ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ خراب سے خراب حالت ہی کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اس فربہی کو دھیرے دھیرے بلا تاخیر استفراغ کے ذریعہ کم کیا جائے۔ استفراغ یکبارگی میں زیادہ نہ کریں کیونکہ یہ خطرناک ہوتا ہے۔ حد سے زیادہ ہر تغذیہ بھی خطرناک ہے۔ (بقراط)

جس فربہی کا اپنی حالت پر ثابت رہنا ممکن ہوتا ہے وہ جلد اور رگوں کا وہ مقام ہوتا ہے، جو پھیلتا اور غذا قبول کرتا ہے۔ حد سے زیادہ امتلائی صورت میں تغذیہ کے وقت بعض رگوں کی فصد کھول دینا اور دیگر استفراغات وغیرہ ضروری ہو جاتے ہیں۔ (مؤلف)

کیونکہ جسم اس حالت میں ایسا ہو جاتا ہے کہ بعض رگیں برباد ہو جائیں یا حرارت عزیزیہ بجھ جائے کیونکہ رگوں کے اندر وہ روح حاصل کرنے کا موقعہ نہیں پاتی، اس طرح اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ مرگی کے بیشتر مریضوں کو یہ حالت پیش آچکی ہے۔ لہٰذا اس فربہی کو کم کرنا لازم ہے۔ اس میں تاخیر سے کام نہ لیا جائے۔ کیونکہ طبیعت ہر وقت غذا فراہم کرتی ہے۔ رگوں کے اندر اس طرح کی کوئی جگہ نہ ہوگی تو برباد ہوئے بغیر نہ رہے گی۔ حرارت عزیزی کے بجھ جانے سے اچانک موت واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا اس شادابی کو کم کرنا ضروری ہے تاکہ سرایت کرنے والی غذا کو جگہ مل سکے۔ حد سے زیادہ استفراغ کا ارادہ نہ کیا جائے کیونکہ اس کا خطرہ حد سے زیادہ امتلائی کیفیت کے مقابلہ میں کچھ کم نہیں ہے۔ باقی جو فربہی حد سے زیادہ نہ ہو بلکہ متوسط درجہ کی ہے مثلاً ریاضت کرنے والے کی فربہی کو کم کرنا ضروری نہیں ہوتا جبکہ حد سے زیادہ فربہی کو کم کرنا ضروری ہوتا ہے۔

236

شروع عمر میں جو فربہ ہو اور جسم کا موٹا بھی ہو اسے اس شخص کے مقابلہ میں موت جلد آتی ہے جو دبلا پتلا ہو۔

سب سے افضل بیرونی ہیئت معتدل ہوتی ہے کیونکہ یہ بوڑھاپے تک چلی جاتی ہے۔ اعتدال سے تجاوز بہ حد افراط کر جائے تو دبلے پن کے لئے زیادہ مدد و معاون ہوتی ہے کیونکہ غلیظ اور موٹے جسم کی رگیں تنگ ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے اس میں روح اور خون کم ہوتا ہے۔ عمر بڑھ جاتی ہے تو حرارت عزیزیہ معمولی سبب سے تیزی کے ساتھ بجھنے لگتی ہے۔ دبلے شخص کے باب میں اس طرح کا اندیشہ نہیں ہوتا کیونکہ اس کے اعضاء رئیسہ کچھ اچھی طرح ڈھکے ہوئے نہیں ہوتے اور نہ ان کے لئے بچاؤ کی کوئی سبیل ہوتی ہے۔ لہٰذا خارج سے ان پر آفت تیزی سے آتی ہے۔ باقی اصلاً جو لوگ پتلے ہوتے ہیں، پھر عیش و عشرت اختیار کر لینے کی وجہ سے موٹے ہو جاتے ہیں اور ان لوگوں کی گردن پر گوشت اور چربی کافی چڑھ جاتی ہے مگر شریانیں اور وریدیں سب کشادہ ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کی حرارت عزیزیہ کم بجھتی ہے۔ فربہ انسانوں کے مقابلہ میں طبعی طور پر ان کی حرارت عزیزیہ زیادہ واضح اور ظاہر ہوتی ہے۔

جسم کی فربہی اور بڑھوتری نوجوانی میں مستحب ہے۔ البتہ بوڑھاپے میں یہ فربہی کم ہو جاتی ہے۔ اسے برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ (بقراط)

لمبے انسانوں کے لئے یہ کیفیت نادراً ہی موزوں ہوتی ہے کیونکہ لمبے انسانوں کا یہی حال ہوتا ہے۔ (جالینوس)

سندروس کے اندر ایسی طاقت ہوتی ہے جس سے فربہ لوگ دبلے ہو جاتے ہیں۔ ۳ گرام سندروس روزانہ چند دنوں تک پانی اور سکنجبین کے ہمراہ لیں۔ (جالینوس)

یہی وجہ ہے کہ کشتی لڑنے والوں کو اسے پلاتے ہیں۔ (دیاسقوریدوس)

شہد سے جسم پگھلتا ہے۔ (دیاسقوریدوس)

آرد کرسنہ اور مرزنجوش کو مسلسل پینے سے جسم دبلا ہو جاتا ہے، زاج مہلک ہوتی ہے۔ اس سے پھیپھڑا اور جسم خشک ہو جاتا ہے، لہٰذا اس سے اجتناب کریں۔ ترش اور چرپری غذاؤں سے جسم نحیف و ناتواں ہوتا ہے۔ (یوحنا)

بہ سرعت دبلا کرنے والا نسخہ:

تخم سداب بستانی ۵ گرام نہار منہ لیں۔ سداب کی ترشاخیں ۳۵ گرام لیں، زراوند مدحرج

237

ساڑھے ۳ گرام، قنطوریون دقیق پونے ۳ گرام، جنطیانہ رومی ساڑھے ۱۰ گرام، جعدہ ساڑھے ۱۰ گرام، بطر اسالیون ساڑھے ۱۰ گرام، ملح الافاعی ساڑھے ۱۰ گرام ان تمام دواؤں کا سفوف نہار منہ لیں۔ یہ ایک خوراک کا وزن ہے۔کثرت سے جلد جلد چہل قدمی کریں۔اس سے گوشت کم ہوگا۔

فربہ کے لئے ایضاً:

بیخ قثاءالحمار ا گرام، بیخ خطمی ا گرام، بیخ جاوشیر ا گرام، ان کا سفوف نہار منہ لیں۔ (ابن ماسویہ)

تیز دوڑ اور تمام سخت ریاضتوں سے جسم دبلا ہوتا ہے۔ لطیف دواؤں کا بھی یہی اثر ہے۔ زیادہ بڑھے ہوئے گوشت کو کم کرنے کے لئے قاطع ادویات مثلاً تخم سداب بالخصوص جنگلی زراوند مدحرج، قنطوریون دقیق، جنطیان، جعدہ، طاقتور مدر بول ادویات استعمال کرنا ضروری ہے۔ چنانچہ کچھ تو بول کے ذریعہ کچھ پوشیدہ تحلیل کے ذریعہ جسم کا استفراغ ہوگا۔ ملح الافاعی اور غذائیں لطافت پیدا کرتی ہیں۔ جن لوگوں کے جسم موٹے ہوتے ہیں انہیں یہ ادویات نقصان پہونچاتی ہیں اور نہ ہی ان سے خون جلتا ہے۔

میں نے ایک ایسے نوجوان کا علاج کیا جو عمر کی چالیسویں منزل میں داخل ہو چکا تھا، اس کا جسم بیحد موٹا تھا۔ میں نے اسے وہ معجون دی جو وجع المفاصل میں دی جاتی ہے۔ نیز افاعی سے تیار کردہ نمک اور خود تریاق بھی دیا۔ اس کے ساتھ ملطف تدبیر استعمال کی۔ طرح طرح کی ریاضتیں کرائیں، تیز اور سخت دوڑ لگوائی۔ دوڑ لگوانے سے پہلے اس کے جسم پر محلل ادویات روغن میں شامل کر کے مالش کرتا تھا۔ پھر دوڑ لگانے کے بعد بھی اسی روغن کی مالش کیا کرتا تھا یہ ادویات حسب ذیل تھیں:۔

بیخ قثاءالحمار، بیخ خطمی، جنطیان، زروانند، نبات جاوشیر، جعدہ، قنطوریون، موسم سرما میں حمام کے بعد بھی یہی تمریخات استعمال کی جاتی ہیں۔ ایسی حالت میں حمام سے نکلتے ہی غذا نہ دیں بلکہ اگر خواہش ہو تو پہلے سونے دیں، پھر قبل از طعام دوبارہ حمام کرائیں۔ حمام کا پانی محلل ہونا چاہئے، چشمے کا پانی میسر ہو تو اسی پانی کا حمام کرائیں۔ میسر نہ ہو تو پانی کو چشمہ کے نمکین و تلخ پانی جیسا بنادیں، پانی کے اندر زہرۂ ملح شامل کردیں۔ یہ پانی ان لوگوں کے لئے بیحد مفید ہے جن کے اندر گوشت زیادہ ہوتا ہے بالخصوص جبکہ دیر تک اس میں تیرتے رہیں، اور دیر تک اس کے اندر حرکت کرتے ہوئے رکے رہیں، پانی سے نکلنے کے فوراً بعد کھانے پینے نہ دیں بلکہ پہلے سونے دیں اور دیر تک رکے رہیں، واضح رہے کہ گوشت کم کرنے کی مہم میں یہ ضروری ہے کہ دفعتہً طاقت کے ساتھ شدید حرکت کے نتیجہ میں آدمی کو بخار آجائے۔ یہ بھی واضح رہے کہ بخار کا آجانا خراب بھی نہیں ہے۔ بخار کو چند دنوں تک

238

تسکین دیں، پھر دوبارہ علاج شروع کریں۔ شراب سفید استعمال کریں۔ (جالینوس)

جو جسم حد سے زیادہ موٹے ہو جائیں ان کے لئے دبلے پن کے بالکل خلاف تدبیر اختیار کریں۔ جسم کو تحلیل کریں، شکم کو نیچے کی جانب مائل کریں، تاکہ آلات غذا جو کچھ دفع کریں نیچے کی جانب دفع کر سکیں اور غذا جسم کے اندر منتشر نہ ہو سکے۔ مسلسل مسہلات دیں۔ تیز اور سخت ریاضتیں کرائیں۔ روغن محلل کے ذریعہ تمریخ کریں۔ کثرت سے نرمی کے ساتھ دلک کریں۔ اس سے جسم ڈھیلا ہو گا۔ دلک کے بعد حمام کرائیں۔ غذا کثیر الکمیت دیں تاکہ آدمی جلد سیر ہو جائے۔ قلیل الکیفیت دیں تاکہ غذائیت زیادہ نہ ہو سکے۔ غذا حمام کے بعد دیں۔ پھر آدمی چاہے تو اسے سونے دیں پھر دوبارہ حمام کرائیں۔ میں نے ایک شخص کو تھوڑی مدت کے اندر اسی تدبیر سے دبلا کر دیا ہے۔ جو شخص موٹا نہ ہونا چاہے وہ مرطوب غذاؤں سے پرہیز کرے۔ ستو استعمال کرے، روٹی سے بالکلیہ پرہیز کرے۔ کثیر الغذا، غذائیں استعمال کرے۔ (جالینوس)

موٹے اور فربہ حضرات تکان، بھوک اور تخمہ برداشت نہیں کرتے اس سے، انہیں خراب بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں ان کی بیماریاں سخت ہوتی ہیں، ان بیماریوں کے لئے وہ مستعد رہتے ہیں، یہ بیماریاں بالخصوص فالج، مرگی، عرق متن، وجع الفوائد، ضیق تنفس، ہیضہ، غشی اور حمیات محرقہ جیسی ہوتی ہیں۔ یہ لوگ بیمار بھی ہوتے ہیں تو بیماری کا انہیں تیزی سے احساس نہیں ہوتا، کیونکہ حس مفقود ہو جاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مرض بڑھ جاتا ہے تب ہی وہ علاج کا قصد کرتے ہیں، چونکہ ان کی تجویفیں تنگ اور تنفس کمزور ہوتا ہے اس لئے ان کی بیماریاں ردی ہوا کرتی ہیں، کثرت سے چربی اور رگوں کے باریک ہونے کی وجہ سے فصد کھولنا مشکل ہوتا ہے۔ بعض اوقات مسہل ادویات ان کے حق میں مہلک ہوتی ہیں۔ مہلک نہ بھی ہوں تو کمزور ضرور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے اندر مشکل مسئلہ پیدا کر دیتی ہیں۔ بلغم انکے اندر زیادہ ہوتا ہے۔ جو سب سے ردی خلط ہے۔ خون کم ہوتا ہے جو سب سے عمدہ خلط ہے۔ بیماری سے تقریباً انہیں صحت نہیں ہوتی۔ صحت ہو بھی جائے تو تیزی سے ان پر نقاہت طاری ہوتی ہے نہ ہی جسم طبعی حالت پر واپس آتے ہیں، واپس آتے بھی ہیں تو زمانہ کے بعد۔ (روفس)

معتدل بناوٹ کے لوگ تمام حالات کے اندر صحت کے اعتبار سے سب سے عمدہ اور قابل اعتماد ہوا کرتے ہیں، یہ تقریباً بیمار نہیں پڑتے۔ بیمار پڑتے ہیں تو ان پر تیزی سے نقاہت طاری ہوتی ہے۔ فربہ عورت کو بیشتر حمل قرار نہیں پاتا۔ فربہ مرد بھی اکثر بیشتر تولید کے قابل نہیں ہوتا۔ اسے جماع کا شوق نہیں ہوتا۔ شوق ہو بھی تو زیادہ جماع بالکل نہیں کر سکتا۔ فربہ عورت کو حمل قرار پاتا ہے تو

239

اسقاط ہو جاتا ہے یا ولادت میں دشواری ہوتی ہے لہذا چربی کو لطیف بنانے کی تدبیر کریں۔ فربہ شخص کو دبلا کرنا چاہیں تو تکان پیدا کریں، آرام وراحت سے دور رکھیں، حمام اور غلیظ اور گاڑھی غذاؤں تک قریب نہ جانے دیں، ملطف غذائیں دیں۔ حمام میں داخل بھی ہوں تو نہار منہ داخل ہوں۔

کمزور ونحیف انسانوں کو نہار منہ حمام میں داخل نہ ہونے دیں۔ لمبی بے خوابی سے آدمی لاغر ہو جاتا ہے۔ کھردرے اور سخت بستر پر سونے سے آدمی جلد دبلا ہو جاتا ہے۔ یہی اثر حجامت، اخراج خون اور جسمانی مسامات کی توسیع کا بھی ہوتا ہے۔ خبردار اسے زیادہ کھانے نہ دیں کیونکہ زیادہ کھانے کے بعد طبیعت کو جو غذا لینی ہوتی وہ لے لیتی ہے، بقیہ کو وہ نالیوں کے اندر بھیج دیتی ہے۔ پھر متوجہ ہو کر دوبارہ ان سے غذا لیتی ہے۔ غذائیں قلیل الغذائیت اور سریع الخروج استعمال کریں۔ اسہال لائیں و پیشاب کو گاڑھا بنائیں۔ ان دونوں باتوں سے بیحد کمزوری آئے گی۔ پرانی شراب کمزور کرتی ہے۔ سرکہ کا کے استعمال لازم کریں۔ اس سے بہت زیادہ دبلاپن آتا ہے۔ حمام میں بورہ کے ذریعہ دلک کریں۔ قئے قبل از طعام دبلا اور بعد از طعام فربہ کرتی ہے۔ یہ قول کہ قئے بعد از طعام دبلا کرتی ہے غلط ہے۔ عورتوں کے لئے اس بات کی کوشش کریں کہ حیض زیادہ آئے۔

KITAB AL-HAWI

VOLUME VI

(URDU TRANSLATION)

ABU BAKAR MUHAMMAD
BIN ZAKARIA AL-RAZI
(865-925 A.D.)

ITRAL COUNCIL FOR RESEARCH IN UNANI MEDICINE
(Deptt. of I.S.M. & H.)
Ministry of Health & Family Welfare, Govt. of India
New Delhi